یارا_ دلدارا

(سیزن ٹو آف یارا تیری یاری)

رات کا آخری پہر تھا رمضیہ اور افق لاؤنج میں بیٹھی تھیں آج پورے دو گزر چکے تھے روحیل صاحب کو اس دنیا سے رخصت ہوئے--

زندگی ایسی بھی ہو جائے گی کبھی سوچا نہیں تھا رمضیہ کا لہجہ بھیگا سا تھا---

ہماری سوچ سے بہت آگے کا سفر ہے یہ ہم جو سوچیں جو فیصلے کریں اس سب کی اوقات کچھ بھی نہیں ہے وہ پاک ذات رب العالمین جو فیصلے کرتا ہے کوئی شک نہیں وہ ہمارے حق میں بہتر سے بہترین ہوتے ہیں افق نے مضبوط لہجے میں کہا---

آپو فائقہ نے سہی کہا تھا ہمیں کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے جب اللہ پاک ہمارے ساتھ ہے تو ہم کہیں بھی کیسے بھی رہ سکتے ہیں اللہ پاک نے ہماری حفاظت کرنی ہے جب بابا جانی ہمیں چھوڑ کر چلے گۓ میں بہت اکیلا محسوس کرنے لگی تھی خود مجھے لگا میں تپتے سہرا میں آ کھڑی ہوئی ہوں جہاں سے میں واپس سائے میں نہیں آ سکوں گی پر فائقہ کہ باتوں نے مجھے سمجھایا کہ ایسی نا شکری تو وہ لوگ بھی نہیں کرتے جن کے پاس جینے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی جن کے پاس کھلا آسمان اور سونے کے لیے کوئی ٹوٹی پھوٹی زمین ہوتی ہے جن کے پاس اگر ایک وقت کھانے کی روٹی ہے تو اگلے وقت کے لیے کوئی بندوبست نہیں ہے وہ ہر حال میں شکر گزار ہوتے ہیں اور میں کیا کر رہی تھی نا شکری میرے پاس بہن نے سر پر چھت ہے

ہر نعمت ہے ماں باپ کی کمی بہت بڑی کمی ہے جانتی ہوں دل

پھٹتا ہے مگر اللہ پاک نے کچھ لیا ہے تو اس کے بدلے بہت کچھ

سے نوازا بھی ہے مجھے رمضیہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا افق نے رمضیہ

کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا۔۔۔

اس سب سے بڑھ کر اب تمہارا اس دنیا میں سہارا ہے تمہارا شوہر جسے

تمہارے نصیب میں لکھا گیا ہے وہ جو ہر لڑکی کا خواب ہو سکتا ہے وہ

جو عورتوں کی عزت جان سے بڑھ کر کرتا ہے افق نے رمضیہ کو

مسکراتے ہوئے دیکھا رمضیہ پھیکی سی ہنسی ہنس دی۔۔۔

آپو یہ رشتہ صرف مجبوری کا ہے سنا نہیں تھا آپ نے تایا جی کیا کہہ

کر گئے ہیں کہ بابا جانی کی حالت ایسی تھی کہ اس وقت نثار انکل

نے صائب کو مجھ سے نکاح کرنے پر راضی کر لیا انھوں نے بابا جانی

سے اپنی برسوں پرانی دوستی کا حق ادا کر دیا صائب کے لیے یہ رشتہ صرف مجبوری ہے اور میں اس کے گلے میں ڈالا ہوا زبردستی کا ڈھول نہیں بننا چاہتی جسے وہ مجبوری میں بجاتا ہی رہے رمضیہ کی بات پر افق نے اسے ایسے دیکھا جیسے رمضیہ کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

کیا بول رہی ہو گڑیا ایسا کچھ نہیں ہے افق نے رمضیہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر کہا۔۔۔

آپ نہیں جانتی آپو میں جانتی ہوں صائب کو بہت اچھے سے جانتی ہو وہ اپنی مرضی کی قربانی بھی دے سکتا ہے جب بات اس کے اپنوں کی آئے اور یہ آپ بھی جانتی ہیں وہ بابا جانی سے جتنی محبت کرتا تھا اس سے پہلے وہ مجھ سے علیحدگی کی بات کرے میں خود یہ رشتہ ختم کر دوں گی رمضیہ کا سچ مچ دماغ خراب ہو گیا تھا وہ اپنے تایا کہ باتوں

کو ذہن میں بٹھائے بیٹھی تھی افق نے اپنا سر پیٹ لیا رمضیہ یہ نا جانتی تھی کہ صائب کو بہت اچھے سے جاننے کا اس کا دعویٰ بہت جلد غلط ثابت ہو گا۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب گراؤنڈ میں کھڑے تھے جب اذہان نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

بھائی لوگ کل کی ٹکٹیں کروا لی ہیں میں نے آٹھ بجے کی ٹرین ہے۔۔۔۔

تو نے ٹکٹیں تو ایسے کروا لیں جیسے تجھے پتہ تھا ہمیں چھٹیاں مل جائیں گی ارتضیٰ نے گھورا۔۔۔

مجھے سب پتہ ہوتا ہے سمجھا جیسے ابھی مجھے پتہ ہے تیرے بیگ میں

ایک عدد چاکلیٹ موجود ہے جو تو مجھ سے چھپانے کی کوشش میں لگا

ہوا ہے پر افسوس ایسا دن کبھی نہیں آئے گا جب کوئی کھانے کی

چیز مجھ سے چھپ سکے اذہان نے آنکھیں گول گول گھماتے کہا۔۔۔

رمضیہ لائبریری گئی تھی رومان سائیڈ پر کھڑا موبائل پر کسی سے بات

کر رہا تھا صائب ان سب نوٹنکی بازوں کی حرکتوں پر ضبط کے گھونٹ

پی کر رہ گیا۔۔صنوبر اور فائقہ نے مزے سے ارتضیٰ کو دیکھا جو اپنے

بیگ جو ایسے پکڑے کھڑا تھا جیسے کوئی خزانہ ہو اور اس سے پہلے کہ

اذہان سمیت سب اس پر لپکتے وہ دوڑ لگا چکا تھا۔۔۔

سالے رک تو نے کیا سمجھا تو اکیلا یہ چاکلیٹ ہڑپ کر جائے گا اور

ہمیں پتہ نہیں چلے گا سہراب چیخا۔۔۔

بیغیرت کہیں کے مجھے پتہ ہے تم لوگ بھوکے ندیدے قبیلوں سے تعلق رکھنے والے بھکڑ ہو جنہیں صرف کھانے کو چاہیے چاہے وہ زہر ہی کیوں نا ہو اس نے پھولی سانسوں کے درمیان کہا اور تیز تیز بھاگنے لگا فائقہ اور صنوبر بھی ان کے پیچھے چلی گئیں--

رومان جیسے ہی پلٹا وہاں صرف صائب کو اکیلا کھڑا دیکھ کر فوراً اس کی طرف بڑھا--

یہ لوگ کہاں گئے رومان نے حیرت سے پوچھا---

ارتضیٰ لنگر لایا تھا اس لنگر پر ہاتھ صاف کرنے صائب نے جلتے کہا اور رومان کو جیسے ہی بات سمجھ آئی چھت پھاڑ قہقہ لگاتے خوب ہنسا صائب بھی سر جھٹکتے مسکرایا اور دونوں ان کے پیچھے چل دیے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج رانیہ کالج نہیں آئی تھی ارباب اکیلی ہی گھر جا رہی تھی راستے میں

اسے لائبریری سے کچھ بکس اشو کروانی تھیں وہ صائب کو بتا چکی تھی

اس لیے اب بے فکری سے لائبریری پہنچ گئی تھی---

لائبریری میں آج رش نا ہونے کے برابر تھا ارباب سیکنڈ فلور پر آ گئی--

وہ بکس ریک کی طرف کھڑی تھی کہ اچانک اسے خیال آیا کہ رانیہ سے

پوچھ لے اسے کوئی بک تو نہیں چاہیے ارباب نے موبائل نکال کر آن

کیا تو دیکھا ریم کی بیس مسڈ کالز کا نوٹیفکیشن نظر آ رہا تھا وہ حیران ہوئی

کہ ریم نے اسے کیوں کال کی ارباب نے سر جھٹکا اور رانیہ کا نمبر

ڈائل کرنے لگی پر رانیہ نے کال نا اٹھائی بیچ میں ہی ایک بار پھر ریم

کی کال آنے لگی ارباب نے کوفت سے موبائل کو گھورا جیسے موبائل نا

ہو ریم کی گردن کو اس کے ہاتھ میں

ارباب نے غصے سے کال کاٹ دی اور موبائل بیگ میں ڈالا وہ بھولی

نہیں تھی ریم نے کیسے اس سے بات کی تھی ریم جو کچھ دور بک

ریکس کی اوٹ میں کھڑا ارباب کو دیکھ رہا تھا اسے ارباب کی اس حرکت

پر چڑ مچی وہ تیزی سے اس کی طرف آیا ارباب کی اس کے طرف پشت

تھی ارباب نے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کرتے رخ موڑا اور

ریم کو سامنے دیکھ وہ زرا نا ڈری بلکہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتی

رہی---

کیا نظروں سے نگلنے کا ارادہ ہے ٹیڈی؟؟جب پانچ منٹ گزرنے کے

بعد بھی ارباب نے پلک نا جھپکائی تو ریم طنزیہ بولا---

ارباب بنا کچھ بولے رخ موڑ گئی اور کتابیں دیکھنے لگی---

ریم کو خوب تاؤ آیا اس نے ارباب کا رخ اپنی طرف موڑا---

کیا بدتمیزی ہے یہ ارباب نے جھٹکے سے ریم کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا ریم نے اس کا انداز دیکھا اور نظر انداز کر گیا---

تم میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی ریم نے تھوڑا رعب سے پوچھا--

بھاری بہت تھی اٹھائی نہیں گئی ارباب نے لہجے میں معصومیت سموئے کہا---

واٹ؟ بھاری تھی تم نے ایک کلک کرنا تھا اور کال ریسیو ہو جاتی حیرانی سی حیرانی تھی--

ہاں ایک کلک کی بات تھی اگر سچ مچ بھاری ہوتی میں تو میں پھر بھی کال نا اٹھاتی ارباب نے صاف صاف بات کرنے کی ٹھانی---

کیوں نا اٹھاتی؟؟ ریم تو اس کے تیور دیکھ کر ہی ٹھٹھک گیا تھا---

کیونکہ مجھے بات نہیں کرنی آپ سے ارباب منہ موڑے کھڑی ہو گئی---

بات نہیں کرنی تم مجھے انکار کر رہی ہو؟ مجھے؟؟؟ ریم اپنے سینے پر انگلی رکھ کر پوچھ رہا تھا---

آپ ہی ہیں یہاں اور میں آپ سے کی بات کر رہی ہوں کیا کوئی اور نظر آ رہا ہے آپ کو یہاں؟؟ ارباب مڑی اور ارد گرد دیکھنے لگی لگی---

تم ہر بات کا سکتا جواب کیوں دے رہی ہو ٹیڈی؟

وہ اس کی طرف بڑھا مگر اس کا پاؤں الجھا اور وہ اپنے ساتھ ساتھ ارباب کو بھی لے گرا دونوں کی چیخ بے ساختہ تھی---

مسٹر زکوٹا موٹے سانڈ ہٹو ارباب نے ریم کے پیٹ پر لات مارتے اسے پیچھے کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی ریم بلبلایا---

جنگلی ٹیڈی کیا کھاتی کیا ہو تم ریم بھی اٹھا وہ ارباب کی طرف بڑھا تھا کہ ارباب نے دو قدم آگے لیے اور ایک زور دار پنچ ریم کے منہ پر دے مارا ریم کے چودہ طبق روشن ہو گئے ارباب نے دل جلاتی مسکراہٹ کے ساتھ ریم کو دیکھا اور اپنی بند مٹھی دیکھی اس پر پھونک مار یہ جا وہ جا ریم پیچھے اسے دل ہی دل میں سلواتے سناتے اپنی ناک دبانے لگا جس پر ارباب کا زبردست قسم کا پنچ لگا تھا---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

رمضیہ ان سب کو ڈھونڈھتی کینٹین آئی تھی جب ایک ٹیبل پر اسے وہ سارے بیٹھے نظر آئے ارتضیٰ فہیم سہراب اذہان فائقہ اور صنوبر جانے کون سی جنگ چھیڑے بیٹھے تھے صائب اور رومان کے علاوہ ان سب کے چہرے کارٹون سے کم نہیں لگ رہے تھے رمضیہ اپنی ہنسی دباتے ان کی طرف آئی---

کیا تم لوگ مقابلہ کر رہے ہو کہ سب سے زیادہ اچھا کارٹون کون لگتا ہے رمضیہ نے بیگ ٹیبل پر رکھا اور خود ایک کرسی پر ٹک گئی---

ان سب نے ایک ساتھ رمضیہ کی طرف دیکھا--

رضیہ سلطانہ تم لیٹ ہو گئی ابھی ہم چاکلیٹ پر ہاتھ صاف کر کے بیٹھے ہیں اذہان نے ایسے بتایا جیسے کوئی جنگ فتح کی ہو۔۔۔

وہ تو تم لوگوں کا حشر دیکھ کر مجھے پتہ چل ہی چکا ہے چاکلیٹ سے ہمدردی ہو رہی ہے مجھے کہ وہ جن جنگلی بھوکے لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی رمضیہ افسوس سے بولی۔۔

رمضیہ بہت مزے کی چاکلیٹ تھی ویسے بھی دوسروں کے پیسوں کے مال ٹیسٹ کی کچھ الگ ہے فائقہ نے ہاتھوں پر لگی چاکلیٹ چاٹتے کہا صنوبر بھی زور و شور سے سر ہلا رہی تھی ارتضیٰ نے قہقہ لگایا۔۔۔

پچھلے جنم میں شاید یہ بھوکے رہے ہوں گے جو اس جنم میں ان کی بھوک مٹ ہی نہیں رہی ارتضیٰ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تو بھی ہمارے بیچ شامل تھا بھول مت اذہان نے ارتضیٰ کی شرٹ سے منہ پونچھا۔۔

پرے ہٹ کمینے تو دھو کر دے جو منہ صاف کر رہا ہے دفع ہو ارتضیٰ نے اذہان کو دھکا دیا دوسری طرف بیٹھا سہراب بھی ارتضیٰ کی شرٹ سے منہ صاف کرنے لگا سب کی ہنسی نکل گئی مر جاؤ بیغیرتوں کیوں گھر سے پٹوانا ہے مجھے ارتضیٰ نے دہائی دی۔۔۔

بکواس بند کرو ہر جگہ تماشہ دکھانے بیٹھ جاتے ہو صائب نے ہنسی ضبط کرتے گھرکا جو اسے مہنگا پڑ گیا۔۔

تو بات مت کر اکیلے چھ چھپا کے شادی کر بیٹھا نا کوئی چھوارے نا کوئی دعوت اصل بھوک تو تجھے پڑی ہوئی ہے میں اتنے دن چپ رہا تو اس بات کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے تو اذہان نے صائب کو آڑے ہاتھوں لیا اب سب رمضیہ اور صائب کو دیکھ رہے تھے رمضیہ اور صائب کی نظریں ملیں--

چھپ کر تو نہیں کی ارتضیٰ اور فہیم تھے میرے ساتھ صائب نے ارتضیٰ اور فہیم کی گردن بھی بھری تلے رکھی اذہان اب ان دونوں کو گھور رہا تھا اذہان انہیں کچھ دے مارتا اس سے پہلے ہی ارتضیٰ فہیم اور صائب اٹھ کر بھاگے--

حرامیوں رکو زرا ابھی بتاتا ہوں میری ناک کے نیچے اتنا سب کچھ ہو بیس مجھے پتہ نہیں چلا اذہان چلاتا ہوا ان کے پیچھے بھاگا رومان فہیم رمضیہ

فائقہ اور صنوبر ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھیں سین ہی ایسا تھا کہ ارتضیٰ فہیم اور صائب آگے آگے بھاگ رہے تھے اور اذہان پاؤں سے دونو جوتے اتارے ان کو کھینچ کھینچ کر مار رہا تھا جو ان تینوں کو لگ کی نہیں رہے تھے یعنی کے کافی سٹوڈینٹس نے یہ منظر دلچسپی سے دیکھا آیت اور عمائزہ نے بھی دور سے یہ منظر دیکھا اور وہ بھی ہنس دیں--

"_____________________"

#Episode 02

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

آیت اپنے روم میں موبائل پر ڈوریمون کارٹون دیکھ رہی تھی ساتھ میں بڑا سا کرکرے کا پیکٹ رکھا ہوا تھا جس میں سے وقتاً فوقتاً منہ میں ڈال رہی تھی وہ اس وقت مکمل طور پر موبائل میں گم تھی کھڑکی پر آہٹ ہوئی آیت کی نظر بھٹکی اس نے ایک نظر کھڑکی کی طرف دیکھا جو بند

تھی وہ دوبارہ کارٹون دیکھنے میں مگن ہو گئی دوسری طرف سی۔بی کے چہرے پر جاندار سی مسکراہٹ آئی۔۔

میری چھوٹی دنیا اس طرح نظر انداز کرنے کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی تمہیں سی۔بی نے ایک ہی جھٹکے میں کھڑکی کھول دی آیت جو موبائل کی سکرین پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی ایک دم اچھل پڑی اور کھڑکی کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں غیر یقینی حد تک پھیل گئیں وہ ایک جھٹکے سے بیڈ پر کھڑی ہو گئی وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگی دل ہی دل میں جوڑ توڑ کرنے لگی کہ کیسے بھاگے یہاں سے پر قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے۔۔

سی۔بی آہستہ آہستہ آیت کی طرف بڑھنے لگا آیت بیڈ پر کھڑی تھی سی۔بی آیت کو دیکھتے مسکرایا جب بلکل نزدیک پہنچ گیا تو جھک کر

موبائل اٹھایا جس پر ابھی بھی کارٹون چل رہے تھے سی۔بی کی مسکراہٹ گہری ہوئی پھر سی۔بی نے کرکرے کا پیکٹ اٹھایا آیت سی۔بی کی ایک ایک حرکت بڑے غور سے دیکھ رہی تھی وہ جو فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اس تھپڑ کا بدلہ لے گی اب خوف سے اس کی زبان منہ سے نکل ہی نہیں رہی تھی وہ بھی ان بیویوں میں سے تھی جو شوہر کے پیچھے پیچھے بہت ترم خان بنتی ہیں کر سامنے ایک دم پھس۔۔۔

کیا گند بلا کھاتی ہو ہیلدی فوڈ کھایا کرو چھوٹی دنیا سی۔بی نے آیت کا ہاتھ پکڑتے اسے بیڈ سے نیچے اتارا آیت چپ چاپ اتر گئی مگر سی۔بی کی بات پر کلس کر رہ گئی۔۔۔

میرے کرکرے کو ایسے نہیں کہنا میری جان ہیں یہ آیت ناک پھلا کر بولی---

تمہاری جان صرف میں ہوں سمجھیں خبردار ان گند بلا چیزوں کو اپنی جان گردہ پھیپھڑا کچھ بھی بنایا تم نے سی۔بی نے گھورا---

مم--میں۔تت۔تو-- سچ ب۔بب۔بول---ررر۔ہی ہوں آیت اپنا ہاتھ چھڑاتے بولنے لگی---

ہاں جانتا ہوں بہت بڑی سچائی کی دیوی ہو تم اب یہ بتاؤ ناراض کیوں تھیں اور میرے منہ پر کال بند کر دی تم نے یہ پہلی بار کسی نے ایسی جرآت کی ہے اگر تم میری بیوی نا ہوتی تو پھر بتاتا میں تمہیں

سی۔بی بیڈ پر بیٹھ گیا اور آیت کو بھی وہیں بٹھا لیا اپنے ساتھ آیت کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔۔

ہاں تو میں ناراض ہوں نا آپ نے تھپڑ مارا تھا مجھے آیت نے دل مضبوط کرتے بنا اٹکے جلدی جلدی بول دیا۔۔

واہ بنا رکے میری بیوی نے بات مکمل کی تالیاں سی۔بی نے دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجائیں اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی اس وقت سی۔بی کو کوئی ایسے دیکھ لیتا تو غش کھا جاتا۔۔۔

بات مت بدلیں کیوں مارا آپ نے مجھے آیت نے غصے سے ناک پھلائی سی۔بی محفوظ ہوا۔۔

میری چھوٹی دنیا اتنا غصہ۔۔۔

جائیں آپ یہاں سے بات نہیں کرنی مجھے میں ناراض ہوں آپ سے

آج تک میرے ماں باپ نے مجھے ڈانٹا تک نہیں اور آپ نے ہاتھ

اٹھایا آجت روہانسی ہوتے بولی سی۔بی سیریس ہوا اور آیت کا رخ اپنی

طرف موڑتے ٹھنڈی سانس بھرتے بولا۔۔۔

دیکھو آیت میں ایسا ہی ہوں تمہارے آس پاس چلنے والی ہوا سے بھی

مجھے رقابت محسوس ہوتی ہے اور فہیم کا بچہ اس نے تمہیں چھوا بس

مجھے غصہ آ گیا۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ اس کا نام فہیم ہے آیت نے سی۔بی کی آنکھوں میں

دیکھتے کہا وہ آج بھی چہرے پر ماسک لگائے بلیک جینز پر وائٹ ہڈی

پہنے پراسرار سا لگ رہا تھا۔۔۔

جب مجھے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ اس نے تمہیں چھوا تھا تو جانم سوچ لو میرے لیے اس کا نام پتہ کرنا کون سا مشکل کام ہو گا سی۔بی نے گھما کر بات کی۔۔

جو بھی ہے بس آپ جاؤ یہاں سے آیت منہ پھلائے بولی۔۔۔

تم ناراض ہو اور تمہیں منائے بنا تو میں نہیں جا سکتا سی۔بی کی آنکھوں میں چمک سی تھی۔۔

میں نہیں مانوں گی جائیں آپ آیت نے لہجہ سخت بنایا۔۔

کیسے مانو گی بتاؤ ویسا کر لیتا ہوں سی۔بی شاید ٹھان کر ہی آیا تھا اپنی بیوی کو راضی کر کے ہی جائے گا۔۔

آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا یہ بات نہیں بھول سکتی میں آیت کی آنکھوں میں آنسو چمکے سی۔بی کچھ سیکنڈ آیت کو دیکھتا رہا وہ بھی سی۔بی کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی بنا خوف کھائے۔۔۔

ٹھیک ہے تم بھی تھپڑ مار لو اور حساب برابر کر لو سی۔بی کھڑا ہوا اور اس نے آیت جو بھی کھڑا کیا آیت کو لگا گھر کی چھت اس کے سر پر آن گری ہو سی۔بی وہ انسان جو لوگوں کے لیے خوف کا دوسرا نام تھا آج اپنی بیوی کو بول رہا تھا کہ تھپڑ مارو اور حساب برابر کر لو ارباب اور ریم دیکھ لیتے تو صدمے سے فوت ہو چکے ہوتے۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صائب جیسے ہی اپنے روم میں آیا اس کا موبائل بج اٹھا اس نے موبائل کی سکرین دیکھی تو گروپ کال آ رہی تھی صائب حیران ہوا کہ اب کون سی میٹینگ کرنی ہے ان لوگوں نے---

اسلام و علیکم صائب نے روم کا دروازہ بند کیا اور کال پک کی جہاں اذہان رمضیہ ارتضیٰ فہیم سہراب صنوبر رومان سب ہی باری باری کال جوائن کر چکے تھے--

و علیکم السلام میرے جوان اذہان کی آواز سب سے بلند تھی باقی سب نے بھی سلام کا جواب دیا---

اب جلدی پھوٹ اس ایمرجنسی کال کی ضرورت کیوں پیش آئی تجھے سہراب نے وہ سوال پوچھا جو سب کے ذہن میں تھا---

کسی بیغیرت انسان کی غیرت جگانے کی کوشش میں ہوں کیا پتہ کوئی کام بن جائے اذہان نے مصنوعی آہ بھری---

ارتضیٰ تجھے مخاطب کر رہا ہے یہ بھکڑ تو جلدی جواب دے فہیم نے ارتضیٰ کو آگ لگائی--

اب ایسے لوگ بھی ہمیں غیرت کا سبق پڑھانے آئیں گے واہ اللہ پاک کہ شان ہے ارتضیٰ نے قہقہ لگایا---

سب اپنا اپنا کاکڑا بند کرو اذہان تم بتاؤ کون سی اناؤنسمینٹ کرنی ہے تم نے اب فائقہ نے سب کو گھرکا---

بات دراصل یہ ہے کہ---

میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی اذہان رضا اتنے شائستہ انداز میں گفتگو کر رہے ہیں----

اذہان ابھی بات مکمل کرتا کہ رمضیہ بیچ میں بول پڑی----

تم لوگ بول لو میری خیر ہے اذہان برا منا گیا---

اچھا اچھا تو بول اب کوئی نہیں بولتا صائب نے اجازت دی--

مانا کہ تو بہت چول شودا بندہ ہے پر کیا ہے نا کے تو میرا دوست ہی تو کیا ہوا جو تو نے مجھے نکاح کے چھوارے نا کھلائے کوئی بات نہیں میں تجھے اور تیری بیگم کو ایک اچھے سے ہوٹل میں کھانے کی دعوت دیتا ہوں اذہان نے میٹھے لہجے میں طنز کے تیر برسا کر اپنا اصل مدعا بیان کیا---

کیاااااا؟؟؟؟؟

ان سب کی چیخ نما آواز نکلی---

مروت مروت دعوتِ خاص کا انتظام ہے سب کو اجازت عام ہے سب تشریف لائیں اور مزے دار کھانوں سے لطف اندوز ہوں اور مجھے دعائیں دیں کہ جلد میرے سر پر بھی سہرا سجے اذہان اپنے دوستوں کو شاک پر شاک دے رہا تھا----

اوروہ تو یہ سب تو دعائیں لینے کے لیے کر رہا ہے سہراب نے نقطہ اٹھایا---

ذلیل انسان میں اپنے نئے نویلے شادی شدہ دوست کی دعوت کر رہا ہوں کیا ہوا جو اس نے مجھے بلانا مناسب نا سمجھا کہ کہیں اس کی

بیوی مجھے دیکھ کر اس نے نکاح کرنے سے انکار ہی نا کر دے اذہان نے آگ لگائی---

اذہان نے بچے میں تمہاری ناک پھوڑ دوں گی رمضیہ غرائی---

صائب بھئی تم اس بھوکے کو چھوارے کھلا دینا نہیں تو اس نے تمہیں طعنے دے دے کر مار دینا ہے صنوبر نے ہمدردی جتائی--

ہاں اس بھوکے نے چھوارے بھی نہیں چھوڑنے جب تک اس کے پیٹ میں جا کر گم نہیں ہو جاتے وہ فہیم نے مزاق اڑایا---

میرے بھائی تیری طبیعت تو ٹھیک ہے نا تو اپنی جیب کو ہوا لگوا رہا ہے ایسا اس جہاں میں تو ممکن نہیں صائب نے مسکراہٹ ضبط کرتے پوچھا---

تم لوگوں کو عزت راس ہی نہیں ہے جاؤ کام کرو اپنا اپنا اذہان نے منہ بنایا

سہی کہہ رہا ہے صائب تیرا آج اپنی جیب سے مال خرچ کرنے کا دل کیسے چاہا شودے سہراب نے مشکوک انداز میں پوچھا---

ہاں اور نہیں تو کیا یہ چول انسان فقیر کہیں کا چپس کا خالی پیکیٹ کسی کو نا دے کجا کہ اتنی بڑی دعوت وہ بھی اتنی اچھی جگہ صنوبر نے بھی اپنی حیرت ظاہر کی---

مجھے خطرے کی بو آرہی ہے اتنا اچھا یہ ہے نہیں کہ میری اور صائب کی دعوت کرے اس کا تو شروع سے میرے ساتھ ویر رہا ہے اور اب یہ سب رمضیہ نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا--

تم لوگ شک کرنا بند کرو سی بی آئی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تم لوگوں نے ایک تو تم لوگوں نا اتنا سوچتا ہوں اور تم لوگ ہو کہ میری محبت پر شک کر رہے ہو اذہان نے دہائی دی--

شک نہیں مجھے یقین ہے تمہارا یہ سب کرنے کے پیچھے کوئی شیطانی چال ہے فائقہ نے الفاظ چبائے---

دفع ہی ہو جاؤ تم سب جاؤ کوئی دعوت نہیں جا کر ڈال روٹی کھاؤ جو تم لوگوں کی اوقات ہے اذہان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا--

نا میری جان تو دل پر نا لے سب سنو بابا جی کہتے ہیں جب کوئی بھوکا انسان آپ کو کچھ کھلانے کی بات کرے تو انکار کرنے کی گستاخی نا کرو بڑی مشکل سے تو یہ بھکڑ ہاتھ آیا ہے ایسے کیسے جانے دیں آج

اس لمحے کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا چلو سب لوگ ریڈی ہو جاؤ اذہان تو لوکیشن بھیج ہم پہنچتے ہیں فہیم نے سب کو ایک ساتھ مخاطب کیا رمضیہ صائب اور اذہان کے علاوہ ان سب کی ہنسی چھوٹی---

صائب تو رضیہ سلطانہ کو لے کر سب سے الگ آئے گا اور پیارے پیارے بابو شونا بن کر آنا رومان تو افق آپی کو لے کر آنا ساتھ فائقہ جو اٹھا لانا فہیم اور ارتضیٰ تم دونوں اکھٹے آ جانا سہراب تو صنوبر کے ساتھ آ جانا اذہان نے سب کو ہدایت دی ارتضیٰ کا حلق تک کڑوا ہو گیا---

کیوں تم صائب اور رمضیہ کا دوبارہ نکاح کروانے والے ہو؟؟ یہ سوال صنوبر کے علاوہ اور کون کر سکتا تھا اذہان کا جی چاہا اپنا سر دیوار میں مار دے اس نے کیا سوچ کر دعوت کرنے کا سوچا--

نا اذہان کمینے انسان اٹھا کر لے آنا کیا مطلب تمہارا میں کوئی سامان ہوں جو اٹھا لانا فائقہ آگ بگولہ ہوئی اذہان نے دو گہرے سانس لیے اور بولا۔۔

اوہ میری فاختہ اتنا غصہ نا کرو شانت ہو جاؤ اور پیاری سی بے بی بن کر آنا اوکے اذہان نے فائقہ کے غصے کو ہوا میں اڑایا ارتضیٰ نے دانت کچکچائے۔۔

رہنے دے اذہان ابھی صرف نکاح ہوا ہے جب پراپر سارے فنکشنز ہوں گے دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو گا تب تو دعوت کرلینا صائب نے منع کرنا چاہا۔۔

میں لوکیشن بھیج رہا ہوں تم سب جلدی پہنچو اذہان نے کال کٹ کر دی اور وہ سب حیرت میں ڈوبے سوچ رہے تھے یہ سارا ماجرا ہے کیا کہ اذہان جو مفت میں کسی جو اپنا پسینہ بھی ادھار نا دے وہ دعوت کر رہا تھا وہ بھی اتنے بڑے ہوٹل میں نا صرف صائب اور رمضیہ بلکہ باقی دوستوں کو بھی دعوت دی تھی اس سب کے پیچھے حقیقت کیا تھی یہ تو انہیں وہاں پہنچ کر ہی پتہ چلنا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆۔

افق تیار ہو چکی تھی وہ کچن میں پانی پینے جا رہی تھی جب بیل بجی وہ گیٹ کھولنے گئی تو سامنے لش پش سا تیار صائب اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا افق نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا صائب جھینپ گیا

اس نے ہولے سے سلام کیا افق نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اندر لے آئی رومان بھی تھوڑی دیر میں پہنچنے والا تھا۔۔

افق صائب جو لاؤنج میں چھوڑ کر کچن میں آ گئی۔۔۔

صائب لاؤنج میں کھڑا موبائل دیکھ رہا تھا جب سینڈل کی ٹک ٹک کی آواز پر اس نے اپنی محرم زادی کو سیڑھیاں اترتے دیکھا۔۔۔

سفید گھیر دار لمبی فراک پہنے دوپٹے کو سمیٹے رمضیہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر رہی تھی چہرے پر ایک ناراضی سی تھی۔۔۔

صائب نے جلدی سے موبائل پاکٹ میں ڈالا اور قریب جانے لگا ایک الگ سا احساس تھا شاید رشتہ بدل گیا تھا تو سوچنے سمجھنے اور دیکھنے کا انداز بھی بدل گیا تھا۔۔۔

میرا دل پہلے ہی میرے بس میں نہیں ہے زوجہ محترمہ کیوں وقت

سے پہلے ہمیں دل نا مریض بنانے والے کام کر رہی ہیں صائب نے

جھٹکے رمضیہ کو اپنے قریب کیا رمضیہ پر وہ اب حق رکھتا تھا اس لیے

بنا کسی جھجھک کے اس نے رمضیہ کو تھام لیا۔۔

ی۔ یہ ک۔ کیا۔۔ کر۔ رہے ہو؟؟؟ وہ جو پہلے ہی الجھی ہوئی تھی

رہی سہی کثر اس کے شوہر محترم نے پوری کر دی ہاتھ تھام کر ایسے

الفاظ بیاں کر کے۔۔۔۔

اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں نظر نہیں آرہا کیا؟؟

اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں نظر نہیں آ رہا کیا؟ آج تو صائب کا ہر

انداز ہی نرالہ تھا اس تمام وقت میں ایک پل کے لیے بھی اس نے چہرے سے مسکراہٹ نہیں ہٹی تھی--

بیوی؟؟ کیا واقعی تم مجھے بیوی سمجھتے ہو مجھے تو لگتا ہے ہمیں اس رشتے کو ختم کر دینا چاہیے کیونکہ یہ رشتہ سوائے مجبوری کے اور کچھ نہیں--

میں تمہارے گلے میں ڈالے جانے والا ڈھول نہیں بننا چاہتی جسے تم مجبوری میں بجاتے رہو رمضیہ کے چہرے پر صرف غصہ تھا--

صائب تو اپنی جان سے پیاری بیوی کی بات سن کر سناٹے میں آگیا اسے تو صرف یہ یاد تھا کہ وہ اس کی بچپن کی محبت ہے اس کی بیوی کے دل میں کیا ہے یہ تو وہ نا جانتا تھا--

میرے جیتے جی یہ رشتہ ختم نہیں ہو سکتا میں دل و جان سے اس رشتے کو نبھانا چاہتا ہوں میں نے یہ رشتہ کسی مجبوری کے تحت نہیں بنایا یہ تم بھی جانتی ہو جب تک میں خود نا چاہوں کوئی کسی کام کے لیے میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔۔۔

اور ایک بات اپنے اس بھوسے بھرے دماغ میں بٹھا لو اگر نہیں نبھانا چاہتی یہ رشتہ تو مت نبھاؤ کیونکہ یہ بات تو طے ہے کہ اس رشتے سے میں تمہیں آزادی نہیں دے سکتا میری بیوی بنی ہو نا اگر رشتہ ختم کرنا ہے نا تو اس سے پہلے ہی ایک اور رشتہ بنے گا تمہارے میرے درمیان اور وہ رشتہ ہے میری بیوہ بننے کا

میرا نام تمہارے نام کے ساتھ جڑا ہے اور ہمیشہ جڑا رہے گا صائب شدت سے کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اللہ نا کرے کیسے افعال بول رہا ہے اس کا دماغ کھسک گیا ہے

شاید--

رمضیہ نے دہل کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا اتنے شدید رد عمل کی توقع

اسے نہیں تھی--

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زوبیہ اب آ بھی جاؤ کتنی دیر لگاؤ گی؟؟؟ سہراب باہر سے آوازیں دے

رہا تھا۔

آ رہی ہوں تم تو ہوا نے گھوڑے پر سوار رہتے ہو دعوت تمہاری نہیں

رمضیہ اور صائب کی ہے تم تو چونگے میں بیچ میں ٹپک پڑے ہو صنوبر

اونچی آواز میں بولتی آ رہی تھی اور سہراب کو شک نہیں یقین تھا کہ پورے محلے نے سنی ہو گی صنوبر کی آواز۔۔۔

اس عورت کی زبان کے آگے خندق ہے شاپری نا ہو تو سہراب پیچ و تاب کھاتا بولا۔

صنوبر حجاب سیٹ کیے رائل بلو شارٹ فراک ساتھ کیپری پہنے سادگی میں بھی پیاری لگ رہی تھی سہراب نے اسے اپنے قریب آتے دیکھا تو فوراً چہرے کے زاویے درست کیے۔

بہت زیادہ نہیں باتیں آ رہی تمہیں صنوبر نے آنکھیں چھوٹی کرتے سہراب کو گھورا۔۔۔

گستاخی معاف ملکہ عالیہ اب چلیں یہ نا ہو اس بھکڑ اذہان کا ارادہ بدل

جائے سہراب نے گاڑی ان لاک کی اور صنوبر کو بیٹھنے کا اشارہ

کیا---

وہ بھکڑ ہے تو تم کون سا کسی سے کم ہو صنوبر نے دانت پیسے اب

سارے راستے ان کی ایسے ہی تو تو میں میں ہونی تھی---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا سوچا ہے تم نے کیسے ان دوستوں کے درمیان پھوٹ ڈلوانی ہے

یہ آواز ایک مرد کی تھی---

وہ سب تم چھوڑو بس میں سہی موقعے کی تلاش میں ہوں جو جلد ہی

مجھے ملے گا اور جو ان سب کو اپنی دوستی پر فخر ہے نا کل یہی ایک

دوسرے کی دوستی پر لعنت بھیجتے نظر آئیں گے بہت مان کرتے ہیں

نا مجھے انڈرا ایسٹیمیٹ کیا مجھے اب بتاؤں گی کہ میں ہوں کیا چیز وہ اس وقت غصے میں سہی غلط کی پہچان بھول چکی تھی۔۔۔

تم ایسا کیا کرو گی؟؟ اس نے کسی احساس کے تحت پوچھا۔۔۔

ڈارلنگ تمہیں تو ضرور بتاؤں گی تمہارے بغیر تو یہ سب ممکن نہیں ہو گا نا اس نے ایک مکروہ قہقہ لگایا اس کی ہنسی کے ساتھ دوسرے دو نفوس کی ہنسی کی آواز بھی گونجی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

وہ سب آگے پیچھے ہی ہوٹل پہنچے تھے رمضیہ اور صائب کو دیکھ کر کتنے ہی لوگوں کی نظریں ستائیشی انداز میں ان کی طرف اٹھی تھیں بلاشبہ وہ ایک خوبصورت کپل تھا جو سادگی میں غضب ڈھاتا تھا۔۔۔

ویلکم ویلکم جی آیا نوں اذہان کا بس نہیں چل رہا تھا ان کے قدموں میں بچھ بچھ جائے صائب نے رمضیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے رمضیہ نے سب کی موجودگی کی وجہ سے جھجھکتے ہوئے تھام کیا اذہان نے آنکھیں گھمائیں باقی سب بھی مسکرا رہے تھے---

وہ سب ایک ریزرو ٹیبل پر آ گئے ان سب کے بیٹھتے ہی تین چار ویٹرز بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئے وہاں موجود دوسرے لوگ کافی دلچسپی سے انہیں دیکھ رہے تھے---

کسی نے شرم نہیں کرنی اپنا سمجھ کر کھانا ہے اور ایسے کھانا ہے جیسے پہلی دفعہ کھا رہے ہو اپنی اپنی مرضی کا آرڈر دو اذہان نے جو ہدایات دیں تھیں وہ سن کر سب کی آنکھیں ابل پڑیں پھر سب نے اپنی اپنی حیرت پر قابو پایا اذہان نے اپنے لیے دنبہ کڑاہی چپاتیاں ساتھ مٹن پلاؤ

آرڈر کیا سہراب ارتضیٰ اور فہیم نے بھی اپنی اپنی مرضی کی چیزیں آرڈر کیں رہے رومان افق اور صنوبر تو انھوں نے وہی سب کھانے کو ترجیح دی جو صائب اور رمضیہ نے آرڈر کیا تھا--

جب سب نے اپنے اپنے آرڈرز دے دیے تب اذہان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا گلاس پکڑے اس پر چمچ مارتے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا وہاں موجود تمام لوگ اسے کی دیکھ رہے تھے جو اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کھڑا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لیے سب کو دیکھ رہا تھا---

ہمارے آرڈرز تو لے لیے آپ نے اب ایک اور بات سن لیں یہاں موجود تمام لوگ جو بھی اس وقت یہاں بیٹھیں ہیں ان کی ٹیبل پر جائیں اور ان کی پسند کی ایک ایک ڈش پوچھیں اور وہ سب انہیں پیش کریں اور باقی کام کرنے والے سٹاف کا ڈنر بھی آج ہماری

طرف سے ہو گا اذہان نے ویٹرز سے کہا سب سکتے کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

پر اندر ہی اندر وہ خوش بھی ہو رہے تھے کہ ان کا دوست اتنا فراخ دل ہے سہراب نے تو اپنے نادیدہ آنسو بھی صاف کر ڈالے تھے ویٹرز خوشی خوشی آرڈرز کا انتظام کرنے چلے گئے۔۔۔

یہ آج اس کا دماغ شاید ٹھکانے پر نہیں ہے اگر ہوش میں ہوتا تو ایسی اچھی باتوں کی اذہان رضا سے توقع نہیں کی جا سکتی ارتضیٰ نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔

اس نے سوچا تو سہی جیسے بھی سوچا تمہیں تو اتنی بھی عقل نا آئی فائقہ نے کہنی ماری ارتضیٰ نے قہقہ لگایا فائقہ نے گھوری سے نوازا۔۔

اذہان ان کے ساتھ آ بیٹھا جب صائب نے اذہان نے ماتھے پر ہاتھ رکھا

اذہان نے نا سمجھی سے صائب کو دیکھا اور اس کا ہاتھ پرے کیا۔۔

میرے بھائی تیری طبیعت ٹھیک ہے نا کہیں کوئی نشہ وشہ تو نہیں

کیا دیکھ صاف بتا دے کچھ نہیں بولوں باہر بعد میں مجھے پتہ چلا تو تیری

خیر نہیں۔۔۔

میں تجھے نشئی لگتا ہوں سالے تجھے عزت راس ہی نہیں ہے اور یہ

دعوت تیرے لیے ہے بھی نہیں میں نے اپنی رضیہ سلطانہ کے لیے

یہ دعوت رکھی ہے اذہان نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی۔۔

دراصل ہم سے تمہاری اتنی فراخ دلی ھضم نہیں ہو رہی اذہان رضا

شیطانوں کے استاد رمضیہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے دھمکایا۔۔۔

ہاں تو اور کیا آج تک تو یہ سب کو لوٹتا آیا ہے یقین کیسے آلئے گا ہمیں کہ یہ اپنی جیب سے پھوٹی کوڑی بھی ہم پر خرچ کرے فائقہ نے بھی حملہ کیا۔۔

فاختہ جب تمہاری شادی ہو گی نا تو تب تمہیں یقین آ جالئے گا فکر ناٹ ٹیک حوصلہ اذہان نے فائقہ کو تسلی دی پھر رمضیہ کی طرف متوجہ ہوا فائقہ ۔ے خونخوار نظروں سے اذہان کو دیکھا ارتضیٰ بھی دانت پیستے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

میری سلطانہ تمہیں کیوں یقین نہیں آتا میری آنکھوں میں محبت کے کتنی تمہارے لیے تمہیں کیوں نہیں رکھتی زمانہ جانتا ہے تم نا جاں پائی سلطانہ اذہان نے اوور ایکٹنگ کی حد کر دی صائب نے اذہان کے گلے میں بازو ڈال کر اس کی گردن دبائی۔۔

کمینے یہ میری بیوی ہے اور تیری بھابھی سمجھا آج کے بعد بھابھی بولے تو اسے سمجھا نہیں تو میں سمجھا دوں گا جانتا تو پھر تو ہے ہی مجھے---

سمجھ گیا سمجھ گیا اب جان نکال کر دم لے گا کیا اذہان نے اپنی اپنی گردن آزاد کروائی--

وہ سب ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اذہان کو بھی ایک۔ ہر دیکھ لیتے جس کے چہرے پر مسکراہٹ تو جیسے چھپ گئی تھی اور آنکھوں میں ایک شرارت ناچ رہی تھی ہو نا ہو کوئی تو کانڈ کر رہا ہے یہ لڑکا صنوبر نے پیشن گوئی کی وہ سب بھی دل ہی دل میں صنوبر کی بات سے متفق ہوئے اور اذہان رضا کون سا کانڈ سر انجام

دینے والا تھا اس کا پردہ بھی جلد فاش ہو گیا تھا---

"______________________"

#Episode 03

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

کھانا سرو کیا گیا اور سب نے ایک ساتھ ہی شروع کیا وہاں موجود دوسرے لوگ اپنی اپنی ٹیبل سے اٹھ کر آ رہے تھے اذہان کا شکریہ ادا کرنے صائب اور رمضیہ کو شادی کی مبارک بھی دی ان دونوں کو

دیکھ کر ان لوگوں نے اندازہ خود ہی لگا لیا کہ وہ نیولی میریڈ کپل ہیں

اذہان کا کاکڑا ہی اتنا تھا کہ بہرہ انسان بھی سن لے---

آخر یہ ماجرا کیا ہے وہ سب حیرت کے سمندر میں ڈوب رہے تھے خیر

بہت ہی خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا کھانے کے بعد آئسکریم

کا آرڈر دیا---

ویسے چس آ گئی اذہان آج مجھے تجھ پر بڑا پیار آ رہا ہے سچی آخر تو نے

مرنے سے پہلے ہمارے اوپر اپنا مال خرچ کر ہی لیا رومان نے مزاحیہ

انداز میں کہا افق کھلکھلائی باقی سب بھی مسکراہٹ چھپاتے اذہان کو

دیکھ رہے تھے---

رکو زرا صبر کرو اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے پیار کرنے کی یہ تو ٹریلر تھا پکچر ابھی باقی ہے میرے یار اذہان نے غنڈہ سٹائل میں کہا وہ سب نا سمجھی سے اذہان کی طرف دیکھنے لگے صائب اور فہیم کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ بولتے ویٹر بل لے آیا---

سارا حساب مکمل کر کے لائے ہو نا اذہان نے ویٹر سے پوچھا---

جی سر وہ مؤدب سا بولا---

گڈ--- اذہان سیدھا ہوا--

اہمممم اذہان کھنکھارا سب اس یک ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہے تھے---

تو میرے چنے منے دوستوں بڑے افسوس سے مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ تم

لوگ جو مجھے جاننے کا دعویٰ کرتے ہو سراسر جھوٹ ہے---

اس بات کا یہاں کیا مطلب فائقہ نے سوال کیا---

فاختہ تم بڑی سمجھدار بنتی ہو نکلی تم بھی وہی ان کی طرح دماغ سے

پیدل اذہان نے فائقہ کے سر پر ہاتھ مارا فائقہ نے اذہان کا پورا بازو

مروڑ ڈالا اس کی کراہ نکل گئی----

اب بتاؤ کون ہے دماغ سے پیدل فائقہ نے اور زور سے بازو مروڑا ---

بس کرو تم دونوں بیٹھو چپ کر کے اور اذہان بل پے کرو پھر چلیں

گھر رات دیکھو کتنی ہو رہی ہے افق نے فائقہ اور اذہان دونوں کو

کہا---

ایک منٹ ایک منٹ کون سا بل اذہان کو تو جیسے کرنٹ لگا تھا وہ

اپنی جگہ سے اچھلا---

اس کھانے کا بل رمضیہ نے لفظ چبائے---

کس نے کہا میں دوں گا اس کھانے کا بل کیا میں ایسا کچھ کہا کیا میری زبان سے ایسی بات نکلی

اذہان نے ان سب کے سروں پر بم پھوڑا اب کہ اچھلنے کی باری ان سب کی تھی---

کیا بکواس کر رہا ہے سالے بل تو نہیں دے گا تو کیا تیری کوئی پچھلے جنم کی محبوبہ آ کر بل دے گی فہیم اذہان کی طرف لپکا لوگ بھی حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے----

اپنی زبان درست کر لو تم لوگ ہر جگہ ذلیل کروانا شروع کر دیتے ہو

موقع محل دیکھ لیا کرو خبیثوں صائب نے دھیمی آواز میں کہا---

معاف کر دے بھائی آئندہ ہم جگہ دیکھ کر اس جگہ کا اچھے سے جائزہ لے کر ذلیل کیا کریں گے اذہان نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ ڈالے---

بس بہت ہوا اذہان اب جلدی سے بل دو فائقہ نے کہا--

کون سا بل فاختہ کہاں کا بل میرے پاس پھوٹی کوڑی نہیں ہے دیکھ لو چیک کر لو میری پاکٹس میں تو اپسا والٹ بھی نہیں لایا اذہان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا---

واٹ؟؟؟ تم بھوکے انسان چول ایک نمبر کے تم نے ہمیں دعوت پر بلا لیا اور پیسے لائے نہیں عقل گھاس چرنے گئی ہے تمہاری رمضیہ اذہان کی طرف آئی اذہان نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی--

رضیہ سلطانہ خود اپنی ایمانداری سے بتاؤ کیا میں نے ایسا کچھ کہا تھا کہ بل میں دوں گا تم سب بتاؤ زرا وہ باری باری سب کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان سب کے پاس گردن کو ناں میں ہلانے کے سوا کوئی چارہ نا تھا کہ دوستی اپنی جگہ وہ غلط بیانی نہیں کر سکتے تھے آج تک ان کی دوستی اسی لیے تو قائم تھی کہ وہ ایک دوسرے کی اچھائی برائی منہ پر کرتے تھے چاہے پھر کسی کو برا لگتا یا اچھا اور وہ قول تو سنا ہی ہو گا کہ جو آپ کا وفادار بہترین دوست ہو گا نا وہ آپ کو آپ کی خوبیوں خامیوں سمیت قبول کرے گا اور آپ کو اچھے کام کی طرف لے جائے برے کام سے روکے گا اگر کوئی ایسا نا کرے تو سمجھ جائیں وہ آپ سے دوستی نہیں دشمنی کر رہا ہے---

اذہان میں بتا رہی ہوں میں برتن نہیں دھوؤں گئی صنوبر کو اپنی فکر لگی---

شانت میرے دوستوں شانت بل ابھی دیا جائے گا کیا میں اتنا ظالم بے دید لگتا ہوں تم لوگوں کو کہ میں تم لوگوں کو یہاں برتن دھونے لاؤں گا اذہان نے درد سموئے لہجے میں کہا سب کی گردن ایک بار پھر ہاں میں ہلی اذہان کو گہرا صدمہ لگا--

بندہ دل ہی خوش کر دیتا ہے پر نا تم لوگوں نے قسم کھائی ہوئی ہے اذہان رضا جو خوشی نہیں دینی---

اب اپنی فضول گوئی بند کر بل دے ہم تو جا رہے ہیں رومان نے افق کا ہاتھ پکڑا---

ایک منٹ تو کہاں بیوی آئی تو مزاج ہی نہیں مل رہے اس کے اتنا تو تم مرید بن گیا ہے اذہان نے رومان کو بھی رگڑ ڈالا دوسرے لوگ ہنسی دبائے اذہان کی نوٹنکی دیکھ رہے تھے ان کے لیے یہ سب دوست کافی دلچسپ تھے آج کے دور میں کہاں ملتی ہے ایسی دوستی دیکھنے کو۔۔۔

صائب اور رمضیہ دیں گے اس دعوت کا بل اذہان نے بڑے اطمینان سے صائب اور رمضیہ کو دیکھا جو اذہان کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

شرم کر منحوس یہ دعوت ان کے لیے تھی وہ کیوں دیں پیسے تو نے دعوت کی ہے تو پھر تو ہی بھرے گا بل سمجھا ارتضیٰ نے اذہان کو شرم دلانی چاہی۔۔۔

تو بھر دے اتنا تجھے افسوس ہو رہا ہے تو اور دعوت ان کے لیے تھی تو

یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ دونوں بل نہیں دے سکتے اذہان نے ہاتھ نچا

نچا کر کہا۔۔

ختم کرو تماشہ میں دیتا ہوں بل صائب نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا۔۔۔

تو اکیلا نہیں یہ رضیہ سلطانہ بھی آدھی پیمینٹ کرے گی اذہان نے

رمضیہ جو زبان چڑائی۔۔۔۔

تمہاری اتنی ہمت اذہان کے بچے میں تمہیں ایک دھیلا نا دوں ہزاروں

روپے تو بہت دور کی بات ہے رمضیہ نے ہاتھ میں پکڑا کلچ اذہان کے

کندھے پر مارا۔۔۔

ہائے ظالم عورت میرے معصوم کندھے کا کیا قصور تھا اسے کس

بات کی سزا دی تم نے؟؟ اذہان مصنوعی کراہا۔۔۔

بہت ہی کوئی کتی چیز ہے تو شودیاں مار رہا سہراب نے افسوس سے

کہا۔۔۔

چل بھئی صائب تو اور تیری پیاری بیگم بل دو اذہان نے شان بی

نیازی سے کہا۔۔۔

میں دے رہا ہوں نا صائب نے ارد گرد لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ

کر کہا۔۔

تم دونوں دو گے سمجھے اذہان نے اپنی بات اوپر رکھی۔۔۔

صائب نے رمضیہ کی طرف دیکھا اور رمضیہ سمجھ گئی وہ کیا چاہتا ہے

رمضیہ نے غصہ ضبط کرتے کلچ میں سے پیسے نکالے اور صائب نے

بھی پاکٹ میں سے والٹ نکالا بنا گنے ہزار ہزار کے کیئں نوٹ اذہان کی طرف بڑھائے اذہان کی آنکھیں چمکیں اس نے جھپٹنے والے انداز میں صائب اور رمضیہ کے ہاتھوں سے پیسے چھینے اور بل دینے چلا گیا اتنی اکڑ کے ساتھ جیسے پیسے اسی کے ہوں وہاں موجود لوگوں کی ہنسی چھوٹی انہوں نے بہت سے یار دوست دیکھے تھے پر آج تک ایسی دوستی نا دیکھی تھی وہ سب دوست بھی مسکرا دیئے۔۔۔

اذہان جیسے ہی واپس آیا وہ سب گھر جانے کے لیے نکل پڑے۔۔۔

یہ پہلا نیا نویلا شادی شدہ جوڑا ہے جس نے اپنی شادی کی دعوت انجوائے کی وہ بھی خود اپنے کی پیسوں سے افق نے ہنستے ہوئے کہا رمضیہ نے منہ بنایا باقی سب تائیدی انداز میں سر ہلا رہے تھے۔۔۔

اور ہم پہلے دوست ہو گے جنہوں نے دلہا دلہن کی شادی کی دعوت اڑائی ان کے خود کے پیسوں سے فائقہ بولی--

وہ لوگ پارکنگ لاٹ میں پہنچ چکے تھے---

ویسے تاریخ کے سنہرے پنوں میں لکھا جائے گا یہ سب ارتضیٰ ہنسا---

اذہان تمہارا قتل میرے ہاتھوں لکھا ہے بس موقع ملے مجھے رمضیہ نے دھمکایا---

لو تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میری وجہ سے تم دونوں (صائب اور رمضیہ کی طرف ہاتھ سے بھی اشارہ کیا) کا نام تاریخ کے سنہرے پنوں میں لکھا جائے گا اور تم نا شکری عورت الٹا مجھے دھمکیا دے رہی ہو اذہان کو صدمہ پہنچا---

یہ تم عورت کس کو بولے عورت ہو تم تمہاری ہونے والی بیوی بچے سمجھے رمضیہ کو تو پتنگے ہی لگ گئے۔۔

اے خدا کا خوف کھاؤ لڑکی مجھے عورت بنانے کا اتنا شوق ہے تو اپنے شوہر کو بناؤ توبہ توبہ رضیہ سلطانہ تم نے تو حد کر دی اذہان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا۔۔۔

اب یہاں مت شروع ہو جاؤ کافی ٹائم ہو گیا ہے نکلو اب اور صبح سب میری طرف ٹائم سے پہنچ جانا ساتھ کی نکلیں گے کیٹ مت ہونا جان کھول کر سن لو فہیم نے سب کو سنجیدگی سے کہا۔۔

ہاں ہاں یاد ہے پہلی بار تو ہمیں موقع مل رہا ہے کہیں جانے کا اس موقعے کو مس تو نہیں کر سکتے نا ہم سہراب نے جوش سے کہا۔۔

ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں انشاءاللہ رومان نے کہا---

انشاءاللہ وہ سب یک زبان بولے اور ایک دوسرے سے ملتے وہاں سے اپنے اپنے گھر کی طرف نکل پڑے-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

آیت کی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی وہ سی۔بی کے بارے میں سوچتی رہی تھی جب سی۔بی نے کہا کہ تھپڑ مار کر بدلہ لے لو اس پل آیت کا دل بہت زور کا دھڑکا تھا وہ اندر ہی اندر دل میں کہیں سی۔بی کے لیے جزبات رکھتی تھی اس نے سی۔بی کو تھپڑ تو نا مارا تھا پر زبان سے اپنی بھڑاس ضرور نکالی تھی جس پر سی۔بی صرف مسکراتا رہا تھا اور جاتے جاتے وہ کہہ گیا تھا کہ بہت جلد وہ اسے اپنے ساتھ لے

جائے گا جس پر آیت نے کوئی رسپانس نا دیا پر وہ اب مسلسل سوچ رہی تھی کہ نکاح والی بات اگر گھر میں پتہ چلی تو سب کا رد عمل کیا ہو گا بے شک اپنے ماں باپ اور بھائی کی وہ لاڈلی تھی مگر اتنی آزادی پھر بھی نہیں تھی کہ وہ اس طرح کا کوئی کام کر جاتی تو اسے سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا کل تک جس نکاح کے بارے میں سوچ کر آیت نور کو اچھا لگتا تھا آج وہ نکاح اس کے لیے خوف بن رہا تھا رات سے صبح ہو گئی تھی لیکن اسے اس مسئلے کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا پھر آیت اُٹھی اور فریش ہونے چل دی کہ آج اسے یونی بھی جانا تھا اور عمائزہ کے ساتھ جانا تھا وہ تو صبح صبح ہی ٹپک پڑتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

صبح تقریباً سات بجے وہ سب فہیم کی طرف جمع تھے آج زندگی میں پہلی

بار وہ لوکل سفر کر رہے تھے کہ اذہان کا کہنا تھا گاؤں جا رہے ہیں تو اسی حساب سے سب ہونا چاہیے ان سب لڑکوں نے اپنے پہنے والے کپڑوں میں شلوار قمیض رکھے تھے ساتھ کالزا اور پشاوری چپل بقول اذہان کے سہی گاؤں کے گبرو جوان منڈے والی فیلنگ آنی تھی---

فہیم نے دو کیب بک کروائی تھی جو ان سب نے آنے پہلے ہی وہاں ا کر کھڑی تھی سامان وہ سب پہلے ہی رکھ چکے تھے اب وہ سب اس میں سوار ہوئے ریلوے سٹیشن جا رہے تھے ابھی ان لڑکیوں کو ایک چھوٹا سا ہارٹ اٹیک ملنے والا تھا ریلوے سٹیشن پہنچ کر ہاں بھئی یہ کیسے ممکن ہے کہ اذہان رضا ساتھ ہو اور کوئی بم نا پھوٹے نا جی ایسا ان نے جیتے جی گو ممکن ہرگز نہیں---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

او میری چھوٹی دنیا کہاں رہ گئی آج یونی جانے کا ارادہ ہے یا نہیں

عمائزہ آیت کو لینے پہنچ چکی تھی آیت کمرے میں ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب اسے عمائزہ کی آواز سنائی دی آیت نے الٹا سیدھا کنگھا بالوں میں پھیرا اور اپنا بیگ اٹھا کر نیچے بھاگی۔۔۔

رومانہ کچن سے نکلی عمائزہ نے جھٹ سے سلام کیا۔۔

و علیکم سلام آ جاؤ عمائزہ ناشتہ کر لو

میں تمہارے انکل اور زید کو بلا لاؤں رومانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آنٹی انا بی کہاں ہیں آپ نے بنایا آج ناشتہ عمائزہ ڈائننگ ہال کی طرف جاتی بولی۔۔

ہاں ان کی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی میں آرام کرنے کا کہا ہے

ویسے بھی وہ ہوں تب بھی ناشتہ کھانا سب میں ہی بناتی ہوں رومانہ تفصیل سے جواب دیتی کمرے کی طرف چلی گئی---

آیت ڈائننگ روم میں آئی تو عمائزہ کو سربراہی کرسی پر براجمان دیکھ کر آیت ٹھٹھکی پر ایک دن خود کو کمپوز کرتی قدم آگے بڑھائے عمائزہ نے آیت جو دیکھا تو جھٹ سے اٹھی اور آیت کے گلے لگ گئی--

بہت دیر کر دی تم نے کیا آج جانے کا ارادہ نہیں ہے تمہارا---

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے آیت نے عمائزہ جو پیچھے کیا اور سربراہی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی عمائزہ نے آیت کا سرد انداز نوٹس نا کیا خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اور آیت سے ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگی جس کا آیت غائب دماغی سے جواب دیتی رہی-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ویسے بہت شرم کی بات ہے اذہان--

اووففففف اب میرے سے کون سا گناہ سر زد ہو گیا ہے اذہان نے

اپنے بال نوچے---

تمہاری دادو جان آئی ہوئی ہیں ہمیں ایک بار بھی گھر نہیں بلایا تم نے

سہراب نے شرم دلائی---

اب تو مت شروع ہو جا آج دادو نے تم سب کی وجہ سے ویسے ہی

میری بہت عزت کر دی ہے اذہان روہانسا ہوا--

نا یہ ہمیں کیوں بیچ میں گھسیٹ رہا ہے تو ہم تو ابھی ملے بھی نہیں

ان سے نا ہم نے تیری بیغیرتی کے کوئی قصے ان کو سنائے پھر یہ

سب کیسے ہوا؟؟؟ فہیم کو پتنگے لگ گئے۔۔۔

تم ملے نہیں مگر انہیں جب سے پتہ چلا کہ ہم سب دوست مل کر کہیں جا رہے ہیں تب سے اٹھتے بیٹھتے یہ سننے کو مل رہا ہے گھر سے فالتو ہیں ویلے نکمے مسٹنڈے مٹر گشت کرا لو اذہان پھٹ پڑا۔۔۔

رومان افق رمضیہ صنوبر اور فائقہ الگ گاڑی میں تھے اذہان فہیم سہراب ارتضیٰ اور صائب الگ تھے۔۔۔

چلو جی ویلا نکما مسٹنڈا تو اور باتیں ہم سنیں ارتضیٰ کو خوب ہنسی آئی۔۔۔

تم لوگ میرے ساتھ غداری کیا کرو بس لوگ دوستوں کے پیچھے کیا کچھ نہیں کرتے ایک میرے دوست ہیں رج کے مجھے ذلیل کرتے

ہیں اذہان دکھی لہجہ بنائے بولا---

بس بس اوور ایکٹنگ کی دکان حوصلہ کر کچھ نہیں ہوتا صائب نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی---

اسی طرح باتیں کرتے ہنسی مذاق کرتے وہ لوگ ریلوے سٹیشن پہنچ گئے---

رومان تو ان لڑکیوں کو لے کر اندر چل ہم سامان وغیرہ لے کر آتے ہیں فہیم نے رومان سے کہا اور خود پھر صائب کے ساتھ مل کر سامان نکالنے لگا--

میں بھی چل رہا ہوں تم لوگوں کے ساتھ اذہان نے اپنے دو بیگ

اٹھائے اور رومان والوں کے پیچھے ہو لیا ان سب نے افسوس سے اسے

دیکھا---

ریل گاڑی آنے میں ابھی کچھ دیر تھی وہ سب پلیٹ فارم پر کھڑے تھے جب سامان رکھا گیا صنوبر فائقہ اور رمضیہ جو ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں ان کی آنکھیں ابل پڑیں چار سے پانچ بیگ چھ اٹیچی منرل واٹر پانی کی بوتلوں کے دو ڈالے اتنا سامان دیکھ کر ان تینوں کو غش آنے لگے تھے---

یہ سب کیا ہے رمضیہ نے صائب کی طرف دیکھا---

سہراب آگے آیا ایک بیگ سائیڈ پر کر کے بولا میرا صرف یہ ہے--

صنوبر بھی آگے آئی ایک اٹیچی کھسکائی وہ اس کی تھی---

رومان نے ایک بڑا اٹیچی سائیڈ کیا وہ اس کا اور افق کا تھا---

رمضیہ اور فائقہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے اٹیچی اٹھائے اب چار بیگ

اور دو اٹیچی بچے تھے ایک بیگ ارتضیٰ کا ایک اٹیچی صائب کا انھوں نے

بھی سائیڈ پر کر لیے اب تین بیگ اور ایک اٹیچی پڑا تھا سب آنکھیں

پھاڑے اذہان کو دیکھ رہے تھے وہ آگے آیا اور فخریہ انداز میں بولا۔۔

یہ چاروں میرے ہیں۔۔

لڑکوں کو تو پتہ تھا لڑکیوں کو تو صدمہ ہی ہو گیا۔۔۔

مجھے تو لگ رہا ہم تین دن کے لیے نہیں تین سالوں کے لیے جا رہے

ہیں صنوبر نے اتنا سارا سامان دیکھ کر کہا۔۔۔

اس سب میں میرا مال ہے کھانے پینے کا اور کپڑے جوتے تو صرف

اس اٹیچی میں ہیں اذہان نے مزے سے کہا۔۔۔

کیوں جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں کھانے کو نہیں ملے گا تمہیں رمضیہ نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔

یہ سب تو راستے کے لیے ہے سارے راستے کیا میں تم سب سڑے منہ والوں کو دیکھوں گا اذہان نے منہ بنا کر کہا اس سے پہلے وہ سب اذہان کی ٹھکائی کرتے ریل گاڑی کے آنے کی آواز آئی وہ سب وہاں متوجہ ہو گئے۔۔۔

"______________________"

#Episode 04

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

ریل گاڑی میں بیٹھنے تک اذہان کی زبان فراٹے بھرتی چلتی جا رہی تھی جیسے ہی سامان وغیرہ رکھا جا کر وہ لوگ سیٹوں پر بیٹھے اذہان نے ایسے گہرا سانس بھرا جیسے سارا کام اسی نے کیا ہو جبکہ سامان تو صائب فہیم اور ارتضیٰ نے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

چھ کی چھ سیٹیں افق رمضیہ صنوبر فائقہ رومان اور اذہان نے چن لی تھیں صائب ارتضیٰ سہراب فہیم دوسری طرف چلے گئے جہاں انھیں کی طرح جوان جہان لڑکے بیٹھے اپنے اپنے موبائل میں گم تھے---

ایکسکیوز می ہماری یہاں چار سیٹیں ہیں ارتضیٰ نے کافی شائستگی سے کہا دونوں لڑکوں نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا اتنے ٹھنڈے انداز پر فہیم کی تیوری چڑھی وہ آگے بڑھا اور دھپ کر کے ان کے ساتھ ہی جڑ کر بیٹھ گیا سہراب نے مسکراہٹ چھپائی صائب نے اور ارتضیٰ نے نفی میں سر ہلایا اور تینوں ایک ایک کر کے بیٹھ گئے---

ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اذہان اچھلتا ہوا ان کی طرف آیا ریل گاڑی چل پڑی تھی---

ہاں بھئی ادھر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھتے شرم نا آئی تم لوگوں کو اذہان نے ارتضیٰ کے کندھے پر دھپ رسید کی---

میرے معصوم کندھے کا کیا قصور کے اس کے کیوں رگڑ ڈالتا ہے تو ہر بات میں ارتضیٰ تڑپ کر بولا----

نیور مائنڈ اذہان نے ہاتھ جھلایا پھر صائب کے طرف متوجہ ہوا---

وہاں اتنی جگہ ہے کہ تم لوگ آسانی سے بیٹھ سکتے ہو ویسے بھی دو گھنٹے کا ہی سفر ہے کوئی موت نہیں آجائے گی اتنی تھوڑی

سی دیر میں ایڈجسٹ ہو ہی سکتے ہو اذہان بوڑھی عورتوں کی طرح طنز کرتے بولا۔۔۔

نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے لیڈیز کی وجہ سے کہ انہیں بیٹھنے میں مشکل نا ہو بس اس لیے سہراب نے سمجھانا چاہا۔۔

نہیں اتنی اتنی سی تو وہ ہیں جڑ جڑ کر بیٹھ جائیں گی اس میں کون سی بڑی بات ہے اور دوسری طرف اپنے بارے میں اتنی اتنی سی سن کر لڑکیوں کا غصے کے مارے برا حال تھا فائقہ نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ صنوبر اور رمضیہ کو دیکھا اور نیچے کی طرف جھکی اذہان کا چیزوں والا بیگ نکالا اس میں سے کیک چپس اور چاکلیٹس نکال نکال کر صنوبر رمضیہ رومان اور افق کو پکڑائی

پھر جلدی سے بیگ کی زپ بند کی اور بیگ نیچے کھسکا دیا اور فخریہ انداز میں سب کو دیکھتی بولی لیٹس انجوائے صنوبر اور رمضیہ نے جوش سے سر اثبات میں ہلایا افق بھی ان کے ساتھ ایسے بچوں جیسی حرکتیں کافی انجوائے کر رہی تھی--

ابھی ان سب نے چپس کے پیکٹ کھولے ہی تھے کہ اذہان عرف شیطان کے استاد کی ناک نے اسے الرٹ کیا اور وہ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا اس کے پیچھے پیچھے ہی ارتضیٰ سہراب فہیم اور صائب بھی تھے---

ناس پیٹوں میری چیزوں پر کیسے ہاتھ صاف کر رہے ہو توبہ توبہ ساری چیزیں ہڑپ کر گئے یا اللہ دیکھ رہا ہے نا تو اذہان نے

عورتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا واویلہ مچانے میں جبکہ رمضیہ سمیت وہ سب منہ کھولے اذہان کہ ڈرامے بازی دیکھنے میں مصروف تھے کہ ابھی صرف ریپر کھولا تھا تو اذہان کا دم اٹکنے لگا تھا جو اگر وہ سب چیزیں کھا لیتے تب اذہان کی جان کی نکل جانی تھی---

اذہان رومان کے ساتھ بیٹھا اور جھپٹنے والے انداز میں رومان سے چیزیں چھینیں---

تم سب بھی واپس کرو میری چیزیں شرافت سے اذہان نے لڑکیوں کو گھور کے دیکھا---

کیوں جی کیوں واپس کریں تم نے ہمارے پیسے لگوائے وہاں ہوٹل میں اس کے آگے تو یہ چند سو کی چیزیں کچھ بھی نہیں

ہیں رمضیہ چیزوں پر گرفت سخت کرتی صائب کے پیچھے جا کھڑی ہوئی صائب حیرت سے دیکھا اور سوچنے لگا تحفظ کا احساس تو میڈم کو اس کے پیچھے چھپ کر ہی ہوتا ہے ویسے غصہ کرتی ہے کہ رشتہ نہیں رکھنا یہ لڑکیاں بھی نا اذہان کا دھیان صنوبر اور فائقہ سے ہٹ چکا تھا ارتضیٰ فہیم اور سہراب نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور اذہان کی چیزوں سے انصاف کرنے میں جت گئے۔۔۔

رمضیہ سلطانہ وہاں کیا کر رہی ہو بری بات واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھو میں نوٹ کر رہا ہوں جب سے نکاح ہوا ہے تم سب کچھ بھولتی جا رہی ہو اذہان صائبکے پیچھے کھڑی رمضیہ کو دیکھتے مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔۔۔

اپنے محرم کے ساتھ کھڑی ہوں زیادہ ابا نا بنو تم یہ بھاشن کہیں

اور جا کر دو رمضیہ صائب کے کندھے کے پاس سے اونچی ہوتی

بولی جبکہ اسکی بات پر سب نے معنی خیزی سے ایک دوسرے

کو دیکھا اور ہوٹنگ کرنے لگے رمضیہ سٹپٹائی اور جب اپنے الفاظ

پر غور کیا تو دل چاہا سر پھوڑ ڈالے کہ بنا سوچے سمجھے کچھ بھی

بول دیتی تھی صائب نے زبردستی اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا

اذہان نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہنا چاہ رہا ہو اس کا بولنا ہی

فضول ہے کہ یہ لوگ کبھی نہیں سدھریں گے اپنی حرکتوں سے

اور فوراً دوسری طرف متوجہ ہوا تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر رومان کی

طرف لڑھک گیا رومان نے فوراً سہارا دیا ورنہ وہ رومان کا ہی قیمہ بنا

دیتا آج---

سنبھل کر بھائی--

میرا بی پی لو ہو رہا ہے کوئی گلوکوز پلاؤ یہ سب میری محنت کی کمائی کو کیسے اڑا رہے ہیں میرا دم نکل رہا ہے اذہان کی دہائیاں عروج پر تھیں-

مرمت اتنی سی چیزوں سے تیرا دم نہیں نکلے گا ارتضیٰ نے حوصلہ دیا---

اتنی سی یہ اتنی سی چیزیں ہیں--

ہاں تو کون سا پیزا برگر کھلا دیا تم نے یہ چپس اور چاکلیٹ ہی تو

ہے صنوبر نے ناک پھلائی۔۔۔

پیزا برگر چھوڑو کل جو دعوت اڑائی وہ بھول گئے ہو تم سب اذہان کھڑا ہوا۔۔۔

او مسٹر کون سی دعوت اس کے پیسے رمضیہ اور صائب نے دیے تھے بول ایسے رہے جیسے خود نے اپنے پلے سے بل بھرا ہو فائقہ نے اذہان کی طبعیت صاف کی۔۔۔

ہاں تو بل نہیں دیا تو کیا ہوا تھی تو میری وجہ سے ہی نا میں نا کہتا تو تم لوگوں کو اتنا اچھا کھانے کو ملتا کیا بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے اذہان گڑبڑایا اور الٹا فائقہ کو سنانے لگا۔۔۔

تیرے سے بحث فضول ہے سہراب نے تنک کر کہا۔۔۔

ہاں تو مت کر بحث اتنا تو بھوکا انسان ہے زوبیہ کو ایک چپس کو پیکٹ نہیں لے کر دے سکتا اور باتیں مجھے کر رہا اذہان نے مزاق اڑاتے کہا--

زبان بند رکھ تو جب چپ رہتا ہے بہت اچھا لگتا ہے سہراب نے نکس دکھایا---

میں تو کہتا ہوں سہراب منڈی توڑ ڈال اس خبیث کی اگر تجھ سے نہیں ہوتا تو مجھے بتا یہ کام میں سر انجام دے لیتا ہوں فہیم آستینیں چڑھاتا بولا---

او پھپھے کٹن تو بیچ میں آگ مت لگا سو پھپھے کٹنے مرے ہوں گے نا اس دیں تو اس دنیا میں آگ لگانے آیا تھا اذہان ناک

چڑھاتے غصے سے بولا---

بس کرو تم سب اگر ایسے ہی لڑتے رہنا ہے ہم واپس چلتے ہیں

صائب نے آگے آ کر کہا اور ان سب کا رنگ فق ہوا اللہ اللہ کر

کے تو انہیں کہیں جانے کا موقع ملا تھا کیسے وہ لوگ یہ موقع

ضائع کر دیتے---

نہیں ہم آرام سے بیٹھے ہیں نا آپ کو پتہ ہے نا ہم مزاق کرتے

ہیں کیوں بھائی لوگ بتاؤ نا اذہان فوراً تمیز کے دائرے میں آتا بولا

اور ان سب کی گردن ہاں میں ہلی---

اب اسی بات پر چیزیں بھی شئیر کروا رومان نے لگے ہاتھوں بہتی

گنگا میں ہاتھ دھونے چاہے---

ہاں کیوں نہیں اذہان نے دل پر پتھر رکھتے اپنی چیزیں ان سب کے حوالے کیں اور خود بھی مزے سے کھاتا جا رہا تھا ساتھ ساتھ ہنسی مزاق بھی جاری تھا----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

آیت اور عمائزہ پہلی کلاس لے کر فری ہوئی تھیں کہ پتہ چلا آج سر تفہیم نہیں آئے سو اگلی دو کلاسیں فری ہیں جس پر آیت تو کافی خوش دکھائی دے رہی تھی اسکا ارادہ لائبریری میں جا کر کتابیں پڑھنے کے بہانے سونے کا تھا اور عمائزہ یہاں وہاں جانے کیا تلاش کر رہی تھی--

آج یونی میں اتنا سناٹا کیوں لگ رہا ہے عمائزہ کو حیرانی ہو رہی

تھی ایسا نہیں تھا کہ لوگ نہیں تھے بہت سارے سٹوڈنٹس کے ہوتے ہوئے بھی ایک خاموشی سی تھی۔۔۔

کیونکہ اذہان دی ڈیول اور ان کا گروپ یونی میں موجود نہیں ہیں اور اگلے دو تین دن نہیں آنے والے اس لیے یہ سناٹا چھایا ہوا ہے پاس سے گزرتی دو لڑکیوں میں سے ایک نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔

یہ لوگ کہاں چلے گئے عمائزہ کو حیرت ہوئی اس وقت وہ مکمل طور پر بھول چکی تھی کہ اس نے اذہان کے ساتھ کیا کیا تھا اور معافی بھی نہیں مانگی تھی۔۔۔

تمہیں اس سے کیا وہ جہاں بھی جائیں تمہارا کیا تعلق ہے ان سے

جتنا برا تم اذہان کے ساتھ کر چکی ہو میرا نہیں خیال تمہیں اس طرح سوچنا چاہیے یا اس طرح بات کرنی چاہیے آیت نے طنزیہ انداز میں کہا اور اذہان کا نام لیتے وہ احتیاط سے ارد گرد دیکھ رہی تھی کہ کہیں سی بی چھپ کر دیکھ یا سن نا رہا ہو ورنہ ایک اور غلطی اس کے نامہ اعمال میں درج ہو جائے گی۔۔۔

میں نے کچھ برا نہیں کیا غلط فہمی بھی انسانوں کو ہی ہوتی ہے مجھے بھی ہو گئی عمائزہ نے شانے اچکاتے بے نیازی سے کہا

آیت نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔

چلو غلط فہمی ہی سہی پر تم سوری تو کر سکتی تھی نا۔۔۔

یہ تم میری دوست ہو جا ان کی جو ہر وقت ان کی طرف داری

کرتی رہتی ہو تم عمائزہ کڑے تیور سے آیت کو گھورنے لگی---

صرف ایک بات کر رہی ہوں میں دوست ہوں اس لیے بتا رہی ہوں جو تم نے غلط کیا باقی تمہاری زندگی ہے تم بہتر سمجھتی ہو کیا کرنا ہے تمہیں آیت کی آنکھوں میں سرد پن سا تھا پھر وہ وہاں رکی نہیں اور لائبریری کی طرف بڑھ گئی--

میں تو پاگل ہوں نا جو ہر کوئی نیر غلطی نکالنے بیٹھ جاتا ہے عمائزہ جھنجھلائی---

صائب بھائی کو کال کر کے پوچھتی ہوں عمائزہ نے موبائل آن کیا اس کی بی چین ہڈی کو ہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ وہ سارے دوست ایک ساتھ کہیں نکلے پڑے تھے پوری یونی سنسان

لے رہی تھی پوچھنا تو بنتا تھا نا۔۔۔

صائب پانی پی رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا U الفابیٹ دیکھ کر صائب سمجھ گیا عمائزہ کی کال ہے رمضیہ نے بھی دیکھ لیا تھا وہ صائب کے ساتھ کی بیٹھی تھی دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے فہیم نے اذہان کی طرف دیکھا جو ارتضیٰ اور فائقہ کے ساتھ کسی بحث میں مصروف تھا۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسلام و علیکم صائب نے کال پک کرتے نرمی سے کہا اذہان کے کان کھڑے ہوئے وہ تیر کی تیزی سے اٹھا اور صائب کے پاس آیا اور صائب کے ہاتھ سے موبائل لے کر سپیکر پر ڈال دیا

یہ سب سنا اچانک ہوا کہ صائب اسے روک ہی نا سکا۔۔۔

وعلیکم السلام کیسے ہیں صائب بھائی عمائزہ تمیز سے بولی۔۔۔

الحمداللہ میں ٹھیک ہوں آپ سناؤ صائب اذہان کو دیکھتے بولا۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں وہ صائب بھائی میں نے پوچھنا تھا خیریت ہے نا آپ یونی نہیں آئے کہیں گئے ہوئے ہیں کیا؟؟؟ عمائزہ سیدھے مدعے کی بات پر آئی شور کی وجہ سے اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ کہیں جا رہا ہے اذہان کی شیطانی رگ پھڑکی سب اذہان کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ایک ہمارے نا ہونے سے

مرشد--------

جناب کو ساری محفل ویران لگتی ہے"

اذہان نے کافی شوخ انداز میں کہا فائقہ اور صنوبر کے منہ سے ہنسی کا فوارہ نکلا صائب نے خونخوار نظروں سے اذہان کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ دیا تمہیں تو میں بتاتا ہوں ارتضیٰ اٹھ کر دوسری طرف بھاگا کہ قہقہ لگا سکے ورنہ صائب نے ہاتھوں عزت افزائی کروا لیتا ہنسی

رکوائتی عمائزہ کو سبکی کا احساس ہوا---

وہ شادی شدہ ہے کیوں ایک شادی شدہ مرد کو کال کرنی ہے تم

نے وہ بھی اکیلے میں کوئی رحم کھاؤ میری رضیہ سلطانہ پر اذہان نے

توبہ توبہ کرتے دونوں گال پیٹ ڈالے جبکہ اس کی اوور ایکٹنگ دیکھتے

ہوئے وہاں سب کا ہنسی کے مارے برا حال تھا----

صائب نے اذہان کو سخت گھوری سے نوازا جس کا ظاہر سی بات ہے

اذہان جیسے ڈھیٹ انسان پر کوئی اثر نا ہوا صائب نے بنا دیر کیے کال

ہی کاٹ دی---

کیوں جان بوجھ کر پنگے لیتا ہے تو صائب ء اذہان سے پوچھا---

وہ جو کچھ مرضی کرتی رہے تجھے تیری یہ زبان کدھر گم ہو جاتی ہے

تب تو کچھ نہیں بولتا تو اذہان ناراضی سے صائب کو دیکھ رہا تھا--

ہاں اس معاملے میں اذہان میں تمہارے ساتھ ہوں رمضیہ نے ہاتھ اٹھاتے کہا باقی سب کی گردن بھی ہاں میں ہل رہی تھی سوائے ارتضیٰ اور فہیم کے اذہان ایویں ہی تو نہیں کہتا تھا نا کہ اس کے دوست ہی اس کی بے عزتی کرتے ہیں دوسروں سے کیا گلہ کرنا۔۔۔

رضیہ سلطانہ کہیں میرا ہارٹ فیل نا کروا دینا تم آج میری سائیڈ لے رہی ہو اپنے اس مجازی خدا کی نافرمانی کیسے کرلی تم نے دماغی سنتولن تو نہیں بگڑ گیا تمہارا اذہان فکرمندی سے رمضیہ جو دیکھ رہا تھا۔۔۔

فٹے منہ تمہارے اس خوبصورت بوتھے کے اذہان رضا رمضیہ نے گھورا۔۔۔۔

اذہان صائب کے ساتھ جگہ بناتا وہیں زبردستی گھس کر بیٹھ گیا اور پھر رمضیہ اور اس کے بیچ نا ختم ہونے والی بحث چھڑ گئی جس میں فائقہ صنوبر ارتضیٰ سہراب فہیم رومان سب رمضیہ کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے صائب نے خاموشی اختیار کی افق اپنے بھائی اذہان کی طرف ہو گئی اس طوطا چشمی پر رمضیہ نے ناراضی کا سگنل دیا---

اس اذہان کے بچے کو تو میں بتاؤں گی سمجھتا کیا ہے خود کو جان بوجھ کر میری ہر بات میں گھستا ہے جب جواب دوں تو اس کو آگ لگ جاتی ہے شیطان کہیں کا عمائزہ غصے میں کھولتی آیت کے پیچھے لائیبریری چلی گئی---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ابھی میرے پوتے کو گئے چند گھنٹے گزرے ہیں کہ ابھی سے میرا دل اداس ہونے لگا ہے ناور بیگم نے افسردہ لہجے میں کہا---

ماں جان آپ کو سکون اچھا نہیں لگ رہا گھر میں رضا صاحب جو پاس بیٹھے چائے پی رہے مصنوعی سنجیدگی سے بولے---

یہ سکون تمہیں ہی مبارک ہو میرے لیے تو پوتا پوتی کی گھر میں موجودگی میرے سکون کا باعث ہے نا کہ بے سکونی کی وہ تو بتا ہی منا گئیں---

مزاق کر رہا ہو ماں جان آ جائے گا دو تین دن میں----

مجھے کال ملا کر دو بات کرنی ہے مجھے اپنے پوتے سے کیسا بے دید ہے کہہ رہا تھا آپ کو ہر گھنٹے بعد کال کروں گا اب دیکھو تین گھنٹے

ہو گئے ہیں مگر کوئی خیر خبر نہیں رضا صاحب اپنی مسکراہٹ چھپانے

میں ناکام ہو رہے تھے--

تم کیوں ہنس رہے ہو اب نمبر ملا کر دو دانت اندر کرو ناور بیگم نے

رضا صاحب کو گھرکا---

ماں بیگم آپ کا پوتا جتنا بڑا چول ہے نا آپ کو لگتا ہے کہ وہ اپنے

موبائل میں بیلنس کرواتا ہو گا یا پیکیج لگاتا ہو گا رضا صاحب اب کی بار

اپنی ہنسی پر قابو نا پا سکے----

ہاں اس معاملے میں تو وہ تمہارے بابا جان پر چلا گیا ہے ناور بیگم نے

سارا قصور سلطان صاحب کے سر ڈال دیا ویسے بھی کون سا وہ یہاں

تھے جو سنتے مگر ناور بیگم کی قسمت اتنی اچھی نہیں تھی اسی لیے تو ان

کی یہ گل افشانی ان کے شوہر محترم نے سن لی تھی---

اچھا تو میرے بغیر اس لیے بھاگ بھاگ کر یہاں رہنے آتی ہیں تا کہ میری برائیاں کر سکیں سلطان صاحب کی آواز پر ناور بیگم کا ہاتھ اپنے دل پر پڑا وہ جلدی سے سنبھلتی پیچھے مڑ کر دیکھنے لگیں کہا دروازے کے بیچ و بیچ سلطان صاحب پورے سلطان راہی بنے کھڑے تھے غصے سے سرخ پڑتا چہرہ لیے---

بابا جان---- رضا صاحب کو خوشگوار حیرت ہوئی وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھے اور سلطان صاحب سے ملنے لگے---

ہاں آنا تو میں نے کچھ دن بعد تھا مگر اب سوچ رہا ہوں اچھا کہا جو ابھی آ گیا اسی بہانے تمہاری ماں کے اپنے بارے میں خیالات جاننے کو مل

گئے جانے اور کیا کیا چھپا رکھا ہے انھوں نے مجھ سے جو یہ سوچتی رہتی

ہیں سلطان صاحب مصنوعی خفگی سے کہتے ناور بیگم کی طرف ہی دیکھ

رہے تھے جو اپنی چوری پکڑے جانے پر ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں جیسے

کسی اور کی بات ہو رہی ہو رضا صاحب نے ہنسی دبائی۔۔

بابا جان ماں جان تو مذاق کرتی ہیں جانتے ہیں نا آپ ان کی عادت

ہے۔۔۔

نہیں بیٹا جی تیاری ماں جان ہمارے بارے میں مذاق نہیں کر سکتیں

سلطان صاحب جا کر ناور بیگم کے ساتھ ہی بیٹھ گئے اور بولے۔۔۔

رضا صاحب اب کیا کہتے وہ تانیہ بیگم کو بلانے کمرے سے نکل گئے

پیچھے سلطان صاحب اور ناور بیگم کی بحث چھڑ گئی۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رانیہ ہمارے بھائی کتنے چالاک ہیں ویسے خود گھومنے نکل پڑے اور ہمیں نہیں لے کر گئے ارباب تپی پڑی تھی---

سہی کہہ رہی ہو چلو اذہان بھائی سے تو اس چیز کی امید لگائی جا سکتی ہے مگر صائب بھیا ان کو کیا ہو گیا وہ ایسے طوطا چشم نکلیں گے سوچا نہیں تھا میں نے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا رانیہ حیران تھی اور اذہان اگر اپنے بارے میں رانیہ کی زبانی اتنی یقین سے کہی باتیں سن لیتا تو غش کھا جاتا---

اذہان بھائی کا اثر ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے تمہیں پتہ ہے رمضیہ آپو اور فائقہ آپو نے کتنا کہا کہ ان کو بھی ساتھ لے چلو مگر نا مانے ارباب کو

نہیں لے کر جائیں گے رانیہ نے تسلی دی---

کیا کہہ رہی ہے بہن اگلے جنم کا سوچ پھر اس جنم میں تو یہ نہیں ہو گا بھول گئی لاسٹ ٹائم جب ہمارا ٹرپ جانا تھا ہم سے پہلے تو یہ سارے اپنی اپنی تیاری کروا کر اپنا نام وغیرہ بھی لکھوا چکے تھے ارباب نے پرانا واقع یاد دلایا جب ان کا کالج میں ایڈمیشن ہوا تھا تب ان کی ویلکم پارٹی رکھی گئی تھی جس کے لیے ان کا ٹرپ بھی جانا تھا اسلام آباد تب صائب سمیت باقی سب دوست بھی تیار ہو گئے جانے کو---

ہاں کیسے بھول سکتی ہوں وہ واقع جب اذہان بھائی کی وجہ سے مس مونا کی بیٹی کو ڈیمبو لڑ گئی تھی ہاہاہاہاہا رانیہ قہقہ لگاتی ہنس پڑی ارباب بھی ہنسی سی دوران اس کا موبائل بج اٹھا ان ناؤن نمبر دیکھ کر

ارباب چونکی اس نے رانیہ کو خاموش رہنے کا اشارہ دیا اور کال پک

کی۔۔۔

ہیلو اس نے محتاط انداز میں ہیلو کیا دوسری جانب خاموشی چھائی ہوئی

تھی۔۔۔

ہیلو کون ہے بھئ کال لگا کر فوت تو نہیں ہو گئے ارباب

جھنجھلائی۔۔۔

ٹیڈی میرا نمبر سیو نہیں ہے تمہارے پاس ریم کی دل جلاتی آواز سن

کر ارباب کو غصہ آیا۔۔۔

او مسٹر زکوٹا میں کیوں سیو کروں تمہارا نمبر میرا تم سے کیا تعلق ارباب

نے ریم کے الفاظ اسے واپس لوٹائے۔۔

اوہ آئی سی ریم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جو اس کی آواز سے اندازہ لگانا ارباب کے لیے مشکل نہیں تھا رانیہ نا سمجھی سے ارباب کی۔ طرف دیکھ رہی تھی---

کیا تکلیف ہوئی جو تمہیں مجھے کال کرنے کی ضرورت پڑی ارباب سے مزید برداشت نا ہوا تو پوچھ بیٹھی---

کون ہے ارباب رانیہ سے صبر نا ہوا تو پوچھنے لگی ریم چونکا---

یہ کون ہے تمہارے ساتھ ریم کے لہجے میں دلچسپی محسوس کرتی ارباب نے رانیہ کی طرف دیکھا--

کوئی نہیں رانیہ تم نہیں جانتی ارباب نے آنکھوں سے اشارہ دیا کہ بعد میں بتاؤں گی---

کیوں کوئی نہیں زرا میرا تعارف کرواؤ ریم نے رعب سے کہا۔۔

کیوں مسٹر زکوٹا تم کہیں کے پرائم منسٹر ہو جو تمہارا تعارف کرواؤں یا کسی فلم کے ہیرو ہو البتہ مجھے ہیرو تو نہیں ولن ضرور لگتے ہو ارباب نے آخری جملہ قدرے تپانے والے انداز میں کہا۔۔۔

شٹ اپ ریم کو پتنگے کی لگ گئے اس نے کھڑاک سے فون ہی بند کر دیا ارباب ایسے مسکرائی جیسے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ گئی ہو۔۔

اب بتاؤ کون تھا رانیہ نے ارباب کو اپنی طرف متوجہ کیا ارباب نے سرد آہ بھری اور رانیہ کو ریم کے بارے میں بتانے لگی۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب گاؤں پہنچ چکے تھے اور گاؤں والوں نے اتنے کھلے دل سے

ان کا استقبال کیا تھا کہ وہ لوگ متاثر ہوئے بنا نا رہ سکے ڈھول ڈھمکوں کے ساتھ ایسا شاندار استقبال اذہان تو خوشی سے ناچنا شروع ہو گیا وہ یہاں بھی باز نہیں آیا تھا اس نے زبردستی فہیم ارتضیٰ سہراب رومان کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا صائب نے گھوری سے نوازا جس پر اذہان نے اسے بخش دیا گاؤں کے لوگ بھی ان کا ایسا رویہ دیکھ کر بہت خوش تھے کہ اتنے پڑھے لکھے شہرے بابو میں نخرہ نام کو نا تھا گاؤں کی عورتیں افق رمضیہ فائقہ اور صنوبر کو اپنے ساتھ لے گئیں اور لڑکوں کو مرد حضرات ڈیرے پر لے گئے جہاں انواع اقسام کے کھانے بنوا کر ان کی زبردست دعوت رکھی گئی تھی ان کا سامان کچھ لڑکے حویلی چھوڑ آئے تھے---

منشی چاچا اس تکلف کی کیا ضرورت تھی فہیم کو اچھا نہیں لگ رہا تھا

کہ وہ غریب پہلے ہی جانے کیسے اپنا گزارہ کرتے ہیں اور آب اتنا کچھ۔۔۔

کیوں فہیم بابا آپ کو اچھا نہیں لگا یہ سب آپ کے شایان شان تو نہیں ہے مگر بہت محبت سے آپ سب کے لیے یہ انتظام کیا ہے منشی کاکا شاید دکھی ہوئے تھے۔۔

نہیں نہیں چاچا کیسی باتیں کر رہے ہیں ہمیں تو بہت اچھا لگا ہے اور آپ کو پتہ ہے ایسا اعلیٰ استقبال کیا ہے آپ نے ہمارا کہ جو ہم نے پہلے صرف سن رکھا تھا کہ گاؤں کے لوگوں کے دل وہاں کے ماحول کی طرح کھلے ہوتے ہیں جن میں پیار محبت اور عزت بے تحاشا ہوتی ہے آج وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا ہے اذہان کی زبان قینچی کی طرح چلنا شروع ہو چکی تھی منشی چاچا کی آنکھیں چمکیں۔۔

یہ تو آپ سب کی نوازش ہے چلیں آئیں بسم اللہ کریں جی منشی چاچا نے ملازمین کو اشارہ دیا کھانا لگانے کا۔۔

وہ سب کھانا کھانے نیچے بچھی چٹائیوں پر ہی بیٹھ گئے جہاں گاؤں کے دوسرے افراد بھی تھے۔۔۔

یہ کیا آپ لوگ نیچے کیوں بیٹھ گئے آپ لوگوں کے لیے وہاں ٹیبل پر کھانا لگایا ہے نا منشی چاچا نے کہا۔۔۔۔

منشی چاچا ہم بھی آپ جیسے ہی عام سے انسان ہیں ہمیں اتنا خاص نا سمجھیں ہم سب برابر ہیں کیونکہ ہم ایک ہی نبی کی امت ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی امت ہیں ہم تو ہم سب برابر ہوئے نا بلکہ آپ ہم سے عمر رتبے میں بڑے ہیں ہم آپ سے چھوٹے ہیں ہم

آپ کی برابری کر ہی نہیں سکتے آپ بے فکر رہیں اور ہمارے ساتھ
بیٹھیں ہم نے آپ کو ملازم نہیں سمجھا آپ ہمارے بڑے ہیں اور
جیسے ہم اپنے ماں باپ اساتذہ کرام کی عزت کرتے ہیں ویسے ہی
دوسرے بزرگ بھی ہمارے لیے قابلِ احترام ہیں صائب نے شائستگی
سے کہا منشی چاچا کافی متاثر نظر آ رہے تھے پھر بسم اللہ پڑھتے ان
سب نے ایک ساتھ کھانا شروع کیا اور دوسری طرف وہ لڑکیاں گاؤں
کی عورتوں کے ساتھ کچی مٹی کے مکان میں زمین پر چوکڑی مارے
بیٹھی ان کے بنائے کھانوں سے لطف اندوز ہو رہی تھیں بغیر اس بار
کی پرواہ کیے کہ مٹی سے ان کے مہنگے کپڑے خراب ہوں گے یا کسی
کے گندے ہاتھ لگنے سے کوئی مسئلہ ہو گا ایسی ہر فکر سے آزاد وہ
ان لمحات کو انجوائے کر رہی تھیں یہ ان سب کے والدین کی تربیت

اور ان دوستوں کی آپس میں دوستی تھی جو وہ سب انسانیت کا مظاہرہ کرتے تھے وہ انسان کو انسان سمجھتے تھے اللہ نے انہیں ہر نعمت سے نوازا تھا جس پر وہ ہمیشہ شکر بجا لاتے تھے غرور نام کی چیز سے وہ سب کوسوں دور تھے تبھی تو وہ غیروں کو بھی اپنا بنا لیتے تھے ان کے دلوں پر راج کرتے تھے---

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ان سب نے شکریہ ادا کیا اور حویلی کی طرف نکل پڑے لڑکیاں بھی ان کے ساتھ تھیں راستے میں کھیتوں سے گزرتے اذہان کو جانے کیا سوجھی وہ اپنے چلنے کی رفتار آہستہ کرتے کرتے پیچھے ہوا اور گندم کی فصلوں میں جا کر چھپ گیا ایک دم اتنی خاموشی چھا جانے پر صائب رکا اس کے پیچھے پیچھے سب ہی

رک گئے۔۔

یہ اذہان رضا کے ہوتے ہوئے اتنی خاموشی صائب کو ھضم نہیں ہو رہا تھا فہیم آر باقی سب بھی الرٹ ہوئے اور دیکھنے لگے مگر اذہان ہوتا تو نظر آتا نا۔۔

یہ کمینہ کہاں چلا گیا اب مجھے پتہ تھا اتنی شانتی سے شرافت کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے مجھے شک ہو گیا تھا کہ یہ کوئی نا کوئی کانڈ کر کے اپنی اس شرافت کا بدلہ ضرور پورا کرے گا فہیم تپ گیا وہ آگے پیچھے ہوتے اذہان کو آواز لگا رہے تھے کہ رمضیہ جو گندم کی فصلوں کی طرف تھی اچانک اسے پاؤں پر کچھ سرسراہٹ محسوس ہوئی اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور اذہان کو آوازیں دیتی اور آگے آئی۔۔۔

سانپ سانپ سانپ--------

رمضیہ کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا اس نے گردن جھکا کر نظریں نیچے کیں اسے لگا سانپ ہے اور چیخنے لگی رمضیہ کی چیخوں کی آواز سن کر سب دوڑے دوڑے اس کی طرف بھاگے سب سے آگے افق اور صائب تھے---

کیا ہوا رمضیہ اتنا کیوں چلا رہی ہو افق نے رمضیہ کا ہاتھ پکڑتے کہا---

آ--آ--آپپپ-- آپو--- وو-وہ سس---سا-- سانپ رمضیہ کا سانس خشک ہو رہا تھا---

سانپ--- صنوبر کا دم نکلنے لگا--

چلو چلو یہاں سے سہراب وہ سانپ ہمیں کاٹ لے گا صنوبر سہراب کا بازو کھینچنے لگی سہراب اسے ریلیکس کرنے لگا۔۔

کہاں دیکھا تم نے سانپ فہیم نے رمضیہ کے ہوائیاں اڑاتے چہرے کو دیکھتے کہا اس وقت وہ سب اذہان کو بھول بھال رمضیہ کی طرف متوجہ تھے۔۔۔

یہاں میرے پاؤں پر کچھ سرسراہٹ ہوئی تھی مجھے لگا وہم ہے میرا مگر ابھی دوبارہ ایسا ہوا رمضیہ نے کانپتے لہجے میں کہا۔۔۔

صائب اور فہیم نے نیچے نظریں دوڑائیں جہاں گھاس پھوس نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

شاید تمہارا وہم ہو گا چلو حویلی چلتے ہیں اذہان خود ہی آ جائے گا ارتضیٰ

نے فائقہ کی طرف دیکھتے کہا وہ سب حویلی جانے کے لیے مڑے تھے کہ دوبارہ رمضیہ کو پاؤں پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

سانپ سانپ۔۔۔۔۔۔

رمضیہ نے زور زور سے چیخیں مارتے صائب کا بازو دبوچ لیا صائب اس افتاد پر بوکھلا گیا اور رمضیہ کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو واضح نظر آرہے تھے افق رمضیہ کی طرف آئی اور اسے اپنے ساتھ لگایا صائب نے نیچے دیکھا تو ایک رسی سی پڑی تھی جس پر گھاس پھوس بھی تھی اس نے جھک کر وہ رسی اٹھائی اور فصلوں کی طرف چل دیا شاید اذہان رمضیہ کو ڈرانے کی خوشی میں اتنا مست تھا جو اسے اپنے سر پر پہنچنے والے خطرے کا اندازہ نا ہو سکا اور پتہ تب چلا جب صائب نے اذہان کو گردن سے پکڑتے کھڑا کیا۔۔۔

کمینے تو کر رہا ہے یہ سب شرم تو آتی نہیں تجھے غیرت کی کر لے یا وہ بھی مر گئی ہے صائب کا غصہ ساتویں آسمانوں کو چھو رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں نا اسکی زوجہ محترمہ کو رلایا تھا اذہان نے غصہ آنا تو بنتا تھا نا۔۔۔

بھ۔۔بھ۔بھائی اذہان پھنسی آواز میں بولا۔۔۔

کون سا بھائی اب تجھے بھائی یاد آگیا چل زرا تو صائب اذہان کو گردن سے پکڑے پکڑے ہی رمضیہ والوں کی طرف لے گیا رمضیہ کی آنکھیں پھٹ گئیں باقی سب بھی شرم دلاتی نظروں سے اذہان کو دیکھ رہے تھے سمجھ جو گئے تھے یہ سب اسی کی کارستانی ہے۔۔

میں مذاق کر رہا تھا یار مجھے کیا پتہ تھا میری رضیہ سلطانہ اتنے چھوٹے

دل کی مالک ہے اذہان نے آنکھیں پٹپٹائیں--

اور مزاق میں ہی تو نے اسے رلا بھی دیا تو نہیں بچتا آج فہیم نے اذہان کی کمر پر مکے سے سنکائی کی----

آہ ظالم تمہاری یہ ادا بہت خونخوار ہے اذہان نوٹنکی کرتا بولا---

اذہان میں تمہارے دانت توڑ دوں گی رمضیہ اذہان کو مارنے لپکی اذہان صائب سے اپنا آپ چھڑاتا دوڑ لگا چکا تھا اذہان آگے آگے اور رمضیہ اس کے پیچھے پیچھے تھی رمضیہ جھک کر پتھر اٹھا اٹھا کر اسے مار رہی تھی جو اذہان کو تو نہیں لگے ادھر ادھر ہی لڑھک گئے باقی سب بھی ان کے پیچھے چلتے جا رہے تھے اور اذہان کو لعنت ملامت کر رہے تھے---

کوئی بچاؤ مجھے اس عورت سے یہ پاگل ہو گئی ہے اذہان چیخا اس سے

پاگل ہو گے تم اذہان آج تمہاری خیر نہیں رمضیہ آگ بگولہ ہوئی۔۔۔

پہلے پکڑو تو سہی پھر کہنا خیر نہیں اذہان نے منہ چڑایا اور بھاگنے کی

سپیڈ تیز کرتے حویلی کے دروازے سے اندر داخل ہو گیا رمضیہ رک کر

گہرے گہرے سانس لیتی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

رک کیوں گئی۔ پیچھے جاتی خبیث کا سر پھاڑ دیتی آج سہراب نے

رمضیہ سے کہا۔۔

ہاں آج مت چھوڑنا اسے فائقہ نے کہا رمضیہ ایک بار پھر بھاگنے کی

تیاری پکڑتی کہ افق نے روکا۔۔۔

آرام سے کہیں بھاگے تھوڑی جا رہے ہو آرام سے جا کر سبق سکھا

دینا یہ نا ہو خود کو چوٹ لگوا کر بیٹھی ہو افق کی بات پر سب آنکھیں پھاڑے اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو---

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو افق نے ان کو اپنی طرف دیکھتے پوچھا---

بیگم آپ پر بھی ان سب کی صحبت کا اثر ہو رہا ہے رومان نے شوخ لہجے میں کہا اور افق کو جیسے ہی رومان کی بات سمجھ آئی اس کی ہنسی نکلی باقی سب بھی ہنستے ہوئے حویلی کی طرف چل دیئے---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

ریم یونی ورسٹی سے گھر پہنچا ہی تھی کہ اسے انجان نمبر سے کال آئی---

ہیلو ریم نے بیزاری سے کہا مگر دوسری جگہ سے اپنے اصل نام سے مخاطب کیے جانے پر ریم ٹھہر گیا--

کون ہو تم اور میرا نام کیسے جانتے ہو؟؟؟ ریم الرٹ ہوا---

میں کون ہوں یہ چھوڑو تم ویسے ماننا پڑے گا اپنے کام کو کافی محتاط انداز سے انجام دیتے ہو کہ کسی کو پتہ ہی نا چلے پر افسوس اس بار غلطی کر بیٹھے ہو مقابل کا مذاق اڑاتا لہجہ ریم کو سلگا گیا----

بکواس مت کر سیدھی طرح بتا کون ہے تو اور اس ساری بات کا مطلب بتا ریم غرایا--

مطلب صاف ہے سی-بی کے چمچے اس بار تم لوگوں نے غلط بندے پر ہاتھ ڈالا ہے کیا سمجھتے ہو رستم چوہان کو اگلے جہان پہنچا دو گے تو پتہ

نہیں چلے گا کسی کو ہاں شاید پتہ نا چلتا پر اس بار تمہارے اس گناہ کا گواہ میں ہوں تو تم لوگوں جا بچنا مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے وہ ٹھنڈے لہجے میں بول رہا--

تو چاہے کچھ بھی بول پر ایک بات بتا دوں کوئی گناہ نہیں کیا ہم نے سمجھا وہ جس قابل تھا اسے وہیں پہنچا دیا ہے اور تو گواہ ہے یا نہیں جو کرنا ہے تو کر کے ڈرتا نہیں میں تجھ سے اتنا تو مرد کا بچہ ہے نا تو سامنے آ کر بات کرتا ہوں فون نا کر رہا ہوتا مجھے ریم چلتا چلتا سیکریٹریٹ روم میں آگیا اور اپنے خاص آدمی کو اشارہ دیا کہ نمبر ٹریس کرے---

ہاہاہاہاہا تم نے تو سیدھا سیدھا مجھے بزدلی کا طعنہ دے مارا ہے چلو کوئی نہیں بہت جلد تم سے میرا تعارف ہو جائے گا ابھی تو میں نے تمہیں صرف یہ بتانے کو کال کی ہے کہ جس یونیورسٹی میں تم زیر تعلیم ہو

نا اس یونیورسٹی اور اس میں آنے والے تمام لوگوں کو چیتھڑے اڑا دوں گا میں بچا سکتے ہو تو بچا لینا اور بتا دینا اپنے اس سی-بی کو بھی وہ قہقہ لگاتے ہنسا----

یو------------ ریم نے ایک موٹی گالی دی ریم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ موبائل میں سے ہی نکال لیتا اس خبیث انسان کو---

اووو غصہ آ رہا ہے بابو کو چل اب اس سب کا فائدہ نہیں ہے اور تو فلحال کچھ کر نہیں سکتا سوائے اس کے کہ انتظار کر اور بہت جلد تجھ سے اپنا تعارف کرواؤں گا اب تو یونیورسٹی کے لوگوں کو بچانے کی تیاری کر جو تیرے بس کی بات نہیں وہ الفاظ چبا چبا کر کہتا کال کاٹ گیا ریم کی دماغی رگیں اُبھری--

فیاض اور کتنی دیر ہے نمبر ٹریس ہونے میں ریم نے سخت لہجے میں پوچھا---

بس-- ہو گیا سر ایک منٹ فیاض گڑبڑا گیا---

جلدی کرو ریم نے فیاض سے کہا اور خود کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلنے لگا---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دوسری طرف رستم کے ماں باپ بھی پاکستان واپس آچکے تھے وہ ایک بزنس ڈیل کے سلسلے میں لندن گئے ہوئے تھے اور کچھ رشتے داروں سے بھی ملنا ملانا تھا جس کی وجہ سے انھیں تقریباً ایک مہینہ ہی لگ گیا تھا لندن میں اب وہ واپس آئے تھے تو ایک بڑی خبر ان کی منتظر

تھی کہ ان کے لندن جانے کے بعد سے ہی رستم غائب ہے جس پر وہ دونوں میاں بیوی سر پکڑ کر بیٹھ گئے پر ایسے کام نہیں چلنا تھا انہیں یونیورسٹی جا کر پتہ کرنا تھا کہ وہ وہاں کب سے نہیں آ رہا اور اس کے دوستوں سے بھی پوچھنا تھا----

تمہارا بیٹا کسی دن میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گا اکلوتی اولاد ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے بغیرت وہ غصے میں آگ بگولہ ہوتے بولے اور رستم کو ڈھونڈنے نکل پڑے----

کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے صرف میرا بیٹا ہو اور ان کا تو کچھ لگتا ہی نا ہو افشین منہ بناتی بولی وہ ایسی ماؤں میں سے تھی جنہیں اپنی آزادی سے مطلب تھا اولاد کو بھی وہ صرف اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے تک سمجھتی تھی باقی اس چیز سے ان کو کوئی لگاؤ نہیں تھا کہ ان کی

اولاد کیا کرتی پھر رہی ہے کیسء اس کے دوست ہیں کیسی گیدرنگ ہے اور اسی وجہ سے بچے غلط راستے پر چل نکلتے ہیں اور قصور انہیں کے حصے میں آتا تھا جیسے اب رستم کو قصور وار مانا جاتا تھا کہیں نا کہیں وہ نے قصور بھی تھا شروع سے اس پر کسی نے توجہ نہیں دی ہر جائز ناجائز باتیں پوری ہوتی رہیں اور وہ من مرضی کرتا رہا یہ تو ماں کا کام ہوتا ہے بچے کو اچھے برے کیں فرق سکھائیں اور دوسری بات رستم کی صحبت بھی ایسے دوستوں میں تھی کہ وہاں سے بھی اس نے صرف برائی ہی سیکھی اگر دوست اچھے مل جاتے تو شاید وہ اتنا برا نا ہوتا جتنا برا وہ اب سب کی نظروں میں تھا اس کے دوستوں کے علاوہ اساتذہ سمیت ہر کوئی اس سے تنگ تھا پر اس کے باپ کی پہنچ اتنی تھی کہ وہ سب اپنا منہ بند رکھنے پر مجبور تھے پر وہ الگ بات ہے کہ

رستم کا باپ اس طرح کی حرکتوں میں رستم کا ساتھ نا دیتا تھا اس کے باوجود رستم اپنے باپ کا نام استعمال کر کے جانے کیسے کیسے کام کر چکا تھا یہ تو اس بار سی-بی کے ہتھے چڑھ گیا تو اس کا چیپٹر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا یا شاید ابھی کچھ باقی تھا----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

فیاض نے جیسے ہی لوکیشن کا بتایا ریم چونکا---

یہ تو------- ریم کے ذہن میں جھماکا ہوا وہ جھٹکوں کی زد میں تھا---

تو کیا سی-بی کا شک سہی تھا یہ لوگ گڑبڑ ہیں کچھ تو ہے جو مسنگ ہے مگر کیا ریم جتنا سوچتا جا رہا تھا اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا پر کوئی سرا

اسکے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

۔∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

گھر والوں سے بات کرنے کے بعد وہ سب رات کا کھانا کھا کر فارغ ہوئے تھے جو ان لڑکیوں نے مل کر بنایا تھا اذہان نے صرف چمچا ہلانے جتنا کام کیا تھا اور ظاہر ایسے کرتا رہا جیسے سارا کھانا اس نے ہی بنایا ہو۔۔۔۔

سب بیٹھے چائے پی رہے کہ اذہان اپنی جگہ سے اٹھا صائب اور رومان نے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا وہ دونوں چائے پیتے پیتے نا سمجھی سے اذہان کی طرف دیکھ رہے تھے باقی سب بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟ جب اذہان کچھ نا بولا تو صائب نے ہی پوچھا اذہان نے بنا کچھ بولے اپنا ہاتھ آگے کر دیا---

آج جمعرات نہیں ہے جو تو فقیروں کی طرح ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو گیا ہے سہراب نے مذاق اڑایا---

ہفتے کے ساتوں دن اس کے لیے جمعرات ہی ہوتے ہیں فائقہ رمضیہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتی ہنسی ارتضیٰ ارتضیٰ نے قہقہ لگایا صنوبر بھی ہنس رہی تھی---

ڈونٹ ڈسٹرب می---اذہان نے سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا فہیم نے ہاتھ میں پکڑی گیند اذہان کی طرف اچھالی جو اس کی کمر پر لگی اذہان کراہا---

تجھے تو میں بعد میں دیکھوں گا دھمکی آمیز لہجے میں بولتا اذہان دوبارہ صائب اور رومان کی طرف رخ موڑ گیا۔۔

اتنا اچھا کھانا کھایا ہے اس کا انعام اذہان نے ہاتھ آگے کیا صائب اور اپنی اپنی جگہ اچھلے۔۔۔

کون سا انعام کھانا تو ہم لوگوں نے بنایا ہے لڑکیاں آگے آئیں۔۔۔

میں بھی تم لوگوں کی بھرپور مدد کرتا رہا ہوں۔۔۔

ہاں صرف بہانے بہانے سے چیزوں پر ہاتھ صاف کرنے میں مدد کی تم نے اذہان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی فائقہ ناک پھلاتے بولی۔۔۔

صائب رومان جلدی سے جیب ہلکی کرو اور انعام دو مجھے اذہان ضد کرتا

بولا---

خبردار خبردار ایک آنا بھی اس کو دیا تو فائقہ اور صنوبر میدان میں

آئیں---

آنا نہیں پورے دس ہزار روپے چاہیں اذہان نے ایک بار پھر سب کا

ہارٹ فیل کرنے کی ٹھانی---

دس ہزار رومان اور صائب نے ایک نظر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

ارتضیٰ فہیم اور سہراب بھی ان کے سر پر پہنچے---

کیا کہتی ہو بیگم کیا کروں دے دوں پیسے رومان نے افق کو فیصلے کا

اختیار دیا---

اپیا جلدی سے اپنے شوہر نامدار کو کہیں جیب ہلکی کرے اذہان نے

افق سے التجا کی----

اپیا--- میں تو بھابھی

ہوں تمہاری افق نے سنجیدگی سے کہا---

اووووووووو------ رومان سمیت سارے لڑکے دل کھول کر

مسکرائے اور شور کرنے لگے رمضیہ نے جوش میں افق کو گلے لگا لیا

فائقہ اور صنوبر کیوں پیچھے رہتیں آنکھوں نے بھی اس سسٹرز ہگ میں

حصہ ڈالا ان کا اتنا خوش ہونا تو بنتا تھا آخر کو اذہان کی طرف داری

کرنے والی آپو نے آج اس کی طرف داری نہیں کی تھی اور اذہان

صاحب صدمے سے رو دینے کو تھے صائب اور رومان نے زیادہ تنگ

کرنا مناسب نا سمجھا اور پانچ پانچ ہزار نکال کر اذہان نے ہاتھ پر رکھے

جسے لیتے اذہان خوشی سے چہکتا پھر رہا تھا اور سب اسے بچوں کی طرح خوش ہوتے خود بھی خوش ہو گئے---

چلو اب اپنے اپنے کمرے میں چلو سو جاؤ صبح جلدی اٹھنا ہے اور فیصلے کے لیے بھی جانا ہے فہیم نے کھڑے ہوتے کہا--

ہم سب ایک ہی روم میں ٹھہری ہیں افق نے کہا رومان کا چہرہ اتر گیا جسے دیکھ کر لڑکوں نے قہقہ لگایا---

ہاں بلکل ہک ایک ہی روم شئیر کریں گی رمضیہ نے کہا---

ہاں تم پاپا کی پریاں ہو ڈر جاؤ گی اکیلے اذہان نے مزاق اڑایا---

نہیں ڈرنے کی بات نہیں ہے ویسے ہی ایک ساتھ مزہ آئے گا صنوبر نے کہا جو خود ڈرپوک تھی---

ہم تو الگ الگ روم شئیر کریں گے وہ اوپر جو سب سے لاسٹ پر ہے نا روم وہ میرا ہے اذہان نے سینہ ٹھونک کر کہا اور سب کو گڈ نائٹ کہتے چلا گیا۔۔۔

صائب اور رومان نے ایک روم میں رہنے کا فیصلہ کیا فہیم سہراب اور ارتضیٰ نے الگ الگ روم لیا جو اوپر والے پورشن میں ایک لائن سے بنے تھے جس کمرے میں اذہان گیا تھا وہ کافی ہٹ کر تھا اور وہ جگہ کچھ خوفناک سی بھی تھی لڑکیاں بھی شب بخیر کہتی کمرے کی طرف بڑھ گئیں جو نیچے والے پورشن میں ہی تھا ان کے کمرے کے ساتھ دو کمرے چھوڑ کر چوتھے کمرے میں صائب اور رومان داخل ہو گئے۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

رات کافی گہری تھی اذہان موبائل پر رستے میں لی گئیں تصویریں دیکھ رہا تھا جو تصویریں اسے اچھی لگی تھیں اس نے سوچا فیسبک اکاؤنٹ پر اپلوڈ کر دوں اس نے اپنا فیسبک اکاؤنٹ کھولا اور تصویریں سیلیکٹ کرنے لگا چار سے پانچ تصویریں سیلیکٹ کرنے کے بعد اس نے کچھ لمحے سوچا پھر بنا دیر کیے وہ تصویریں اپلوڈ کر دیں جس کا کیپشن کچھ یوں تھا۔۔۔

"میں جب جب خود کو دیکھتا ہوں مجھے نئے سرے سے خود سے محبت ہونے لگتی ہے"

پھر پڑھ کر خود کی مسکرایا اور موبائل سائیڈ پر رکھا ہی تھا کہ میسج ٹون بجی اذہان نے موبائل اٹھایا اور واٹس ایپ کھولا جہاں رمضیہ نے کچھ بھیجا تھا اذہان متجسس سا دیکھنے لگا ایک ویڈیو بھیجی تھی رمضیہ نے

ساتھ میسج لکھا تھا اذہان یہ خصوصی طور پر تمہارے لیے ہے لازمی دیکھنا

اذہان جا دل بلیوں اچھلنے لگا کہ رضیہ سلطانہ نے اس کے لیے کوئی

ویڈیو بھیجی ہے

اس نے جیسے ہی ویڈیو اوپن کی سٹارٹ سے بہت مزے کی لگ رہی

تھی لڑکا لڑکی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے چل رہے تھے ان کی بیک تھی

چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا اذہان ان کا چہرہ دیکھنے کو بے تاب تھا جیسے ہی

ان کے چہرے کی طرف کیمرہ ہونے لگا سامنے لمبے بالوں والی بڑی

بڑی کالی آنکھوں والی لڑکی کی شکل آ گئی اذہان جو پورے انہماک کے

ساتھ متوجہ تھا دل پر ہاتھ رکھ کر موبائل دور پھینکا جیسے وہ موبائل میں

سے کی نکل کر آ جائے گی وہ اتنا ڈر گیا تھا کہ اس کی آواز گلے میں

ہی دب گئی وہ چادر منہ تک اوڑھے لیٹ گیا اور دل میں بولا تمہارا بیڑہ

تر جائے رضیہ سلطانہ میرا دم نکالنے والی تھی تم آج کوئی ایسے کرتا

ہے کیا اپنے پیار کے ساتھ تھوڑی دیر بعد اس کا دل کچھ قابو میں آیا

اس نے سوچا لعنت بھیجے اپنی بہادری پر اور دوستوں کے پاس چلا

جائے مگر وہی غیرت آڑے آ رہی تھی کہ جتنا بڑھ کر بولا تھا میں نہیں

ڈرتا میں اکیلا سوؤں گا اب اس بات پر بھی تو قائم رہنا تھا نا اذہان ڈرتا

ڈرتے آنکھیں موند گیا ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اذہان کو کچھ

آہٹ محسوس ہوئی وہ اٹھ بیٹھا جا کر دیکھا دروازہ تو بند تھا وہ ابھی سوچ

ہی رہا تھا کہ دوبارہ سے آہٹ سی محسوس ہوئی کسی کے چلنے کی آہٹ

اذہان بیڈ سے اتر آیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔

کون ہے باہر دیکھو میں سب سمجھ رہا ہوں کمینوں یہ تم لوگوں کی

حرکت ہے مجھے ڈرانے آئے ہو نا میں نہیں ڈرتا اذہان دل کڑا کر کے

بولا جبکہ اندر سے اس کی ہوائیاں اڑی پڑی تھیں---

اذہان دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ایک دم زور زور سے دروازہ دھڑدھڑایا گیا--

آآآآاا--- اذہان چیخ مارتا دور ہوا----

بھ- بھ-- بھ- بھو بھوت-- اذہان بیڈ کے نیچے جا کر چھپ گیا اوپر سے کمرے کی لائٹ بھی بند ہو گئی اذہان کا خون خشک ہونے لگا وہ اتنے کمزور اعصاب کا مالک نہیں تھا جانے آج اسے کیا ہوا تھا شاید اس لیے کہ وہ اپنی مستی میں تھا اور رمضیہ کی بھیجی ویڈیو دیکھ کر ایک دن ڈر گیا اس کے بعد آہٹ سننا کسی کا دروازہ بجانا ڈرنا تو بنتا تھا-----

اذہان ابھی کسی کو بلانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اذہان نے نیچے سے دیکھا اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اذہان آنکھیں بند کیے پڑا رہا مگر اچانک ہی اس کے ہاتھ (جو بیڈ سے تھوڑا سا باہر تھا) پر کسی کا پیر پڑا اذہان نے اپنی چیخ کا گلا گھونٹا مقابل شاید سمجھ گیا جہاں کوئی ہے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اپنے ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے اذہان کا ہاتھ پکڑا اور گھسیٹ کر اذہان کو باہر نکالا اذہان کی دل دہلا دینے والی چیخیں اپنے کمروں میں سوئے باقیوں نے بھی سنی وہ گھبراتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں سے نکلے مگر پوری حویلی کو اندھیرے میں ڈوبا دیکھ کر انہیں گڑبڑ کا احساس ہوا فہیم جنریٹر چلانے چلا گیا باقی سب اذہان کے کمرے کی طرف بھاگے---

لمبے ناخنوں کو ہاتھ پر محسوس کرتے اذہان کو سمجھنے میں دیر نا لگی یہ بھوت نہیں کوئی بھوتنی ہے---

مقابل نے اذہان کو بیڈ کے نیچے سے نکال کر کھڑا کیا ہی تھا کہ دھڑام کی آواز پر مقابل دونوں لوگ اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے----

رمضیہ نے اپنے موبائل کی ٹارچ آن کی تو دیکھا اذہان صاحب زمین پر اوندھے منہ بیہوش پڑے ہیں---

یہ تو بیہوش ہو گیا رمضیہ پریشانی سے بولی---

جتنا ہم اسے ڈرا چکی ہیں نا کوئی اور ہوتا اس کی جگہ وہ بھی ایسے کی پڑا ہوتا فائقہ نے ہاتھ جھلایا جیسے یہ کوئی بڑی بات نا ہو--

اب کیا کرنا ہے اس کا اتنا بھاری ہے بیڈ پر بھی نہیں بڑھا سکتے اسے

اٹھا کر رمضیہ بات مکمل کرتی کہ صائب سمیت وہ سب ایک ساتھ اذہان کے کمرے میں آئے رمضیہ اور فائقہ کی آڑی گم ہو گئی۔۔

اذہان۔۔۔۔اذہان کہاں ہے تو ٹھیک تو ہے نا آواز آ رہی ہے میری

ارتضیٰ آگے تھا تو وہ ہی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے آگے بڑھ رہا تھا وہ سب اتنا بوکھلا گئے تھے کہ موبائل ساتھ لانا یاد ہی نہیں رہا۔۔۔

رمضیہ اور فائقہ اپنے چھپنے کا سوچ ہی رہی تھیں کہ لائٹ آ گئی۔۔۔۔۔

بھوت بھوت بھوت ارتضیٰ جو آگے آ رہا تھا الٹے پیروں واپس بھاگا سہراب کے ساتھ الجھتے دھڑام سے گرا۔۔۔۔

"______________________________"

#Episode 05

Don't copy-paste my novel without my

permissio😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

افق اور صنوبر بھی ڈر گئیں صائب نے رمضیہ کو دیکھا جو عجیب مزاحیہ

خیز لگ رہی تھی اس کو دیکھ کر کوئی ڈرتا تو کیا البتہ ہنس ہنس کر

لوٹ پوٹ ضرور ہو جاتا آنکھوں کے ارد گرد کالا رنگ خوب بھر کر لگایا

تھا لال لپسٹک ہونٹوں کے ساتھ ساتھ ارد گرد پر بھی رگڑی گئی تھی

بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے کچھ لٹیں منہ پر چھوڑی ہوئی تھیں یہ یہ

حال فائقہ کا بھی تھا صائب اور رومان نے طائرانہ نگاہ پورے کمرے پر

ڈالی اور اذہان کو فرش پر اوندھے منہ پڑے سارا معاملہ سمجھ گئے

ارتضیٰ اور سہراب اٹھ کھڑے کر افق کے پیچھے کھڑے ہو گئے تھے

تھوڑے حواس بحال ہوئے تھے فائقہ کو دیکھ کر ارتضیٰ کے منہ سے

ہنسی کا فوارہ چھوٹا جسے وہ کنٹرول کرنے کی بجائے زمین پر لوٹ

ہونے لگا فائقہ نے خونخوار نظروں سے ارتضیٰ کی طرف دیکھا اور ہاتھوں

کا مکا بنائے اس کی طرف بڑھی ارتضیٰ کی ہنسی کو فوراً بریک لگا وہ گرتا

پڑتا دوبارہ اٹھا اور کمرے سے بھاگا فائقہ چیختی ہوئی اس کے پیچھے بھاگی

صائب نے افسوس سے دیکھا اور اذہان کی طرف بڑھا وہ رمضیہ کی طرف

دیکھا نہیں بھولا تھا کچھ تھا اس کی آنکھوں میں کہ رمضیہ اپنی جگہ چور

سی بن گئی افق اور صنوبر رمضیہ کی طرف بڑھیں رومان سہراب بھی اذہان کو دیکھنے آگے بڑھے----

اذہان---اذہان اٹھو اذہان صائب نیچے بیٹھ گیا اور اذہان کو سیدھا کرتے اس کا منہ تھپتھپاتے پکار رہا تھا رومان نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پڑے جگ میں سے پانی گلاس میں ڈالا اور صائب کی طرف بڑھایا کہ اذہان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اسے ہوش آجائے گا صائب نے گلاس تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اس سے پہلے کی سہراب نے وہ گلاس جھپٹ کر اذہان نے منہ پر پانی پھینکا اذہان ایک دم ہوش میں آیا صائب نے سرد نظروں سے سہراب کو دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو تیری طبیعت تو میں بعد میں سیٹ کرتا ہوں سہراب نے دانت نکوسے--

اذہان تو ٹھیک ہے صائب نے اذہان کو اٹھ کر بیٹھنے میں مدد دی---

اذہان خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا رمضیہ پر نظر پڑتے اسے تھوڑی دیر پہلے کا منظر یاد آیا گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم پڑی۔۔۔

اذہان تم ٹھیک ہو سوری ہم صرف مزاق کر رہے تھے رمضیہ ڈرتے ڈرتے بولی اذہان نے ایک نظر رمضیہ کی طرف دیکھا اور اٹھنے لگا صائب اور رومان۔ گ اسے کھڑا ہونے میں مدد دی اذہان کے سر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی وہ کراہا۔۔۔

اذہان تو بیٹھ جا بلکہ تو لیٹ جا آرام کر سہراب نے جلدی سے کہا مبادہ کوئی سیریس مسئلہ نا بن جائے۔۔۔

مم۔میں ٹھ۔۔۔ٹھیک ہ۔۔۔ہوں اذہان ہکلایا سر کا درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

و۔۔وو۔۔۔۔۔واشش۔۔روم اذہان نے بڑی دقت سے یہ لفظ بولا تھا صائب نے سہارا دیتے اسے واشروم کا رخ کیا ٹھیک ہے وہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے زرا ڈر گیا ہو گا اچانک ایسی سچویشن ہوئی نا اور دیکھنا صبح تک کیسے ٹپوشیاں لگا رہا ہو گا رومان نے رمضیہ صنوبر اور افق کا فق چہرہ دیکھتے انہیں تسلی دی سہراب نے بھی ہاں میں گردن ہلائی۔۔

اپنے کمرے میں جاؤ اور فکر کی کوئی بات نہیں آرام سے سو جاؤ پھر نماز کے لیے نہیں اٹھو گے سہراب نے صنوبر کو دیکھتے کہا رمضیہ افق اور صنوبر پریشان چہرہ لیے وہاں سے نکل آئیں۔۔۔

اذہان منہ پر پانی کے چھپاکے مار رہا تھا سر کا درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے پہلے

بھی اسے اکثر سر درد ہوتا تھا مگر اتنا شدید آج سے پہلے کبھی نا ہوا تھا وہ

واش بیسن پر جھکا ایک بار پھر پانی کے دو تین چھپاکے مارے اچانک

اسے محسوس ہوا کہ اس کی ناک سے کچھ نکل رہا ہے اس نے ہاتھ

کی پشت سے صاف کیا تو دیکھا اس کی ناک سے خون نکل رہا تھا وہ

جلدی سے سیدھا ہوا اور دیوار پر لگے شیشے میں دیکھنے لگا اذہان کی رنگت

پیلی پڑنے لگی----

یہ خون کیوں نکل رہا ہے نکسیر تو نہیں پھوٹ پڑی یا کہیں سر درد

مائیگرین کی علامات نا ہوں اذہان سوچ میں ڈوبا ہوا تھا باہر سے آری

صائب کی آواز پر اس نے جلدی جلدی ناک صاف کی اور آہستہ آہستہ

چلتے باہر آیا---

اتنی دیر لگا دی کیا ہوا ٹھیک تو ہے نا تو اور یہ تیرا رنگ کیوں اتنا پیلا پڑ

رہا ہے صائب فکرمندی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا رومان اور سہراب بھی

اذہان کو دیکھ رہے تھے----

ہاں ٹھیک ہوں میں کچھ نہیں ہوا مجھے سونا ہے سر میں کچھ درد ہے

اذہان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اس کا انداز دیکھ کر وہ

تینوں ٹھٹھکے تھے مگر چپ رہے---

اچھا ٹھیک ہے آرام کر ہم بھی تیرے پاس ہی سوئیں گے کچھ چاہیے

ہو گا تجھے تو ہمیں بول دینا صائب نے بغیر بحث کیے رومان اور

سہراب جو بھی اشارہ کیا وہ دونوں صوفے پر آڑھے ترچھے پڑ گئے

اذہان۔نے کوئی جواب نا دیا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا صائب نے اس

کا سوچ میں ڈوبا چہرہ دیکھا مگر کہا کچھ نہیں اور چپ چاپ بیڈ کی

دوسری طرف جا کر لیٹ گیا---

اذہان سوچوں میں گم آنکھیں بند کیے پڑا رہا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ رمضیہ اور فائقہ کے اس مزاق سے بلکل بھی غصہ نا تھا وہ خود بھی جانے ان کو کتنا زچ کیے رکھتا تھا اس کے سوچنے کا محور اس وقت اس کی اپنی ذات تھی اس نے ایک گہری سانس بھری اور سونے کی کوشش کرنے لگا---

فائقہ نے ارتضیٰ جو مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیا (فائقہ کی دماغی سوچ ورنہ ارتضیٰ جیسا مرد ایک لڑکی سے مار کھا کر کیسے بھرکس زدہ کو سکتا تھا سوچنے کی بات ہے) ارتضیٰ بچ بچاؤ کرتا کمرے کی طرف بھاگ گیا اور کمرے میں گھستے کمرہ لاک کر لیا فائقہ جو اس کے پیچھے ہی آئی تھی غصہ ضبط کرتی افق والوں کے پاس چلی گئی فہیم اذہان نے کمرے میں آیا تو دیکھا کمرہ تو کوئی فٹ پاتھ کا نظارہ پیش کر رہا ہے

جہاں اذہان کے ساتھ صائب سو رہا تھا اور صوفے کو بیڈ سمجھ کر اس پر رومان اور سہراب ایک دوسرے کو مات دیتے دھنسے ہوئے تھے فہیم نے سر جھٹکا اور خود کمرے میں موجود ڈریسنگ روم میں گیا وہاں سے سنگل میٹرس کھینچ کھینچ کر لاتے ہوئے بیڈ کے پاس ہی پٹخا اور گرنے کے سے انداز میں ڈھیر ہو گیا دو منٹ بعد ہی اس کے ہلکے ہلکے خراٹے کمرے میں ارتعاش پیدا کر رہے تھے اذہان نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا تو فہیم کو سوتے دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ ہونٹ بھینچتے چھپا گیا اور کروٹ بدلی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ ارتضیٰ جو ان کا انتظار کر رہا تھا وہ آیا اور فہیم کے پاس ڈھیر ہو گیا فہیم کی آنکھ کھلی اور اپنے ساتھ لیٹے ارتضیٰ کو دیکھ کر کوفت زدہ انداز میں اسے تھوڑا پیچھے کیا۔۔۔

دیکھ کیا فہیم صاحب دوسروں کا مذاق اڑانے کا انجام اب خود بھی ایسے فٹ پاتھ کے مسافروں کی طرح پڑے ہو نا فہیم ہلکی آواز میں بڑبڑایا کچھ دیر پہلے وہ بھی تو مذاق اڑاتی نظروں سے سہراب اور رومان کو دیکھ رہا تھا نا۔۔۔

چپ کر کے سو جا نیند میں سکون نہیں ہے تجھے بڑ بڑ کر رہا ہے سارا دن کم ہوتا ہے بک بک کرنے کو جو تو نیند میں بھی اپنی زبان کو آرام نہیں کرنے دیتا ارتضیٰ نیند بھی آواز میں بولا اور فہیم کے ساتھ جڑ کر سو گیا فہیم نے لعنت دیتی نظروں سے ارتضیٰ کو دیکھا اور جھٹکے سے اسے پیچھے کیا پھر کروٹ کے بل بیڈ کی طرف منہ کر کے سو گیا ارتضیٰ ہمنہ کہتے دوسری طرف کروٹ کے کر سو گیا اذہان کی باتیں سنتا چپ چاپ پڑا رہا اور کوشش کرنے لگا کہ اسے بھی نیند آ جائے

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح فجر کی اذانوں کے وقت رمضیہ کی آنکھ کھلی اس نے باقی سب کو اٹھایا دوسری طرف اذان سنتے ہی اذہان اٹھ بیٹھا ساری رات اس کی آنکھوں میں کٹی تھی وہ ایک لمحے کو بھی سو نا پایا تھا جس کے سبب اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں سر کا درد جوں کا توں تھا اذہان نے بیٹھے بیٹھے اذان سنی پھر اذان کا جواب دے کر اٹھا اور واشروم میں گھس گیا فریش ہو کر وضو کر کے نکلا تو دیکھا صائب رومان اور سہراب اٹھ چکے تھے صائب ارتضیٰ اور فہیم کو اٹھا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا لالے یہ تیری آنکھیں کیوں خون چھلکا رہی ہیں سہراب گردن دائیں بائیں کرتے اذہان کو ہی دیکھ رہا تھا سہراب کے سوال پر صائب اور رومان بھی اسے دیکھنے لگے۔۔۔

کچھ نہیں ہوا بس ویسے ہی سر میں کچھ درد تھا شاید اسی لیے جاؤ جلدی فریش ہو نماز نہیں پڑھنی کیا ان دونوں کو بھی اٹھاؤ مردوں سے شرط لگا کر سوئے ہیں اذہان جلدی جلدی کہتا کمرے سے نکل گیا مسجد پاس میں ہی تھی جماعت کھڑی ہونے میں ابھی وقت تھا کیونکہ اس مسجد میں ابھی اذان شروع ہوئی تھی----

چلو رومان واشروم گیا اتنے میں ارتضیٰ اور فہیم بھی اٹھ بیٹھے تھے وہ دونوں نیچے چلے گئے فریش ہونے سہراب ساتھ والے کمرے میں چلا گیا صائب رومان کا انتظار کرنے لگا کہ وہ نکلے تو صائب فریش ہو----

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

افق اور صنوبر نے وضو کر لیا تھا اس کے بعد فائقہ گئی وہ آئی تو رمضیہ

چلی گئی رمضیہ آئی تب تک وہ جانماز بچھا چکی تھیں لڑکے بھی نمازپڑھنے جا چکے تھے---

نماز فجر اور تسبیحات سے فراغت کے بعد رمضیہ نے اونچی آواز میں سپیکرز پر سورہ یاسین لگا دی جسے سن کر ایک سکون سا مل رہا تھا لڑکے چہل قدمی کرتے حویلی آئے تو سورہ کی آواز ان کے کانوں میں پڑی اذہان بھاگتا ہوا لڑکیوں کے کمرے کی طرف بڑھا اس کی تیزی پر لڑکے بھی اس کے پیچھے آئے جہاں وہ صوفے پر بیٹھا سر صوفے کی پشت سے لگائے آنکھیں موندے پڑا تھا وہ لوگ بھی آ کر قریب ہی ٹک گئے لڑکیاں بھی سکون سے سورہ سن رہی تھیں سورہ یاسین کے ختم ہوتے ہی سورہ رحمٰن کی تلاوت شروع ہوئی اذہان نے پٹ سے آنکھیں کھولیں وہ سپیکرز کے قریب جا کر بیٹھ گیا سب کچھ حیرت سے اسے

دیکھ رہے تھے مگر بولے کچھ نہیں یہ تو جانتے ہی تھے کہ سورہ رحمٰن

اذہان کی سب سے پسندیدہ سورت ہے---

سورہ رحمٰن سنتے سنتے اذہان خود بھی دوہرا رہا تھا مگر صرف ایک کی آیت

کا ترجمہ--

"اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" ♡

تلاوت جیسے کی ختم ہوئی وہ سب بے ساختہ کہہ اٹھے---

"اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"

وہ سب ایک ساتھ مسکرائے اذہان بھی مسکرا دیا اس کے سر درد میں

کافی افاقہ ہوا تھا----

سونا نہیں ہے کسی نے کیونکہ اٹھ بجے ہمیں ڈیرے پر جانا ہے جہاں

پنچایت بیٹھے گی اور فیصلہ ہونا ہے اس سے پہلے مجھے آس پاس زرا

دھیان سے دیکھنا ہے کہ آخر اصل ماجرا کیا ہے جس کے لیے تم سب

بھی میرے ساتھ جاؤ گے لڑکیوں تم لوگ اگر سونا چاہو تو سو جانا ورنہ

حویلی کی پچھلی طرف باغ ہے وہاں چلے جانا جھولا بھی لگا ہوا ہے تم

لوگ وہیں ٹنگی رہنا بیٹھک پر حویلی کی حدود سے باہر نا نکلنا فہیم نے

انہیں سخت انداز مین تنبیہ کی تھی جس کا ان لڑکیوں پر کوئی اثر نا ہوا

البتہ جھولے کا سن کر وہ خوشی سے بے قابو ضرور ہوئی تھیں۔۔۔۔

چلو روم میں چلتے ہیں سات بجے ناشتے کا انتظام میں کروا دوں گا اور

شرافت سے ڈائنگ ہال میں پہنچ جانا فہیم نے وارننگ دیتے لہجے میں

کہا اور کمرے سے جانے لگا۔۔۔

فہیم تم کہاں چلے جاؤ تم بھی روم میں جاؤ اور ناشتہ کم لوگ تیار کریں

گی بلا لیں گیں تم سب کو افق نے فہیم سے کہا---

نہیں آپی آپ کیوں کام کریں گی یہاں آپ کو کام کروانے کے لیے نہیں لایا ہوں میں خانساماں ہین انہیں بس بتا دیجیے گا فہیم نے نرمی سے منع کیا----

ہاں بھابھی نئ نئ شادی ہوئی ہے آپ کی آپ کام کرتی کوئی اچھی لگے گیں کیا یہ اذہان تھا اگوت سٹپٹائی رومان کھانسا صائب اور سہراب چپ کھڑے تھے--

چلو پھر تب تک تھوڑی دیر سو جاتے ہیں رمضیہ نے کہا اور بیڈ کی طرف بڑھی پر دو قدموں کے بعد ہی اسے فہیم کی آواز پر رکنا پڑا---

رمضیہ تم کدھر سونے جا رہی ہو میں نے افق سہی سے کہا ہے تم

صنوبر اور فائقہ دونوں خانساماں کے ساتھ مل کر ناشتہ تیار کرو گی فہیم مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔۔۔

فہیم میرا خیال ہے تمہارا دل چاہ رہا ہے یہ جو تمہارے سر پر بال نظر آ رہے ہیں یہ تمہاری شادی سے پہلے ہی اڑ جائیں ہماری مہربانی سے فائقہ تیکھے چتونوں سے بولی۔۔

ارے یہ میں نہیں ارتضیٰ کہہ رہا تھا اسی کا آئیڈیا تھا اور یہ تو یہ بھی بول رہا تھا کہ فائقہ سے زیادہ کام کروانا موٹی ہوتی نا رہی ہے کھا کھا کر اگر اس کی کھانے کی یہی سپیڈ رہی تو ہتھنی بن جائے گی فہیم نے فوراً ہی پینترا بدلا ارتضیٰ جو مسکرا رہا تھا فوراً اپنی مسکراہٹ سمیٹ گیا کیونکہ فائقہ اب اسے کی گھور رہی تھی۔۔۔

مم۔مم۔میں ارتضیٰ ہکلایا۔۔۔

کیا مم۔ مممم لگا رکھی ہے اب بولو نا میرے منہ میرے سامنے تو تمہاری زبان کو فالج کا اٹیک ہو جاتا ہے نا فائقہ چیخی فہیم ہنستے ہوئے باہر نکل گیا اس کا کام ہو چکا تھا آگ لگانے کا۔۔۔

چھوڑنا مت اس کمینے کو یہ ہمیں بھی ایسے ہی بولتا رہتا ہے اذہان نے مزید آگ لگائی اور کھسک گیا سہراب کچھ کہتا کہ رومان اسے گھسیٹتے ہوئے لے گیا رمضیہ صنوبر اور افق مسکراہٹ دباتی بیڈ کی طرف چلی گئیں فائقہ ارتضیٰ کو گھورتی تیز تیز بول رہی تھی اور ارتضیٰ بار بار کچھ بولنے کو منہ کھولتا مگر فائقہ کی تیز رفتاری کے آگے چپ کا رہ جاتا۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آیت نور گہری نیند میں تھی جب موبائل کی چنگھاڑتی آواز پر اس کی آنکھ کھلی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور مندی مندی آنکھوں سے دیکھا تو سی-بی کی کال دیکھ کر آنکھیں پوری کھل گئیں وہ ابھی کشمکش میں تھی کہ کال اٹھائے یا نا کہ کال بند ہو گئی وہ موبائل واپس رکھنے لگی کہ موبائل ایک بار پھر بج اٹھا آیت اٹھ کر بیٹھ گئی اور کال پک کی----

ہیلو----

سی-بی گمبھیر آواز آیت نور کا دل ڈھرکا گئی---

ہ---ہ-- ہیلو آیت کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اسے ابھی تک عادت نہیں ہوئی تھی بنا ڈرے بنا جھجھکے بات کرنے کی---

بیوی اپنا ہکلانا پن تھوڑی دیر کے کسی کبڈ میں بند کرنے رکھ دو میرے سامنے نارمل رہا کرو یار سی-بی جو اس کی آواز سن کر سرشار ہوا تھا مگر اس کے ہکلانے پر جی بھر کر بدمزہ ہوا---

آیت نے موبائل کان سے ہٹا کر گھورا جیسے سامنے سی-بی ہو اور برے برے منہ مگر جب بولی تو آواز کافی حد تک پرسکون تھی۔

اب آپ ایسے اچانک آدھی رات کو فون کریں گے تو یہی ہو گا نا---

اتنے پیارے پیارے منہ نا بناؤ کہ تمہیں میری طرف سے سزا ملے سی-بی نے محفوظ انداز میں کہتے آیت کے چھکے چھڑائے آیت نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا کہ کہیں چھپ کر دیکھ تو نہیں رہا---

میں وہاں نہیں ہوں اپنی گردن کو مت تھکاؤ سی-بی ایک بار پھر آیت

کو ٹوک گیا۔۔۔

آپ نہیں ہیں تو کیا ہوا کوئی جاسوس چھوڑا ہو گا میرے لیے یا یک منٹ ایک منٹ کہیں کوئی کیمرہ تو نہیں لگا کر گئے آپ آیت تفتیشی انداز مین پوچھنے لگی۔۔۔

مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود جانتا ہوں سب ویڈیو کال کر رہا ہوں پک کرو آیت گڑبڑا گئی۔۔۔

کیوں کیوں؟؟؟

کیوں کی بچی پک کرو کال پھر بتاتا ہوں آیت نے ایک نظر خوف کو دیکھا سفید اور گلابی امتزاج کا بھالو والا نائٹ سوٹ پہنے وہ کوئی بچی ہی لگ رہی تھی لمبے سلکی بال کھلے تھے اس نے ہاتھ بیڈ پر مارا کہ دوپٹہ

مل جائے مگر وائے رے قسمت وہ وہاں ہوتا تو ملتا نا۔۔۔

اٹھا بھی لو کال سی۔بی جھنجھلایا۔۔

جی اٹھا رہی ہوں آیت پھنسی پھنسی آواز میں بولی۔۔

ہمم سی۔بی نے کیم آن کیا آیت نے بھی اپنی طرف سے کیمرہ آن کیا وہ حتیٰ الامکان کوشش کر رہی تھی کہ سی۔بی کو غور سے کچھ نظر نا آسکے مگر وہ یہ بھول گئی کہ وہ سی۔بی تھا اس کی نگاہ ہر طرف رہتی تھی وہ اس کو کیسے بخش دیتا۔۔۔

اٹھ کر روم کی لائٹ جلاؤ فوراً سی۔بی نے حکم دیا آیت مرتے کیا نا کرتے کے مصداق اٹھی اور لائٹ آن کی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

سی۔بی نے جیسے کی اس کی طرف دیکھا دن بخود رہ گیا وہ سادگی میں

بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی یا شاید سی-بی کو ہی لگ رہی تھی ناراض ناراض سا چہرہ ہونٹ چباتی وہ روٹھی روٹھی سی-بی کو کوئی بچی ہی لگی---

بس دیکھ لیا نا بند کریں کال اب میں نے کوئی پلاسٹک سرجری نہیں کروا لی جو آپ کو ڈر تھا میری شکل بدلتی جانے کا جب دس منٹ تک بھی سی-بی کچھ نا بولا صرف دیکھتا رہا تو آیت منہ پھلائے بولی---

بلبل زرا کیمرہ پاس کرو سی-بی ٹھٹکا آج کتنے وقت کے بعد سی-بی نے اسے بلبل کہا تھا---

میں نہیں کر رہی کال بند کریں آیت جھنجلائی--

آیت نور شرافت سے وہ کرو جو میں بول رہا ہوں سی-بی سخت لہجے میں

بولا آیت نے جلدی سے کیمرہ چہرے کے قریب کیا مبادہ وہ لیکن موبائل میں سے نکل کر ہی اس کی گردن توڑ دے اوپر فورہیڈ کے پاس کرو آیت نے سی-بی کی ہدایت پر عمل کیا---

جہاں سے تمہارے بال کیوں چھوٹے نظر آ رہے ہیں کٹنگ کروائی ہے؟؟؟ سی-بی بہت غور سے دیکھ رہا تھا آیت کا حلق خشک ہوا----

جج-جی آیت ڈرتے ڈرتے بولی---

کس سے پوچھ کر یہ حرکت کی تم نے ہاں کس سے پوچھ کر سی-بی دھاڑا آیت کا دل خوف سے لرزنے لگا---

کچھ پوچھ رہا ہوں میں سی-بی نے خشک لہجے میں پوچھا--

و۔۔۔وو۔وہ۔۔۔ وہ مم۔ ممم۔میر۔۔میرا۔۔۔دد۔دد۔دل آیت سے الفاظ ادا نا کو رہے تھے۔۔۔

دل کیا تمہارا یہ مت بھولو کہ اب تم میری کو تم سے زیادہ تم پر میں حق رکھتا ہوں سمجھی کچھ بھی کرو کوئی آئیل کوئی شیمپو یوز کرو مجھے تمہارے بال پہلے جیسے چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی

آیت کی آنکھوں میں آنسو چمکے سی۔بی کا بس نہیں چل رہا تھا ایک منٹ میں آیت کا دماغ سیٹ کر دیتا اس کے لمبے بالوں کو تو وہ جی بھر کر دیکھتا بھی نہیں تھا کہ اس کی نظر ہی نا لگ جائے مگر یہاں اس کی بیوی کٹوا کے بیٹھی تھی۔۔۔

سمجھ آئی میری بات یا نہیں سی۔بی نے آیت کو گھور کر دیکھا۔۔۔

جج۔جی آیت کا نم لہجہ سنتے سی-بی نے جبڑے بھینچ لیے اور کال کاٹ دی آیت موبائل بیڈ پر پھینکتی رو دی ایک پف کی تو کٹوایا تھا اتنا ڈانٹ دیا لڑکیاں تو جانے کیا کیا کرواتی ہیں بس مجھ پر پابندی لگانی آتی ہیں آیت سوں سوں کرتی شکوہ کرتی جا رہی تھی---

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

ناشتہ تیار تھا رمضیہ ان سب کو بلا لائی تھی وہ سب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے ساتھ میں نوک جھونک بھی جاری تھی ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد فہیم ان سب کے ساتھ ڈیرے پر چلا گیا لڑکیاں برتن سمٹوا کر چائے کے مگر تھامتیں باغ کی طرف چلی گئیں جہاں بڑا سا لکڑی کا جھولا لگا تھا ان چاروں کی آنکھیں چمکیں صنوبر تو اپنا مگ رمضیہ کو تھماتی جھولے کی طرف بھاگی وہ تینوں بھی تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں

پہنچی اور جھولے پر بیٹھ گئیں چائے پی کر مگ ایک طرف رکھے اور جھولا۔ جھولنے لگیں تھوڑی دیر میں ان کی کھلکھلاہٹیں گونجنے لگیں باقی سے باہر کی طرف زمینوں پر کام کرتی عورتیں حیرت سے ان چاروں کو دیکھ رہی تھیں جو بنا کسی ڈر خوف کے کھکھلا رہی تھیں ورنہ آج سے پہلے تو اس گاؤں میں ایسی کوئی کھکھلاہٹ کسی نے نا سنی تھی کہ وہاں کا ماحول ہی کچھ ایسا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

سب ڈیرے پر موجود تھے فہیم نے مخالف پارٹی کی بھی بات کافی غور اور تحمل سے سنی تھی مگر اسے کہیں بھی ایسا نا لگا کہ ان کا مطالبہ سہی ہے۔۔۔

دیکھیں آپ کا مطالبہ بلکل غلط ہے اس زمین کو پانی ملے گا وہاں فصل آگے گی اس سب میں آپ لوگوں کا ہی فائدہ ہے مجھے ابھی تک آپ لوگوں کے مطالبے کی کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔

دیکھ لڑکے پہلی بات تو یہ تجھ سے بات میں کرنا نہیں چاہتا تھا تیرا باپ نہیں آیا تو اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ تیرے سے ہی بات کی جائے بشیر احمد کا بیٹا کاشف (جس نے زمینوں کو پانی دینے سے انکار کر دیا تھا) بدتمیزی سے بولا فہیم نے مٹھیاں بھینچے ضبط کیا۔۔۔

پانی تو تجھے دینا ہی پڑے گا چاہے پیار سے مان یا زبردستی فہیم نے کچھ ٹھان کر کہا۔۔

تو اب حد سے بڑھ رہا ہے نہیں دوں گا میں پانی وہ غضب ناک ہوتا بولا۔۔

کوئی ایک وجہ کوئی بھی ایک وجہ بتا دے مجھے پانی نا دینے کی فہیم نے پوچھا سارے بزرگ اور صائب سمیت اس کے دوست خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

وجہ منشی چاچا ہے کاشف نے اشارہ کیا۔۔۔

منشی چاچا۔۔۔ فہیم نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

ہاں منشی چاچا سیدھے الفاظ میں کہا تھا کہ رشتہ دے دے مجھے مینو (زرمین منشی چاچا کی بیٹی) کا مگر اس بڈھے کو شرافت کی زبان شاید سمجھ نہیں آتی کاشف انتہائی بدتمیزی سے بولا اور بس فہیم کی برداشت

یہیں تک تھی وہ تیر کی تیزی سے اٹھا اور گریبان سے پکڑتے کاشف کو کھڑا کیا یکے بعد دیگرے مکوں کی برسات کر ڈالی صائب اور رومان آگے بڑھ کر فہیم کر سنبھالنے لگے--

حرامی عورت کا نام کے گا تو اس پنچایت میں ذلیل شرم کر تو بھی کسی عورت کا بیٹا کسی عورت کا بھائی ہے کل کو کسی عورت کا باپ بنے گا ایسے کسی عورت کا نام لیتے تجھے زرا شرم نہیں آئی ڈوب کر مر جا فہیم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ژندہ دفن کر دیتا کاشف کو منشی چاچا ایک طرف کھڑے رو رہے تھے---

تجھے تو اس گاؤں میں نہیں رہنے دوں گا میں نکل ابھی کے ابھی نکل تو یہاں سے فہیم نے کاشف کو دھکا دیا---

کہیں نہیں جاؤں گا میں کہیں نہیں جاؤں گا تو نے بہت غلط کیا

ہے ملک ہاتھ اٹھایا کاشف پر اس کا خمیازہ تجھے بھگتنا پڑے گا

کاشف کھڑے ہونٹ سے خون صاف کرتا زہرخنڈ لہجے میں بولا---

میں تیرے ٹکرے ٹکرے کر سکتا ہوں میری ہمت کی بات مت کرنا

اور کرے گا تو تب کچھ جب یہاں رہے گا فہیم نے پیچھے کھڑے

انسپکٹر نوید کو اشارہ کیا وہ اپنے ساتھی حوالداروں کے ساتھ آگے بڑھا

اور کاشف کو ہتھکڑی لگانے لگا کاشف اپنا آپ چھڑاتے گند بک رہا تھا

ان سب نے کان لپیٹ لیے پولیس والے کاشف کو گھسیٹتے ہوئے

وہاں سے لے گئے بڑے بزرگان کافی پرسکون اور خوش نظر آ رہے

تھے---

بہت مہربانی بیٹا--

کیسی باتیں کرتے ہیں بابا مجھے شرمندہ نا کریں اور ایسے غلیظ لوگوں کا یہاں رہنا بنتا نہیں ہے میں تو ایسے لوگوں کو مرد کی نہیں مانتا جو عورت کی عزت نا کر سکیں اچھا ہوا جو بھی ہوا فہیم نے بات کی ختم کر دی ایک ایک کر کے سب وہاں سے جانے لگے تقریباً سب جا چکے تھے اب ان دوستوں کے علاوہ منشی کاکا تھے جو وہیں موجود تھے۔۔

چاچا کیوں رو رہے ہیں اچھا سبق سکھا دیا ہے میں نے اسے اب آپ کی گھر کی عزت پر کوئی بات نہیں کرے گا فہیم منشی چاچا نے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔۔۔

اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا جگ جگ جیو منشی چاچا فہیم کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دے کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

کیسے گھٹیا لوگ ہیں نا اذہان بولا یقیناً وہ کاشف کی بات کر رہا تھا---

ہاں اور اچھا سبق مل گیا ہے اسے اب انسان کا بچہ ہوا تو دوبارہ ایسی حرکت نہیں کرے گا سہراب بولا--

چلو حویلی چلتے ہیں ایک دو کام ہیں جو نمٹانے ہیں صبح جانا ہے واپس پتہ ہے نا فہیم نے کہا--

ہاں چلو صائب نے قدم حویلی کی طرف موڑے--

ہاں چلو بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے اذہان چہکا رومان نے اس کے سر پر چپت لگائی فہیم اور سہراب نے بھی قدم آگے بڑھائے---

دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے مگر اذہان رضا کا بھکڑپنا اپنی جگہ رہنا

تھا یہ تو طے تھا۔۔۔۔

"________________________________"

#Episode 06

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

آیت یونیورسٹی اکیلی آئی تھی عمائزہ نہیں آئی تھی ساتھ جانے کیوں آیت نے پوچھنے کی زحمت بھی نا کی تھی۔۔۔

ہیلو چھوٹی دنیا۔۔۔۔۔

آیت جو کلاس لینے جا رہی تھی کاریڈور میں کسی نے پیچھے سے آواز

لگائی آیت نے مڑ کر دیکھا تو دو اوباش لڑکے کھڑے اسے گھور رہے تھے----

آیت نے اگنور کیا اور منہ موڑتے دوبارہ تیز تیز قدم اٹھاتی چل پڑی کاریڈور میں اس وقت رش نا ہونے کے برابر تھا اگر اکا دکا سٹوڈنٹس تھے بھی تو ان کے پاس اتنی فرصت نا تھی کہ وہ اپنے ارد گرد نظر ہی ڈال لیتے---

او کدھر چلی رک--- ان دونوں میں سے ایک لڑکا بھاگتا ہوا آیت کے قریب پہنچا اور فوراً اس کے سامنے آگیا جبکہ دوسرا لڑکا آرام آرام سے چلتا آ رہا تھا---

راستہ چھوڑو آیت نے بیگ پر گرفت مضبوط کی دل سوکھے پتے کی طرح

لرز رہا تھا۔۔۔۔

ابھی کہاں ابھی تو ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب چاہیے اس کے بعد سوچیں گے تمہیں جانے دینا ہے یا نہیں وہ خباثت سے بولا دوسرا لڑکا بھی اب کہ قریب آ چکا تھا۔۔۔

ہٹو مجھے کوئی سوال جواب نہیں کرنا آئندہ اگر میرا راستہ روکا تو اچھا نہیں ہو گا پتہ نہیں آیت میں اتنی ہمت کہاں سے آ گئی وہ بنا اٹکے بولتی ہوئی اس لڑکے کو دھکا دیتی آگے چل دی۔۔۔۔

مجھے دھکا دیا تیری تو وہ لڑکا آیت کی طرف لپکا اور پیچھے سے آیت کے کندھے پر لٹکا بیگ کھینچا آیت لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے کو ہوئی مگر گرنے سے بچ گئی آیت کی آنکھوں میں نمی چمکی کیسے کیسے لوگ اس کا راستہ

روک رہے تھے اور وہ کچھ کر بھی نہیں پا رہی تھی---

دیکھ لڑکی سیدھی سیدھی بات سن رستم کو تو جانتی ہی ہو گی وہی جس نے تجھے راستے اٹھایا تھا مگر بیچ میں وہ سی-بی آگیا اور رستم کو اس نے مار دیا یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے ہم رستم کے دوست ہیں شرافت سے اور اچھے بچوں کی طرح بتا دے سی-بی کہاں ہے ورنہ تجھے مار کر ویسی ہی اذیت سی-بی جو دیں گے جو اس وقت ہم دوست رستم کے بچھڑنے سے جھیل رہے ہیں دوسرا لڑکا سخت لہجے میں بولتا جا رہا تھا اور آیت کا رنگ فق ہو گیا اسے تو یاد کی نہیں رہا تھا کہ رستم بھی تھا اور وہ غائب تھا نا صرف غائب بلکہ سی-بی نے اسے مار دیا تھا-----

نن۔ نہیں ت۔تنتت۔ تم جھ۔ جھ۔ جھوٹ آیت کی زبان لڑکھڑا گئی وہ

نفی میں سر ہلاتی جا رہی تھی---

یہ یہ سچ ہے بی بی اب تم ہمیں سی-بی کا پتہ بتاؤ گی ورنہ مرنے کے لیے تیار رہنا پہلا لڑکا سفاکیت سے بولا ریم جو پرنسپل آفس سے نکل کر لائبریری جانے لگا تھا مگر دور کھڑے سائنس ڈیپارٹمنٹ کے باہر تین لوگوں کو کھڑا دیکھ کر اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آ رہا تھا کچھ قریب پہنچنے پر اسے آیت نظر آئی لڑکوں کی تو اس کی طرف بیٹھ تھی ریم دور سے بھی اندازہ لگا سکتا تھا آیت کسی مصیبت میں ہے وہ بھاگتا ہوا ان کے سر پر پہنچا----

کیا ہو رہا ہے یہاں ریم کی سخت آواز پر وہ دونوں لڑکے چونکے اور مڑ کر دیکھنے لگے ریم پر نظر پڑتے طنزیہ مسکرائے---

اووووو آپ کے دیور جی آئے ہیں لڑکے کا لہجہ مذاق اڑاتا تھا آیت نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی----

بکواس بند کر کیا کہ رہا تھا تو ان سے ریم نے لفظ چبا چبا کر پوچھا----

زیادہ کچھ نہیں بس رستم کے بارے میں پوچھ رہا تھا دوسرا لڑکا ایک آنکھ ونک کرتا بولا ریم نے مٹھیاں بھینچ لیں پھر آیت کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اور اس سے بولا---

آپ جائیں یہاں سے اور کوشش کیجیے گا اکیلے نا آئیں جائیں کہیں بھی اور اگر کبھی بھی اس طرح کے کمینے لوگ آپ کا راستہ روکیں تو آپ نے گھبرانہ نہیں ہے بلکہ یہ جو نیچے (ساتھ کی اس کے سنیکرز

کی طرف اشارہ دیا) شوز ہیں نا یہ اتار لینے ہیں اور ان نے سر منہ ہاتھ

پاؤں جہاں دل کریں مار دینا اتنا مارنا نے آئندہ کسی عورت کا راستہ

روکنے کی جرات نا کر سکے کوئی ریم دونوں لڑکوں کو گھور رہا تھا اور آیت

ہونک بنی ریم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

سمجھ گئی ہیں نا ریم نے نرم لہجے میں پوچھا آیت نے بمشکل سر اثبات

میں ہلایا اور وہاں سے سرپٹ بھاگی ریم اس کی دوڑ پر مسکرایا مگر اگلے

ہی لمحے فوراً سنجیدہ ہوا۔۔۔۔

رستم کے بارے میں جاننا ہے نا چلو میں بتاتا ہوں اس کے بارے

میں۔۔۔۔

ہمیں سی-بی کے بارے میں بھی جاننا ہے دوسرا لڑکا جی کرڑا کر کے

بولا۔۔۔۔

ملوا دیتا ہوں تمہیں سی۔بی سے ریم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں آج تو ہم فری نہیں ہیں کل شام میں کسی بھی وقت ملوا دینا وہ لڑکے ایسے بول رہے جیسے سی۔بی ان کا جگری یار ہو۔۔

ٹھیک ہے شام سات بجے اس جگہ پہنچ جانا میں ایڈریس بتا دوں گا ریم پراسراریت سے بولا اور لڑکے بائے کہتے مڑ گئے اور ریم ان کی بیوقوفی پر دل کھول کر ہنسا وہ لڑکے یہ نہیں جانتے تھے سی۔بی کا بلا کا نام ہے لوگ آتے اپنی مرضی سے تھے تو جاتے پھر سی۔بی کی مرضی سے تھے اور یہ لوگ تو سی۔بی کی بلبل کا راستہ روکے کھڑے تھے جانے سی۔بی اب ان نے ساتھ جیسا معاملہ کرنے والا تھا جو بھی ہونا تھا

خطرناک ہی ہونا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

عمائزہ کہاں ہو؟؟ ارماہا کچن میں کھڑی چیخ رہی تھی عمائزہ جو آج چھٹی کے مزے لوٹنے کا سوچ رہی تھی غصے سے بل کھاتی اٹھی اور کمرے سے باہر آئی ۔۔۔

کیا تکلیف ہے کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔

کچن میں آؤ پھر بتاتی ہوں ارماہا نے پھر اونچی آواز میں کہا۔۔

یا اللہ اس لڑکی کے گلے میں کیا ہے ہر وقت پھٹا سپیکر بنی رہتی ہے عمائزہ نے دل میں کہا اور کچن کی طرف آ گئی اندر جھانکا تو دیکھا ارماہا چائے کا مگ تھامے موبائل کان سے لگائے کھڑی تھی۔۔۔

کیا ہوا فوت ہونے لگی تھی کیا عمائزہ نے دوبارہ پوچھا۔۔۔۔

بہت لیزی ہو تم کب سے بلا رہی تھی اب آئی ہو خیر آ گئی ہو تو سن لو زرا واسع کی کال ہے وہ آ رہا ہے واپس شام تک پہنچ جائے گا ارماہا نے پہلے بیزاری سے کہا پھر ایک دم خوشی سے اپنے بھائی کی آمد کا بتایا۔۔

اتنی فضول بات بتانے کے لیے بلایا ہے مجھے عمائزہ کا دل چاہا ارماہا کا سر پھاڑ دے جبکہ اس کی بات سن کر ارماہا کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا۔۔۔

ارماہا زرا عمائزہ کو موبائل دینا دوسری طرف واسع نے بھی عمائزہ کی بات سن لی تھی اس لیے ارماہا سے بولا ارماہا بنا کچھ بولے اپنا موبائل

عمائزہ کے ہاتھ میں پٹخنے والے انداز میں دیتی باہر نکل گئی عمائزہ نے ضبط سے آنکھیں میچیں اور موبائل کان سے لگایا جہاں واسع ہیلو ہیلو کر رہا تھا----

ہاں بولو کیا تکلیف ہے جس کا علاج کروانے کو مرے جا رہے ہو عمائزہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی---

ویٹ ویٹ ویٹ کزن کیا آج ناشتے میں مرچیں چبائی تھیں تم نے واسع شرارت سے بولا---

واسع میرا دماغ خراب مت کرو یہ نا ہو موبائل سے نکل کر میں تمہارا خون کر دوں عمائزہ لفظ چباتے بولی---

اچھا اچھا بات سن لو ضروری بات ہے واسع فوراً سنجیدگی سے بولا---

بولو۔۔ عمائزہ نے لٹھ مار انداز میں کہا۔۔۔

شام کو آ رہا ہوں تیار رہنا تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے واسع زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔

کیسا سرپرائز کیا فضول گوئی کر رہے ہو میرے ساتھ عمائزہ ناگواری سے بولی۔۔۔

فضول گوئی نہیں کزن سرپرائز کی بات کر رہا ہوں رات آٹھ بجے ریڈیو رہنا میں لوکیشن اینڈ کر دوں گا تمہارا نمبر پر اور یہ احسان کر دینا آ جانا بہت خاص سرپرائز ہے مجھے پوری امید ہے تمہیں پسند آئے گا واسع نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔۔

کیسا سرپرائز ہے اور میرے لیے اور کیوں میرا تم سے ایسا کوئی تعلق

نہیں ہے واسع زبیر کہ میں تم سے سرپرائز لیتی پھروں سمجھے عمائزہ

نے سرد لہجے میں کہا اور کال بند کر دی موبائل ارماہا کو دینے کا

سوچتی وہ کچن سے نکلی ارماہا لاونج میں بیٹھی تھی اور عمائزہ کو ہی دیکھ

رہی تھی عمائزہ نے موبائل ٹیبل پر رکھ دیا اور خود اپنے کمرے میں چل

دی ارماہا غصے سے جلتی بھنتی دل ہی دل میں عمائزہ کو برا بھلا بول

رہی تھی---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

دوپہر ہو رہی تھی لڑکیاں کھانا وغیرہ کھا کر ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھیں

سوائے فائقہ کے وہ کچن میں تھی لڑکے تو آئے نہیں تھے واپس

صائب کی کال آئی تھی کہ وہ باہر ہی کھانا کھا کر آئیں گے اس لیے

ان کا کھانے پر انتظار نا کریں رمضیہ کو غصہ تو بہت آیا پر ضبط

کرنے کے سوا کوئی چارہ نا تھا فائقہ نے سب نے لیے چائے بنائی اور

اب اپنا کپ لے کر بیٹھی ہی تھی کہ باہر سے آتی آوازوں پر چونکی پھر

سمجھ گئیں ہڑیلا جٹا آگیا ہے اب یہ کس کو کہا گیا تھا سمجھ تو گئے

ہوں گے جی جی بلکل ہمارے اذہان رضا صاحب کے علاوہ کون ہو

سکتا ہے جو باہر سے ایسے چلاتا ہوا آرہا تھا جیسے کوئی قارون کا خزانہ

ہاتھ لگا ہو۔۔۔

وہ سب سیدھا ڈرائنگ روم میں آئے تھے صائب اور رومان کے علاوہ وہ

سب چائے دیکھ کر باؤلے ہی ہو گئے بس نہیں چل رہا تھا کہ لڑکیوں

کے ہاتھوں سے کپ چھین جھپٹ لیتے صائب اور رومان آہستہ سے

رمضیہ اور افق کے ساتھ اکر بیٹھ گئے ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ

بھی ان ہاتھوں سے لے کر گھونٹ بھی بھر لیا افق اور رمضیہ سٹپٹا

گئیں خفت سے سرخ پڑتا چہرہ رومان اور صائب مہا ڈھیٹ بنے نظر انداز کرتے چائے پی رہے تھے اذہان پر رمضیہ کی نظر پڑی تو اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹ گئیں اس کی نظروں کے تعاقب میں فائقہ افق صنوبر نے بھی چہرہ موڑا تو ہنسی کا فوارہ ان کے منہ سے ابل پڑا اذہان نے لنگی پہنی ہوئی تھی اوروہ لمبی سی قمیض سر پر پگڑی باندھی ہوئی تھی وہ سہی گاؤں کا باسی لگ رہا تھا پتہ نہیں جس سے انسپائر جو کر آیا تھا اور سے اپنا مذاق اڑایا جانا برداشت نا ہوا تو فائقہ کی طرف بڑھا چائے لینے کے لیے فائقہ اس کا ارادہ سمجھتی فوراً اپنی جگہ سے اٹھی--

ارے رے رک جاؤ بھائی جی لنگی ڈانس کیوں کر رہے ہو فائقہ نے ہنسی دباتے پوچھا---

آآآآآ۔۔۔

اذہان جو لنگی پکڑے اچھلتا کودتا جا رہا تھا چیخ پڑا سب خاموش تماشائی

بنے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

بہرا کرو گے کیا فائقہ نے بھی چلا کر کہا۔۔۔

بھائی کس کو بولی تم میں جانتا ہوں دل ہی دل میں تم مجھ سے پیار

کرتی ہو مگر اس خبیث کے ہوتے ہوئے تم کبھی اظہار نہیں کرو گی

اذہان اپنی کنگی میں الجھ الجھ جا رہا تھا جبکہ ارتضیٰ خود کو خبیث کہے

جانے پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔

تمہاری ایسی کی تیسی میں تم سے پیار کروں اس سے بہتر پنکھے سے

لٹک کر خودکشی کر لوں فائقہ نے کڑوے بادام جیسا منہ بنایا ارتضیٰ کی

باچھیں چر گئیں فائقہ نے اس کے حصے کا بدلہ جو لے لیا تھا۔۔

پنکھے سے لٹک کر خودکشی کرنا منظور ہے مگر کسی غریب کا بھلا نا کرنا

بولتے بولتے اذہان کا پاؤں لنگی میں اٹکا اور وہ زمین بوس ہوا۔۔

ہاہاہاہاہا لنگی ڈانس تو دکھایا نہیں اور دھڑام دھڑام ڈانس دکھا رہے ہو

صنوبر منہ پر ہاتھ رکھے ہنستی جا رہی تھی۔۔۔۔

تم تو منہ بند ہی رکھو اذہان چیخا پتہ نہیں وہ چڑچڑا کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

یہ تم دونوں کس خوشی میں چائے شئیر کر رہے ہاں سہراب نے

رومان اور صائب کو آنکھیں چھوٹی کرتے دیکھا صائب اور رومان گڑبڑا

گئے۔۔۔۔

بیوی ہے میری کر سکتا ہوں شئیر رومان نے فخر سے کہا اور افق کے

کندھے پر بازو پھیلایا افق بوکھلا گئی سب معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اذہان بیچارہ صدمے میں پڑا تھا۔۔۔

میری بھی بیوی ہے یار صائب سب کی توجہ اپنی طرف دیکھ کر کراہا رمضیہ دوسری طرف چہرہ موڑ گئی۔۔

اذہان میرے بھائی اور کتنی دیر تو نے صدمے میں رہنا ہے اٹھ جا بھائی کہیں یہیں فوت نا ہو جانا فہیم نے اذہان کو اٹھانا چاہا اذہان اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

بس کرو اب آج ہم باربی کیو پارٹی کریں گے حویلی کی بیک سائیڈ پر انتظام کر لینا فائقہ نے فہیم کو دیکھتے کہا۔۔۔

واہ باربی کیو افففف فاختہ میں بتا نہیں سکتا تمہارے ان لفظوں نے

میرے دل کو کتنی ٹھنڈک پہنچائی ہے اذہان جھومتے ہوئے بولا اس کی نوٹنکی پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری---

چلو پھر تیاری کرتے ہیں جا اذہان اپنا یہ گیٹ اپ بدل اپنی اصلی حالت میں واپس آ نہیں تو ایک چیز نہیں ملے گی تجھے فہیم نے وارن کیا اور ایک ایک کر کے وہ لڑکے باہر نکل گئے اذہان بھی چینج کرنے کمرے کی طرف بڑھا جب اچانک سر میں درد کی شدید لہر اٹھی وہ لڑکھڑا گیا---

آرام سے کیا ہو گیا ہے کیوں ڈول رہے ہو رمضیہ نے دیکھا تو فوراً سہارا دیا---

کچھ نہیں یار کل سے سر میں درد ہے عجیب سا پہلے اکثر ہوتا ہے پر

اتنا نہیں ہوا پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے اذہان بیزاری سے بولا اور کمرے کی طرف جانے لگا---

تم آرام کر لو میں چائے اور ٹیبلٹ لاتی ہوں کھا کر کچھ دیر سو جانا بیٹر فیل کرو گے یا میں دم کر دیتی ہوں رمضیہ کافی فکرمند ہو رہی تھی---

شکریہ رمضیہ یہ مہربانی کرنا چائے اور ٹیبلٹ دے جاؤ تمہیں دل سے دعائیں دوں گا اذہان مسکراتے ہوئے کہتا چلا گیا رمضیہ ششدر کھڑی تھی آج کافی دنوں بعد اذہان نے اس کے نام سے پکارا تھا نا صرف یہ بلکہ زندگی میں پہلی بار اس نے رمضیہ کا شکریہ ادا کر رہا تھا---

کیا ہوا ایسے کیوں کھڑی ہو صنوبر نے رمضیہ کا کندھا ہلایا---

نہیں کچھ نہیں چلو بی بی کیو پارٹی میں جو ڈریس پہننا ہے وہ نکالو

ساتھ جو جو چاہیے وہ بھی پھر عین ٹائم پر تمہیں سب یاد آ رہا ہوتا ہے

رمضیہ نے صنوبر کو وہاں سے بھگایا اور خود سوچوں میں گم کچن میں آ

گئی اذہان کے لیے چائے بنانے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آیت گھر آ کر بھی مسلسل سوچ رہی تھی یونیورسٹی میں جو ہوا اس کے

بارے میں---

کون تھے وہ دو لڑکے رستم کے بارے میں پھر سی-بی کے بارے میں

کیوں پوچھ رہے تھے اور وہ تیسرا لڑکا وہ کون تھا اور مجھے ایسے سمجھا رہا

تھا جیسے میں اس کی بہن ہوں آیت جتنا سوچتی اتنا ہی الجھتی جا رہی

تھی--

چھوٹی بی بی انا بی کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آئیں--

جی انا بی آیت صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی---

آپ کو بڑی بیگم اور صاحب جی بلا رہے ہیں زید بابا بھی آ گئے ہیں ان کے کمرے میں ہی ہیں---

آپ چلیں میں آتی ہوں اور میرے لیے نوڈلز بنا دیجیئے گا انا بی کھانا نہیں کھانا میں نے دل نہیں چاہ رہا آیت منہ بسورتی بولی---

اچھا میں ابھی بنا دیتی ہوں آپ صاحب جی کے کمرے میں جائیں میں وہیں لے آتی ہوں انا بی آیت کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتی چلی گئیں اور آیت اپنے ماں باپ کے کمرے میں چلی گئی---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جا دروازے پر دیکھ کون آیا ہے-- یہ وہی لڑکا تھا رستم کا دوست جو یونیورسٹی میں آیت کا راستہ روکے کھڑا تھا---

ابے یار شعیب تو جا میں تھک چکا ہوں اس وقت دوسرا لڑکا جس کا نام خرم تھا وہ بولا----

سو ہڈحرام مریں کون تو تب پیدا ہوا ہو گا تو شعیب نے لعنت دی اور دروازہ کھولنے چل دیا--

رک جاؤ یار دروازہ توڑے گا کیا شعیب نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے رستم کے باپ کو کھڑا دیکھ کر اس کی آواز حلق میں دب گئی---

آآآ---آپ؟؟؟

ہاں میں کہاں ہے رستم وہ شعیب کو دھکا دے کر اک طرف کرتے اندر چلے آئے---

دروازے پر ہی لٹک گیا ہے اندر مر آ کون آیا ہے خرم کمرے سے ہی چلایا----

ا--ا---انکل شعیب کو سمجھ نا آیا کیا بولے جبکہ وہ اندر کمرے میں پہنچ چکے تھے جہاں خرم ان کو دیکھ کر اچھل پڑا---

سیدھی طرح بتا دو کہاں ہے رستم ہر جگہ پتہ کر چکا ہوں اور اس کے سب سے قریبی دوست تم لوگ ہو تو بتاؤ مجھے اب کہ وہ کہاں ہے؟؟

شعیب اور خرم نے ایک دوسرے کو دیکھا آنکھوں کی آنکھوں میں کچھ اشارہ دیا---

انکل آپ بیٹھیں میں آپ کو بتاتا ہوں شعیب نے خشک لبوں پر زبان پھیرتے کہا چوہان صاحب ہممم کر کے صوفے پر بیٹھ گئے اور شعیب گلا کھنکھار کر بولنا شروع ہوا۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عمائزہ آیت کو کال کرنے کا سوچ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا عمائزہ نے موبائل آن کیا تو دیکھا واسع کا میسج تھا جہاں اس نے کہا تھا ریڈی ہو جاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں ساتھ کی لوکیشن بھی سینڈ کر دی تھی۔۔۔

سمجھتا کیا کے یہ خود کو میں اس کی نوکر ہوں جو اس کا حکم مانوں عمائزہ غصے سے کھولتی واسع کو کال ملا گئی۔۔۔

کیا تکلیف ہے جب ایک بار بولا ہے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے تم میں نا تمہارے سرپرائز میں پھر کیوں پیچھے پڑے ہو---دوسری طرف سے کال-پک کرنے پر عمائزہ پھٹ پڑی---

تمہارے کام کی بات ہے اور تمہیں آنا ہو گا گھر میں بات نہیں ہو سکتی اس لیے باہر بلایا ہے سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے آدھے گھنٹے کا وقت ہے تمہارے پاس پہنچو فوراً واسع نے دو ٹوک بات کی اور کال بند کر دی---

میں بھی نہیں جاؤں گی کیا کر لے گا عمائزہ ڈھیٹ پنے سے بیٹھی رہی مگر پانچ منٹ بعد ہی جھنجھلاتی ہوئی اٹھی اور تیار ہونے چلی گئی اسے تجسس بھی کونے لگا تھا اب کہ جانے کیا بات ہو گی ورنہ آج سے پہلے تو واسع نے اس سے زیادہ بات بھی نہیں کی تھی ہاں صرف

ارماہا کی وہ سے وہ کوئی کام ایک ساتھ سر انجام دینے پر مجبور ہوتے

تھے عمائزہ پورے آدھے گھنٹے بعد اس لوکیشن پر پہنچ چکی تھی جہاں

واسع نے اسے بلایا تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

باربی کیو کا انتظام لڑکے کر چکے تھے اذہان کے سر میں درد تھا مگر

رمضیہ کی چائے اور ٹیبلٹ سے کچھ افقہ ہوا ہی تھا اس لیے اب وہ

یہاں سے وہاں چہکتا پھر رہا تھا لڑکیوں نے پرنٹڈ شلوار قمیض ساتھ

پلین دوپٹہ پہنا تھا رنگ سب کا مختلف تھا اور نیچرل میکپ لک میں

کافی پیاری لگ رہی تھیں دوسری طرف وہ لڑکے بھی کیمل کلر کے

شلوار قمیض ساتھ پاؤں میں کھیڑی پہنے کافی خوبرو لگ رہے تھے

لکڑیاں جلا کر آتش دان سا بنایا گیا تھا باہر خنکی سی تھی گاؤں کا کھلا

ماحول اور اوپر سے وہ ایسا علاوہ تھا جہاں پورا سال موسم ٹھنڈا ہی رہتا تھا گرمیوں میں بھی گرمی کا احساس تک نا ہوتا تھا آگ کے پاس لڑکیاں اس وقت بیٹھیں خوش گپیوں میں مصروف تھیں فہیم صائب رومان اور سہراب باربی کیو لگانے میں مصروف تھے کوئی کوئلوں کو آگ لگا رہا تھا کوئی مصالحہ تیار کر رہا تھا تو کوئی سیخیں نکال رہا تھا اذہان اور ارتضیٰ ویلے نکمے کبھی لڑکیوں کے پاس تو کبی لڑکوں کے پاس انہیں تنگ کرنے کا کام سر انجام دے رہے تھے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اب جلدی بتاؤ کیوں بلایا ہے میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے تمہارے فضول سے سرپرائز کے لیے عمائزہ واسع سے بولی--

بیٹھ تو جاؤ کچھ کھاؤ پیو پھر بتاتا ہوں آرام سے واسع کافی ریلیکس لگ رہا تھا۔۔۔

واسع میں یہاں اتنے لوگوں کا بھی لحاظ نہیں کروں گی مجھے صرف بات بتاؤ جس کے لیے تم نے مجھے بلایا ہے عمائزہ دبی آواز میں غرائی واسع نے عمائزہ کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا اور زیادہ بات بڑھانے کا ارادہ ترک کرتے سیدھا ہوا اور سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔۔۔

Will you marry me umaizah zamin

(کیا تم مجھ سے شادی کرو گی عمائزہ ضامن)

واسع نے پینٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالتے اسے کھولا جس میں ہیرے کی انگوٹھی جگمگ کر رہی تھی عمائزہ کی آنکھیں لہو

رنگ کونے لگیں۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ واسع انتہائی کوی گھٹیا ترین انسان ہو تم اس بغیرتی کے لیے بلایا کے تم نے مجھے یہاں عمائزہ آس پاس کی پرواہ کیے بغیر آٹھ کھڑی ہوئی آس پاس لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے واسع کو سبکی کا احساس ہوا۔۔۔

عمائزہ تمیز سے بیٹھو لوگ دیکھ رہے ہیں کیوں میری عزت خراب کر رہی ہو واسع سختی سے بولا۔۔۔

عزت؟؟؟ عزت ہے آپ کی کوئی عمائزہ کی نظروں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

عمائزہ ٹھنڈے دماغ سے سوچو واسع نے کہنا چاہا۔۔۔

جو سوچنا تھا سوچ لیا میں نے واسع میں انکار کرتی ہوں سمجھے تم جیسے سے شادی کیا میں تم جیسے لوگوں سے بات کرنا پسند نا کروں آئندہ میرے سامنے بھی نا آنا ورنہ تمہارا قتل میرے ہاتھوں ہو گا یو گوٹ اٹ عمائزہ تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی واسع اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

یہ لو جی گرما گرم کباب رومان اور سہراب نے ان سب کے ہاتھوں میں ایک ایک پلیٹ تھمائی ارتضیٰ کولڈرنک لے آیا فائقہ نے کہا بھی چائے بنوا لیتے ہیں مگر اذہان کی ضد کے آگے سب کو ہار مانتے ہی بنی۔۔۔

مزہ آ گیا صنوبر نے چٹخارہ لیا۔۔۔

محنت لگی ہے بیٹا اذہان ایسے بولا کہ ساری محنت جیسے اسی کی

ہو۔۔۔۔

بس کو گیا شروع صنوبر نے ناک چڑھائی۔۔۔

زوبیہ جلنے کی بو آ رہی ہے مجھے اذہان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کدھر کدھر کیا جل رہا ہے صنوبر بیوقوفی کی انتہا کرتے ہوئے اپنی جگہ

سے اچھل پڑی۔۔۔

فٹے منہ سہراب نے اذہان کی پیٹھ پر دھموکا جڑا۔۔۔

چس آ گئی فائقہ اور رمضیہ ایک ساتھ بولیں۔۔۔

میرے ساتھ دشمنی کا مظاہرہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نا

دیا کرو چڑیلوں اذہان کراہا---

فہیممممم--- رمضیہ نے اشارہ کیا فہیم نے سمجھتے ہوئے ہاں میں سر

ہلایا اور اذہان کی گردن دبائی---

اوئےے ظالم چھوٹ میرا سانس اوئے منحوس شکل کے اذہان اپنی

گردن چھڑانے لگا سب کے قہقہے گونجے---

بس بس صائب تو سونگ سنا یار کوئی اچھا سا اس سے پہلے کہ جنگ کا

میدان بن بن جاتا ارتضیٰ نے کہا---

صائب نے سب کی طرف نظر دوڑائی وہ سب اسی کو دیکھ رہے تھے

صائب درمیان میں آ کر بیٹھ گیا سب قریب قریب آ گئے وہ سب ایک

گول دائرے کج طرح بیٹھے تھے درمیان میں صائب تھا----

صائب کھنکھارا سب دل و جان سے اس کی طرف متوجہ تھے---

لگتا یہ خواب ہے

ایسی ہی بات پہ

ہم تم جو ساتھ ہیں

اس میٹھی رات میں

دل بھی قربان ہے

یاری کے نام پہ

اک دن کی زندگی

جینے کے واسطے

او یارا تیری یاری یاریاں

صائب کے ساتھ سب بھی گانے لگے---

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

اگلا فقرہ فائقہ نے شروع کیا۔۔۔

بے فکری میں جھومیں جیسے ہوں بنجارے،

ایسے ہیں تیور جیسے

فلک کے تارے

فائقہ نے رمضیہ کو اشارہ دیا رمضیہ مسکراتے ہوئے گانے لگی۔۔۔

کیسا احساس ہے

موسم یہ خاص ہے،

بچھڑیں نا ہم کبھی جینے کی آس ہے--

ان سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیا سب کی آنکھوں میں نمی تھی---

اور وہ سب ایک ساتھ گانے لگے--

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

او یارا تیری یاری یاریاں

سب نم آنکھوں سے مسکرا رہے تھے دل میں کہیں نا کہیں وہ سب خوفزدہ بھی تھے کہ کہیں ان کی دوستی زندگی کے کسی موڑ پر آ کر خراب یا ختم نا ہو جائے مگر وہ اس بات پر قائم تھے کہ وہ اپنی پوری سی کوشش میں لگے رہیں گے ہمیشہ کہ کبھی دوستی نا خراب ہو ان کی یہ بات تو طے تھی سب نے تالیاں بجاتے اس سونگ کو باربی کیو پارٹی کو کافی انجوائے کیا اب وہ سب تصویریں بنانے میں مگن تھے کہ

اذہان کا موبائل بجا---

یہ اس وقت مجھے ڈبل بیٹری کیوں کال کر رہا ہے اذہان چونکا اور ایک

سائڈ پر آکر کال اٹینڈ کی----

ہاں بول اس وقت کون سی آفت نازل ہوئی تجھ پر اذہان سلام دعا

چھوڑ اس پر چڑھ دوڑا دوسری طرف وہ بیچارہ گڑبڑا گیا---

اذہان بھائی واٹس ایپ چیک کرو بریکینگ نیوز ہے آپ کے لیے اور

کھٹ سے کال بند---

میرے لیے بریکینگ نیوز سالے سب کو بن گرانے کے لیے میں ہی

نظر آتا ہوں کیا اذہان نے غائبانہ طور پر ڈبل بیٹری کو سخت سست

سناتے کہا اور واٹس ایپ کھولا جہاں سب سے اوپر ڈبل بیٹری نام سے سیو نمبر نے فوٹوز بھیجیں تھیں--

اس کمینے نے شادی تو نہیں رچالی اذہان کا دماغ یہیں جا سکتا تھا---

واٹ---- اذہان نے جیسے ہی تصویریں دیکھیں شاکڈ رہ گیا یہ اسے کیسے پتہ چلا اذہان سوچ رہا تھا ایک تو سر کا درد جان نہیں چھوڑ رہا جسے نظر انداز کرتے وہ غور سے دوبارہ تصویریں دیکھنے لگا کہ آیا وہ جو دیکھ رہا ہے وہ حقیقت ہے کوئی خواب نہیں اگلے ہی لمحے اس نے چھت پھاڑ قہقہ لگایا فائقہ ارتضیٰ کے ساتھ بحث میں مصروف تھی صنوبر سہراب کو گھور رہی تھی صائب اور رومان اپنے کسی معاملے میں ڈسکس کر رہے تھے فہیم اور سہراب موبائل میں لگے تھے کہ اذہان کو پاگلوں کی طرح

ہنستے دیکھ سیدھے ہوئے اذہان نے سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر

ہنسی پر قابو پایا اور مصنوعی سنجیدگی چہرے پر تاری کی---

حاضرین اور ناظرین وہ موبائل کو مائک کی صورت اپنے منہ کے قریب

کرتا بولا---

اب کون سا اعلان کرنے والا ہے تو سہراب بولا سب ہی منہ کھولے

اسے دیکھ رہے تھے مصنوعی سنجیدگی چہرے پر تاری کی---

حاضرین اور ناظرین وہ موبائل کو مائک کی صورت اپنے منہ کے قریب

کرتا بولا---

اب کون سا اعلان کرنے والا ہے تو سہراب بولا سب ہی منہ کھولے

اسے دیکھ رہے تھے آج آخری دن تھا ان کا گاؤں میں اس حویلی میں

صبح ہوتے ہی انہیں اپنے گھر واپس جانا تھا---

ہمارے اعمال نامے کا نتیجہ آ گیا ہے اذہان مصنوعی روہانسا سا بولا---

جانی میں تجھے بہت مس کروں گا جہنم میں جا کر مجھے بھول مت جانا

فہیم زبردستی اذہان کے گلے لگا---

دفع مر تجھے لیے بغیر جہنم میں نہیں جاؤں گا میں اذہان چیخا تھا---

تم لوگ اپنی لڑائی بعد میں لڑنا پہلے مجھے بتاؤ کس اعمال نامے کی بات کر رہے ہو تم رمضیہ اپنی جگہ سے اٹھتی بولی---

وہ ایک ہفتے پہلے جو اعمال نامہ پر کر کے آئے ہو وہی وہ مزے سے بولا---

اب تو نے سیدھا سیدھا نا بتایا تو تیرے اس خوبصورت بوتھے کے نقوش

بگاڑنے میں مجھے بلکل افسوس نہیں ہو گا سہراب نے ہاتھ کا مکا بنا کر لہرایا---

بتا رہا ہوں بتا رہا ہوں---

تو سنو بھائیوں اور ان کی بہنوں ہم سب نے با جماعت کامیابی کے جھنڈے ہیں ٹاپ آف دی لسٹ ہمارا گروپ پوری یونی میں مشہور ہو چکا ہے اذہان ایسے بولا جیسے کوئی اہم خبر نامی سنا رہا ہو---

کیا مطلب ہے اس بات کا صنوبر بھی ان کے قریب آ کر کھڑی ہوئی---

مطلب یہی بے وقوف لڑکی ہم سب نے با جماعت ایک ایسا کارنامہ سر انجام دیا ہے کہ رہتی دنیا تک ہمارے گروپ کے چرچے زبان زد

عام ہوں گے صائب فائقہ اور رومان قریب آ کر کھڑے ہوئے اور پھر ان سب نے جب موبائل کی سکرین دیکھی تو کچھ لمحے کے لیے ساکت رہ گئے اور اس کے بعد جو قہقے لگائے اس سے پوری حویلی گونج اٹھی تھی وہ ہر میدان میں ایک ساتھ ہی رہتے تھے نا کوئی آگے نا پیچھے سب ایک ہی قطار میں کھڑے نظر آتے تھے چاہے پھر وہ فیلیر ہو یا ٹاپ کرنے والا ساتھ ان کا ہمیشہ ایک سا رہتا تھا۔۔۔

"______________________"

#Episode 07

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

وہ سب ایک نہیں دو نہیں بلکہ سارے ہی سبجیکٹس میں فیل ہو چکے تھے اور حیرت کا جھٹکا تو تب لگا جب صنوبر اور صائب بھی ان کے اس کام میں شامل تھے وہ سب کی پڑھائی میں کافی اچھے تھے مگر صائب اور صنوبر سب سے آگے تھے پوزیشن بھی لے لیتے تھے مگر اس

بار جو ہوا تھا وہ سب کے چھکے چھڑا گیا کسی کے وہم و گماں میں بھی

نہیں تھا وہ یوں فیل ہو جائیں گے جتنا پیپر حل کیا تھا اتنی امید تو

تھی ہی کہ پاس ہو ہی جائیں گے چاہے پاسنگ مارکس کی آئیں مگر

اب تو سب کی صدمے کی حالت خراب تھی وہ سب جانتے تھے سر

واجد اور میڈم حنا وہ ذلیل کریں گی کہ ان کی نسلیں بھی پناہ مانگیں پر

اب کیا ہو سکتا تھا سوائے اس کے کہ وہ سب یہاں سے خوش باش

ہو کر اپنی درگت بنوانے واپس اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں رمضیہ

سہراب اور صنوبر کو کچھ زیادہ ہی رنج ہو رہا تھا اپنے فیل ہونے کا جبکہ

صائب بیچارہ اس بات میں شکر منا رہا تھا کہ اگر ان سب کے فیل

ہونے پر صرف وہ پاس ہوا ہوتا تو وہ ایسے ایسے ذلیل کرتے کہ غائب

ہاتھ جوڑ کر پرنسپل سے درخواست کرتا کہ مہربانی کریں عالی جاہ مجھے

تاحیات کے لیے فیل کر دیں مگر میرے دوستوں سے ذلیل ہونے

سے بچا لیں باقی بچے اذہان فائقہ ارتضیٰ فہیم رومان تو وہ صرف یہ سوچ

رہے تھے کہ اچھا ہوا رزلٹ یہاں ہی پتہ لگ گیا اب اگلے ہفتے ہی

یونیورسٹی جائیں گے تب تک تھوڑی مٹی بیٹھ چکی ہو گی اس خبر

پر----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دروازہ کھولیں کون سا صدمہ لگا کر بیٹھیں ہیں اب آپ ٹینا نے

بیزاری سے کہا---

کل سے چوہان صاحب اپنے کمرے سے نہیں نکلے تھے وہ جب سے

رستم کے دوستوں سے ساری کتھا سن کر آئے تھے انہیں سمجھ نہیں آ

رہی تھی وہ کیسا ردعمل ظاہر کریں---

دفع ہو جاؤ مجھے ڈسٹرب نہ کرو سمجھ نہیں آتا ایک بار وہ دھاڑے باہر کھڑی ٹینا غصے سے پاؤں پٹختی وہاں سے نکل گئی---

یا اللہ کیا کروں میں میرے بیٹے کے ساتھ کیسا معاملہ ہو گیا اور مجھے خبر نا ہو سکی پر میں بھی چپ نہیں بیٹھوں گا میرے بیٹے کا خون ضائع نہیں جانے دوں گا ایک ایک کو سزا دوں گا میرا اکلوتا بیٹا میرا وارث کیسے ظالم نے اسے مجھ سے چھین لیا ہاتھ نا کانپے اس کے وہ بے آواز رو رہے تھے انہیں شعیب نے بتایا تھا کہ کیسے آیت پر رستم مر مٹا تھا اور اسے اغوا کر کے نکاح کرنے لے جا رہا تھا بیچ میں سی- بی آ گیا اور پھر وہ سب ہو گیا انھوں نے پوچھا کہ وہ یہ سب کیسے جانتے ہیں تو بتایا کہ جب رستم نے آیت کو اغوا کیا تھا تب وہ بھی

اسے کے پیچھے جا رہے تھے مگر ان کی گاڑی کچھ فاصلے پر تھی اس سے پہلے کہ وہ بھی رستم کے پیچھے جاتے کہ سی-بی کو وہاں آتے دیکھ لیا اور سی-بی کی دہشت سے تو ایک زمانہ واقف تھا پھر انھوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ لوگ سی-بی سے ملیں گے اور آگے کیا ہوتا ہے وہ بتائیں گے اس کے بعد سوچیں گے کیسے رستم کی موت کا بدلہ لینا ہے اور یہ تو اب آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا کہ سی-بی سے ان کی ملاقات کیا رنگ دکھانے والی تھی-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عمائزہ ناشتہ کرنے کچن میں آئی تو ارماہا اور واسع کو پہلے سے بیٹھا دیکھ کر اس کا حلق کڑوا ہو گیا پھر زبردستی اپنا چہرہ سپاٹ کرتی ٹیبل کے گرد کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی سب بڑے صبح سویرے ہی ناشتہ کر

لیتے تھے عمائزہ ارماہا اکٹھی ہی ناشتے کے وقت موجود ہوتی تھیں اور جب واسع یہاں ہوتا تو وہ بھی ان کے ساتھ کی ناشتے میں شامل ہوتا۔۔۔

گڈ مارننگ بڑے ٹائم پر آئی ہو ارماہا نے آنچ دیتے لہجے میں کہا۔۔۔

اپنا گھر ہے جب مرضی آؤں کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے عمائزہ نے کندھے اچکاتے کہا اور کپ میں چائے ڈالنے لگی اس کے انداز پر ارماہا کا چہرہ تپ گیا واسع نے مسکراہٹ چھپانے کو چائے کا کپ منہ سے لگایا عمائزہ جو تیش سا آیا مگر ضبط کر گئی۔۔۔

تمہیں تمیز نہیں ہے ہر وقت بدتمیزی پر اتری ہوتی ہو ارماہا نے ٹیبل پر ہاتھ مارا واسع محفوظ سا دیکھ رہا تھا کہ اب جنگ کا میدان سج چکا تھا۔۔

شکریہ میرے علم میں اضافے کے لیے کہ میں بدتمیز ہوں ویسے

تمہارے اطلاع کے لیے میں بتا دوں میں جانتی ہوں میں کتنی بدتمیز

ہوں کر حیرت ہے تم سب جانتے بوجھتے میر منہ لگنے آ جاتی ہو عمائزہ

نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور چائے پینے لگی ارماہا نے اس کے ہاتھ

کی طرف دیکھا عمائزہ نے ارماہا کی نظریں اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے

واسع کی طرف دیکھا جو خود اب سنجیدہ سا نظر آ رہا تھا۔۔۔

واہ ڈائمنڈ رنگ کدھر سے چھاپا مارا ہے ارماہا نے جھپٹ کر عمائزہ کا

ہاتھ پکڑا عمائزہ کے ہاتھ سے کپ چھوٹتا چھوٹتا بچا۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے ہر چیز میں گھسنا ضروری ہے تمہارا عمائزہ غرائی۔۔۔

نہیں ہر چیز میں تو نہیں مگر اس چیز میں گھسنا ضروری ہے میرا ویسے

بتاؤ نا کہاں سے ماری ہے یہ رنگ ارماہا نے رازداری سے کان پاس کرتے پوچھا----

چھوڑ دو ارماہا کسی کی ذاتیات میں گھسنے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے واسع نے ارماہا جو ٹوکا---

ایک سیکنڈ کہیں اس اذہان شیطان نے تو تمہیں پرپوز نہیں کر ڈالا کیونکہ ایسی چوائس اسی کی ہو سکتی ہے ہاہاہاہاہاہا ارماہا نے ایسی نظروں سے عمائزہ کو دیکھا کہ عمائزہ کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگیں----

میں تمہیں جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی عمائزہ نے سرد نظروں سے ارماہا کو دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی----

مجھے نہیں دو گی جواب پر چاچو اور پاپا کو تو جواب دینا پڑے گا ارماہا کی بات پر عمائزہ نے خونخوار نظروں سے ارماہا جو اور واسع پر ایک نظر ڈالی

واسع خاموش التجا کی----

مجھے صرف اتنا جاننا ہے یہ رنگ اس اذہان نے تو نہیں دی نا تمہیں کیونکہ میں اس کے تمہارے لیے جزبات سے واقف ہوں تو مجھے----

ایسا کچھ نہیں ہے یہ رنگ جس نے بھی دی ہے وہ انسان اذہان رضا نہیں ہے اور نا ہی کبھی ہو سکتا ہے عمائزہ نے ارماہا کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر ٹھنڈے لہجے میں کہا یہ کہتے ہوئے اس کا لہجہ جزبات سے عاری تھا مگر کچھ تھا جو اندر ہی اندر عمائزہ کو تکلیف دے رہا تھا پر کیا وہ ابھی سمجھ نہیں آ رہا تھا---

گڈ گرل اگر ایسا ہوتا تو تم اپنا بہت بڑا نقصان کر لیتی تم جانتی ہو نا

میں ان سب سے کتنی نفرت کرتی ہوں اور میں کچھ بھی کر سکتی

ہوں تم ان سے دور ہی رہو تو اچھا ہے ارماہا کی سرد نظروں میں دیکھتی

عمائزہ کا دل لرزا مگر چہرہ سپاٹ ہی رہا واسع نے تاسف سے اپنی بہن

کو دیکھا اور کچن سے نکل گیا۔۔۔

ارماہا زبیر مین اپنی مرضی کی مالک ہوں کسی کے کہے پر نہیں چلتی

مجھ پر اپنے فیصلے کے تھوپو مجھے اپنے اچھے برے کی پہچان ہے تم

اپنا سوچو تمہیں کیا کرنا ہے آئندہ مجھ پر ایسے حکم چلایا تو میں بھول

جاؤں گی تم سے میرا کیا رشتہ ہے سمجھی عمائزہ نے ارماہا کی آنکھوں

میں نظریں گاڑتے کہا اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

اس انگوٹھی کے پیچھے کیا کہانی ہے یہ تو میں جان کر رہوں گی پر ہاں

اس بات کی مجھے کوئی فکر نہیں کہ تم ان دوستوں کے ساتھ رہو گی کیونکہ جو تم نے اذہان نے ساتھ کیا تھا پوری یونی میں اسے ذلیل کیا لگتا نہیں ہے وہ آسانی سے اس بات کو بھول جائیں گے عمائزہ ضامن ارماہا قہقہ لگا اٹھی اور اپنے لیے چائے بنانے لگی----

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

سٹیشن پر پہنچ کر بے ساختہ اذہان نے انگڑائی لی صائب نے نفی میں سر ہلایا----

گھر جا کر لمبی تان کر سوؤں گا میں تو تھک گیا بہت اذہان نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا----

تو نے تو جیسے وہاں ہل چلائے تھے جو تو تھک گیا فہیم نے اذہان کے

کندھے پر دھپ رسید کی---

ہل نہیں چلائے بس ویسے ہی اذہان سستی سے بولا---

کیا ہوا ہے تمہیں اتنے سست کیوں ہو رہے ہو کہیں بخار تو نہیں ہے آنکھوں کے نیچے ہلکے بھی نظر آ رہے ہیں کیا تم سوتے نہیں فائقہ نے تابڑ توڑ سوالات کر ڈالے اور اذہان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اذہان جو فائقہ کی اپنے لیے فکرمندی دیکھ رہا تھا بدک کر پیچھے ہوا---

میں ٹھیک ہوں بس سر میں کچھ درد ہے جاؤں گا آج ڈاکٹر کے پاس بھی اذہان نے نارمل لہجے میں کہا ارتضیٰ اڑتا ہوا فائقہ کی طرف آیا اور اسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کیا اسے فائقہ کے بات کرنے کا طریقہ زرا پسند نا آیا---

کیا تکلیف ہے کہا نہیں جائے گا وہ مجھے جو ایسے دور لے جا رہے

فائقہ نے ارتضیٰ کو گھورا۔۔۔

میں تمہارے معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا سوری ارتضیٰ نے

دو ٹوک کہا فائقہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔۔۔

یار میرا دل کہہ رہا ہے ہمیں یونی جانا چاہیے بعد میں بھی جا کر اپنی

عزت افزائی کروانی ہے ابھی ہی کروا لیتے ہیں رومان نے اپنے دل کی

بات کہی۔۔

کہہ تو ٹھیک رہا ہے تو سہراب نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ہم تو جائیں گی تم لوگ اپنا دیکھ لو فہیم ایک کام کر دو بس ہمارا سامان

گھر پہنچا دینا ہم یہیں سے کیب لے کر یونی چلی جائیں گی صنوبر نے

کہا اسے رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا کہ جانے اب کیا بنے گا اس کا---

میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں اذہان فوراً اپنا ارادہ بدل گیا---

نہیں تم شرافت سے گھر جاؤ طبیعت زیادہ خراب کروا لو گے صائب نے ٹوکا---

بلکل نہیں میں رمضیہ اور فائقہ کے ساتھ جا رہا ہوں تم میں سے کسی نے آنا ہے تو آ جاؤ اذہان رمضیہ اور فائقہ کو اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا جبکہ وہ سب اپنی جگہ سن سے کھڑے تھے کہ اذہان نے پہلی بار میں ہی سہی ناموں سے پکار لیا تھا آخر ماجرا کیا تھا---

مجھے لگ رہا ہے اس کا دماغ ہل گیا ہے ارتضیٰ نے پر یقین لہجے میں کہا---

اس بات پر بعد میں غور کریں گے ابھی تو چلو یونی ٹائم ہے ابھی

رمضیہ نے جلدی سے کہا پھر طے یہ پایا کہ صائب رومان اور افق گھر

جائیں گے سامان وغیرہ بھی وہ ہی کے جائیں گے جبکہ تینوں لڑکیاں

سہراب ارتضیٰ فہیم اور اذہان یونیورسٹی جائیں گے اور پھر وہ سب ایک

ساتھ ہی وہاں سے نکلے---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

واجدہ میں سوچ رہی ہوں آج بچے واپس آ رہے ہیں تو رومان افق اور

صائب رمضیہ کی دعوت کر دوں کیا کہتی ہو طاہرہ بیگم نے چائے

پیتے ہوئے اپنی دیورانی واجدہ بیگم سے پوچھا---

سوچیے مت کر ڈالیے ہمیں بہت پہلے ہی کر دینی چاہیے تھی مگر

حالات کچھ ایسے بن گئے تھے کہ اچھا نہیں لگتا اس وقت واجدہ بیگم نے افسردہ ہوتے کہا---

ہاں میں سب کے گھر فون کرواتی ہوں شہیر سے کہ کافی وقت ہوا سب مل کر نہیں بیٹھے تو سب کی آ جائیں رونق سی ہو جائے گی گھر میں (سب سے مراد وہ سارے دوست اور ان کے گھر والے تھے)

ہاں یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا اس اتوار کو رکھ لیں دعوت پھر واجدہ بیگم نے مشورہ دیا--

ہاں اتوار کو سب فارغ ہوں گے رات کے کھانے پر بلا لیتی ہوں سب کو طاہرہ بیگم مسکراتے ہوئے اٹھیں اور شہیر کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں واجدہ بیگم بھی سر جھٹکتی چائے پینے لگیں----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سواگت تو کیا جائے ہمارا اذہان نے یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ساتھ چیختے ہوئے کہا کچھ سٹوڈنٹس جو قریب سے گزر رہے تھے ہاتھ ہلاتے ہیلو کرتے آگے بڑھ گئے وہ واقعی اذہان عرف شیطان کے استاد کو یاد کر رہے تھے اور خوب کر رہے تھے وہی نہیں بلکہ یونیورسٹی کے در و دیوار بھی اس کی یاد میں سونے سونے تھے----

مر جا کمینے تیرا ارادہ ہے ہمیں یونی میں گھسنے ہی نا دیا جائے فہیم نے اذہان کو جھونپڑ رسید کیا اذہان بلبلا اٹھا لڑکیاں ان کو لڑتے چھوڑ خود کلاس کی طرف چلی گئیں---

جب دونوں میں سے کوئی ایک مار گرا تو مجھے بلا لینا بریانی کا انتظام ہم

کر لیں گے ارتضیٰ نے اذہان اور فہیم کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کہا اور

قہقہ مارتے آگے چل دیا---

چلو یا واقعی اپنے قل کی بریانی کھلانا چاہتے ہو سہراب نے طنزیہ کہا

اذہان اور فہیم خونخوار نظروں سے ایک دوسرے کو گھورتے دھکا مکی

کرتے کلاس کی طرف بھاگے سہراب نے گہری سانس بھرتے قدم

بڑھائے کہ آگے ایک اور مرحلہ طے کرنا تھا ابھی---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بھائی والے آ گئے ہوں ارباب نے رانیہ سے کہا ابھی ٹیچر کلاس میں

نہیں آئی تھی سب لڑکیاں خوشگپیوں میں مصروف تھیں---

ہاں جی آ گئے ہوں گے اور اب تک گھر کا نقشہ بھی بدل دیا ہو گا

اذہان بھائی نے تو رانیہ مسکراتے ہوئے بولی رہی تھی ارباب ہنس دی---

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ کیسا نظام ہے نے کچھ لوگ جن سے ہمارا خون کا رشتہ بھی نہیں ہوتا وہ ہمارے لیے خون کے رشتوں سے بڑھ کر ہو جاتے ہیں---

اور اسے رشتے جو دوسری کہتے ہیں رانیہ نے ارباب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا---

ہاں دوستی رشتہ بہت ضروری ہے زندگی کے لیے دوست نا ہوں تو ہماری روکھی پھیکی زندگی کا مزہ نہیں آئے گا اور میں جب جب بھائی والوں کی دوستی دیکھتی ہوں دل سے دعا کرتی ہوں ان کو کسی کی نظر

نا لگے ارباب کے دل میں ان سب کے لیے ہی بے تحاشہ محبت تھی---

آمین رانیہ نے صدق دل سے کہا اتنے میں کلاس میں ٹیچر کی آمد ہوئی اور وہ دونوں ٹیچر کی طرف متوجہ ہو گئیں---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

آج بہت بری ہو گئی ہے صنوبر روہانسی ہو رہی تھی ہوا ہی ایسا تھا ان کے ساتھ صبح سے تین کلاسیں ہو چکی تھیں اور کسی ایک میں بھی ان لوگوں کو بیٹھنے نہیں دیا گیا تھا کہ جتنا شاندار ان کا رزلٹ آیا تھا یہ یونیورسٹی ان کے قابل نہیں تھی وہ کہیں اور جا کر اپنی تعلیم حاصل کریں صاف الفاظ میں کہا جائے تو انہیں یونیورسٹی سے دفع ہو جانے کا

حکم ملا تھا جس پر وہ سب ہی بوکھلا گئے تھے کیونکہ اس بار انہیں پرنسپل کی طرف سے آرڈر ملا تھا بوکھلانا تو بنتا تھا مگر کچھ کرنا بھی تو تھا اس لیے صنوبر کا تعلیمی ریکارڈ سب سے زیادہ اچھا تھا تو سب نے اس کی منتیں میں کہ وہ جا کر پرنسپل سے بات کرے اور ان کی سفارش بھی کرے صنوبر مرتے کیا نا کرتے کے مصداق آفس گئی اور اچھی خاصی جھاڑ سن کر واپس آئی مگر ایک بات اچھی ہوئی کہ پرنسپل نے لاسٹ وارننگ دے کر ان کا معافی نامہ قبول کر لیا تھا اور سب اسی خوشی میں صنوبر کی روشنی صورت بھی نا دیکھ سکے تھے---

چل کوئی نا ہوتا رہتا ہے یہی دن یاد آئیں گے بعد میں فائقہ نے حوصلہ دیا---

تم لوگ خود تو مرتے ہو مجھے بھی اپنے ساتھ سوکی پر چڑھانے کی

کوشش میں لگ جاتے ہو صنوبر کے آنسو بہہ نکلے وہ کافی حساس ہو رہی تھی پہلی بار جو ایسی عزت افزائی ہوئی تھی---

اچھا نا صنوبر پیاری زوبیہ رو مت دیکھو ایسے رو گی نا تم تو سب بولیں گے بیوقوف تو تھی ہی اب روندو بھی ہو گئی ہے اذہان کی بات پر صنوبر رونا بھول کے ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ دلاسہ دے رہا ہے یا بے عزتی کر رہا ہے سالے تو جب بھی بولے گا کفن ہی پھاڑے گا سہراب اذہان جو مارنے لپکا اذہان دم دبا کر بھاگا صنوبر اپنا رونا بھولے اب کھکھلا رہی تھی وہ کینٹین کی طرف چل دیے کہ اذہان اور سہراب بھی لڑ مڑ کر وہیں پہنچے گے فہیم پھر کسی پھڈے میں اپنا کام سر انجام دینے گیا ہوا تھا---

-△△△△△△△△△△△

ہائے چھوٹی دنیا۔۔۔ آیت نور نوٹس چیک کر رہی تھی کچھ رہ تو نہیں گیا کہ اچانک عمائزہ کی آواز پر چونکی صبح سے اس کی ملاقات عمائزہ سے نہیں ہوئی تھی اور ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا۔۔۔

ہیلو آیت نے دوبارہ سے نوٹس میں گم ہوتے کہا۔۔۔

کیا ہوا بہت ضروری کام کر رہی ہو کہ میری طرف دیکھ بھی نہیں رہی عمائزہ نے آیت کے ساتھ بیٹھتے کہا۔۔۔

نہیں بس نوٹس دیکھ رہی ہوں کچھ نا ہو گیا ہو آیت نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

ہمممم عمائزہ نے ڈیسک پر ہاتھ رکھے جب آیت کسی سوچ میں گم تھی اچانک ہی نظر انگوٹھی پر پڑی۔۔۔

یہ؟؟؟آیت نے سوالیہ نظروں سے عمائزہ کو دیکھا---

یہ----- تو مجھے واسع نے دی ہے پرپوز کیا تھا نا اس نے مجھے تو میں نے ایکسپٹ کر لیا تب پہنائی تھی اس نے یہ ڈائمنڈ رنگ مجھے عمائزہ نے یہ کو کافی لمبا کھینچا----

کیا واقعی تم اور واسع بھائی----- آیت نے نادانستہ جملہ ادھورا چھوڑ دیا---

ہاں واقعی میں تمہیں نہیں آ رہا چلو جب میں منہ میٹھا کرواؤں گی نا تب تمہیں یقین خود ہی آ جائے گا عمائزہ نے شوخی سے کہا آیت کی زندگی کے اپنے مسائل تھے وہ غائب دماغی سے عمائزہ کی بات سن رہی تھی جبکہ سوچ کہیں اور تھی----

چلو کینٹین چلیں عمائزہ نے آیت کو اٹھنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

تم چلو میں بس یہ فائل میں لگا کر آ رہی ہوں آیت عمائزہ سے کہا۔۔۔

اوکے جلدی آنا عمائزہ بیگ کندھے پر ڈالتی وہاں سے نکل گئی اس کا رخ کینٹین کی طرف تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

چھوڑ حرامی مجنو کی اولاد اذہان چیخا سہراب اذہان کو گرا کر اس پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

بتا اب کرے گا تنگ اسے بول کمبخت سہراب نے اذہان کی گردن دبائی۔۔۔

سالے ہٹ مجھے سانس نہیں آ رہا بولنے کے قابل تو چھوڑ اذہان اپنی

گردن چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا---

تو جواب دے بس مجھے ورنہ آج تیرا اوپر کا ٹکٹ میں کنفرم کرواؤں گا

سہراب نے گردن پر دباؤ ڈالا اذہان نے کچھ کہنے کو منہ کھولا کہ کچھ

دور سے اسے عمائزہ آتی نظر آئی اذہان نے پورا زور لگا کر سہراب کو

دھکا دیا سہراب پیچھے کو گرا اذہان بنا لمحے کی دیر کیے بھاگا سہراب مکا

لہراتا اذہان کے پیچھے دوڑا-----

عمائزہ اذہان جو اپنی طرف بھاگتے آتے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی اور بھاگنے

کی تیاری پکڑنے لگی مگر وائے رے قسمت اذہان رضا نا صرف اس تک

پہنچ چکا تھا بلکہ اسے اپنی ڈھال بنائے آگے کر گیا سہراب جو دل سپیڈ

سے بھاگتا آ رہا تھا اذہان نے سامنے عمائزہ کو کھڑا دیکھ کر فوراً بریک لگا

گیا---

بہنا پلیز سائیڈ پر ہو جاؤ اس سانڈ کو میرے حوالے کر دو سہراب نے التجا کی عمائزہ نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ مڑ مر اذہان کو دکھنا چاہا مگر ناکام رہی اذہان نے اس کے پیچھے چھپے ہوئے اسے بازوؤں سے تھام رکھا تھا---

اذہان رضا میں تمہارا سر توڑ دوں گی پیچھے ہٹو عمائزہ نے بازو چھڑانے کی کوشش کی--

یہ جلاد مجھے مار دے بھری جوانی میں کیوں بنا میری بیگم بنے تم بیوہ ہونا چاہتی ہو اذہان نے سہراب کی طرف دیکھتے آنکھ دبائی سہراب نے دل میں اس کے کمینے پن پر داد دی---

کیا فضول بکواس ہے یہ اذہان رضا اگر تم نے اگلے ایک سیکنڈ میں مجھے

نا چھوڑا تو میں اپنے منگیتر سے تمہاری وہ ٹھکائی کرواؤں گی کہ تم یاد رکھو گے عمائزہ کی بات سنتے سہراب اور اذہان دونوں چونکے اذہان نے جھٹکے سے عمائزہ بازو چھوڑے اور اس کے سامنے آکھڑا ہوا سہراب اپنا غصہ بھولے اب ان کے مسئلے کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

کیا کہا منگیتر یہ دو دن میں تمہارا منگیتر کہاں سے پیدا ہو گیا اذہان نے ہنسا۔۔۔۔

اسے پیدا ہوئے کافی سال ہو چکے ہیں بس منگیتر وہ میرا کل بنا ہے عمائزہ نے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی دکھائی اذہان کا چہرہ پل میں متغیر ہوا جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا۔۔۔

دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے۔۔۔۔

ہووووو دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے--

سہراب پیچھے کھڑا ہنسی سے بے حال کو رہا تھا عمائزہ محفوظ مسکراہٹ کے ساتھ اذہان کو دیکھ رہی تھی---

تم بھول رہے ہو شاید کہ ہمارے درمیان ایک ہی رشتہ ہے دشمنی کا اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ نہیں بن سکتا اب تو بلکل بھی چانس نہیں ہے عمائزہ نے ایک بار پھر انگوٹھی سامنے کی اذہان سکتے کی کیفیت میں کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا اچانک عمائزہ کے موبائل کی گھنٹی بجی عمائزہ نے کن اکھیوں سے اذہان کی طرف دیکھا واسع کا نام دیکھ کر اذہان کی آنکھوں میں سرد مہری اتری تھی سہراب نے اذہان کو دیکھا اب اسے عمائزہ پر غصہ آنے لگا تھا جو جان بوجھ کر آگ بھڑکا رہی تھی---

ہاں ڈارلنگ عمائزہ نے موبائل کان سے لگایا اور ایک ادا سے بال جھٹکے---

ڈارلنگ----اذہان می آنکھیں پھیل گیئں---

چل تو کیا اب اس کی منگنی کی مبارکباد دینے کھڑا ہوا ہے سہراب نے اذہان کو کھینچا--

تو جا میں اس سے بات کر کے آتا ہوں اذہان نے زندگی میں پہلی بار سنجیدگی تاری کی تھی سہراب کو حیرانی ہوئی مگر چپ چاپ وہاں سے چلا گیا--

سہی کہا تم نے ہمارے درمیان ایک رشتہ ہے دشمنی کا جس کے ساتھ کوئی دوسرا رشتہ ناممکن ہے عمائزہ کال بند کرتی موبائل بیگ

میں ڈالتے ساتھ قدم بڑھانے لگی تھی کہ اذہان کی آواز پر رک گئی اور مڑ کر اذہان کو دیکھنے لگی----

مگر اس دشمنی میں کب میں اپنا دل ہار بیٹھا پتہ ہی نا چلا اگر پتہ ہوتا تو میں پہرے ڈال لیتا پر تمہارے سامنے اس بات کا اظہار نا کرتا تمہارے سامنے کیا میں خود سے بھی نظریں چرا لیتا اس لیے کہ تمہاری نظر میں مجبیر عزت نہیں ہے رمضیہ کہتی ہے جہاں عزت نا ہو وہاں کوئی رشتہ معنی نہیں رکھتا میں تمہاری نظر میں صرف اپنے لیے عزت دیکھنا چاہتا ہوں جو کہ شاید اب تو بلکل ہی ناممکن سی بات ہے عمائزہ ضامن میں وہ ہوں جس میں نا صرف اس کے گھر والوں کی بلکہ دوستوں کی بھی جان بستی ہے ایسی محبتوں کا میں غم نہیں کرتا کہ میرے دوست تو ہیں نا میرے ساتھ اور ہمیشہ رہیں گے بھی مجھے کوئی غم

نہیں ہے اس بات پر کہ مجھے تم نہیں مل سکتی مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ مجھے آج کے زمانے میں مخلص محبت کرنے والے جانے دینے والے دوست ملے ہیں جو صرف نصیب والوں کو ہی ملتے ہیں اور میں بہت خوش قسمت ہوں اذہان کے لہجے میں نمی جھلک رہی تھی مگر چہرہ سپاٹ تھا وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اس کا دل دکھ رہا تھا۔۔ اذہان۔۔۔ عمائزہ کے لب پھڑپھڑائے عمائزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

آہہہہ اذہان کے سر میں ٹیسیں اٹھنے لگیں وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے پیچھے جو ہوا عمائزہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا اسے لگا ہمیشہ کی طرح اذہان کوئی ناٹک کر رہا ہو گا مگر اذہان کا پھیکا پڑتا چہرہ اور اس کی ناک سے نکلتے خون کو دیکھتے عمائزہ کے ہاتھ پاؤں پھول

گئے---

ا---اذ--اذہان----- عمائزہ اذہان کی طرف لپکی---

چھ--چھوڑو--پپ--پا--پاس--نن---نہیں اذہان پیچھے کی طرف

مڑا اور بھاگا اسکا رخ واشروم میں طرف تھا عمائزہ بھی خوف سے کانپتی

اس کے پیچھے بھاگی---

"______________________"

#Episode 08

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

اذہان تم ٹھیک ہو عمائزہ جو اذہان کے پیچھے ہی تھی مگر واشروم کے باہر ہی رک گئی اور اونچی آواز سے بولی----

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے ایسا تو کبھی نہیں ہوا شاید یہ سر درد میری جان

لے کر ہی ٹلے گا اذہان واش بیسن پر جھکا منہ پر پانی کے چھپاکے

مارتا بڑبڑایا۔۔۔۔

اذہان پلیز بتاؤ تم ٹھیک ہو کیا ہوا ہے تمہیں عمائزہ بہت پریشان ہو رہی تھی پتہ نہیں اس سب کا مطلب اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا یا شاید وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی عمائزہ نے موبائل نکالا اور اور صائب کو کال ملانے لگی پر رنگ جا رہی تھی اور وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا اٹھاتا بھی کیسے اس کا موبائل تو اذہان کے پاس تھا۔۔۔

صائب کے موبائل پر کس کی کال آ رہی ہے اذہان نے شرٹ پر ہاتھ تھپتھپائے اور پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا عمائزہ کی کال تھی اذہان کو ایک سیکینڈ لگا تھا سمجھنے میں وہ تیر کی تیزی سے باہر نکلا اور عمائزہ کی طرف آیا۔۔۔۔

صائب بھائی کا موبائل تمہارے پاس؟؟؟ عمائزہ کال کٹ کرتی اذہان

کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ صائب کا موبائل تھا اذہان اسے اگنور

کرتا آگے بڑھا---

اتنا کیوں بھاؤ کھا رہے ہو تمہاری طبیعت کا پوچھ رہی ہوں اور تمہارے

نخرے نہیں مل رہے عمائزہ ایک دم اذہان کے سامنے آئی---

یہ پہلی اور آخری بار ہے تم نے میرا راستہ روکا اور میں نے برداشت کر

لیا آئندہ یہ حرکت مت کرنا سمجھی اپنے کام سے کام رکھو اور ایسا رعب

اپنے منگیتر کو دکھاؤ اذہان غرا کر بولا اور سر مسلتا آہستہ آہستہ قدم لیتا

وہاں سے جانے لگا عمائزہ کو اس کا انداز بہت برا لگا مگر وہ اذہان کے

لیے پریشاں بھی ہو رہی تھی اذہان ہنستا مسکراتا شرارت کرتا ہی اچھا لگتا

تھا اب ایسے اذہان کا مرجھایا چہرہ جیسے صدیوں سے بیمار ہو بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا عمائزہ نے کچھ سوچتے اذہان کے باقی دوستوں کے پاس جانے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے بھاگتی ہوئی نکلی اس سارے چکر میں وہ بھول چکی تھی کہ آیت کو اس نے کینٹین بلایا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

آیا کیوں نہیں ابھی تک اذہان وہ سب اذہان کے انتظار میں بیٹھے تھے جب فائقہ بولی۔۔۔

لگا ہو گا کسی کے ساتھ پنگا کرنے سہراب کی نظروں تھوڑی دیر پہلے کا منظر گھوما۔۔۔

تمہارے ساتھ نا تم تو آگئے وہ کہاں ہے صنوبر نے سہراب سے پوچھا۔۔

میرے ساتھ تو کیا مطلب ہے ہر جگہ میں اس کا دم چھلا بن کر تو نہیں جاتا نا اس کے ساتھ سہراب تو برا ہی مان گیا۔۔۔

میں نے ایک بار ہی پوچھی ہے جلتے توے پر کیوں جا بیٹھے ہو صنوبر نے آنکھیں دکھائیں۔۔۔

تو کیوں مسکرا رہا ہے آگ لگا رہا ہے نا سہراب نے صنوبر کو تو کچھ نا کہا البتہ ارتضیٰ کو ضرور گھورا جو مسکراتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

اب میرے مسکرانے پر بھی پابندی ہے ارتضیٰ سخت بدمزہ ہوتا پیچھے کو ہوا اور اسے فہیم آتا نظر آیا سفید رنگ کی ڈریس شرٹ جس پر مٹی کے داغ سے لگے تھے کہنیوں تک بازو موڑے ہوئے ایک ہاتھ سے بال سیٹ کرتا دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے شان بے نیازی سے چلتا

ان کی ٹیبل کے قریب آ کر رکا اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔

چھوڑ آئے سر توڑ آئے ہڈیاں مل گیا سکون آ گیا سانس میں سانس یہی چیز مس کر رہے تھے نا تم وہاں رمضیہ نے فہیم کے شرم دلاتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

تم سب کی نظریں بتا رہی ہیں میں کافی ہینڈسم لگ رہا ہوں فہیم نے شرمانے کی معصوم سی کوشش کی مگر ناکام رہا اس کے چہرے کے تاثرات میں عجیب سی سردمہری تھی۔۔۔

ہینڈسم نہیں لیکن ڈیول ضرور لگ رہے ہو صنوبر ہنسی۔۔۔۔

نا بھئی اس کے بس کا کام نہیں یہ بس بھاڑے پر بندوں کی ٹھکائی کر سکتا ہے اصل ڈیول تو وہ ہے کیا کہتے ہیں۔۔

ہاں سی-بی ارتضیٰ نے مزے سے کہا---

تم بھی شروع ہو گئے اب یار کوئی ایسا بندہ نہیں ہے سب جھوٹ ہے بس لوگوں میں ہراس پیدا کرنے کے لیے ورنہ اصل حقیقت کچھ نہیں فائقہ نے ارتضیٰ کو گھورا---

وہ ہے یا نہیں ہے اس بات کو چھوڑو اذہان کا پتہ کرو یار کہاں رہ گیا ہے رمضیہ نے سب کو خاموش کروایا---

میں کال کرتا ہوں فہیم نے کہا اور اذہان کو کال کرنے لگا----

اسلام و علیکم! نسوانی آواز پر سب نے سر اٹھا کر دیکھا جہاں آیت نور نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ سب کو دیکھ رہی تھی---

و علیکم السلام گڑیا آؤ بیٹھو فائقہ نے بیٹھنے کا اشارہ کیا باقی سب نے

سلام کا جواب دیا---

کیسے ہیں آپ سب؟؟؟میں عمائزہ کا انتظار کر رہی تھی مجھے کینٹین کا بول کر خود جانے کہاں رہ گئی ہے آیت بولتی ہوئی فائقہ کے ساتھ بیٹھی----

الحمداللہ ہم سب ٹھیک ہیں تم کیسی ہو رمضیہ نے محبت سں پوچھا جبکہ تینوں لڑکے اسی بات کی اٹک گئے کے عمائزہ غائب ہے اور اذہان بھی نہیں ہے یہاں---

میں بھی ٹھیک ہوں اذہان کہاں ہیں وہ نظر نہیں آ رہے آیت نے ان سب کو دیکھتے کہا فہیم نادانستہ آیت نور کو نظر انداز کر رہا تھا وہ لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار نہیں ہونا چاہتا تھا وہ ابھی اپنی فیلینگز خود بھی

سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

اذہان پتہ نہیں ۔۔۔۔ ارتضیٰ بات مکمل کرتا کہ عمائزہ ہانپتی کانپتی

وہاں آ دھمکی وہ سب ہی اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے۔۔۔

آرام سے کون سا کتا پیچھے لگ گیا ہے آیت کانپتے لہجے میں بولی بیچاری

پہلے ہی کمزور دل کی مالک تھی جبکہ اس کی بات پر فہیم نے بہت

مشکل سے اپنا دھیان ہٹایا۔۔۔

ووو۔۔۔وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ اذہان۔۔۔ عمائزہ گہرے گہرے سانس لیتی

بولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

کیا ہوا اذہان کو فہیم تیزی سے عمائزہ کی طرف آیا۔۔۔

ضرور پھر کوئی پنگا کیا ہو گا اس کی بوٹی کو سکون نہیں ہے ایک تو

میں بہت تنگ ہوں اس لڑکے کی حرکتوں سے فہیم جھنجھلا گیا کہ ابھی تو پیپرز میں فیل ہونے والی بات ٹھنڈی نہیں پڑی تھی کہ اب پھر پتہ نہیں کون سا چاند چڑھا کر بیٹھا تھا وہ پھر کسی کے کچھ بھی کہنے سے پہلے فہیم ارتضیٰ کو اپنے ساتھ کا اشارہ کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اذہان کو بتاؤ گی کچھ کیا کیا ہے اب اس نے رمضیہ نے عمائزہ کا بازو جھنجوڑا۔۔۔

وہ اس کے ناک سے خون نکل رہا تھا عمائزہ نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی سب اپنی اپنی جگہ سے جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

ناک سے خون؟؟؟ سہراب رمضیہ کو ایک طرف کرتا خود آگے آیا

تم نے کیا ہے نا کچھ تم ہی تھی نا اس کے ساتھ بتاؤ سہراب غصے

سے بے قابو ہوتا بولا---

مم میں--میں نے کچھ---کچھ نہیں کیا عمائزہ ہکلا گئی سب

ہونقوں کی طرح کبھی عمائزہ تو کبھی سہراب کو دیکھ رہے تھے---

کیسے کچھ نہیں کیا جھوٹ مت بولو تم تھی اس کے ساتھ تمہاری

انگیجمنٹ کا سن کر کیسی حالت ہوئی تھی اس کی مجھے تب بھی وہ

ٹھیک نہیں لگ رہا تھا مگر اسے تم س بات کرنی تھی اس لیے میں آ

گیا پیچھے سے پتہ نہیں تم نے کیا کیا کہ یہ سب سہراب نے لب

بھینچے---

آپ مجھ پر الزام نا لگائیں میں نے کچھ نہیں کیا میں تو اس کی

مدد---

اووووہ رئیلی عمائزہ ضامن مدد؟؟؟ سہراب نے عمائزہ کی بات کاٹ

دی---

یہ اچھا ہے پہلے نقصان پہنچاؤ پھر مدد کر دو سہراب نے طنزیہ نظروں

سے عمائزہ کو دیکھا---

سہراب بس کر دو تم نا حق اسے الزام دے رہے ہو ہو سکتا ہے گرم

موسم کی وجہ سے اس کی نکسیر آ گئی ہو یا کچھ گرم کھایا ہو اس نے

فائقہ نے سہراب کو گھرکا---

اسے نکسیر تب آتی ہے جب وہ دس منٹ سے زیادہ دھوپ میں کھڑا ہو

چاہے سردی ہو یا گرمی مگر یہاں کہاں وہ دھوپ میں گیا اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے صبح سے اذہان نے کچھ نہیں کھایا سہراب نے عمائزہ کو گھورا کہ سب اسی کا قصور ہے---

اچھا اچھا تم پلیز ٹھنڈے ہو جاؤ چلو اذہان کے پاس چلتے ہیں اصل بات وہی بتائے گا تو پتہ چلے گا نا رمضیہ نے عمائزہ اور آیت کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی اور ان تینوں کو وہاں سے چلنے کا اشارہ دیا سہراب اپنی جگہ سے ایک انچ نا ہلا--

سہراب چلو اذہان کی طبعیت خراب ہے اسے ضرورت ہے اس وقت ہم سب اس کے پاس ہونے صنوبر نے سہراب کو بازو کھینچا اور وہاں سے جانے لگے رمضیہ عمائزہ کی طرف آئی---

عمائزہ سہراب کی باتوں کا برا مت منانا اذہان سے ہم سب کافی اٹیچڈ ہیں تم جانتی ہو نا سب کا کتنا لاڈلا ہے بس اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے ہم اسی لیے سہراب کو غصہ آگیا رمضیہ نے پرانی کسی بات کا ذکر نا کیا اور عمائزہ کچھ پیشمان ہوئی---

رمضیہ وہ پہلے---

بھول جاؤ جو بھی ہوا عمائزہ ہم دل میں بغض رکھنے والوں میں سے نہیں ہیں وہ سب باتیں ہم زہن سے نکال چکے ہیں تم بھی نکال دو اب میں چلتی ہوں اذہان کا پتہ کروں دعا کرنا سب خیر ہو رمضیہ نے عمائزہ کا ہاتھ تھامتے کہا اور وہاں سے چلی گئی----

کیا ہوا عمائزہ بتاؤ مجھے دیکھو مجھ سے جھوٹ مت بولنا آیت نے عمائزہ

تمہیں بھی لگ رہا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں یار میرا یقین کرو میں نے کچھ نہیں کیا اس نے میرے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی میں تو بس یہ بتایا کہ منگنی ہوگئی ہے میری وہ بات کر رہا تھا مجھ سے سب ٹھیک تھا اچانک پتہ نہیں اس کے سر میں درد شروع ہوا اور رنگ ایسے پیلا پڑ گیا پھر اس کی ناک سے خون نکلنے لگا عمائزہ تفصیل بتاتے اپنی صفائی دے رہی تھی اور آیت کے چہرے کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اسے عمائزہ کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆۔

فہیم اور ارتضیٰ اذہان کو ڈھونڈنے میں لگے تھے کہ کچھ سٹوڈنٹس سے پتہ چلا انہوں نے اذہان کو یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف جاتے دیکھا تھا وہ سب یونیورسٹی سے نکل آئے کہ کسی کلاس میں بیٹھنے تو دینا نہیں

تھا تو اس سے بہتر تھا اذہان کو باہر ہی ڈھونڈ لیں----

کہاں ہے تو کب سے کال کر رہا ہوں تجھے سہراب اذہان کو کافی دیر سے کال کر رہا تھا شاید اذہان کو ترس آ گیا جو اس نے کال اٹھا لی تھی--

یونی میں ہوں تم لوگ کہاں ہو اذہان نے الٹا سہراب سے پوچھا سہراب کا دل چاہا اذہان کو گولی سے اڑا دے---

تو یونی میں نہیں ہے سب شرافت سے بتا کہاں منہ کالا کر رہا ہے سہراب نے سختی سے پوچھا فہیم فائقہ رمضیہ اور صنوبر کو لے کر اذہان کے گھر کے لیے نکل پڑا تھا کہ وہیں ملے گا ارتضیٰ سہراب کے ساتھ جانے والا تھا اس نے رومان کو کال کر کے اذہان کی اس حرکت کا

بتا دیا تھا صائب اور رومان بھی اذہان کی طبعیت صاف کرنے کے ارادے سے گھر سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

میں گھر جا رہا ہوں اذہان نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں ہم بھی آ رہے ہیں تیری طرف سہراب نے اذہان کی سماعتوں میں بم پھوڑا۔۔

میرے گھر؟؟؟ اذہان بوکھلا گیا۔۔۔

نہیں تیرے سسرال سہراب چیخا ارتضیٰ اپنے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔

میری قسمت میں سسرال نہیں اذہان اداسی سے بولا۔۔۔

زیادہ ڈرامے مت کر آ رہے ہیں ہم پھر کرتے بات اللہ حافظ سہراب

نے کال بند کر دی اذہان جو ہاسپٹل کی سیڑھیوں پر کھڑا تھا اندر بڑھ

گیا اور اس کی قسمت اچھی تھی کہ جاتے ساتھ ہی ریسیپشن پر موجود

لڑکے نے اسے ڈاکٹر کے پاس بھیج دیا تھا کیونکہ ابھی کوئی اور پیشنٹ

نہیں تھا۔۔۔۔

اسلام و علیکم! اذہان سلام کرتا اندر آیا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے

بڑھایا۔۔

و علیکم السلام برخوردار ڈاکٹر خضر (ان کے فیملی ڈاکٹر) نے گرمجوشی

سے استقبال کیا تھا اور اذہان کو گلے ہی لگا لیا۔۔۔

چھوڑیں میں آپ کی کوئی گرلفرینڈ نہیں ہوں یار اذہان نے دہائی

دی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا یو ناٹی بوائے ڈاکٹر خضر نے اذہان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اذہان احسان کرنے والے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔

اور سنائیں کیسے ہیں آپ اذہان تھوڑا سنجیدہ ہوا۔۔۔

میں فٹ فاٹ تم سناؤ تم آج یہاں کا رستہ کیسے بھول گئے دماغ تو نہیں چل گیا کہیں ڈاکٹر خضر نے شوخی سے کہا اذہان کی مزاحیہ طبیعت کی وجہ سے وہ بھی اذہان کے ساتھ کافی فرینک تھے۔۔۔۔

دماغ چل گیا ہوتا تو یہاں اکیلا آتا اپنے دوستوں کے ساتھ آتا میں اذہان نے ایک ادا سے کہا ڈاکٹر خضر قہقہ لگا اٹھے پر ساتھ ہی ساتھ وہ اذہان کا چہرہ بھی غور سے دیکھ رہے تھے جس پر آج انہیں کہیں سے بھی شادابی نظر نہیں آ رہی تھی بلکہ زردی سی گھلی لگتی تھی اس کی رنگت

میں---

طبعیت ٹیک ہے تمہاری؟؟ وہ اب سیریس انداز میں پوچھ رہے تھے---

آ گئے نا اپنی حقیقت بتانے یہ نہیں کہ بندہ کوئی چائے پانی پوچھے کچھ کھانے کو پوچھے مگر آپ رہے وہی بڈھے کھوسٹ اذہان نے طنز کیا---

لڑکے تم میرے کوئی داماد نہیں ہو جو اتنا پروٹوکول دوں میں تمہیں مریض ہو مریضوں والی حرکتیں کرو انہوں اذہان کو گھورا---

کوئی مریض نہیں ہوں میں تو بس آپ کو دیکھنے آیا تھا کیا ہے نا کتنے دن ہوئے ایک بڈھا جوان نہیں دیکھا میں نے تو آپ کی یاد کھینچ لائی مجھے یہاں اذہان نے آگے بڑھ کر انٹر کام اٹھایا اور ساتھ ہی دل

جلاتے انداز میں ڈاکٹر سے بولا وہ خود کے بارے میں ایسے القاب پر بلبلا

اٹھے--

کوئی شرم ہوتی ہے پر تمہیں تو چھو کر بھی نہیں گزری---

اذہان جو اپنے لیے چائے کا آرڈر دے رہا تھا ڈاکٹر کی بات سن کر سر

خم کرتے تعریف وصول کی اور انٹر کام واپس رکھا---

اذہان بی سیریس بیٹے بتاؤ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی وہ

فکرمند نظر آ رہے تھے---

جی طبعیت خراب کا تو نہیں پتہ پر کچھ دنوں سے سر درد جان لیوا ہوتا

جا رہا ہے اور ناک سے خون بھی نکل آتا ہے سر درد کا مسئلہ تو آپ

جانتے ہی ہیں کافی ٹائم سے ہے ٹیبلیٹ لیتا تھا ٹھیک ہو جاتا تھا اب

تو ایسا کچھ نہیں ہوتا اذہان بھی سنجیدہ ہوتا معصومیت سے بولا حالانکہ اس کی یہ سنجیدگی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

اور کب سے یہ تمہیں میرا مطلب ہے بلیڈنگ وغیرہ ڈاکٹر خضر اٹھ کر اذہان کے ساتھ آ بیٹھے۔۔

دو تین دن سے اذہان نے کہا۔۔۔

اوئے کھوتے دو تین دن سے ہو رہا ایسا تم اب آئے ہو ان کو دھچکا لگا۔۔۔

میں آج بھی نا آتا مگر آج ناقابل برداشت درد تھا ورنہ آپ جانتے ہیں میں ہوسپٹل سے ایسے بھاگتا ہوں جیسے کوئی آدم خور ہو جو مجھے نگل لے گا اذہان بیزاری سے بولا اور ڈاکٹر خضر اسے ایسے دیکھ رہے تھے

جیسے سچ میں اذہان نا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

آؤ میرے ساتھ انہوں نے اذہان کو کھڑے ہونے کا اشارہ کیا اور خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

کہاں؟؟؟ اذہان اٹھ کھڑا ہوا پر سوال کرنا نا بھولا۔۔۔

تمہارے کچھ ٹیسٹس لینے ہیں ان کو کچھ کھٹک رہا تھا پر وہ بنا کسی تحقیق کے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔۔

مجھے کوئی بیماری نہیں ہے توبہ جو آپ میرا خون نکالنے لگے ہیں پتہ ہے نا کتنی محنت سے خون بنتا ہے بس میڈیسن دیں اور چائے پلوائیں میں چلوں پھر اذہان نے پہلے مصنوعی ڈر اور پھر بیزاری سے کہا۔۔۔

ہر بات مزاق نہیں ہوتی اذہان خبردار تم نے کوئی انکار کیا تو چلو

میرے ساتھ وہ زبردستی اذہان کا ہاتھ پکڑے اسے لے جانے لگے---

عجیب زبردستی ہے چائے بھی نہیں پلائی اور اب میرا خون نکالنے کے جا رہے ہیں یا اللہ یہ بندہ ہے کہ قصائی اذہان کی بڑبڑاہٹ جاری تھی جس پر ڈاکٹر خضر نے کان نا دھرے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب اذہان کے گھر پہنچے ہوئے تھے جہاں اذہان تو نظر نا آیا اس کے گھر والے لاونج میں بیٹھے تھے---

کہاں رہ گیا ہے اذہان مجھے تو کہا گھر جا رہا ہوں ہم پہنچ گئے ہیں اور وہ نہیں آیا سہراب نے اذہان کو دوبارہ کال کی---

بچیوں تم لوگ رانیہ کے ساتھ کمرے کی چلی جاؤ یہاں بڈھوں میں بیٹھ

کر بور ہی ہو گے ناور بیگم نے لڑکیوں سے کہا ارتضیٰ اور سہراب کے

کان کھڑے ہوئے صائب اور رومان بیبا بچے بنے رضا صاحب کے

ساتھ محو گفتگو تھے۔۔۔

چلو اذہان کے کمرے میں بیٹھتے ہیں سب ارتضیٰ نے دانت نکالتے

کہا۔۔

اے تم لڑکی ہو ناور بیگم نے ارتضیٰ کو سخت گھوری سے نوازا۔۔

استغفرﷲ ارتضیٰ کی بتیسی اندر ہوئی باقی سب ہنسی دبائے دیکھ رہے

تھے۔۔۔

چپکے بیٹھے رہو انھوں نے وارننگ دی رانیہ سب لڑکیوں کو اپنے ساتھی

لے گئی ارباب نہیں آئی تھی اسے کچھ ضروری کام تھا رانیہ سمجھ گئی

تھی کیا کام ہو گا---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہیلو ایلیکس ریم جو کافی دیر سے سی-بی کو کال ملانے میں مصروف تھا اس نے شکر کیا سی-بی نے کال اٹھا لی---

کس کی شامت آئی ہے میرے ہاتھوں سی-بی کا سرد لہجہ ریم کے کانوں سے ٹکرایا ارباب نے محفوظ ہو کر ریم کو دیکھا---

سی-بی شام کو آپ کی ملاقات ہے ریم نے سیدھا اصل مدعا بیان کیا---

ملاقات؟؟ سی-بی نے آبرو اچکائے پوچھا--

ہاں میں آپ کو ایڈریس بھیج رہا ہوں وہاں ٹائم پر پہنچ جانا وہیں ملاقات

ہے آپ کی ریم نے جلدی جلدی بولتے کال بند کرنی چاہی مگر اس کی قسمت کہ دوسری طرف سی۔بی تھا جس کے سامنے کسی کی مرضی نہیں چلتی تھی----

تم مجھے حکم دے رہے ہو سی۔بی جیسے متاثر ہوا تھا---

ن۔۔نن ۔۔نن۔ نہیں بھ۔ بھھھ۔ بھائی ریم کی سانس اٹکنے لگی ارباب قہقہ ضبط کرنے کے چکر میں بے حال ہو رہی ریم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا---

ریم ہکلانا بند کرو ورنہ ہمیشہ کے لیے تمہاری زبان بند کر دوں گا پتہ نہیں ایسا پھٹو انسان میرے متھے کہاں سے لگ گیا سی۔بی غصے سے فون کو گھورنے لگا---

بھائی آپ آ جانا بس بہت ضروری ہے میں نے آپ کا کام کر دیا جو آپ نے کہا تھا ریم نے بنا رکے ایک سانس میں کہا۔۔۔

ویری گڈ شکر ہے تمہیں سہی سے بولنا تو آیا اوکے رکھو فون اب ریم نے جلدی سے کال کٹ کی کہیں سی۔بی موبائل میں سے ہی نا نکل آئے اور ارباب نے کب کا رکا قہقہ آزاد کیا وہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

ٹیڈی اپنی بتیسی دکھانا بند کرو ورنہ ریم ارباب کی طرف لپکا۔۔۔

کیا ورنہ ہاں ارباب اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ بھی ریم کی طرف لپکی اس سے پہلے کہ ریم ارباب پر وار کرتا ارباب نے ٹانگ گھمائی اور ریم جسکا دھیان نیچے کی طرف نا گیا وہ دھڑام سے نیچے گرا ایک پل کے لیے

سکوت چھا گیا ارباب کو لگا ریم گیا وہ سانس روکے قریب آ رہی تھی

جب ریم نے ایک دن جھپٹا مارا اور ارباب کی ناک پر وار کیا مگر شاید

ارباب اس کے لیے تیار تھی اس نے بازو آگے کرتے ریم کا وار ناکام

بنایا اور پلٹ کر ریم کو دھکا دیا خود ہنستی ہوئی وہاں سے بھاگ نکلی۔۔

ظالم ٹیڈی گھٹی ریم زمین پر پڑا کراہ رہا تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△۔

آخر آپ نے اپنی من مانی کر ہی لی نا اذہان روٹھا روٹھا سا بولا۔۔

یہ ضروری تھا ڈاکٹر خضر نے سمجھایا۔۔۔

چائے بھی ضروری تھی وہ تو پلائی نہیں ہسنہ اذہان طنزیہ بولا۔۔۔

تمہاری ہر بات کھانے پینے پر ہی کیوں ختم ہوتی ہے ڈاکٹر خضر ہنستے

ہوئے بولے---

کیونکہ مجھے صرف یہی ایک چیز پسند ہے کیا انداز تھا---

کل رپورٹس لے جانا وقت پر آ جانا وہ اذہان کو گھورتے بولے---

چائے پلائیں گے اذہان کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی---

ابھی جو پی ہے وہ بھی چائے ہی تھی شاید ان کا اشارہ سمجھتے اذہان ڈھیٹوں کی طرح ہنسا--

وقت پر آ جانا سمجھ لگی کوئی کوتاہی نا کرو اس معاملے میں تم وہ فوراً سنجیدہ ہوئے---

یہ رپوٹس میرے لیے اہم نہیں ہیں بس آپ کے زبردستی کرنے پر ٹیسٹ کروا لیا ورنہ نا کروایا میں بلکل ٹھیک ہوں آپ پتہ نہیں کیوں

مجھ میں بیماری نکالنا چاہتے ہیں اذہان تپ گیا۔۔۔

مجھے شک ہے اور شک کی تحقیق کرنی چاہیے نا بس مجھے پتہ ہے تم ٹھیک ہو بلکل یہ تو میں ویسے ہی چیک کرنا چاہ رہا ہوں وہ ابھی اذہان پر۔ کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

ہنہ جانتا ہوں آپ کو بہت شوق ہے مجھے ہوسپٹل کے بیڈ پر دیکھنے کا مگر آپ بھول رہے ہیں میں اذہان ہوں شیطانوں کا استاد مجھ سے پنگا لینا ہر کس کے بس کی بات نہیں ہے اذہان کی بات پر وہ مسکرا دیے۔۔۔

چلو اب نکلو ٹائم کو گیا تمہارا انھوں نے اذہان کو بھگانا چاہا۔۔

ہاں ہاں جا رہا ہوں مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے اس سڑی ہوئی جگہ

پر آنے کا یہاں اچھا بھلا انسان بیمار لگنے لگتا ہے جیسے کہ آپ وہ آخر میں ان کا دل جلانا نہیں بھولا۔۔۔

تم نے میرا حسن دیکھا کہاں ہے ابھی غور سے ابھی بھی میرے لیے ایک سے ایک رشتہ آتا ہے وہ تو برا کی منا گئے تھے۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا جسے آپ رشتہ کہہ رے نا وہ موت کا فرشتہ ہو گا اذہان پیٹ پر ہاتھ رکھے دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔

اذہان اس سے پہلے میرا ضبط جواب دے جائے تم دفع ہو جاؤ یہاں سے ڈاکٹر خضر مصنوعی غصے سے بولے اذہان ایک فلائنگ کس دیتا باہر نکل گیا اور ڈاکٹر خضر دعا کرنے لگے کہ ان کا جو شک ہے وہ یقین میں نا بدلے۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اذہان گھر پہنچا تو سب کو دیکھ کر سنبھلا اور فریش ہونے کا کہتا سب سے نظریں چراتا اپنے کمرے میں آ گیا فریش ہو کر وہ نیچے آیا جہاں اب وہ سب دوست ہی بیٹھے تھے---

کیا ہوا تھا تجھے عمائزہ بتا رہی تھی تیری طبعیت خراب ہے صائب نے اذہان کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما---

کچھ نہیں اوئے میں مجھے کیا ہو گا نکسیر پھوٹ گئی تھی میری اور میں ابھی ڈاکٹر کے پاس سے ہو کر آ رہا ہوں انہوں نے کہا سے بس تھکاوٹ کے اور نیند کی کمی کی وجہ سے سر درد بس یقین نہیں تو یہ دیکھ ڈاکٹر کے ساتھ پکچر میری اذہان نے ڈاکٹر خضر کے ساتھ جو سیلفی

کی تھی وہ سب کو دکھائی سہراب اسے آنکھیں چھوٹی کیے گھور رہا تھا

جیسے اسے یقین نا آیا ہو اذہان کی بات کا---

سالم نگلنے کا ارادہ ہے کہا مجھے اذہان چڑ گیا---

عمائزہ کی منگنی ہو گئی ہے اذہان رمضیہ نے اذہان کے تاثرات دیکھنے

چاہے---

تو؟؟ اذہان نے پوچھا--

تو کیا تجھے برا نہیں لگ رہا صائب نے اذہان کی آنکھوں میں دیکھا جہاں

دکھ صاف نظر آ رہا تھا---

وہ منگنی کرے شادی کرے بیوہ ہو جائے اذہان رضا کو فرق نہیں پڑتا

میرے پاس میرے دوست ہیں مجھے کسی کی محبت کی ضرورت نہیں

اور رضیہ سلطانہ کہتی ہے نا جہاں عزت نا ہو وہاں سونے کے برتنوں میں کھانا ملے تو بھی نہیں رہنا چاہیے تو یہ بات ہم سب ہی جانتے ہیں کہ ہمارے لیے پیار محبت ای ٹی سی سب سے بڑھ کر عزت ہے اس پر کمپرومائز نہیں کر سکتے ہم اذہان نے مسکراتے ہوئے کہا پر اس کی مسکراہٹ اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی---

چل پھر اسی بات پر ایک ہگ ہو جائے ارتضیٰ نے اذہان کو گلے لگایا صائب رومان فہیم اور سہراب بھی مسکراتے ہوئے ساتھ جڑ گئے فائقہ اور صنوبر مسکراتے ہوئے رمضیہ کے ساتھ جڑ گئیں----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہاں تو تم لوگ مجھ سے ملنا چاہتے تھے سی-بی نے ایک کرسی گھسیٹی

اور اس پر بیٹھ گیا شعیب اور خرم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور تھوک نگلا وہ دونوں سی-بی کی ایک جھلک سے ہی خوف میں مبتلا ہو چکے تھے جو بہادری سی-بی سے ملنے سے پہلے تھی وہ اب نظر نہیں آ رہی تھی---

جی سی-بی رستم چوہان کی موت کا بدلہ لینا انہوں نے آپ سے ریم نے محفوظ ہوتے کہا--

انٹرسٹنگ سی-بی نے آبرو اچکایا جیسے متاثر ہوا ہو----

آ جاؤ پھر کیسے لینا چاہتے ہو بدلہ میں تمہارے سامنے ہوں سی-بی نے دونوں کو اشارہ کیا وہ نفی میں سر ہلاتے پیچھے ہوئے---

تم دونوں اس دن بچ گئے تھے پر آج کی گارنٹی نہیں ہے کہ یہاں

سے زندہ واپس جاؤ گے کہ چار کندھوں پر سی-بی نے ریم کو اشارہ کیا

وہ سلگتے کوئلوں سے بھری انگیٹھی اٹھا لایا شعیب اور خرم کی روح

کانپ گئی وہ حیران تھے سی-بی کو کیسے پتہ کہ اس دن رستم کے

ساتھ یہ دونوں بھی تھے---

تم---تمہیں کیسے پتہ شعیب منمنایا---

سی-بی ہوں ہر چیز پر نظر رکھتا ہوں اس دن چھوڑ دیا تو کیا سمجھا ہمیشہ

چھوڑ دوں گا تم لوگوں نے میری بلبل کو ہراساں کیا جانتے ہوں میں

تم لوگوں کا کی حال کر سکتا ہوں سی-بی غرایا اس کی سرخ ہوتی

آنکھوں میں خرم اور شعیب کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی---

چلو مرنے سے پہلے کچھ باتیں کلئیر کر لیں سی-بی دیر لگا رہا تھا اور

ریم بدمزہ سا پیچھے کھڑا تھا۔

سیدھی بات ایک بار میں پوچھوں گا جھوٹ بولا تو یہ کوئلہ (ساتھ ہاتھ میں پکڑا چمٹا لہرایا جس میں سلگتا کوئلہ تھا) تن دونوں کی زبان پر رکھ دوں گا سی-بی نے سختی سے کہا خرم اور شعیب خشک حلق تر کرنے لگے سی-بی نے ان دونوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا وہ چاہتے تو بھاگ جاتے پر جانتے تھے بھاگ کر جائیں گے کہاں سی-بی کے ہتھے تو چڑھ کی جائیں گے---

کس کے کہنے پر کر رہا تھے یہ سب رستم اور تم لوگ سی-بی کی بات پر شعیب گھبرایا خرم کو پسینے آنے لگے---

ہم نہیں جانتے وہ تو رستم کو آیت پسند س گئی تھی وہ شادی کرنا چاہتا

تھا پر آیت نے انکار کر دیا تھا تو مجبوراً رستم کو یہ سب کرنا پڑا اور ہمیں

اس کا ساتھ دینا پڑا رستم اپنی من مرضی کا مالک تھا وہ کسی کے کہنے

پر نہیں چلتا تھا شعیب نے ہمت کرتے کہا اور سی-بی نے بڑے

سکون سے وہ کوئلہ شعیب کا منہ کھول کر اس کی زبان پر رکھا ساتھ

کی مضبوطی سے منہ بند کر دیا شعیب نے منہ چھڑوانا چاہا ریم تیزی سے

آگے آیا اور شعیب کو کس کر پکڑ لیا خرم کی حالت کاٹو تو بدن میں لہو

نہیں جیسی تھی شعیب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس کی

مزاحمت دم توڑنے لگی تھی--

پاگل سمجھا ہے جو تم بولو میں یقین کر لوں میں اس رستم کو بہت

اچھے سے جانتا تھا وہ عیاش تھا نشہ جوا ہوٹلنگ ڈیٹنگ سب کرتا تھا مگر

اسی لڑکی کے ساتھ جو خود راضی ہوتی تھی پر میری بیوی کے انکار پر

اس نے میری بیوی کو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا مگر اغوا کر کے نکاح

کرنا یہ سب کسی اور کا پلین ہے رستم صرف دوستی کرتا تھا لڑکیوں سے

اسے صرف دوستی کی حد تک صنف نازک پسند تھی لیکن نکاح شادی

ان سب میں اس کی دلچسپی نہیں تھی سی-بی دھاڑتے ہوئے بول رہا

تھا---

چھو--چھوڑ--چھوڑو--م-مم-مم-میں بت-بتا--تا ہوں خرم بھیگے لہجے

میں بولا---

سمجھدار ہو سی-بی نے جھٹکے سے شعیب کو چھوڑا---

ریم نے خرم کو پانی دیا جسے وہ ایک کی سانس میں ختم کر گیا تا کہ وہ

اٹکے بنا بات مکمل کرے شعیب خوف سے ایک طرف لڑھک گیا تھا

ریم نے بیزاری سے اسے دیکھا---

چل اب بتا سی-بی نے خرم سے کہا---

ہاں اس کے پیچھے کوئی اور ہے اور وہ انساں یہ سب کسی بدلے کی وجہ سے کر رہا ہے جانے کو سا بدلہ پر رستم سے اس کی کوئی جان پہچان تھی اسی لیے اس نے رستم کو مہرہ بنایا----

نام بتا سی-بی نے ٹوکا--

اور جو نام خرم نے بتایا ریم بے یقینی سے سی-بی کو دیکھنے لگا---

اس سب کے پیچھے وہ ہے تو میرا شک سہی تھا سی-بی نے خرم کو اشارہ دیا کہ شعیب کو اٹھائے---

اور ہاں ایک بات اب تم اس انسان کے ساتھ کام کرو گے لیکن

میرے طریقے سے ورنہ تم دونوں کو میرے قہر سے کوئی نہیں بچائے

گا اور اس انسان جو زرا سا بھی شک ہوا کہ تم دونوں اس کے نہیں

میرے لیے کام کر رہے ہو تو انجام کے لیے تیار رہنا میری ہر وقت

نظر تم ہر ہو گی اب دفع ہو جاؤ سی-بی نے سرد لہجے میں کہا خرم جان

بچ جانے پر شکر مناتا شعیب کو اٹھاتے وہاں سے نکل گیا--

سی-بی اب کیا کریں گے ریم جاننا چاہ رہا تھا آگے کیا ارادہ ہے اس

کا--

کرنا کیا ہے بتا دوں گا ابھی میں اس کی اگلی چال کا منتظر ہوں رستم

مر گیا اسے بھی پتہ چل گیا ہو گا اور اب پلین فلاپ ہو گیا ہے اس

کا تو اب کوئی دوسرا طریقہ تو ڈھونڈے گا نا وہ اپنے پلین کو انجام دینے

کے لیے سی-بی جیسے لگلے انسان کی سوچ پڑھ چکا تھا---

اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے---

میں سمجھ گیا ہوں ریم بس تھوڑا وقت اس کا اگلا پلین مجھے پتہ چلے گا تو میں اس کا پردہ فاش کروں گا اور یہ بھی کہ اس کا مقصد کیا ہے سی-بی پراسرار سا مسکرایا ریم حیرت سے سی-بی کو دیکھنے لگا پھر سر جھٹک کر وہاں سے نکل گیا---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

آج اتوار تھا اور ان سب کو سہراب پہلے ہی بتا چکا تھا کہ آج رات کا کھانا وہ سب ان کی طرف کھائیں گے اذہان کی خوشی دیدنی تھی ان کے گھر والے بھی اس دعوت میں شامل ہونے والے تھے-----

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے یہ دعوت کچھ زیادہ ہی خاص ہے صنوبر نے

اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھ لیا۔۔۔

وہ اس لیے کیونکہ آج بہت ٹائم بعد ہم ایسے بہت سے خاص لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے والے ہیں سہراب نے اس کے سر پر چپت لگائی صنوبر نے زبردست گھوری سے نوازا اور تیار ہونے چل دی۔۔۔

نا تنگ کیا کرو میری بیٹی کو طاہرہ بیگم نے سہراب کا کان مروڑا۔۔

ہاں میں تو سوتیلا ہوں نا سہراب ناک پھلاتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا جبکہ اس کے انداز پر کچن میں موجود ساری خواتین ہنس دیں۔۔۔۔۔

آج ان سب دوستوں کو شاک ملنے والا ہے ہانا بہت خوش نظر آ رہی تھی۔۔۔

ہاں بھئی جھٹکا ملے گا ہماری طرف سے سب کو رائمہ بولی۔۔۔۔۔

سرپرائز ہو گا سرپرائز جیا کی بات پر وہ سب مسکرا دیں اور کاموں میں لگ گئیں----

مومنہ بیگم نے اپنی ملازمہ جو کافی ادھیڑ عمر تھی انہیں رمضیہ کی ساتھ اس کے گھر رہنے کا کہا تھا کیونکہ رمضیہ اکیلی تھی افق نے کہا بھی وہ آجائے گی رہنے لیکن رمضیہ نے اسے صاف انکار کر دیا کہ وہ اب اپنے گھر کو سنبھالے اب ساس اور شوہر اچھا مل گیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اپنی ہی مرضی چلاتی رہی افق اپنی چھوٹی بہن کی بات سے متفق نظر آئی اور مان گئی--

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

صائب نے رمضیہ کو لے کر سہراب والوں کی طرف پہنچنا تھا اور ملازمہ

کو اپنے گھر واپس چھوڑنا تھا کہ وہ رمضیہ کے گھر اکیلی کیا کرتی جبکہ صائب کے گھر چوکیدار کی بیوی کے ساتھ آرام سے رہ لیتی اذہان سب سے پہلے ہی رانیہ کو لے کر سہراب والوں کی طرف چلا گیا کہ وہ سب انتظام دیکھ کے گا مطلب کھانے میں کوئی کمی بیشی نا رہ جائے اس کی حرکتوں پر کوئی زچ تھا تو کوئی خوش اس سارے وقت میں اذہان جو بھول چکا تھا کہ اس نے اپنی رپورٹس بھی لانی تھیں۔۔

"____________________"

#Episode 09

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

رمضیہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اب کپڑے چینج کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ صائب کسی بھی وقت لینے آجاتا کہ اتنے میں بیل بجی رمضیہ گیٹ کھولنے کے لیے باہر کی طرف آئی وہ آنکھیں شاید صائب جلدی لینے آ گیا ہو گا۔۔

کون ہے رمضیہ نے گیٹ کھولنے سے پوچھا۔۔

ہم ہیں رمضیہ بیٹے گیٹ کھولو جانی پہچانی آواز پر رمضیہ نے گیٹ کھول دیا اور سامنے اپنے تایا تائی کو دیکھ کر اپنی جگہ جم گئی وہ اندر آئے تو ان کے پیچھے کوئی اور بھی آ رہا تھا وہ اور کوئی نہیں اس کے تایا کا وہی بیٹا تھا جس سے رمضیہ جا رشتہ طے کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔

اسلام و علیکم رمضیہ نے قدرے سنبھل کر کہا۔۔۔

و علیکم السلام زوہیر بیٹا تو سامان لے کر اندر چل ہم آہستہ آہستہ آتے ہیں یہ گھٹنوں کا درد تو جانتا ہے تو کہاں تیز قدم اٹھانے دیتا ہے رمضیہ کے سلام کا جواب دے کر فرزانہ تائی نے اپنے بیٹے سے کہا وہ رمضیہ کو ایک نظر دیکھ کر سامان لے کر اندر چلا گیا ان کا ارادہ

شاید کچھ دن رہنے کا گا رمضیہ نے سوچا اور تایا تائی کے ساتھ خود بھی اندر آ گئی جہاں لاونج میں اماں (ملازمہ) صوفے پر بیٹھی تھیں وہ خود اپنے آپ کو ملازمہ کہتی اور سمجھتی تھیں لیکن صائب کے گھر والوں نے انہیں کبھی ملازمہ نا سمجھا بلکہ نثار صاحب تو انہیں اپنی کا کہتے تھے اور رمضیہ بھی انہیں ماں ہی سمجھتی تھی انہیں کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی سب کام خود کرتی اس کا کہنا تھا کہ اماں جا یہ احسان ہی اتنا بڑا تھا کہ وہ اس کے اکیلے پن کی وجہ سے اس کے ساتھ رہنے آ گئیں اسے اور کچھ نہیں چاہیے اماں کہتی یہ احسان نہیں نیکی ہے یتیم سے شفقت تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور بس رمضیہ چپ رہ جاتی پر یتیم لفظ پر اس کے دل میں ہوک سی اٹھتی تھی--

یہ کون ہے رمضیہ تم نے کس کو گھر میں گھسا لیا ہے فرزانہ تائی کا انداز ایسا تھا جیسے وہ گھر کی مالکن ہو ان کے بنا پوچھے اس گھر پتا تک نہیں ہل سکتا۔۔

تائی امی یہ اماں جی ہیں نثار انکل کی خالہ میرے ساتھ رہیں گی میں اکیلی ہوتی ہوں تو اس لیے رمضیہ کو کچھ سمجھ نا آیا تو جو منہ میں آیا بول گئی۔۔۔

ایسے کیسے تم کسی غیر پر بھروسہ کر سکتی ہو آج کل حالات دیکھ رہی ہو رفیق تایا نے غصے سے پوچھا۔۔۔

یہ میرا گھر ہے اور یہاں کون رہے گا کون نہیں اس کا فیصلہ میں کروں گی آپ لوگ نہیں رمضیہ نے دو ٹوک کہا۔۔۔

میرے باپ سے تمیز سے بات کرو یہ روحیل چاچو نہیں ہیں جو تمہارے ناز نخرے اٹھائیں گے زوہیر نے غصے میں کہا---

مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے نا ہی کمزور سمجھنے کی غلطی کرنا تم جیسوں اوقات یاد دلانا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے آیندہ مجھ سے مخاطب ہونے سے پہلے دس بار سوچنا رمضیہ لفظ چبا چبا کر بولی---

بیٹا میں تمہارے باپ کی جگہ ہوں تمہارا بھلا سوچ رہا ہوں رفیق تایا نے زوہیر کو آنکھیں دکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور فوراً پینترا بدلا--

میں اپنا اچھا بھلا سوچ سکتی ہوں آپ اتنی زحمت نا کریں اور میرا ایک ہی باپ تھا روحیل وقاص جو اب اس دنیا میں نہیں ہے اس لیے اپنے

لیے فیصلے کرنے میں بلکل آزاد ہوں میں امید کرتی ہوں آئندہ میرے کسی معاملے میں دخل نہیں دیں گے آپ لوگ مجھے کہیں جانا ہے سو آپ لوگ گیسٹ روم میں آرام کریں مہربانی کیجیے گا کسی چیز کو اس کی جگہ سے مت چھیڑ لیے گا مجھے پسند نہیں ہے رمضیہ نے انہیں باور کروا دیا تھا کہ رمضیہ کی نظر میں ان کی کیا حیثیت ہے---

اماں آ جائیں کپڑے منتخب کرنے میں میری مدد کریں رمضیہ نے اماں سے کہا جو رمضیہ کے دبنگ انداز پر بڑی مسرور سی نظر آ رہی تھیں وہ مسکراتے ہوئے رمضیہ کے ساتھ چل دیں پیچھے اس کے تایا تائی اور کزن دانت بھینچے کھڑے تھے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آیت نور سی-بی کو کال ملا رہی تھی لیکن کال لگ نہیں رہی تھی

اس نے ایک آخری کوشش کی اور کال ملائی مگر اس بار بھی کال نا لگی----

نور کس سے بات کر رہی ہو؟ روزینہ جو کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آ گیئں تھیں اور آیت کو موبائل کان سے لگائے دیکھ کر پوچھا آیت کو پتہ ہی نا چلا---

وو-وہ-مم---مما کسی سے نہیں آیت گھبرا گئی---

تم گھبرا کیوں رہی ہو ہو روزینہ نے جانچتی نظروں سے آیت کو دیکھا اور اس کے قریب چلی آئیں---

نہیں مما وہ میں عمائزہ---

اچھا ٹھیک ہے بعد میں کر لینا بات میں تمہیں یہ بتانے آئی تھی کہ تمہارے بابا نے تم سے کچھ بات کرنی ہے رات کو دیر سے آئیں گے وہ تم جلدی نا سونا آج روزینہ نرم مسکراہٹ سے بولیں اور آیت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

گڈ بچہ روزینہ آیت کا گال تھپتھپا کر چلی گئیں اور آیت سوچ میں پڑ گئی کہ ایسی کون سی بات ہے جو اس کے بابا صبح تک کا انتظار بھی نہیں کریں گے۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رمضیہ نے پیچ بلیک کنٹراس کی شارٹ فراک پہنی تھی جس پر ہلکا سا موتیوں کا کام تھا ساتھ پیچ کلر کا کھلا سا فلیپر تھا نیٹ کا دوپٹہ بھی

پیچ اور بلیک کنٹراس کا تھا وہ ہلکے سے میک اپ میں بھی پیاری لگ

رہی تھی اس کی تیاری مکمل تھی بس حجاب کرنا تھا وہ دراز سے اپنے

سینڈلز نکال رہی تھی جب اس کی نظر ان کھسوں پر پڑی جو صائب

اس کے لیے لایا تھا رمضیہ جو یاد آیا کہ اس نے صائب سے پوچھنا تھا

کہ وہ یہ اس کے لیے کیوں لایا تھا اور رمضیہ کے پاؤں جا سائز کیسے

پتہ تھا اسے جو کہ وہ اتنے عرصے میں بھول چکی تھی پوچھنا سب اسے

یاد آیا تو آج اس کا ارادہ تھا وہ لازمی پوچھے گی اور کچھ سوچتے رمضیہ

نے وہی کھسہ نکال کر پہن لیا جو کپڑوں کے ساتھ میچ ہو گیا تھا اب

وہ حجاب پنز ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی حجاب کے لیے سٹالر اس

نے دائیں کندھے پر رکھا ہوا تھا۔۔

لگتا ہے صائب آ گیا ہے بیل کی آواز ہو وہ چونک گئی۔۔۔

تم رکو میں جاتی ہوں اماں نے کہا اور بنا رمضیہ کی بات سنے گیٹ کھولنے چل دیں---

افففف اتنی دیر لگا کر بھی میری تیاری مکمل نہیں ہوئی کیا سوچے گا کتی سست ہوں میں رمضیہ کے ہاتھ واضح کانپنے لگے تھے وہ صائب کے آنے سے پہلے پہلے حجاب کر لینا چاہتی تھی مگر اب اس سے کچھ ہو ہی نہیں رہا تھا رمضیہ کو رونا آنے لگا یہ سوچ کر کہ صائب اس کو ڈانٹ ہی نا دے---

اماں لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں صائب کچھ جھجکتے ہوئے رمضیہ کے کمرے میں آیا ناک کر کے دو منٹ رکا نگر اندر سے آواز نا آئی وہ دوبارہ ناک کرتا دروازہ کھول کر اندر آ گیا اور سامنے نظر اٹھی تو ٹھٹک کر رک گیا جہاں رمضیہ اپنے سٹالر اور پنوں سے الجھی ڈریسنگ

ٹیبل پر جھکی ہوئی تھی صائب کی طرف اس کی کمر تھی رمضیہ نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی اور شیشے میں دیکھا جہاں اس کے پیچھے دروازہ کھولے صائب کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا رمضیہ جھٹکے سے سیدھی کوی اور سٹالر کو اپنے گرد لپیٹنے لگی صائب اس کی بوکھلاہٹ پر اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا اندر آیا۔۔

اسلام و علیکم صائب نے ہی پہل کی۔۔۔

رمضیہ نے سر کو ہلکی سی جنبش دیتے سلام کا جواب دیا۔۔۔

حجاب کر لو میں باہر ویٹ کرتا ہوں صائب رمضیہ کا گھبرایا انداز دیکھ کر کہنے لگا ورنہ دل تو نہیں کر رہا تھا کہ ایک منٹ کے لیے بھی اسے اپنی نظروں سے اوجھل کرے یہ احساس ہی اتنا خوشگوار تھا کہ وہ اس

کی تھی وہ جب چاہے اسے دیکھ سکتا تھا کیونکہ وہ اس کا محرم تھا اور رمضیہ اس کی محرم زادی۔۔۔

مجھ سے نہیں ہو رہا رمضیہ کی پریشان آواز پر صائب ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

کیا نہیں ہو رہا صائب نے رمضیہ کی طرف قدم بڑھائے اور بیڈ سے جھک اس کا دوپٹہ بھی اٹھا لیا۔۔۔

یہ سٹالر میں پن پھنس گئی ہے نکل نہیں رہی رمضیہ نے صائب کے ہاتھ دوپٹہ لیتے رخ موڑ کر دوپٹہ اپنے گرد لپیٹا اور سٹالر صائب کو دکھایا۔۔۔

دو میں نکال دیتا ہوں صائب نے نرمی سے سٹالر رمضیہ کے ہاتھ سے

لے لیا اور پن نکالنے کی کوشش کرنے لگا جو پتہ نہیں کس طریقے سے پھنسی تھی۔۔۔

رہنے دو نہیں نکل رہی تو میں دوسرا سٹالر کے لیتی ہوں رمضیہ الماری کی طرف بڑھی۔۔

نہیں یہ تمہارے کپڑوں میں میچ کر رہا ہے بس دو منٹ دو میں نکال دیتا ہوں پن صائب نے روکا اور رمضیہ حیرت سے صائب کو دیکھ رہی تھی کہ ان چند لمحوں میں ہی صائب نے کیسے اندازہ لگا لیا کہ یہ سٹالر اس کے کپڑوں کے ساتھ میچ کر رہا ہے کیا اس نے اتنے بھرپور طریقے سے رمضیہ کی تیاری پر نظر ڈالی تھی۔۔۔

لو نکل گئی پن کر لو حجاب بلکہ رہنے دو میں کر دیتا ہوں پھر نا پن

پھنسا کر بیٹھی ہو صائب خود ہی آگے بڑھ کر سٹالر سے رمضیہ کا حجاب کرنے لگا اور رمضیہ نظریں جھکائے کھڑی تھی رمضیہ کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں دیکھ کر صائب کو اس کی حالت پر ہنسی آنے لگی جسے وہ ضبط کر گیا---

چلو ہو گیا بہت لیٹ ہو گئے ہیں اب چلتے ہیں صائب پیچھے ہٹتا بولا رمضیہ نے شیشے میں دیکھا اور دل میں صائب کے سراہنے لگی زبان سے بولتی تو اس کی شان نا گھٹ جاتی---

وہ دونوں نیچے آئے تو فرزانہ تائی اور رفیق تایا اپنے بیٹے کے ساتھ لاونج میں براجمان نظر آئے اور ان دونوں کو دیکھ کر ان کی شکلیں بگڑیں--

کہاں جا رہی ہو تم رفیق نے رمضیہ کے سامنے آتے کہا---

آپ بیٹھیں ابو میں پوچھتا ہوں آخر کو میری منگ ہے یہ مجھے جواب دہ

ہے یہ زوہیر آگے آیا اور اس کی بات پر صائب کا چہرہ غصے کی شدت

سے سرخ پڑنے لگا---

چلو رمضیہ دیر ہو رہی ہو صائب نے اگنور کیا اور رمضیہ کا ہاتھ پکڑ کر

جانے لگا---

کوی شرم ہے تم میں ابھی باپ کو مرے دن کتنے ہوئے ہیں تم یہ

گل کھلانے لگی زوہیر نے زہر اگلا---

تو میرے روحیل بابا کا بھتیجا ہے اس لیے تجھے بخش رہا ہوں میری

بیوی کے بارے میں اسی بات سوچنے والے کا بھی حشر بگاڑنے ہمت

رکھتا ہوں میں تو نے یہ غلطی کی صرف روحیل بابا کی وجہ سے چپ

ہوں رمضیہ صائب کے غصے سے خوفزدہ تھی۔۔۔

اماں چلیں آپ بیٹھیں جا کر گاڑی میں کم آتے ہیں صائب نے اماں سے کہا وہ باہر جانے لگیں۔۔ چلو رمضیہ صائب نے ان تینوں پر ایک سرد نظر ڈالتے جانے کے لیے قدم بڑھائے اور جاتے جاتے بولنا نا بھولا کہ جتنا جلدی ہو سکے وہ لوگ اپنے گھر واپس چلے جائیں ورنہ صائب جو کرے گا یقیناً انہیں اچھا نا لگتا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

انکل کیسے ہیں آپ فہیم اپنے پیرنٹس کو سہراب والوں کی طرف چھوڑ کر خود باہر آیا تھا جب راستے میں ایک ادھیڑ عمر شخص کو دیکھ کر اس کی شیطانی رگ پھڑکی۔۔۔۔

کیا میں تمہیں جانتا ہوں برخوردار وہ عینک کو اپنی ناک پر درست کرتے بولے---

نہیں انکل انفیکٹ میں بھی آپ کو نہیں جانتا مجھے وہ دور دیکھیں وہ انکل ہیں نا ساتھ ہاتھ اشارہ کر کے دکھایا

ادھیڑ عمر شخص نے ہاں میں سر ہلایا--

انہوں نے کہا کہ آپ کو ایک خطرناک بیماری ہے اور جلد ہی جلدی لڑھکنے والے آئی میں اس دار فانی سے کوچ کرنے والے ہیں آپ کے پاس بہت کم وقت ہے اس لیے آپ چاہتے ہیں کہ سب آپ سے حال چال پوچھیں اور آپ کے ساتھ باتیں کریں بہت ساری فہیم نے ہنسی دباتے ان انکل کا چہرہ دیکھا جو منہ کھولے سرخ چہرے سے

فہیم کو گھور رہے تھے اور دور اس شخص کو بھی جس نے یہ سب بولا تھا۔۔

کیا بکواس ہے یہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے اس آدمی کو میں جانتا بھی نہیں ہوں کیسے اس نے میرے بارے میں بات کی اس کی تو وہ ادھیڑ عمر شخص بکتا جھکتا آگ بگولہ ہوتا جانے لگا جبکہ فہیم پیچھے دل کھول کر ہنسا کیونکہ دوسرے شخص کو بھی کچھ ایسا ہی بول کر آیا تھا وہ بھی غصے میں بیٹھا تھا فہیم اب جانتا تھا کہ آگے اب کیا ہو گا اور ہنستے ہوئے واپس سہراب کے گھر کی طرف چل دیا اس کا آج کا پھڈا پورا ہو چکا تھا۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رمضیہ اور صائب کے درمیان راستے میں کوئی بات نا ہوئی وہ لوگ مطلوبہ جگہ پر پہنچے صائب ڈرائنگ روم میں آ گیا جہاں فہیم کے علاوہ سارے مرد حضرات موجود تھے خواتین واجدہ بیگم کے کمرے میں تھیں رمضیہ ان سے مل کر صنوبر کے کمرے کی طرف آ گئی۔۔۔

اسلام و علیکم! رمضیہ باآواز بلند سلام کرتی اندر ائی۔۔

و علیکم السلام بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے فائقہ شوخ ہوئی۔۔۔

آ تو گئی ہوں نا تایا تائی آئے ہیں اپنے اس لنگور کو لے کر آنا مشکل ہو جاتا پر میں نے دو ٹوک بات کی تو وہ روک نا سکے رمضیہ صائب والی بات گول کر گئی اور پھر صنوبر کی طرف متوجہ ہوئی جو آج کچھ خاص تیار نظر آ رہی تھی ارباب اور رانیہ بھی وہیں تھیں جو رمضیہ کو دیکھ کر

سمائل پاس کرتیں موبائل میں گم ہوئیں---

کیا بات ہے آج کچھ خاص ہے کہا بڑی تیار شیار ہوئی ہو رمضیہ نے صنوبر کے پاس بیٹھتے دیکھا جو سکائے اور پرپل کلر کے کمبینیش کی لمبی زمین کو چھوتی فراک پہنے ہلکے پھلکے میک اپ اور جیولری میں معصوم سی پیاری سی لگ رہی تھی----

رمضیہ مجھے خود نہیں پتہ ایک تو صبح سے کمرے سے بنی نکلنا بند کر رکھا ہے اوپر سے سہراب بھی نہیں آیا پوچھنے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہانا بھابھی تیار کر کے گئی ہیں پتہ نہیں کس کی بارات ا رہی ہے صنوبر منہ بنا کر بول رہی تھی جبکہ فائقہ اور رمضیہ کو تھوڑی سمجھ آ رہی تھی کہ کیا ہونے والا ہے مگر صنوبر بیوقوفی کی حد کر رہی تھی----

چلو پتہ چل جائے گا نا رمضیہ نے تسلی دی ہانا بھابھی کمرے میں

آئیں اور صنوبر کے علاوہ سب لڑکیوں کو بولنے لگیں کی نیچے آ جاؤ کچھ

کام ہے صنوبر ضد کرنے لگی کہ وہ بھی جائے گی ہانا بھابھی نے

صاف انکار کر دیا---

بھابھی پلیز آنے دیں نا اسے بھی رمضیہ نے منت کی---

اوکے ایسا کرو لان میں چلی جاو فائقہ اور رمضیہ تم دونوں اس کے

ساتھ رہنا پھر رمضیہ اور فائقہ کے کان میں جھک کر کچھ کہا وہ دونوں

مسکرا دیں اپنا اندازہ سچ ہونے پر---

فکر نا کریں بھابھی ہم بچا کر رکھیں گے اسے رمضیہ نے معنی خیزی

سے کہا ہانا ہنستی ہوئی رانیہ اور ارباب کو وہاں سے لے گئی افق نیچے

ہی تھی جہاں دوسری خواتین بیٹھیں تھیں---

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

افف کھلی فضا بھی نعمت ہے صنوبر نے ایک گہری سانس بھری ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی جس سے موسم خوشگوار سا ہو گیا تھا---

واقعی لیکن یہ کھلی فضا ہمارے لیے ابھی کچھ اور ثابت ہونے والی ہے فائقہ نے اندر سے اذہان کے ان کی طرف آنے پر کہا صنوبر اور رمضیہ نے دیکھا تو سمجھ گئیں فائقہ کیا کہنا چاہ رہی ہے----

ہاں بھئی کڑیوں کیا کر رہی ہو یہاں اکیلی رات کے وقت کوئی جن ون عاشق ہو گیا تو اذہان آتے ساتھ شروع ہو گیا تھا---

اذہان سوچ سمجھ کر بولا کرو جن ون کیوں عاشق ہو گا کوئی خوبصورت

گبرو جوان بلکل ہیرو جیسا بندہ فدا ہو گا مجھ پر تو صنوبر نے ایک ادا سے کہا اذہان نے جیسے داد دیتی نظروں سے صنوبر کو دیکھا رمضیہ نے صنوبر کو چٹکی کاٹی صنوبر بلبلا گئی---

جیسی تم لوگوں کی بوتھیاں ہیں نا شکر منانا کوئی جن بھی عاشق ہو جائے تو گبرو جوان ہیرو چاہیے ان کو نا منہ نا متھا اذہان نے صنوبر کی نقل اتاری اور قہقہ لگا اٹھا---

دفعہ ہو جاؤ تم صنوبر چیخی---

یار کیا ہو گیا ہے یہ ایسے ہی بکتا رہتا ہے اس کو چھوڑو آؤ تصویریں لیتے ہیں رمضیہ نے کہا اور موبائل آن کرنے لگی اذہان نے اب ان تینوں کو غور سے دیکھا تھا رمضیہ اور فائقہ کی ایک جیسی ہی ڈریسنگ تھی کلر

ڈفرینس تھا اور صنوبر سب سے ہی الگ لگ رہی تھی حیرت کی بات تو یہ آج حجاب بھی نہیں کیا تھا اس نے --

رضیہ سلطانہ یہ سب کیا ہے---

اذہان آج کے دن چپ رہو ورنہ سب کے سامنے تمہاری عزت کا فالودہ کر دوں گی پھر نا کہنا رمضیہ نے دھمکی دی--

تم لوگ کس کی بارات میں جانے والی ہو اذہان نے حیرانگی سے سوال کیا---

تمہاری-- فائقہ نے بنا توقف کہا--

ہائے اپن کے ایسے نصیب کہاں اذہان نے ٹھنڈی آہ بھری اتنے میں گیٹ سے فہیم اندر آتا نظر آیا وہ بھی حیرت سے لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا--

کس کی بارات ہے آج فہیم کو سوال پر رمضیہ نے سر پیٹ لیا۔۔

تم لوگوں کو ایک ہی بات ملی ہوئی بارات بارات سوتے ہوئے بھی لگتا ہے بارات ہی دیکھتے ہو رمضیہ کی بات پر فہیم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اذہان کو لیے اندر چل دیا پر وہاں ڈرائنگ روم کے باہر ہی رک گئے صائب اور رومان اندر تھے سہراب اور ارتضیٰ کو کمرے سے باہر بھیج دیا تھا بقول ارتضیٰ کے بڑوں کا کہنا تھا کہ شادی شدہ لوگ زرا سمجھدار ہوتے ہیں اس لیے کوئی ضروری بات ہے جس میں ہم بیوقوفوں کا بیٹھا مناسب نہیں۔۔۔

ایسے کیسے یہ کیا بات ہوئی سمجھدار لگنے کے لیے شادی شدہ ہونا ضروری ہے کیا اور کیا ضروری بات ہے میرے کو جاننا ہے اذہان دروازے سے چپک کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اب یے چل میں اس گھر کا فرد ہوں مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال پھینکا ہے سہراب کو رہ رہ کر صائب اور رومان کا مسکراتا چہرہ یاد آ رہا تھا۔۔۔

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو چلو سہراب اپنے کمرے میں جاؤ افق ان کو وہاں کھڑے دیکھ کر بولی۔۔۔

میں باہر جا رہا ہوں سہراب منہ بناتا باہر چل دیا ارتضیٰ بھی اس کے پیچھے آ گیا۔۔

تم دونوں بھی جاؤ گے افق نے اذہان سے پوچھا۔۔

نہیں ہم سہراب کے روم میں جا رہے ہیں چائے پکوان دیجیے مزیدار سی اذہان نے کہا افق سر ہلاتی کچن میں چلی گئی۔۔

کچھ کھانے کو بھی لائیے گا پیچھے سے اذہان نے ہانک لگائی اور فہیم کو

آنکھ مارتے دیکھ کر بولا اپن تو کھانے سے انصاف کرے گا ان کو

سڑنے مرنے دے باہر ہی لڑکیاں جب عزت افزائی کریں گے نا خود

ہی آ جائیں گے اندر اذہان کی بات فہیم نے بھی اتفاق کیا اور دونوں

سہراب کے کمرے میں چلے گئے---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

رک یار ایک کال آ رہی ہے سہراب کا موبائل بجا اور وہ رک کر کال

ریسیو کرنے لگا ارتضیٰ بھی رک گیا ابھی تک ان لوگوں نے لان میں

ان لڑکیوں کو کھڑا نہیں دیکھا تھا----

یہ کون ہے فائقہ اور رمضیہ سیلفی لے رہی تھیں جب رمضیہ نے

گیٹ سے اندر آتی لڑکی کو دیکھا جینز شرٹ پہنے وہ لڑکی پہلی نظر میں ہی ان تینوں کو بہت بری لگی تھی----

میں پوچھتی ہوں صنوبر فراک اٹھاتی آہستہ آہستہ قدم لیتا اس لڑکی کی طرف آئی رمضیہ اور فائقہ بھی اس کے پیچھے آئیں---

ہیلو وہ لڑکی صنوبر سے بولی---

وعلیکم السلام صنوبر نے تمیز سے ہی کہا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ کیا کر ڈالے--

میں نمرہ ہوں ساتھ والے گھر میں کچھ دن پہلے ہی شفٹ ہوئے ہیں ہم--

اچھا کوئی کام تھا آپ کو فائقہ نے پوچھا کیونکہ صنوبر کا غصے والا موڈ

دیکھ کر فائقہ نے خود ہی بات کرنا بہتر سمجھا۔۔۔

جی سہراب سے کام تھا مجھے اگر آپ اسے بلا دو یا میں خود بلا لیتی ہوں

نمرہ آگے بڑھنے لگی اس کے انداز بتا رہے تھے کہ وہ پہلے بھی آ چکی

ہے اس گھر میں شاید صنوبر کی غیر موجودگی میں کیونکہ صنوبر سے یہ

اس کی پہلی ملاقات تھی۔۔۔

ایک منٹ یہیں رکو وہ بزی ہے اور وہ ہر کسی سے نہیں ملتا صنوبر

نے نمرہ کا راستہ روکا۔۔۔

ہر کسی کا نہیں پتہ مجھے پر میری تو اس سے کافی اچھی دوستی ہے

مجھ سے ضرور ملے گا وہ نمرہ نے صنوبر کو آگ لگائی فائقہ اور رمضیہ بس

ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں نمرہ اندر کی طرف جانے لگی صنوبر کے

کندھے کو زور سے ٹکر مارتی اور کلائی میں موجود نوکیلا بریسلیٹ صنوبر کے بازو سے رگڑ ڈالا صنوبر نے سختی سے لب بھینچ لیے فائقہ جلدی سے صنوبر کی طرف آئی اور تیز نظروں سے نمرہ کو دیکھا صنوبر نے نمرہ بازو پکڑ کر پیچھے کیا اسی لمحے سہراب آتا نظر آیا نمرہ جو لڑکھڑا کر سنبھل گئی تھی اونچی آواز میں چیخ پڑی اور وہ تینوں حیرت سے نمرہ کی نوٹنکی دیکھنے لگیں---

کیا ہو رہا ہے یہاں سہراب تیزی سے آیا ارتضیٰ بھی اس کے پیچھے ہی تھا سہراب نے صنوبر کو دیکھا اور مبہوت رہ گیا جب نمرہ نے اس کا بازو پکڑا صنوبر نے سرخ ہوتی نظروں سے نمرہ کو گھورا ارتضیٰ بھی ان تک پہنچ چکا تھا---

کیا ہوا نمرہ تم رو کیوں رہی ہو اور چیخی کیوں تھی تم سہراب نے آہستہ

سے اپنا بازو چھڑوایا۔۔۔

میرا پاؤں مڑ گیا ہے اس نے مجھے دھکا دیا میں نے صرف اتنا ہی کہا تھا تمہیں بلا دیں تم سے کام ہے عجیب سائیکو لڑکی ہے کیسے رہتے ہو تم اس گھر میں نمرہ جھوٹ موٹ آنسو بہاتے صنوبر پر الزام لگا رہی تھی سہراب نے بے یقینی سے صنوبر کو دیکھا صنوبر کا دل چاہا زور زور سے روئے کہ آج ایک غیر لڑکی کے لیے سہراب کی آنکھوں میں اس کے شک آیا تھا فائقہ اور رمضیہ بھی اس جھوٹی لڑکی جو گھور رہی تھیں۔۔۔

کیا ہے یہ سب صنوبر بچی نہیں ہو بڑی کو جاؤ کب تک ایسی بیوقوفیاں کرتی رہو گی سہراب غصے سے بولا ارتض نے سہراب کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تم پاگل ہو اس پر کیوں چیخ رہے ہو فائقہ نے سہراب سے کہا۔۔۔

سہی کہہ رہا تم بھی بجائے اس کو سمجھانے کے سہراب کو بول رہی

فائقہ تم تو عقل سے کام لو ارتضیٰ نے فائقہ کو جھاڑا فائقہ صدمے کی

کیفیت میں ارتضیٰ کو دیکھ رہی تھی جبکہ ارتضیٰ نے صرف اس لیے بولا

کہ سہراب بھی مزاق کر رہا ہو گا مگر یہ تو حقیقت تھی جو کچھ دیر بعد

ان کو پتہ چلنا تھا جب سب ان کے ہاتھ سے نکل جاتا صنوبر فائقہ کو

ایک طرف کرتی آگے آئی۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے جھوٹی ہے یہ جھوٹ بول رہی ہے نکلو میرے گھر

سے صنوبر بھپری سی نمرہ کی طرف بڑھی آج پہلی بار سہراب نے اسے

صنوبر کہا تھا ورنہ وہ مزاق میں بھی کبھی صنوبر نہیں کہتا تھا نمرہ

سہراب کے پیچھے چھپی۔۔

دماغ خراب ہے تمہارا سہراب غصے سے چلایا۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا صنوبر بھی جواباً غصے سے بولی وہ کب سے سہراب کا لہجہ برداشت کر رہی تھی مگر اب اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔۔۔

صنوبر معافی مانگو نمرہ سے اس کے پاؤں میں موچ آ گئی تمہاری وجہ سے۔۔۔

صنوبر ششدر سی سہراب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے صنوبر کو اتنا زور کا دھکا مارا وہ نظر نہیں آیا تمہیں رمضیہ نے نمرہ کو گھورا۔۔۔

رمضیہ پلیز تم ہمارے معاملے میں مت بولو تم لوگوں کی وجہ سے یہ

بگڑی ہے ہر بات پر چھوٹ دی ہوئی ہے اسے تبھی جو من میں آتا ہے یہ کرتی ہے رمضیہ کی زبان تالو سے چپک گئی آج سہراب کسی کو بھی بخشنے کے موڈ میں نہیں نظر آ رہا تھا ارتضیٰ کو اب کچھ زیادہ ہوتا نظر آیا اس نے سہراب کو منع کرنا چاہا سہراب نے اسے بھی جھڑک دیا۔۔۔

میں بول رہا ہوں معافی مانگو سنائی نہیں دے رہا تمہیں معافی مانگو

سہراب نے بے بنی کھڑی صنوبر کو دیکھا جو نمرہ کو دیکھ رہی تھی نمرہ مسکراتی ہوئی زہر لگ رہی تھی۔۔۔

انتہائی ہٹ دھرم ہو سہراب اس کے بازو کو سختی سے دبوچے بولا۔۔۔

صنوبر کا ضبط جواب دے گیا وہ بازو چھڑانے لگی رانیہ جو انہیں بلانے آ

رہی تھی الٹے پیروں واپس بھاگے صائب کو بلانے۔۔۔

اور تم انتہائی گھٹیا شخص ہو جو ایک پرائی لڑکی کے لیے مجھ سے اس طرح بات کر رہے ہو نا چاہتے ہوئے بھی صنوبر کا لہجہ نم ہو گیا فائقہ اور رمضیہ چپ چاپ ایک طرف کھڑے تھیں رمضیہ کا دل بھر آ رہا تھا جب سے روحیل وقاص نہیں رہے تھے تب سے رمضیہ ہر بات کو دل پر محسوس کرتی تھی ارتضیٰ کو اب سمجھ آ رہی تھی جسے وہ مزاق سمجھ رہا تھا وہ تو معاملہ کی کچھ اور تھا اور سب اپنے پیروں پر کلہاڑی خود مار لی تھی اس نے وہ چور نظروں سے فائقہ کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک نظر اس پر ڈالنا گوارا نا کیا تھا۔۔۔۔

تم نے گھٹیا کہا کہاں سے سیکھ رہی ہو ایسی گندی زبان تم ہاں سہراب نے صنوبر کا بازو جھٹکے سے چھوڑتے کہا۔۔۔

صائب اذہان فہیم تینوں باہر آئے تھے---

کیا ہوا ہے کیوں لڑ رہے ہو تم لوگ فہیم نے پوچھا اذہان اور صائب فائقہ اور رمضیہ کو دیکھ رہے تھے جو نظریں نیچے کیے پتہ نہیں کونسی گمشدہ چیز کھوج رہی تھیں---

تم نے مجھے مجبور کیا ہے سہراب میں ایسی زبان استعمال کروں سمجھے اور آئندہ مجھ سے کوئی بات کرنے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گی کہ تمہارے ساتھ میرا کیا رشتہ ہے سمجھے تم جاؤ اوروں کی خدمتیں کرو وہ ایک کاٹ دار نظر پیچھے کھڑی نمرہ پرڈال کر وہاں سے نکلتی چلی گئی اور سہراب کچھ کہہ نا سکا---

میں چلتی ہوں نمرہ نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا اور چلی گئی اسے ٹھنڈ

پر گئی تھی وہ روز چھت سے دیکھتی تھی صنوبر اور سہراب ساتھ ساتھ نظر آتے تھے وہ جل بھن جاتی تھی بس اسی لیے اس نے یہ سب ناٹک کیا ورنہ اصل بات تو یہ تھی سہراب نے اسے کبھی منہ نا کھایا وہ ہی زبردستی سہراب سے بات کرتی تھی ابھی بھی سہراب نے یہ ہی سمجھا کہ صنوبر نے کوئی شرارت کی ہو گی بس اس لیے وہ ہائپر ہو گیا---

کوئی مجھے بتائے گا یہاں کیا ہو رہا ہے صائب نے رمضیہ کو دیکھا اور اسے لگا جیسے وہ رو رہی ہو---

رضیہ سلطانہ تم رو رہی ہو صائب سے پہلے ہی اذہان لپک کر رمضیہ کی طرف آیا سہراب بھی رمضیہ کو دیکھنے لگا--

ٹھیک ہوں میں چلو فائقہ صنوبر کو ہماری ضرورت کے اس وقت رمضیہ نے کسی کو نا دیکھا اور فائقہ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے جانے لگی جاتے جاتے اس نے سہراب کو دیکھا اور صرف اتنا ہی کہا اپنے دوست جب غیروں کے سامنے ذلیل کرتے ہیں نا تو وہ دوست مخلص نہیں لگتا پھر میں اس وقت تمہیں جواب دے سکتی تھی صرف دوستی کو دیکھ کر میں چپ رہی چلو ہمارا تو چھوڑو کل تو دوست ہیں بھول بھال جائیں گے پر صنوبر کے ساتھ تم نے بلکل اچھا نہیں کیا کاش ایک بار تم اس سے ساری بات پوچھ لیتے تو رمضیہ نے بات اُدھوری چھوڑ دی اور فائقہ کے ساتھ اندر چلی گئی ارتضیٰ نے فہیم صائب اور اذہان کو مختصراً سب بتا دیا اور سہراب کو جانے کیوں اب شرمندگی ہونے لگی تھی وہ تو اپنا غصہ کنٹرول کر جاتا تھا پر آج اسے کیا ہو گیا تھا۔۔

اچھا نہیں کیا تو نے فہیم نے ایک افسوس بھری نظر سے دیکھا اور چلا گیا اذہان نے بھی شرم دلاتی نظروں سے دیکھا اور ارتضیٰ کو لیے صنوبر کے پاس جانے لگا وہ تنگ کرتا تھا سب کو لیکن اس کی وجہ سے کسی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے تھے وہ تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیرتا رہتا تھا۔۔۔

افسوس ہو رہا ہے سہراب مجھے تجھ پر مجھے لگ رہا ہے جس سہراب کو میں جانتا ہوں وہ تو ہے ہی نہیں میں یہ رمضیہ کی وجہ سے نہیں بول رہا تجھے لگے شاید تو نے اسے جھڑک دیا تو میں تجھے ایسے بول رہا ہوں ایسا نہیں ہے میں صنوبر کی وجہ سے کہہ رہا ہوں اور تو اپنی خوش بختی کو اپنے پیروں سے لات مار چکا ہے سہراب نے سر اٹھا کر صائب کو دیکھا کیا مطلب تھا اس بات کا۔۔

اندر تجھے خود پتہ چل جائے گا صائب نے اسے اشارہ دیا سہراب اس کے ساتھ اندر چل دیا جہاں سب بڑے لاونج میں بیٹھے تھے ہنگ جنریشن کوئی نیچے زمین پر بیٹھا تھا کوئی کرسی گھسیٹ لایا تو کوئی کھڑا تھا وہیں واجدہ اور طاہرہ کے درمیان صنوبر چہرہ جھکائے بیٹھی تھی سہراب نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا جبکہ اذہان فہیم ارتضیٰ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سہراب کو دھمکی دی کہ تو بچ اب ہم سے سہراب اپنے باپ اور چچا کے درمیان بیٹھ گیا۔۔

صنوبر اور سہراب ہم سب نے مل کر فیصلہ کیا ہے تمہارا اور سہراب کا رشتہ پکا کرنے کا اور شادی جب تم لوگوں کی پڑھائی مکمل ہو جائے گی تب ہو گی صنوبر اپنے باپ کی بات سن کر سہراب کی طرف دیکھنے لگی کیا کچھ نہیں تھا صنوبر کی آنکھوں میں اور سہراب کو اب سمجھ آئی

تھی کہ صائب نے وہ بات کیوں کی تھی تو کیا سہراب نا مراد ٹھہرا دیا

گیا تھا کیا سہراب نے اپنی خوشیوں پر خود ہی دروازہ بند کر دیا تھا سہراب

دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ صنوبر کچھ نا بولے وہ معافی مانگ لے

گا بس ایک بار صنوبر ہاں کر دے رشتے کے لیے پر ہر دعا قبول ہونے

کے لیے بھی نہیں ہوتی اس کے دوست سہراب کی حالت سمجھ رہے

تھے اور اپنے قہقے ضبط کرنے میں ان کے چہرے سرخ ہو رہے

تھے--

اس خوشی کے موقع پر ہم نے بھی ایک فیصلہ کسی کیا ہے صنوبر

کوئی جواب دیتی کہ اس پہلے ہی جویریہ بیگم نے اعلانیہ کہا ارتضیٰ فوراً

الرٹ ہوا کہ اس کی ماما کیا اعلان کرنے والی ہیں جویریہ بیگم فائقہ کی

طرف دیکھتی ہوئیں اس کی نانو کے پاس آئیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں

فائقہ سمجھ گئی وہ کیا کرا چاہ رہی ہیں جبکہ ارتضیٰ ابھی تک بے یقینی

سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

ماں جی میں آپ سے اپنے بیٹے ارتضیٰ کے لیے آپ کی نواسی فائقہ کا

ہاتھ مانگتی ہوں جویریہ بیگم محبت سے بولیں۔۔۔

آنٹی اس کا ہاتھ کیا کریں گی آپ پوری کی پوری لے لیں ہم بڑا تنگ

ہیں اس سے اچھا ہے سکون آئے کوئی ہماری زندگی میں فائقہ کی نانی

کچھ کہتی کہ اذہان کی زبان نے سب کو اسے گھورنے پر مجبور کر

دیا۔۔۔

اذہان میں تمہاری زبان کاٹ دوں گی جب دیکھو فضول میں کتر کتر

چلنے لگ جاتی ہے فائقہ اذہان کو مارنے لپکی اذہان ارتضیٰ جے پیچھے ہوا

فائقہ کو رمضیہ نے پکڑا۔۔۔

ابے جنگلی بلی ہے یہ کیسے گزارا کو گا ارتضیٰ تیرا مجھے تجھ سے ہمدردی ہو رہی ہے اذہان ارتضیٰ کے کان میں بولا۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔ ارتضیٰ بیچارگی سے بولا کیونکہ اسے یقین تھا فائقہ انکار کر دے گی ارتضیٰ نے باتیں جو سنائیں تھیں فائقہ کو وہ بھول سکتی تھی کیا بھلا۔۔۔

سہراب تیرا بیڑہ تر جائے اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی محبت سے ہاتھ دھونے پر مجبور کر دیا ارتضیٰ دل ہی دل میں جل تو جلال تو کا ورد کر رہا تھا۔۔۔

اب سب ہی اپنے بچوں کے لیے فیصلے کر رہے ہیں تو میں بھی اذہان

کے رشتے کا اعلان کرتی ہوں ناور بیگم کی بات سن کر اذہان کو سکتہ ہو گیا شاکڈ تو سب ہی ہو گئے کہ بات چل کیا رہی تھی اور اب بن کیا گیا تھا---

ماں جان کس سے طے کر رہی ہیں اذہان کا رشتہ رضا صاحب نے ان سے پوچھا---

ارباب بٹیہ سے انھوں نے سب کے سروں پر بن پھوڑا اذہان اچھل پڑا
ارباب وہاں سے نکل گئی رمضیہ اس کے پیچھے گئی---

ناور بیگم حد کرتی ہیں آپ ارباب بہن ہے میری جیسے رانیہ ہے کچھ تو رحم کریں میر حال پر اذہان ان کے پاس آیا--

پہلے سب بہن بھائی ہی ہوتے ہیں انھوں نے ناک سے مکھی ہٹائی--

میں گرڑ کھا کر خودکشی کر لوں گا اذہان نے دھمکی دی اور اس کی بات کا مطلب سمجھے بغیر ناور بیگم دہل گئیں۔۔

مریں تیرے دشمن کیا اول فول بک رہا ہے جبکہ صائب اور اس کے ماں باپ نے کوئی رد عمل نا دیا کیونکہ وہ ناور بیگم کے مزاج سے واقف تھے۔۔۔

بیگم اس بات کو ختم کریں اور جس کام کے لیے آئیں ہیں وہ کر لیتے ہیں سلطان صاحب نے سنجیدگی سے کہا ناور بیگم بھی سمجھتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں رمضیہ ارباب کو سمجھا بجھا کر کسی طرح اندر لے آئی تھی رسم کر لیں واجدہ بیگم نے کہا۔۔

مجھے نہیں کرنا یہ رشتہ صنوبر کی بات سن کر سب ٹھٹھکے ینگ جنریشن

تو جانتی تھی سہراب کو اب سمجھ آ رہا تھا کہ قدرت جو اس کے بارے میں فیصلہ کرنے والی تھی وہ اس کی ایک غلطی کی نظر ہو گیا تھا اسے پیشمانی ہو رہی تھی اب۔۔۔

صنوبر اگر سوچنے کا وقت چاہیے تو وقت لے لو مگر رشتہ تمہارا سہراب سے ہی ہو گا۔۔

بابا جانی صنوبر کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔۔۔۔

ہاں تمہارے بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں سوچ لو ٹائم لے لو واجدہ بیگم نے بھی کہا۔۔۔

کوئی میری بیٹی کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔۔

تایا جان صنوبر نے انہیں پکارا۔۔۔

ہاں میرا بیٹا اگر نہیں کرنی تو نہیں کریں گے کوئی تم سے ناراض نہیں ہو گا نا ہی کوئی زبردستی کرے گا انہوں نے تسلی دی---

مجھے کچھ وقت چاہیے سوچنے کے لیے صنوبر اپنے باپ کا چہرہ دیکھ کر بولی وہ خوش ہو گئے تھے---

ٹھیک ہے لے لو وقت انہوں نے کہا سہراب جانتا تھا کچھ وقت بعد بھی اسے انکار ہی سننے کو ملے گا فہیم اپنے ماں باپ کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ سکون میں تھا کہ یہاں ایسا کوئی اس کے جوڑ کا نہیں ہے کہ اس کے ماں باپ بھی رشتہ جوڑنے بیٹھ جاتے اس کے ماں باپ نے کہا تھا جس فہیم کی پسند ہو گی وہ جس دن بتائے گا اسی دن وہ تو اپنی بہو کو لے آئیں گے فہیم ان کو سوچ پر کافی ہنستا تھا کہ وہ اپنی

مرضی کبھی نہیں چلاتے تھے ہمشیہ اس کی مرضی کو اہمیت دیتے تھے--

میرے پیارے ماما پاپا فہیم نے اپنے ماں باپ کا ہاتھ تھامتے لبوں سے لگایا وہ دونوں بھی ارتضیٰ کو دیکھ کر مسکرائے---

نانو آپ بھی تو جواب دیں نا آنٹی کو اذہان اب فائقہ کی نانو کے پاس آیا---

فائقہ تو بتا دے تجھے یہ مسخرا قبول ہے منگیتر کی صورت میں نانو کے شرارتی انداز پر ارتضیٰ کا منہ کھل گیا سب نے قہقہ لگایا حنا بیگم افق کے ساتھ بیٹھیں خوش ہو رہی تھیں---

میری طرف اسے انکار ہے فائقہ نے نظریں نہیں چرائیں تھیں اس نے

فائقہ پتر---

نہیں نانو مجھے سوچنے کے لیے مت کہیے گا نا وقت چاہیے مجھے میں

سیدھا صفا چٹ ارتضیٰ کے رشتے سے انکار کرتی ہوں فائقہ کا لہجہ ارتضیٰ

کے دل کو مارنے کو کافی تھا----

فائقہ کیا کر رہی ہو تم بھی اب بہت ہو گیا ڈرامہ بس کرو اور شرافت

سے ہمارے لڑکے کو ہاں کرو اذہان فائقہ کے پاس آیا---

ڈرامہ لگ رہا ہے نا تو میرا ایک کام کرو لڑکا بدل دو ہاں کر دیتی ہوں

میں فائقہ کی بات پر سب ہونق نے اسے دیکھ رہے تھے--

کون سا لڑکا ایجاد کروں اب میں یہاں تم لڑکیوں کے نخرے اللہ بچائے

اذہان نے کانوں کا ہاتھ لگایا---

تم ہو نا فائقہ کی بات پر اذہان اچھل پڑا ارتضیٰ کے دل پر گھونسا پڑا سارے دوست فائقہ کے چہرے کو کھوج رہے جہاں مذاق کا شائبہ تک نا تھا۔۔

میرے پاس منگنی کرنے کے لیے انگوٹھی نہیں ہے اذہان کچھ سوچتے بولا تانیہ بیگم نے اپنے ہاتھ دیکھے اور فائقہ کو دکھائے کہ انگوٹھی ان کے پاس بھی نہیں ہے اس وقت فائقہ کھکھلا کر ہنسی۔۔۔

آنٹی بنا انگوٹھی کے بھی منگنی ہو جاتی ہے بس منہ میٹھا کروا دیں فائقہ کی بات پر سب نے اس کی سوچ پر داد دی سہراب اور ارتضیٰ کا غم ایک جیسا تھا وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے پیچھے فائقہ اور صنوبر نے پھرتی دکھائی صنوبر نے طاہرہ بیگم کے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی پہن لی فائقہ نے جویریہ بیگم کے سامنے اپنا ہاتھ کیا اور جویریہ بیگم نے اپنے

ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی نکال کر فائقہ کی انگلی میں پہنا دی اذہان

تو ان کی پھرتیاں دیکھ کر حیران ہو رہا تھا ایسے ہی کرنا تھا تو مجھے کیوں

سنہرے خواب دکھائے فائقہ اذہان نے منہ بسورا سب بڑے اس سب

کو بہت انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

آپ سب لوگ پلیز یہ ظاہر نا کیجیے گا کہ ہم نے ہاں کر دی ہے ہم

ناراض ہیں ان سے اس لیے تھوڑا ڈرامہ کیا ہے فائقہ کی بات پر سب

نا سمجھی سے دیکھ ے لگے۔۔۔

صائب نے مختصراً بتا دیا کہ سہراب نے کسی بات پر صنوبر کو ڈانٹ دیا

اور ارتضیٰ سمجھا مذاق ہے تو اس نے بھی فائقہ کو ڈانٹ دیا تو بس

ناراضگی ہو گئی۔۔۔

چلو بلا لاؤ ان دونوں کو بھی کھانا کھا لیں اب شہیر بھائی نے فہیم سے کہا فہیم جی کہہ کر اٹھا سب بڑے ہال میں چلے گئے وہ بھی جا رہے تھے جب فائقہ نے کالر سے پکڑ کر اذہان کو پیچھے کھینچا۔۔

کوئی لڑکیوں والا کام نا کرنا کبھی اذہان کی جان جل گئی

تم بھی کان کھول کر سن لو انہیں کچھ نہیں پتہ چلنا چاہیے فائقہ نے کہا۔۔۔

نہیں تو کیا اذہان نے پوچھا۔۔۔

اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے فائقہ نے دھمکی دی۔۔۔۔

میری اک شرط ہے اذہان نے اپنا اصل دکھایا۔۔۔

بنا مطلب کے تم کبھی کچھ نہیں کر سکتے فائقہ جھنجھلا گئی۔

نہیں اذہان شان بے نیازی سے بولا--

اوکے فائن بولو کیا شرط---

دو دریا پر ایک اچھا سا ڈنر اذہان نے ندیدہ پن دکھایا---

اوکے ڈن نگر یاد رکھنا اپنی زبان پر تالا ڈال کر رکھنا اور ایک بات کسی دن کھا کھا کر پھٹ جاؤ گے تھوڑا کم ٹھونسا کرو فائقہ گھورتے ہوئے بولی اور خود بھی باہر نکل گئی-----

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

نہیں کھانا ہمیں کھانا ادھر ہماری دنیا اجڑ گئی تم لوگوں کو کھانے کی پڑی ہے سہراب تو چیخ ہی پڑا---

او مجنو اتنی آگ لگ رہی ہے تو نا کرتا وہ سب اس وقت تو نمرہ بی بی

کی فکر میں مر رہا تھا فہیم نے سہراب کی کمر کی سنکائی کی مکا مار کر--

دفع ہو تو بھی یہاں سے سہراب نے فہیم کا ہاتھ جھٹکا--

کھانے سے کیسی ناراضگی رزق کی عزت کرتے ہیں ڈرامے بند کرو تم دونوں اب ورنہ پورا ہفتہ بھوکے رہنا جانتے ہو مجھے پھر تم لوگ صائب کی آواز پر سہراب اور ارتضیٰ کی روح ہی فنا ہو گئی وہ گرتے پڑتے اندر بھاگے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب کھانے چائے وغیرہ س فارغ ہو رہے تھے اذہان کا موبائل صنوبر کے پاس تھا وہ تصویریں بنا رہی تھی اذہان نے اس لیے موبائل دے دیا تھا کہ صنوبر کا موڈ پہلے ہی بہت مشکل سے سیٹ ہوا تھا یہ

نا ہو پھر رونے بیٹھ جائے ارتضیٰ اور سہراب دور دور سے ہی انہیں دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھر رہے تھے----

اذہان یہ کب سے تمہارے موبائل پر کسی ڈی کے کی کال آ رہی ہے بلا کا کوئی ڈھیٹ انسان ہے کال کٹ کرتی ہوں پھر کرنے لگ جاتا ہے سمجھتا نہیں کہ بندہ مصروف ہے تبھی کال کاٹ رہا ہے صنوبر اذہان کی طرف آتی بولی اور پٹخنے والے انداز میں موبائل میز پر رکھا اور چلی گئی اذہان موبائل اٹھا کر سائیڈ پر آ گیا---

اس کی حرکتیں مشکوک سی ہو رہی ہیں فہیم نے صائب سے کہا جو خود بھی اذہان کو بیزاری سے کسی سے بات کرتا دیکھ رہا تھا---

تیرے سے تو کم کی مشکوک ہیں اس کی حرکتیں صائب نے فہیم کی

گردن میں بازو ڈال کر اس کی گردن دبائی---

ابے چھوڑ بھائی میں شریف معصوم فہیم مصنوعی کھانستا بول رہا

تھا---

بیٹا باز آ جا مجھے کوئی ایسی خبر پتہ لگ گئی نا وہ تیرا اس دنیا میں آخری

دن ہو گا سمجھا--

ہاں سمجھ گیا بھائی--

اوئے دیوداس کا لیٹسٹ ورژن رومان نے سہراب اور ارتضیٰ کے

کندھے پر دھپ رسید کی---

میں صدمے میں ہوں ارتضیٰ بولا---

اور میں اس دنیا میں نہیں ہوں سہراب کی بات پر سب نے فٹے منہ

کہا---

چلو گڑیا گھر چلیں اذہان نے رانیہ سے کہا اور رانیہ اندر سے اپنی چادر لینے چلی گئی اذہان اب لڑکوں کی طرف آ رہا تھا صنوبر فائقہ اور رمضیہ بھی آ گئیں باقی س چلے گئے تھے بس یہ دوست اور رانیہ ان کے ساتھ تھی--

چلو گھر نہیں چلنا کیا رات یہیں رکنے کا ارادہ ہے اذہان کی بات پر س اسے دیکھنے لگے--

ابھی کچھ منٹ پہلے تو تیرا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا اب تجھے جانے کی جلدی کو رہی ارتضیٰ نے اذہان کو گھورا---

میری بلا سے ساری رات بیٹھ کر یہاں چلا کاٹ اذہان جل کر بولا---

پھر ہی شاید تیری کوئی سنوائی ہو اذہان ارتضیٰ اسے زخموں پر نمک

چھڑکاتا بولا۔۔۔

تو دشمن ہے میرا ارتضیٰ اذہان کو مارنے لپکا۔۔۔

پر تو میرا دوست ہے کیا ہوا جو تو اس لائق نہیں ہے کہ دوست بنایا

جائے پر اذہان رضا سخی بہت ہے جانتے ہو نا گیٹ کی طرف دوڑ لگا

گیا ارتضیٰ اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

چلو نکلتے ہیں واقعی ٹائم کافی ہو گیا ہے رمضیہ نے بھی کہا اور رانیہ

بھی آگئی وہ تینوں صنوبر سے ملیں اور سارے گیٹ کی طرف آ گئے

سہراب بھی ان کے ساتھ آیا صنوبر اندر بڑھ گئی۔۔۔

اذہان گاڑی میں بیٹھا ارتضیٰ کو منہ چڑا رہا تھا ارتضیٰ شیشے پر ہاتھ مارتا

اسے باہر آنے کا بول رہا تھا۔۔۔

بس کر کیوں محلے والوں کو جگانا ہے تو نے کل مل کر سکھا دینا سبق

صائب نے آگے بڑھ کر ارتضیٰ کو پیچھے کیا اور پھر ایک دوسرے سے ملتے وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چل دیے فائقہ کی نانو کو جویریہ اور رفیق صاحب نے گھر چھوڑ دیا تھا فائقہ اور رمضیہ جو صائب چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔

فائقہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی رمضیہ کی نظر اپنے کھسوں پر پڑی تو اسے یاد آیا کہ آج تو اس نے صائب سے پوچھنا تھا پر پھر ذہن سے نکل گیا۔۔۔

صائب۔۔۔

ہممم صائب ڈرائونگ کر رہا تھا۔۔۔

تم نے یہ کھسے لا کر دیے تھے مجھے کس نے کہا تھا تمہیں اور تمہیں میرے پاؤں کا سائز کیسے پتہ ہے رمضیہ حیرت سے پوچھ رہی تھی اور اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ کر صائب ہنسا۔۔۔

تک ہنس کیوں رہے ہو رمضیہ منہ بنا کر گاڑی سے باہر دیکھنے لگی اس دوران شادی رمضیہ اور صائب دونوں ہی فائقہ کی موجودگی کو فراموش کر بیٹھے تھے فائقہ ان کی باتیں سن رہی تھی مگر چپکی پڑی رہی اور آہستہ سے موبائل سے بلوٹوتھ کونیکٹ کرتی سونگ سننے لگی اخلاقیات بھی کسی چیز کا نام تھا اب شوہر اور بیوی کی باتیں سنتی اچھی لگتی وہ۔۔۔

سچ بتاؤں مجھے افق آپی نے کہا تھا کہ تمہارے پاس جاتا نہیں ہے

وقت بھی نہیں تھا کہ تم جا کر لے آتی تو انہوں نے مجھے کہا اور

جہاں تک جوتے کے سائز کی بات ہے تو وہ مجھے بھی نہیں پتہ بس

اندازے سے لایا تھا میں اور میں اندازہ ٹھیک تھا تمہارے بارے میں

اندازے بھی ٹھیک ہوتے ہیں میرے صائب نے مسکراتے ہوئے کہا

رمضیہ جھینپ گئی پھر اسی طرح باتوں باتوں میں وہ گھر بھی پہنچ

گئے۔۔۔۔

اذہان رانیہ کو چھوڑ کر ڈاکٹر خضر کے گھر آیا تھا رپورٹس ان کے پاس

تھیں اذہان ہوسپٹل نہیں گیا لینے تو وہ اپنے ساتھ گھر لے گئے اب

اذہان ان کے گھر آیا تھا اس کا آنے کا ارادہ نا تھا لیکن ڈاکٹر خضر

نے اسے دھماکایا کہ وہ اس کے دوستوں کو دے دیں گے ریپورٹس

بس اسی لیے اذہان آ گیا۔۔۔

آ گئے آخر تم۔۔۔

کوئی اپنی محبوبہ کو بلانے کے لیے بھی ایسے پرانے ہتھکنڈے استعمال نہیں کرتا اذہان کے طنز پر ڈاکٹر خضر ہنسے پر وہ پریشان لگ رہے تھے۔۔۔

نہیں رپورٹس میرے حوالے کریں دیر ہو رہی بہت تھک گیا ہوں اذہان نے ماتھا مسلتے کہا۔۔

ایسے نہیں اندر آؤ پہلے ڈاکٹر خضر نے سختی سے کہا۔۔۔

بتانا ہے تو یہیں بتا دیں رپورٹس میں کیا آیا ہے میگرین ہے یا کیا ہے اذہان زچ ہوا۔۔۔

تم اکیلے نا آتے کسی کو ساتھ لے آتے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو یا دوست کوئی وہ دونوں دروازے میں کھڑے بات کر رہے تھے---

ہاں کسی کو لاتا تا کہ سچ میں مجھے کوئی بیماری نکل آتی اذہان ہنسا---

دیکھو اذہان--

آپ بتا رہے ہیں یا میں جاؤں آپ تو ایسے شو کر رہے ہیں جیسے مجھے کینسر ہو اذہان اب سخت بدمزہ ہوا ڈاکٹر خضر نے اذہان کی آنکھوں میں دیکھا آنکھوں کے ارد گرد حلقے انہیں غور کرنے پر نظر آ رہے تھے---

ہیلو انکل کدھر کھو گئے مانا میں بہت حسین ہوں پر آپ کے ٹائپ کا نہیں ہوں اذہان نے ایک آنکھ ونک کرتے کہا ڈاکٹر خضر سیریس انداز میں اسکو دیکھتے رہے--

اذہان تمہیں----

تمہیں برین ٹیومر ہے ایک دم انھوں نے اذہان کی سماعتوں میں بم پھوڑا اذہان کو لگا اسنے کچھ غلط سنا ہے اذہان ہے یقینی سے ڈاکٹر خضر کا چہرہ دیکھ رہا تھا ڈاکٹر خضر نے آگے بڑھ کر اذہان کا ہاتھ پکڑا اور اندر لگے گئے اذہان نے کوئی مزاحمت نا کی----

"______________________"

#Episode 10

Don't copy-paste my novel without my permissio😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

ایک ہفتہ گزر چکا تھا اذہان کو پتہ چلے کہ اسے برین ٹیومر ہے اور وہ
اس ایک ہفتے میں ناجانے کتنی دوائیاں کھا چکا تھا ڈاکٹر نے سختی سے
منع کیا تھا مگر وہ اذہان ہی کیا جو کسی کی بات مان لے اس کے بال
بھی جھڑنا شروع ہو چکے تھے وہ حتیٰ الامکان کوشش کر رہا تھا کہ کوئی

اسے نوٹس نا لے سکے مگر بیماری ایسی چیز ہے جو کسی سے چھپ نہیں سکتی ڈاکٹر خضر کے پاس وہ اس رات کے بعد سے گیا ہی نہیں انہوں نے کہا بھی تھا کہ اسے احتیاط کی ضرورت ہے دوائیوں سے یہ بیماری ختم نہیں ہو سکتی اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے آپریشن جو ابھی فوری طور پر نہیں کیا جا سکتا کچھ وقت بعد ہی فیصلہ کر سکیں گے کہ ٹیومر کی ساخت ایسی ہے کہ آپریشن کیا جائے اذہان اپنی رپورٹس بھی وہاں کی چھوڑ آیا اور ان کو قسم دے کر آیا تھا کہ وہ کسی کو بھی اذہان کی بیماری کے بارے میں نا بتائیں جب وقت لگے گا وہ خود ہی بتا دے گا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

اذہان یہ تجھے کیا ہوا ہے اور یہ کیپ کیوں کی ہوئی سر پر وہ سب گروپ کی شکل میں کھڑے تھے اذہان ان کی طرف چلا آیا تو فہیم نے پوچھا کلاس کا وقت نہیں ہوا تھا ابھی---

دل کر رہا تھا اذہان نے بیزاری سے کہا---

چھوڑ تجھ پر نہیں سوٹ کر رہی مجھے دے سہراب نے اذہان کے سر سے کیپ لے لی اور جوں ہی اس نے کیپ اتاری اذہان کے سر کے چند بال بھی سہراب نے ہاتھ میں آگئے---

اذہان تمہیں ہئیر فال ہو رہا ہے رمضیہ آگے ہوئی وہ سارے ہی آگے کو کر دیکھنے لگے---

ہاں شاید اب میں تم لوگوں کی طرح بالوں کی ٹریٹمنٹ تھوڑی کرواتا

ہوں جو بال نا اتریں ویسے بھی دادو کہہ رہی تھیں کوئی موسم ہوتا ہے جس میں بال اترتے ہیں اس لیے شاید اتر رہے میرے بھی اذہان نے سہراب کے ہاتھوں کیپ کھینچی اور دوبارہ سر پر ٹکا لی صائب اور رومان غور سے اذہان جو دیکھ رہے تھے وہ کچھ بدلا بدلا سا بھی لگ رہا تھا----

ابے مکھنچو نہیں اچھی لگ رہی تجھ پر ادھر دے ارتضیٰ نے کیپ جھپٹنی چاہی اس پہلے ہی فہیم نے اذہان کے سر پر ہاتھ مارا اور اذہان کی چیخ پر وہ سب حیرت زدہ رہ گئے اور اذہان کو دیکھنے لگے جو سر پکڑے وہیں بیٹھ گیا----

کیا ہوا اذہان صنوبر بوکھلا گئی فائقہ اور رمضیہ بھی فوراً اذہان کو اٹھانے آگے ہوئیں---

ہنسہ اٹینشن لینے کے بہانے سہراب تو جل بھن گیا اتنے دن ہو گئے تھے صنوبر نا اس کی بات سن رہی تھی نا دیکھ رہی تھی اس کی طرف بلکہ یونیورسٹی بھی رمضیہ کے ساتھ آ رہی تھی---

میرا سر افففف میرا سر پھٹ رہا ہے فہیم غنڈے موالی کیا کر دیا تو نے اذہان دہائی دیتا فائقہ اور رمضیہ کا ہاتھ پکڑ گیا---

اذہان اٹھو یہاں سے اس طرح نا بیٹھو رمضیہ اور فائقہ نے اسے اٹھایا ارتضیٰ اور سہراب خونخوار نظروں سے اذہان کو گھور رہے تھے----

تو ٹھیک ہے صائب نے اذہان سے پوچھا---

جلدی پوچھ لیا مرنے کے بعد قبر پر آ کر پوچھ لیتا نا اذہان نے صائب پر طنز کیا---

اللہ نا کرے کیسی باتیں کر رہے ہو اذہان رمضیہ نے دہل کر اذہان کو دیکھا۔۔۔

رضیہ سلطانہ ایک صرف تم سوچتی ہو میرا کہہ دو نا تم پیار کرتی ہو مجھ سے اپنے جلاد شوہر سے مت ڈرو اس کو دیکھ لوں گا میں اذہان رمضیہ کے کان کے پاس آہستہ سے بولا لیکن صائب نے سن لیا۔۔۔

ادھر آ میں اظہار کرتا ہوں نا محبت کا تجھ سے صائب نے اذہان کی گردن پکڑی۔۔۔

تو کیا ہر وقت جلاد بن کر آجاتا ہمارے بیچ اذہان سخت بدمزہ ہوا اور پیچھے ہو گیا۔۔۔

اب کہاں گیا درد اس کا ایویں تماشے ہیں سب فہیم نے اذہان کو

گھورا--

شرم ہے کچھ تم لوگوں میں دیکھو اس کو کتنا درد ہو رہا ہے اسے فائقہ ارتضیٰ پر چڑھ دوڑی---

ہاں ہاں ہم نے گولی مار دی تھی نا اس کو ارتضیٰ کو فائقہ کا بولنا ایک آنکھ نا بھایا---

تم تو بولو ہی مت ورنہ جانتے ہو پھر مجھے فائقہ نے ارتضیٰ کی طبعیت صاف کی ارتضیٰ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا---

اتنا تو بنتا ہے نا تو نے جو کیا تھا اس کے بدلے رومان نے تسلی دی---

چلو اذہان کلاس لینے چلیں اور جیسے ہی فری ہو جاؤ تو ہمارا انتظار کرنا

کوریڈور میں ہی پھر اکھٹے کینٹین چلیں گے آج کا لنچ میری طرف سے

صنوبر نے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے کہا---

زوبیہ اس بھکڑ ہر اپنے پیسے خرچ کرو گی تم سہراب کو صدمہ ہوا صنوبر

نے اسے نظر انداز کر دیا---

تجھے اعتراض کس بات پر ہے اس کا اپنے پیسے خرچ کرنے پر یا

اذہان پر خرچ کرنے پر فہیم نے پوچھا---

مجھے دونوں باتوں پر اعتراض ہے آج تک مجھے تو طعنوں کے علاوہ کچھ نا

دیا اسے لنچ کروایا جا رہا ہے سہراب کی جان کی جل گئی تھی---

تو کیوں سڑ رہا ہے اذہان نے آگ لگائی---

رک تجھے تو میں بتاؤں سہراب اذہان کو مارنے لپکا---

پیچھے رہو خبردار اذہان کو ہاتھ بھی لگایا کم سے کم وہ تم سے تو اچھا ہی ہے نا صرف مزاق کرتا ہے ہم سے یا سیریس بھی ہو تو تمہاری طرح دوسروں کے سامنے ذلیل نہیں کرتا صنوبر نے سرد لہجے میں سہراب سے کہا اتنے دن بعد بھی صنوبر بولی تو کیا بولی---

زوبیہ----

میرا نام صنوبر ہے اور آئندہ مجھے دوسرے نام سے بلانے کی ضرورت نہیں بلکہ تم مجھ مخاطب نہیں کرو گے نا تو وہ زیادہ اچھا ہو گا صنوبر نے سہراب کی بات کاٹتے کہا اور رمضیہ فائقہ کو ساتھ چلنے کا اشارہ دیا اذہان بھی ان کے ساتھ چل دیا مگر نظر بچا کر پیچھے گردن موڑ کر انہیں منہ چڑانا نا بھولا---

مطلب یہ ڈنگر منحوس آدمی مزاق کر رہا تھا یہ آج نہیں بچے گا میرے ہاتھوں سہراب بھپر کر اذہان کے پیچھے لپکا صائب نے جلدی سے اسے پکڑا۔۔

چل کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے حساب کتاب بعد میں چکتا کرنا فہیم نے کہا اور وہ سب بھی کلاس لینے چل دیئے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی تم دونوں گدھوں سے ایک بھی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا وہ شعیب اور خرم پر چیخ رہی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھیں بولنے سے بھی گیا ہے اب یہ اس کے منہ کوئلے ڈالے تھے اس نے مگر میڈم آپ سے غداری نہیں کی اس نے

منہ نا کھولا اور میں نے بھی خرم ے شعیب کی طرف اشارہ کیا تھا لڑکی نے اتنے خوفناک منظر کو سوچتے بے ساختہ جھرجھری لی---

جو بھی تھا تم لوگ اس کے ہاتھ کیسے آ گئے تم لوگ میرے لیے ہی کام کر رہے ہو نا کہیں کسی اور کے کہنے میں تو نہیں ہو وہ مشکوک انداز میں انہیں دیکھنے لگی-----

میڈم ہم نے کیا کر دیا ہے اب آپ جیسے بولتی ہیں ویسے ہی کرتے ہیں خرم بولا کیونکہ شعیب تو بولنے کے قابل رہا نہیں تھا----

بکواس بند کرو اپنی اس سی-بی کے ہاتھ چڑھ گئے ہو تم دونوں اب وہ مجھ تک بھی پہنچ جائے گا وہ پریشانی سے ادھر اُدھر ٹہلتی بولی---

نہیں میڈم ہم نے اسے کچھ نہیں بتایا اور رستم کی کمینہ طبیعت سے

ہر کوئی واقف ہے یہاں سی-بی کو زرا شک نہیں ہوا کہ اس سب کے پیچھے کوئی اور انسان ہے خرم کی بات پر وہ کچھ پر سکون ہوئی مگر پریشانی ابھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی تھی دوسری طرف سی-بی یہ سب سن رہا تھا شعیب کے گریبان میں شرٹ کی اندر کی جانب ایک آلہ لگا ہوا تھا جس سے ان کے گفتگو سی-بی آرام سے سن سکتا تھا----

وہ لڑکی ابھی کوئی بات کرتی کہ اس کا موبائل بج اٹھا---

ہیلو--- ان ناؤن نمبر دیکھ کر پہلے وہ چونکی پر پھر کوئی ایمرجنسی نا ہو یہ سوچ کر کال اٹھالی----

ہائے ہیلو چھوڑو میری بات سنو لڑکی----

کک۔کک۔کون۔۔۔۔۔ کسی مرد کی آواز سن کر اس کا حلق خشک ہونے لگا۔۔۔

اس بات سے مطلب نہیں ہونا چاہیے تمہیں کہ میں کون ہوں بس اتنا جان لو جس انسان کی بربادی تم چاہتی ہو نا میں بھی اس کا سب سے بڑا دشمن ہوں اور دشمن کا دشمن تو دوست ہوتا ہے۔۔۔۔

میں کسی کی بربادی نہیں چاہتی سمجھے اور ہو کون تم وہ غصے سے غرائی تھی۔۔۔

اوہ بے بی ڈول اتنا غصہ مجھے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے کان کھول کر بات سنو ہم سے ہاتھ ملا لو تمہیں تمہاری چیز مل جائے گی اور ہمیں ہماری وہ مرد سرد انداز میں بولا۔۔

کیا گارنٹی ہے کہ تم میرا ساتھ دو گے لڑکی شاید کچھ کچھ رضامندی ظاہر کر رہی تھی----

گارنٹی میری زبان ہے اس سے زیادہ تمہیں اور کچھ نہیں بول سکتا میں وہ شانے اچکاتا بولا---

ٹھیک ہے میں سوچ کر بتاؤں گی اس نے کال بند کر دی پھر شعیب اور خرم کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے---

مجھے تم لوگوں کی ضرورت نہیں ہے اب اپنا حساب کلئیر کرو اور چلتے بنو آج سے نا تم مجھے جانتے ہو نا میں تمہیں اس نے اپنے بیگ میں سے کیسے نکال کر ان کی طرف اچھال دیے---

ممم۔ ممم۔مگر میڈم خرم ممنمنایا اگر وہ انہیں اپنے ساتھ نا رکھتی تو سی-بی

ان کے ساتھ وہی کرتا جو رستم کے ساتھ ہوا تھا نہیں نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتے تھے---

کیا ہے پیسے دے دیے میں نے جاؤ نکلو اب یہاں سے وہ نخوت سے بولی سی-بی نے مٹھیاں بھینچ لی اسے اب تک اس لڑکی کا مقصد سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ چاہتی کیا ہے---

ہم نے بھی اپنے دوست کو بدلہ لینا ہے سی-بی سے خرم نے ایک سانس میں کہہ دیا---

ہمممم---- وہ کچھ سوچنے لگی---

ٹھیک ہے پھر اگر سی-بی سے بدلہ لینا ہے تو وہ تم مجھ پر چھوڑ دو اس کے بدلے تم لوگوں کو ہمارا کام کرنا ہوگا وہ شیطانی مسکراہٹ

کے ساتھ بولی---

ہم---- خرم نے زیر لب دوہرایا--

ہاں ہم میرا پارٹنر جو سی-بی کا سب سے بڑا دشمن ہے اور مجھے سی-بی سے کچھ لینا دینا نہیں مجھے تو صرف ایک انسان سے مطلب ہے جسے جلد میں حاصل کر ہی لوں گی وہ سرد انداز میں بولی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی خرم اور شعیب بھی پیسے اٹھا کر چلتے بنے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کون ہے یہ انسان میرا دشمن جو اس لڑکی کا ساتھ دے رہا ہے سی-بی نے آلہ کان سے نکال کر ٹیبل پر رکھا اور بولا---

یہ وہی ہو سکتا ہے جس نے مجھے بھی کال کی تھی اور اس نے دھمکی

بھی دی ہے کہ سی-بی نے رستم کو مارا ہے اور میں پوری یونی ورسٹی

کے طلباء کی زندگی ختم کر دوں گا ریم نے کہا---

جب تک میں زندہ ہوں کسی بے قصور کے ساتھ ظلم نہیں ہونے

دوں گا مجھے یقین ہے اللہ میرے ساتھ ہے پر اس لڑکی کا مقصد مجھے

ٹھیک سے سمجھ نہیں آ رہا یہ چاہتی کیا ہے جسے حاصل کرنا چاہتی ہے

کہ اتنا گر رہی رہی ہے----

سی-بی میں جانتی ہوں یہ کیا چاہتی ہے ارباب جو کب سے چپ بیٹھی

تھی بول پڑی---

کیا؟؟؟ ریم نے جلدی سے پوچھا---

وقت آنے دو پتہ چل جائے گا آپ کو بھی ارباب نے ریم کو ایک نظر

دیکھا اور سی-بی سے کسی کیا کے بارے میں ڈسکس کرنے لگی ریم

جو ارباب کا انداز بہت برا لگا مگر خاموش رہا جانتا تھا وہ سی-بی کا لحاظ

بھی نہیں کرے گی سی-بی کے سامنے اس کی درگت بنا ڈالے گی

اور سی-بی وہ کون سا اسے بخش دے گا وہ تو سب سے بڑا جلاد

تھا---

افق----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جی امی-- افق کچن میں تھی جب حنا بیگم کی آواز پر کچن سے نکل

ائی---

بیٹا میں مارکیٹ تک جا رہی ہوں کچھ منگوانا ہے تو بتا دو---

نہیں امی اور آپ کیوں جا رہی ہیں رومان آئیں گے تو ان سے منگوا لیجیے گا نا افق نے سہولت سے انکار کرتے ان کو بھی باز رکھنا چاہا۔۔

وہ یونی سے آ کر آفس جائے گا کہاں وقت ہو گا اس کے پاس یہ پاس میں ہی تو ہے مارکیٹ میں آجاؤں گی جلدی ہی تم آؤ دروازہ بند کر لو حنا بیگم نے کہا اور باہر کی طرف چل دیں افق انکار کرنا چاہتی تھی مگر پھر چپ چاپ ان کی تقلید میں قدم بڑھا گئی۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہاں بتاؤ کیا کھاؤ گے صنوبر رمضیہ فائقہ اور اذہان کینٹین آئے تھے جب صنوبر نے اذہان سے پوچھا۔۔۔۔

میں منگوا لیتا ہوں تم لوگ اپنا دیکھ لو اذہان اپنا سر درد نظر انداز کرتا بولا

اور چھوٹو کو آواز لگائی---

اپنے لیے ایک تگڑا سا آرڈر دے کر اذہان کرسی پر پیچھے ہو کر بیٹھ گیا

لڑکیوں نے اپنے لیے چائے اور سموسے منگوا لیے اتنے میں ارتضیٰ

سہراب صائب رومان اور فہیم بھی آ دھمکے----

اذہان میں سوچتا تھا تھوڑی کمینگی کی کوئی حد ہو گی نہیں نا کہیں مگر

آج مجھے پتہ چل چکا ہے کہ تجھ میں کمینگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی

ہے سہراب نے اذہان کو طنزیہ کہا---

نوازش ہے آپ کی کہ آپ کو میری صلاحیت نظر آ گئی اذہان کورنش

بجا لایا شرمندہ ہونا تو سیکھا ہی نہیں تھا اس نے---

نا کیا کر اذہان کیوں ستاتا ہے صائب نے اذہان سے کہا---

نا تو نے پکا قسم کھالی کے کبھی میری سائیڈ نہیں لے گا تو اذہان چلا

اٹھا---

کیا ہو گیا ہے تجھے بہرے نہیں ہیں کم چیخ کیوں رہا ہے فہیم نے

اذہان کی کمر میں دھموکا جڑ دیا اذہان بلبلا اٹھا ارتضیٰ قہقہ مارتے ہنسا

تینوں لڑکیاں جو ان سب کی موجودگی کو فراموش کیے بیٹھی تھیں

ارتضیٰ کے ہنسنے پر انہیں دیکھنے لگیں اتنے میں ان کا لنچ آ گیا صائب

اور رومان نے علاوہ وہ لڑکے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے پہلی بار

نصیب ہو رہا ہو ان کا جنگلی پن وہاں موجود سب سٹوڈنٹس دیکھ رہے

تھے لڑکیوں غصے سے لال پیلی ہوتیں انہیں دیکھ رہی تھیں---

پہلی بار نصیب ہو رہا ہے رمضیہ کی آواز پر ان سب کے ہاتھ

رکے---

شرم نام کی چیز سے واقف بھی نہیں ہو تم لوگ ہر جگہ اپنا جنگلی پن دکھانے کو تیار رہتے ہو فائقہ چیخ اٹھی تھی----

فاختہ دیکھو میں نے کچھ نہیں کیا یہ سارا کھانا میرا تھا یہ سب بھوکے ٹوٹ پڑے میرے کھانے پر میں تو اپنا کھانا بچا رہا تھا اذہان معصوم شکل بنائے بول رہا تھا صائب نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو زردی مائل ہو رہا تھا آنکھوں کے نیچے ہلکے زیادہ گہرے نظر آ رہے تھے---

اذہان تیری طبعیت ٹھیک ہے نا صائب فوراً سے اٹھ کر اذہان کی طرف آیا سب اذہان کو دیکھنے لگے---

ہاں ہاں ٹھیک ہوں میں اذہان نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا---

ادھر دکھا مجھے تو ٹھک نہیں ہے چل ڈاکٹر کے پاس صائب نے اذہان کا ہاتھ پکڑا---

یہ کھانا دیکھ اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گا ویسے بھی میں ٹھیک ہوں اذہان نے کہا---

تو ابھی کہ ابھی چل رہا ہے ہمارے ساتھ سمجھا اب کی بار رومان بولا---

ہاں اذہان تمہارے طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے جاؤ ڈاکٹر کو دکھاؤ

صنوبر اور رمضیہ بھی فکرمندسے اسے دیکھ رہی تھیں---

کچھ نہیں ہوا نا مجھے کوئی بیماری نہیں ہے مجھے کیوں ہاتھ منہ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے کو تم سب اذہان نے غصے سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا

اس کا اتنا شدید رد عمل دیکھ کر ہر کوئی ششدر رہ گیا تھا۔۔۔

اذہان ہم کب کہہ رہے تمہیں کوئی بیماری ہے اللہ نا کرے ایسا کچھ

ہو بس تم ٹھیک نہیں لگ رہے اس لیے کہا ہے ڈاکٹر کے پاس چلو

فائقہ نے اذہان کو سمجھانا چاہا۔۔۔

ٹھیک ہوں میں میری فکر میں دبلا پتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ

کام کرو اپنا اپنا اذہان بکتا جھکتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اسے کیا ہوا ارتضیٰ نے حیرت سے سوال کیا۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے کمینے کا فہیم نے دانت پیسے۔۔۔

نہیں کچھ تو ہوا ہے ایسے تو کبھی ری ایکٹ نہیں کرتا وہ سہراب نے

سنجیدگی سے کہا اور وہ سب اپنی اپنی جگہ سوچنے لگے کہ اذہان کے ایسے

رویے کی وجہ کیا ہے----

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

اذہان گراؤنڈ کی طرف جا رہا تھا جب سامنے سے آتی آیت نور سے اس

کا زور دار تصادم ہوا آیت نور بوکھلا گئی اس کے ہاتھ کتابیں گر گئیں

اذہان غائب دماغی سے آیت نور کو دیکھنے لگا اور اسی چکر میں ناک سے

سے نکلتے خون کو صاف نا کر پایا---

سوری آیت کتابیں جھاڑتی اٹھی جب اذہان نے کہا اور وہ اذہان کی

طرف متوجہ ہوئی لیکن اذہان کی ناک سے نکلتے خون کو دیکھ کر اس کا

دل کانپا---

یہ کیا ہوا ہے آپ کو اذہان آپ ٹھیک ہو نا خون کیوں نکل رہا ہے

آپ کی ناک سے آیت نور نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اذہان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور پینٹ کی جیب سے ٹشو نکال کر ناک پر رکھا ابھی وہ آگے بڑھتا کہ آیت نے روک لیا۔۔۔

آپ کو کچھ ہوا ہے پلیز مجھے بتائیں نا مجھے رونا آ رہا ہے آپ کو ایسے دیکھ کر آیت نور روہانسی ہوتی بولی اور اذہان سمجھ سکتا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے رو دے گی۔۔۔

یہ ایک تکلیف دہ راز ہے آیت اور جو بات تکلیف دیتی ہو اس کا چھپا رہنا ہی بہتر ہے اذہان نے نرمی سے کہا۔۔۔

کس کے لیے تکلیف کا باعث کس سے چھپانا ہے یہ راز میں وعدہ

کرتی ہوں نہیں بتاؤں گی کسی کو آپ پلیز مجھے بتا دیں نا آیت نور ضد کرنے لگی---

نہیں بتا سکتا مجبوری ہے میری پلیز آیت سمجھو میری بات کو اور جاؤ تم جہاں جا رہی تھی اذہان نے آیت نور سے کہتے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھائے---

اگر میں اپنا کوئی راز بتاؤں تو کیا آپ مجھ پر یقین کر کے اپنا راز بتائیں گے آیت نور کی آواز پر اذہان کے قدم رکے مگر وہ مڑا نہیں----

بتائیں نا میرے راز رکھنے والے پارٹنر بنیں گے آپ آیت نور اس کی طرف آئی---

ایسا نہیں ہوتا یہ تو سودے بازی ہے اذہان صاف انکاری ہوا---

سودا نہیں کر رہی میں چلیں آپ مت بتائیے گا پر میرا راز تو سن لیں

پلیز آیت نے منت کی اذہان نے چند پل کچھ سوچا پھر اثبات میں سر

ہلاتے آیت کو اپنے ساتھ گروانڈ میں لے آیا جہاں اس وقت رش نا

ہونے کے برابر تھا دور سے سی-بی یہ منظر دیکھتا اپنا غصہ کنٹرول

کرنے لگا---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

چھوڑیں سی-بی وہ بچہ ہے آپ بیکار میں ٹینشن لے رہے ہیں ویسے

بھی میں نے اس کی نظروں میں عمائزہ کے لیے سی-بی کی ایک

گھوری پر وہ سیدھا ہوا میرا مطلب ہے عمائزہ بہن کے لیے جذبات

دیکھیں ہیں ریم نے دل میں خود کو کوسا کہ سی-بی کے سامنے ہی

کیوں اس کی زبان لڑکھڑاتی ہے---

تمہیں بہت معلوم ہے جذبات کے بارے میں سی-بی نے کڑے تیور سے ریم کو گھورا ریم چپکا ہو بیٹھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تو اس کا مطلب تمہارا نکاح ہو چکا ہے وہ بھی اس ڈان میرا مطلب اس سی-بی سے تم جانتی کیسے ہو اسے تو آج تک کسی نے نہیں دیکھا ہے میں بھی صرف اس کے بارے میں سنا ہے تم نے تو نکاح کی کر لیا ارت جان تو لیتی اس کے بارے میں اس سی-بی سے ہی نکاح ہوا ہے وہی ماسک والا ہی سی-بی نا اسی کی بات کر رہی ہو نا اذہان کی آنکھیں پھٹ گئیں آیت نے زور و شور سے سر ہاں میں ہلایا سی-بی کو پتہ لگ جاتا تو جانے کیا انجام ہوتا---

میں کیسے مان لوں اذہان نے مشکوک انداز میں آیت نور کو دیکھا---

آپ مان لیں نا میں جھوٹ نہیں بول رہی ورنہ مجھے کیا پتہ کہ سی-بی کون ہے آپ خود کی تو کہہ رہے نا اسے کسی نے دیکھا بھی نہیں----

تم تو بہت خطرناک بندے کے پلے باندھ گئی کو اذہان کو یہ بات کسی طور ہضم نہیں ہو رہی تھی-----

اب اتنے بھی خطرناک نہیں ہیں آیت نور برا ہی مان گئی---

اب تم کیا جانو اس کے کام کے بارے میں اذہان بڑبڑایا---

خیر جو بھی ہوا ہو چکا بدلا نہیں جا سکتا آگے کیا سوچا ہے تم نے---

کیا سوچنا ہے ابھی تک تو گھر والوں سے چھپا کر رکھا ہوا ہے میں نے

لیکن آگے پتہ نہیں کیا ہوگا آیت نور بیزاری سے بولی اذہان نے اس کی آنکھوں میں سچائی دیکھی تھی اس لیے لمحے بھر میں اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی اپنی بیماری کے بارے میں آیت نور کو بتا دے---

میرا راز یہ ہے جو مجھے بھی کچھ دن پہلے کی پتہ چلا ہے اذہان کی آواز پر آیت نور چونک کر اسے دیکھنے لگی---

مجھے برین ٹیومر ہے اذہان کسی ڈر خوف کے بنا ہموار لہجے میں بول رہا تھا اور آیت نور گنگ سی اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی---

میرے دوستوں کو میں نہیں بتانا چاہتا وہ دکھی ہو جائیں گے آج تک جن کے چہرے پر میں مسکان لانے کا سبب بنا ہوں انہیں روتا نہیں دیکھ سکتا میں بس اس لیے میں چاہتا ہوں کہ یہ بات چھپی رہے

اذہان آیت نور کو ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو تم میرا یہ راز نا کھولنا---

آپ اس کا علاج کروائیں نا آیت نور نم لہجے میں بولی---

کروا رہا ہوں اذہان نے نظریں چراتے کہا---

آپ ٹھیک ہو جائیں گے نا آیت نور کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے--

ارے پگلی رو کیوں رہی ہو اتنی جلدی نہیں کروں گا یہ بیماری میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور ابھی تو مجھے تمہاری دوست کو بھی تو سدھارنا ہے رات و رات پتہ نہیں کہاں منگنی کروا لی ہے اس نے اذہان نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا---

آپ پلیز اچھے سے علاج کروائیں اپنا اور یہ مرنے مارنے کی باتیں

نہیں کریں پلیز آیت نور روتے ہوئے بولی----

اچھا تم رو نہیں نا دیکھو کیسے جوکر کی طرح لال ناک ہو گئی ہے تمہاری

اذہان نے ہنستے ہوئے کہا آیت نور بھی کھکھلا اٹھی----

اب ہم سیکریٹ پارٹنرز ہیں وعدہ کریں کچھ بھی نہیں چھپائیں گے

آیت نور نے اذہان سے وعدہ لیا---

اوکے وعدہ اور تم بھی وعدہ کرو کبھی مجھ سے کچھ نہ نہیں چھپاؤ

گی---

پکا وعدہ آیت نور نے بھی جھٹ سے وعدہ کر کیا---

چلو اب چلتے ہیں تمہاری ناگن دوست تمہیں ڈھونڈ رہی ہو گی اور میرے

جلاد دوست بھی اذہان نے رہے لہجے میں کہا آیت نور محفوظ سی مسکرا دی اور وہ دونوں کلاس لینے چل دیئے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دیکھو بی بی یہ روز کے ڈرامے نہیں چلیں گے بس بہت ہوا ہم نہیں مانتے تمہارے نکاح کو تمہارا نکاح ہمارے بیٹے سے ہو گا کافی دن بعد آج صائب کا دل چاہ رہا تھا رمضیہ کے ہاتھ کی چائے پینے کا اس لیے وہ رمضیہ کی طرف آیا تھا اس کے تایا تائی ابھی تک یہیں تھے صائب دروازے میں ہی تھا جب رفیق کی آواز صائب کے کانوں میں پڑی اور آج اس نے فیصلہ کر ہی کیا کہ وہ آج سب باتیں کلئیر کر ہی لے گا اس نے سلام کرتے اندر کمرے میں قدم رکھا---

وعلیکم السلام وہ سب سنبھل کر بیٹھے رمضیہ کو دھاڑس ہوئی---

میں سیدھی صاف اور دو ٹوک بات کروں گا میں نے صرف آپ کی عمر کا اور روحیل بابا کے بھائی ہونے کی وجہ سے آپ کو عزت دی لیکن آج نہیں میں وہ سب بھولا نہیں ہوں کہ کیسے آپ نے میرے روحیل بابا کی جان لی صائب کی سرخ انگارہ آنکھیں رفیق پر گڑیں تھیں جبکہ صائب کے الفاظوں پر ان تینوں کو سانپ سونگھ گیا رمضیہ بے یقینی سے اپنے تایا تائی کو دیکھ رہی تھی---

یہ تم کیا کہہ رہے ہو صائب میرے بابا کو کس نے مارا رمضیہ صائب کی طرف آئی---

اوئے میرے باپ پر الزام نے لگا زوبیر صائب کو دیکھتے غرایا---

الزام نہیں ہے یہ سچائی ہے جو اب تک چھپی ہوئی تھی کیونکہ میں خاموش تھا مگر اب نہیں بات اب رمضیہ کی ہے اس کی عزت کی اور میں اس کی عزت پر انگلی اٹھانے کی کسی جرآت نہیں کرنے دے سکتا صائب نے زوبیر کو گھورا اور دوبارہ رفیق کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

آپ نے روحیل بابا کو کال کی تھی نا اور کہا تھا کہ اگر رمضیہ کی شادی آپ کے بیٹے سے نا ہوئی تو آپ اچھا نہیں کریں گے ہے نا آپ نے اپنے مریض بھائی کو حوصلہ دینے کی بجائے اسے مزید تکلیف دی آپ ان کی بیٹی جو کچھ کر نا دیں یہ صدمہ لے کر وہ اس دنیا سے چلے گئے صائب کے لہجے میں دکھ تھا رمضیہ کی آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر بہہ رہے تھے۔۔۔

لڑکے تم حد میں رہو میں نے کوئی زور زبردستی نہیں کی بھائی تھا وہ میرا میں اپنے بھائی کی جان کیسے لے سکتا ہوں رفیق نے رعب سے کہا۔۔۔

آپ نے لی ہے جان آپ کی باتوں سے وہ اتنے دل برداشتہ ہو گئے کہ اپنی پھولوں جیسی بیٹی کو مجھے سونپنے پر مجبور ہو گئے وہ اپنا وقار کھو چکے تھے صرف آپ کی باتوں کی وجہ سے صائب دھاڑا تھا ان تینوں کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے ملازمہ بھی ایک طرف کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

نکلیں میرے گھر سے رمضیہ رندھی آواز میں بولی سب اس کو دیکھنے لگے۔۔۔

بیٹا میری بات---

میں نے کہا نکل جائیں میرے گھر سے رمضیہ رفیق کی بات کاٹ کر حلق کے بل چلائی تھی اس کا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا صائب نے رمضیہ کا ہاتھ تھاما جیسے خاموش دلاسہ دیا ہو---

بدتمیزی نہیں کرو میرے باپ سے زوبیر نے رمضیہ کو غصے سے گھورا---

ابھی صرف بولی ہوں میں ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کروں گی مطلبی لالچی لوگ ہو تم لوگ میرا تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہی ہے تم لوگوں سے تو اچھے یہ غیر ہیں جن سے میرا خون کا رشتہ نہیں مگر یہ ہر اچھے برے میں میرے ساتھ جھڑے رہے ہیں تم نام نہاد

خونی رشتوں کی کوی ضرورت نہیں ہے نکلو یہاں سے ابھی کے ابھی نکلو ورنہ جان سے مار دوں گی میں تمہیں رمضیہ نے زوبیر کو دھکا دیا وہ لڑکھڑا گیا اور سیدھا ہوتے رمضیہ کی طرف بڑھا اس سے پہلے کہ وہ رمضیہ پر ہاتھ اٹھاتا صائب کا ہاتھ اٹھا اور زوبیر کے دائیں گال پر نشان چھوڑ گیا رفیق اور فرزانہ زوبیر کو سنبھالنے لگے----

میری بیوی کی طرف اٹھنے والی نظر برداشت نہیں مجھے اور تو نے ہاتھ اٹھانے کی جرات کی ہاتھ توڑ دوں گا اگر ایسا کوئی گندا خیال بھی تیرے ذہن میں آیا تو اور سنا نہیں رمضیہ نے کہا ہے اس کے گھر سے نکل جائیں اور میں بھی یہی چاہتا ہوں شرافت کا مظاہرہ کریں اور جائیں یہاں سے ورنہ بدماشی مجھے بھی آتی ہے صائب کے ٹھنڈے لہجے پر زوبیر نے جھرجھری لی اور اپنے ماں باپ کو لیے کمرے کی طرف

بڑھا جہاں ان کا سامان پڑا تھا صائب رمضیہ کو لیے ایک صوفے پر

بیٹھا اس کے آنسو صاف کیے اور ملازمہ کو پانی لانے کا کہا۔۔۔۔

صائب رمضیہ کو پانی پلا رہا تھا جب رفیق فرزانہ اور زوبیر وہاں آئے

ہاتھوں میں بیگ پکڑ ہوا تھا۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا بیٹا خوش رہو رفیق نے رمضیہ کے سر پر ہاتھ رکھا رمضیہ

نے منہ پھیر لیا فرزانہ اور زوبیر نفرت سے رمضیہ کو دیکھ رہے تھے مگر

وہ کچھ کر نہیں سکتے تھے کیونکہ صائب کو وہ جان گئے تھے۔۔۔۔

خدا حافظ رفیق نے کہا اور اپنی بیوی بیٹے کے ساتھ وہاں سے نکل گئے

رمضیہ بے آواز روتی رہی صائب جو سمجھ نا آیا جن الفاظ میں تسلی دے

باپ کے بعد ایک تایا تھا جسے رمضیہ کہیں نا کہیں اپنا سمجھتی تھی پر

اس نے بھی غرض کا رشتہ رکھا صائب خاموش تسلی دیتا رہا کہ یہ زخم

ایسا تھا جسے وقت نے ہی بھرنا تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تمہارا کچھ زیادہ ہی وقت گھر میں نہیں گزرنے لگا ارماہا کافی کا مگ لیے

کچھ سے نکلی تو واسع کو عمائزہ کے کمرے سے نکلتا دیکھ انگاروں پر

لوٹ گئی---

چھٹیاں ہیں تو گھر پر ہی رہوں گا واسع نے عام سے لہجے میں کہا--

یہ تم آج کل جن چکروں میں ہو نا سب سمجھ رہی ہوں میں ارماہا تیکھے

چتونوں سے واسع کو گھورتی بولی----

کن چکروں میں ہوں بتانا پسند کرو گی ڈئیر سسٹر واسع نے ارماہا کے

ہاتھ سے کافی مگ لیتے کہا----

یہ میری کافی ہے اپنے لیے خود بناؤ یا اپنی اس چہیتی عمائزہ سے کہو آخر آجکل تو اسی کے ساتھ تمہارا وقت گزرتا ہے ارماہا نے چھیننے والے انداز میں کافی کا مگ واسع سے لیا کافی کے کچھ چھینٹے واسع کے ہاتھ پر گرے---

تمہیں جلن ہو رہی ہے واسع نے ہاتھ جھلاتے پوچھا---

جلن وہ بھی مجھے اور اس عمائزہ سے ڈیئر برو مذاق اچھا کر لیتے ہو ارماہا نے تمسخر اڑایا اور واسع کو سائیڈ پر کرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی واسع کندھے اچکاتا باہر کی طرف بڑھا------

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اتنی چھوٹی سی لڑکی کا نکاح ہو گیا یا اللہ ہم بھی تیرے ہی بندے ہیں

اذہان چھت پر کھڑا تھا اور آسمان کی طرف دیکھتا بولا۔۔

سب ہی ٹھکانے لگ گئے ہیں فہیم اور میں رہ گئے فہیم نے کون سا

شادی کرنی ہے لیکن میں یار میرا کیا قصور ہے میں کیوں ابھی تک

کنوارا گھوم رہا ہوں اذہان ادھر اُدھر ٹہلتا جا رہا تھا۔۔۔

فہیم کو جال کر کے پوچھتا ہوں کیا واقعی وہ کنوارا ہی مرنا چاہتا ہے

اذہان نے کچھ سوچتے اپنا موبائل نکالا اور فہیم کو کال ملائی۔۔۔

کس نے ہڈی تڑوانی ہے میرے ہاتھوں کس نے اپنی خانے بلوائی

ہے فہیم کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر اذہان ایک لمحے کو خاموش ہو

گیا۔۔۔

ابے سالے اٹھ تیرا دوست یہاں پریشان ہے اور تو خواب خرگوش کے

مزے لوٹ رہا ہے شرم کر شرم کر یہ ہے دوستی تو غدار نکلا ہے

اذہان کی ڈرامے بازیاں عروج پر تھیں فہیم نید سے بوجھل آنکھیں

بمشکل کھولے اٹھ کر بیٹھا اور سائیڈ لیمپ آن کیا۔۔۔

اوئے گھامڑ منہ بنا کر تو گھوم رہا ہے ہم سے اور اب تجھے نیند نہیں آ

رہی تو میں کیا کروں میں تجھے لوری سنانے سے تو رہا اب فہیم کا جلا

کٹا جملہ سن کر اذہان نے دانت پیسے۔۔۔

تو اگر میرا دوست نا ہوتا نا تو تجھے بتاتا میں اذہان نے اپنے تئیں دھمکی

دی۔۔۔

جو بھی بتانا ہے صبح بتانا ابھی سونے دے مجھے اور تو بھی سو جا فہیم

دوبارہ سے بیڈ پر لیٹ گیا---

تو مجھے بتا واقعی میں تو نے شادی نہیں کرنی کنوارا جائے گا اس دنیا سے اذہان نے سب کچھ نظر انداز کرتے اپنے مطلب کی بات پوچھی----

یہ آدھی رات کو میری شادی کہاں سے یاد آگئی تجھے فہیم کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں---

بتا نا جو پوچھ رہا ہوں اذہان نے دوبارہ سوال کیا----

نہیں اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے دل کو بھایا تو ہے اک شخص جانے یہ نظر کی لگی ہے یا دل کی لگی فہیم کے کھوئے لہجے پر اذہان کا منہ کھل گیا ابھی اذہان کچھ پوچھتا کہ فہیم نے کال بند کر دی----

مطلب یہ سٹون مین اس کو بھی بھا گیا ہے کوئی اسے تو لوگوں کی

ہڈیاں توڑنے سے فرصت نہیں دل کہاں لگا آیا اذہان جتنا سوچتا جا رہا

تھا اتنا الجھتا جا رہا تھا حیرت سی حیرت تھی جو بڑھتی جا رہی تھی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تم نے مجھے خود سے ملوانے بلایا تھا اب یہ تم مجھے کہاں لے کر جا

رہے ہو وہ اس وقت شیز سے ملنے آئی تھی (سی-بی کا دشمن) صبر کرو

اتنی جلدی نا مچاؤ جہاں لے کر جا رہا ہوں نا تمہیں تم خود سمجھ جاؤ گی

سب شیز پراسرار لہجے میں بولا---

میں نے تمہاری مدد کرنے کی حامی اس لیے بھری ہے کہ مجھے میری

چیز حاصل ہو جائے پھر کسی اور کا کیا مطلب بنتا ہے وہ زچ ہوئی-

مطلب بنتا ہے بہت بڑا مطلب بنتا ہے بی بی تمہیں جو چاہیے تمہیں وہ مل جائے گا مجھے چاہیے مجھے بھی وہ مل جائے گا لیکن اس کے علاوہ ایک اور شخص ہے اسے بھی کچھ چاہیے جو اسے ہم دیں گے اور بدلے میں ہمیں ہماری چیز مل جائے گی شیز کمینگی سے بولا وہ مزید کوئی سوال کرتی کہ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی شیز اسے بھی گاڑی سے اترنے کا اشارہ کرتا خود گاڑی سے اترا وہ بھی اس کی تقلید میں گاڑی سے اتر گئی سامنے نظر پڑتے ہی وہ سناٹے میں آ گئی کیونکہ شیز اسے اور کہیں نہیں بلکہ چوہان مینشن لایا تھا رستم کو تو وہ اچھے سے جانتی تھی اس کا گلا خشک ہونے لگا----

فکر مت کرو ڈارلنگ ہم سہی جگہ آئیں ہیں تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ رستم کی موت کے پیچھے کی اصل کہانی سے ناواقف ہے

شیز نے اس سے کہا---

شٹ اپ میں تمہاری کوئی گرلفرینڈ نہیں ہوں جسے تم ایسے بے ہودہ

نام سے بلا رہے ہو وہ غرائی----

ہاہاہاہاہاہا مزاق کر رہا تھا چلو اندر چلو چوہان صاحب ہمارا انتظار کر رہے

ہوں گے شیز نے قدم آگے بڑھائے اور وہ بھی اس کے پیچھے چل

دی----

وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب چوہان صاحب اور ٹینا وہاں آئے---

کہیے کیسے آنا ہوا تعارف کے بعد چوہان صاحب نے پوچھا ٹینا ابھی تک

انجان نظروں سے شیز اور اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی----

ہمیں بہت افسوس ہے رستم کی موت کا شیز نے کہنا شروع کیا

چوہان صاحب کا چہرہ سرخ ہونے لگا ٹینا ایک دن کھڑی ہو گئی---

کیا بکواس کر رہے ہو میرے بیٹے کی موت کیسا مذاق ہے یہ میرا بیٹا

زندہ ہے وہ ٹھیک ہے بلکل ٹینا نے واس اٹھا کر شیز کی طرف پھینکا

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے اور چوہان صاحب کو دکھنے لگے ایک

لمحہ لگا تھا انہیں سمجھنے میں کہ ٹینا سے یہ خبر چھپائی گئی ہے----

کنیز------ کنیز------

چوہان کی آواز کسی دھاڑ سے کم نہیں تھی---

جی جی صائب جی----

بیگم صاحبہ کو ان کے کمرے میں لے کر جاؤ چوہان صاحب کی بات

پر کنیز جھکے سر سے آگے بڑھی اور ٹینا کو پکڑا جو روتی چلاتی اپنا آپ

بھڑا رہی تھی گالیاں بک رہی تھی----

ملازمہ اور ٹینا کے وہاں سے جانے کے بعد چوہان صاحب شیز کی طرف دیکھنے لگے----

میں سیدھا مدعے کی بات پر آتا ہوں بتاؤ جیسے مدد کرو گے تم میری میرے بیٹے کی موت کا بدلہ لینے میں----

میرے خود کے بہت سے حساب کتاب نکلتے ہیں سی-بی کی طرف اور یہ--- ساتھ اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کی طرف اشارہ کیا اس کا بھی کوئی پرانا حساب نکلتا ہے اس کی طرف اگر ہم تینوں مل کر اسے گھیریں گے تو بہت آسانی سے ہم اپنا اپنا بدلہ لے سکتے ہیں اس سے شیز نے پرجوش ہوتے کہا چوہان صاحب مشکوک نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے

لگے---

کیا گارنٹی ہے تم دونوں مجھے دھوکہ نہیں دو گے---

سر آپ بھروسہ رکھیں میں ساری پلاننگ کر چکی ہوں بس اب عمل کا وقت ہے مجھے جو چاہیے آپ مجھے دے دینا آپ کو جو چاہیے میں آپ کو وہ دے دوں گی وہ سفاکیت سے بولی---

مجھے سی-بی چاہیے چوہان صاحب مٹھیاں بھینچ کر بولے---

مجھے سی-بی کی منکوحہ شیز خباثت سے بولا---

اور مجھے------ وہ لڑکی قہقہ لگا کر ہنسی تھی---

تمہارے پاس سی-بی کا نمبر ہے نا وہ اب شیز سے پوچھ رہی تھی----

ہاں ہے تو تم نے کیا کرنا ہے شیز نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا کہ وہ

کیا کرنا چاہ رہی ہے----

دو تو سہی پتہ چل جائے گا تمہیں اس نے موبائل لیا اور سی-بی جو

کال ملانے لگی----

سی-بی چائے پی رہا تھا جب اس کا موبائل بجا اس نے بنا نمبر دیکھے

کال ریسیو کی---

ہیلو-----

ہیلو----- مسٹر ایلیکس---- سی بی چونکا---

آہاں تو آپ ہیں ویسے کافی دیر لگا دی آپ نے مجھ سے رابطہ کرنے

میں سی-بی شاید پہچان گیا تھا اسے اب حیران ہونے کی باری کال پر

دوسری طرف موجود انسان کی تھی--

مائنڈ بلوئینگ ماننا پڑے گا جتنا تمہارے بارے میں سنا ہے اس سے کیئں زیادہ تیز اور سمارٹ ہو تم وہ محفوظ ہوئی تھی----

جتنا تمہیں لگ رہا ہے نا اس بھی کہیں زیادہ اب سیدھے پوائنٹ پر آؤ کس لیے مجھے فون کیا ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں یہ نمبر تمہارا اپنا نہیں ہے جب بہادر بن کر مجھے فون کرنا ہی تھا تو اپنے نمبر سے کرتی شیز کے نمبر سے کرنے کی وجہ کیا میں سمجھ لوں تم ڈرپوک ہو سی-بی قہقہ لگا اٹھا---

میرا اپنا نمبر ہے یہ وہ چیخی شیز سمجھ گیا سی-بی جان چکا ہے کہ یہ اس کا نمبر ہے کتنی احتیاط کی تھی اس نے لیکن کیا ہوا آخر چھپ تو پایا نہیں وہ----

مجھے تو یہ بھی پتہ ہے تمہارا کب کس وقت کہاں کس کے ساتھ وقت گزرتا ہے سی-بی نے لفظ چبا چبا کر بولے---

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ میں تمہیں اپنی بہادری کے قصے سنانے یا تم سے بزدلی پر لیکچر سننے کو فون نہیں کیا مجھے تم سے ملنا ہے جگہ اور وقت تم طے کر لو وہ بدتمیزی سے بولتی سی-بی کو غصہ دلا چکی تھی----

میں عورت کی بہت عزت کرتا ہوں مگر صرف اسی عورت کی جو عزت کے قابل ہو ملنا تو مجھے بھی ہے تم سے اچھا ہوا تم نے خود ملنے کا کہہ دیا میں تمہیں وقت اور جگہ بتا دوں گا لیکن تم اکیلی آؤ گی اور ہماری ملاقات سیکریٹ رہے گی ورنہ انجام کی زمیدار تم خود ہو گی سی-بی نے سرد انداز میں کہا---

ڈن میری بھی پھر ایک شرط ہے تم اپنے اصل روپ میں آؤ گے جو

تمہارا اصل ہے میں جانتی ہوں سی-بی تمہاری اصلیت نہیں ہے اس

نے اپنی طرف سے سی-بی کی سماعتوں میں بم پھوڑا تھا مگر دوسری

طرف سی-بی دل کھول کر ہنسا تھا----

ادلے کا بدلہ لینا خوب جانتی ہو چلو ٹھیک ہے مانی تمہاری یہ شرط جلد

ہی تمہیں ملنے کا پیغام بھیجوں گا بائے سی-بی نے کھٹ سے کال بند

کی----

اب آئے گا مزہ اب ہو گا اس گیم کا دی اینڈ بہت ہو گیا مجھے جو

چاہیے اب وہ حاصل کر کے رہوں گی کب سے انتظار کر رہی ہوں

لیکن اب اور نہیں اب اس کھیل کا خاتمہ کر کے ہی رہوں گی جس

جس نے مجھے ذلیل کیا ہے ہر اس انسان کو اپنے کیے جا حساب دینا

ہو گا وہ نفرت سے پھنکاری تھی شیز اور چوہان صاحب بھی سرد آنکھوں

سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"_______________________________"

#Episode 11

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

تجھے رات کون سا دورا پڑا تھا میری شادی کا سوال کہاں سے آیا تیرے دماغ میں فہیم نے اسے آڑے ہاتھوں لیا وہ جو ابھی آیت نور کے پاس سے ہو کر آیا تھا رات والی بات ایک بار پھر اس کے ذہن میں آئی---

نہیں تو مجھے بتا تیرا دل کہاں اٹکا ہے زرا سی تجھے چھوٹ کیا دے دی

تو ہاتھوں سے ہی نکل گیا ہے اذہان نے کڑے تیوروں سے فہیم کو گھورا۔۔۔۔

یہ کیا ماجرا ہے ہمیں بھی بتاؤ سہراب کے پوچھنے پر فہیم نے رات کی کتھا ان کے گوش گزار کی اور اب وہ سب اذہان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہاں تم سب تو پاسے لگ گئے ہو پیچھے میں اور فہیم بچے ہیں پرسوں تک تو اسے شادی کرنی نہیں تھی نا ہی اسے کوئی دلچسپی تھی ان سب میں اور کل یہ جناب شاعر بنے ہوئے بتا رہے کوئی ان کو بھی بھا گئی ہے دل لگی جانے کیا کیا بول رہا تھا یہ اذہان تو شروع ہی ہو گیا۔۔۔

کیا بول رہا ہے اذہان فہیم کدھر اٹک گیا تیرا دل صائب نے جانچتی

نظروں سے فہیم کو دیکھا۔۔۔

ابے اس کو تو عادت ہے ایسے ہی پھینکنے کی فہیم نے صاف جان چھڑائی۔۔۔

ہاں مجھے پھینکنے کی عادت ہے اور تجھے چھپانے کی عادت ہے اپنے کاروں سے چھپالے گا ہر بات اب تو بس یہ تھی تیری دوستی تم سب ہی بک ہو گئے ہو ایک میں رہ گیا ہوں کوئی میرا بھی سین آن کرواؤ اذہان نادیدہ آنسو صاف کرتے بولا۔۔۔

بیٹا تو اکیلا نہیں ہے ہم دونوں بھی ہیں ہمیں تو صفا چٹ انکار ہوا ہے ارتضیٰ نے کہا۔۔۔

ہاں اور نہیں تو کیا ان کا دکھ تجھ سے بڑھ کر ہے منگنی والے دن

لڑکی نے ریجیکٹ کر دیا چچچچچچچ صائب نے افسوس کیا۔۔۔

ابے کون سا ریجیکٹ تم لوگ بھی۔۔۔۔اذہان بات مکمل کرتا کہ پیچھے

سے فہیم کے ہاتھ کا نکا پڑتے اس کی زباں جو بریک لگا۔۔۔۔

تجھے ہاتھ کی خارش مٹانے کو میں ہی ملتا ہوں اذہان فہیم کو دھکا دیتے

بولا۔۔

تو کیا کہہ رہا تھا اذہان ہم لوگ کیا سہراب نے اذہان سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں وہ یہ کہہ رہا تھا تم لوگ بھی سنگل لوگوں میں شمار ہو گئے

ہو اس کی طرح اب تم لوگوں میں کوئی فرق نہیں رہ گیا رومان نے

بات سنبھالی اگر اذہان اپنا منہ کھول دیتا تو صنوبر اور فائقہ سے انہیں

کوئی بچا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

کلاس نہیں لینی تم لوگوں نے چلو کوئی اناونسمنٹ بھی ہونی ہے آج صائب نے ان سب کی توجہ دلائی----

ان پتہ نہیں کون سا بن پھوڑنا ہے ہمارے سروں پر فہیم جلا بھنا بولا----

لڑکیاں کہاں ہیں سہراب نے پوچھا---

وہ لائیبریری گئی تھیں اب تک تو کلاس میں چلی گئی ہوں گی ہمیں تو پیچھے چھوڑ کر خود آگے نکلنے کی قسم کھا رکھی ہے انہوں نے اذہان منہ بناتا بولا----

لگتا ہے تو دو دریا پر کھانے کا پروگرام کینسل کروانا چاہتا ہے فہیم نے اذہان کی طرف جھک کر کہا اذہان کے تو جیسے دل پر ہاتھ پڑا تھا---

اللہ نا کرے تیرے منہ میں خاک اذہان دانت پیستے فہیم سے بولا---

تم لوگ کیا کھسر پھسر کر رہے ہو ارتضیٰ مشکوک نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا---

کچھ نہیں چلو نہیں تو سر واجد نے پھر کسی جنم کا بدلہ لیتے کلاس میں گھسنے نہیں دینا اذہان بیزاری سے بولا اور وہ لوگ کلاس کی طرف چل دیے راستے میں فہیم کی نظر آیت نور پر پڑی----

تم لوگ پہنچو میں دو منٹ میں آیا فہیم کھسک گیا----

یہ آج سر واجد سے پٹ کر رہے گا سہراب نے پیشنگوئی کی---

ہمیں کیا خود ہی نمٹے گا اچھا ہے دو چار ہاتھ لگیں اسے تو عقل ٹھکانے آئے اس کی رومان نے کہا جبکہ اذہان فہیم کا آیت نور کے

پاس جانا دیکھ چکا تھا اور جو اس سوچ اس کے دماغ میں آئی تھی اس نے لا حولا پڑھا اور کلاس کی طرف چل دیا۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایکسکیوز می۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت نور عمائزہ کے پاس جا رہی تھی فہیم کے راستہ روکنے پر رک گئی۔۔۔۔

جی۔۔۔ وہ نا سمجھی سے فہیم کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیسی ہو فہیم کو کچھ سمجھ نا آیا تو یہی پوچھ ڈالا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کو کوئی کام تھا آیت نور نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

نہیں کام تو کوئی نہیں وہ بس میں نے کافی مرتبہ آپ کو اذہان نے ساتھ دیکھا ہے نا خیریت مطلب کافی گہری دوستی ہو گئی ہے شاید آپ دونوں میں فہیم چاہ کر بھی اپنا لہجہ سرسری نا رکھ سکا---

آپ کو اس سے مطلب آیت نور نے فہیم کو گھور کر دیکھا----

مجھے ہینتو مطلب ہے فہیم بڑبڑایا---

کیا کہا آپ نے آیت نور نے پوچھا---

کچھ نہیں آپ کہیں جا رہی تھی شاید فہیم نے ٹال دیا---

شاید نہیں یقیناً آیت نور اسے منہ کر دیکھتی وہاں سے چلی گئی---

پٹاخہ ہے پوری دیکھ کر تو لگتا ہے اسے بولنا بھی نہیں آتا فہیم دور جاتی آیت کو دیکھتے خود سے بولا اور اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا جہاں سر

واجد پہلے سے موجود تھے اور یقیناً اب سب جانتے ہی تھے آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سنیے مومنہ بیگم نثار صاحب کو چائے کا کپ پکڑتے بولیں۔۔۔

سنائیں نثار صاحب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں ہمیں رمضیہ کی رخصتی کے لینی چاہیے بچی اکیلی کب تک رہے گی ٹھیک ہے ہم نے اماں جی کو وہاں بھیجا ہے لیکن میرا دل نہیں مان رہا مومنہ بیگم کے لہجے میں فکرمندی تھی۔۔۔۔

کہہ تو آپ بلکل ٹھیک رہی ہیں صائب اور رمضیہ سے بات کر کے دیکھ لیتے ہیں انہوں نے رضامندی دی۔۔۔

ان دونوں کو رہنے دیں اگر ان سے پوچھا تو دونوں نے صاف انکار کر دینا ہے کہ ابھی نہیں کرنی ہم نے ڈگری لینی ہے آپ کے صاحب زادے تو بولیں گے بزنس سٹیبل کرنا ہے مومنہ بیگم صائب کی نقل اتارتی بولیں نثار صاحب ہنس دیئے----

آج آتا ہے صائب تو میں بات کرتا ہوں اس سے وہ چائے پیتے بولے----

جی لازمی کیجیے گا مومنہ بیگم بول کر کچن میں چلی گئیں--

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

کہاں رہ گئی تھی عمائزہ نے آیت نور کا بازو پکڑا---

اذہان کے ساتھ تھی آیت نور نے صاف گوئی سے کہا---

اس شیطان کے ساتھ کیا کر رہی تھی عمائزہ کو خوب تاؤ آیا۔۔۔

مائنڈ یو عمائزہ تم ان کے بارے میں ایسے بات نہیں کر سکتی آیت نور سختی سے بولی۔۔۔۔

تم اس کی وجہ سے مجھ سے ایسے بات کر رہی ہو عمائزہ بے یقینی سے آیت نور کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں کسی کی وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے تم سے ایسے بات کر رہی ہوں تمہیں ہو کیا گیا ہے عمائزہ تم نے کیا کچھ نہیں کیا ان دوستوں کے ساتھ لیکن وہ دیکھو تم سے ہنس کر ملتے ہیں اور تم اب بھی اذہان کے لیے اپنے دل میں بغض پالے ہوئے ہو وہ صرف فن کرتے ہیں وہ بھی لمٹ میں رہ کر زیادہ تر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ

کی شرارتیں کرتے ہیں کبھی دیکھا ہے ان کو کچھ غلط کرتے ہوئے کسی کا دل توڑتے کسی کو رلاتے وہ تو سب کو ہنساتے ہیں اور تم؟؟ تم نے کیا کیا ہمیشہ ان کو غلط سمجھا اور ان کے ساتھ غلط کیا لیکن میں نے ان سے دوسری تمہاری وجہ سے نہیں کی نا ہی میں تمہیں برا لگنے کی وجہ سے ان سے دوستی ختم کر سکتی ہوں آیت نور بول بول کر ہانپ گئی اور آخر میں دو ٹوک بولی۔۔۔ مطلب تم مجھے چھوڑ دو گی عمائزہ نے سرد نظروں سے آیت نور کو دیکھا۔۔۔

میں نے ایسا نہیں کہا سمجھو بات کو عمائزہ وہ سب بہت اچھے ہیں اذہان بھی تم نے شروع دن سے ان کے ساتھ دشمنی کا رشتہ رکھا ہے اس لیے تم بس ایک ہی چیز سوچ رہی کہ وہ برے ہیں اگر انہوں

نے مذاق کیے ہیں تمہارے ساتھ تو تم نے بھی تو کتنا کچھ کیا ہے

ان کے ساتھ اور وہ تمہاری کزن نے جو---

بس ٹھیک ہے زیادہ اس کی طرف داری کرنے کی ضرورت نہیں ہے

عمائزہ نے آیت نور کی بات کاٹ کر درشتی سے کہا----

ٹھیک ہے تم اپنے دماغ سے کچھ بھی سوچتی رہو میں کیا کہہ سکتی

ہوں کلاس میں جا رہی ہوں آنا ہوا تو آ جانا کوئی ضروری اناونسمنٹ ہونی

ہے آج آیت نور عمائزہ کو ایک نظر دیکھ کر کلاس کے لیے چلی گئی

عمائزہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی پھر سر جھٹکتی خود بھی آیت نور کے

پیچھے آ گئی---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ویسے میں سوچ رہی ہوں اذہان کو کھانے کے لیے دو دریاے جاؤں

کیونکہ اس کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہوں گے سہراب اور ارتضیٰ کو

بتانے کے کے لیے فائقہ نے رمضیہ اور صنوبر کو دیکھتے کہا مس حنا

کلاس لے کر جا چکی تھیں اور اب ان سب کو ہال میں جانا تھا----

واقعی کہہ تو سہی رہی ہو اس کے پیٹ میں کوئی بات ٹکتی نہیں ہے

میں ابھی تک حیران ہوں اتنے دن ہو گئے ابھی تک اذہان منہ سے

کچھ پھوٹا کیوں نہیں رمضیہ نے بھی سر ہلاتے کہا----

اس سے پہلے کہ اس کا پیٹ پھٹے ہمیں اسے کھانا کھلا دینا چاہیے

صنوبر بولی----

سنڈے کا پلین کر لیتے ہیں پھر کیونکہ باقی دن تو یونیورسٹی اور گھر کے

کاموں کے چکر میں گھن چکر بنے ہوتے ہیں ہم فائقہ نے پروگرام طے کیا-----

ایک بات تو سوچیں نہیں ہم نے کہ اذہان نے ساتھ ساتھ وہ سارے بھی تو آئیں گے صنوبر نے پریشانی سے کہا---

اس کا بھی کوئی حل نکال لیتے ہیں ابھی اٹھو اور چلو ہال میں پتہ تو چلے کون سا بم گرنے والا ہے اب ہم پر رمضیہ بیزاری سے بولی اور وہ تینوں ہال کی طرف چل دیں-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

تمہیں لگتا ہے یہ ہمارے حق میں کام کرے گی بغیر کسی غلطی کے چوہان صاحب شیز سے بولے----

بلکل مجھے سو فیصد یقین ہے اسے جو چاہیے نا اس کے لیے یہ کسی

بھی حد تک جا سکتی ہے اور اسی چکر میں ہم بھی اپنی مطلوبہ چیز

حاصل کر لیں گے بالفرض اگر یہ اپنی بات سے مکرتی ہے تو بھی اس

نے پاس ہمارا کام کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہو گا جانتے تو

ہیں آپ پھر مجھے بھی شیز خباثت سے بولا---

ہاہاہاہاہا بہت بڑی کتی چیز ہو تم چوہان صاحب سگار سلگاتے

بولے---

کوئی شک وہ بھی کمینی ہنسی ہنسا---

ٹینا میم ٹھیک ہیں شیز نے فوراً سنجیدہ ہوتے پوچھا---

ہاں اس کی بہن کو بلایا ہے میں نے اس سنبھالنے اب میں اندر باہر

دونوں کام نہیں سنبھال سکتا آہستہ آہستہ ٹینا بھی اس حقیقت کو تسلیم کر ہی لے گی کہ رستم نہیں رہا اس دنیا میں چوہان صاحب کا لہجہ نم ہوا شیز نے ترحم آمیز نظروں سے انہیں دیکھا----

میں مانتا ہوں میرا بیٹا آوارہ تھا وہ اتنا برا نہیں تھا کہ اسے یوں بیدردی سے قتل کیا جاتا ایک لڑکی کو اس طرح اغوا کر کے اس سے نکاح کرنا یہ سب وہ خود سے نہیں کر سکتا اس کے دماغ میں یہ باتیں ضرور کسی نے ڈالی ہوں گی وہ پر یقین لہجے میں بولے شیز کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی---

ہم بدلہ لیں گے نا رستم کی موت کا بس ایک بار سی-بی سے اس ک ملاقات ہو جائے باقی کام آسان ہو جائے گا شیز نے ان کی توجہ دوسری طرف لگائی اور پھر وہ آگے کی پلاننگ کرنے لگے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اففففففففف------- عمائزہ ہال کے دروازے پر پہنچی تھی جب

اذہان بھی آندھی طوفان بنا وہاں پہنچا اور ہال کے دروازے میں دونوں نا

زور دار تصادم ہوا عمائزہ کی نظر کے سامنے تارے ناچنے لگے----

اندھے ہو نظر نہیں آتا عمائزہ چیخی---

میں اندھا ہوں تمہیں تو بہت نظر آتا ہے نا تم کی دیکھ کر چل لیتی

اذہان نے اپنا سر سہلایا----

چول انسان غلطی ماننا سیکھی ہے کبھی تم نے جو اب مانو گے عمائزہ

لب بھینچے بولی---

جب تم جانتی ہو یہ بات تو میرے سامنے اس بات کا مطلب اذہان

نے عمائزہ کے سرخ پڑتے چہرے کو گھورتے کہا۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ عمائزہ پیر پٹختی بولی اور ہال کے دروازے سے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔

اکیلے دل نہیں لگے گا میرا تم کمپنی دینے چلو تو ابھی چلنے کو تیار ہوں اذہان نے پیچھے س ہانک لگائی۔۔۔

کیوں تنگ کرتا ہے تو اسے صائب نے پیچھے اذہان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

کہاں تنگ کرتا ہوں صرف جواب دیتا ہوں اذہان معصومیت سے بولا۔۔۔

آیا تو اتنا معصوم چھوڑ دے اب کسی اور کی امانت ہے وہ رومان نے

کہا سہراب فہیم اور ارتضیٰ تو ہال میں جا چکے تھے رومان کی بات پر

اذہان نے چہرے پر سایا سا لہرایا اس نے لب بھینچ لیے پھر بنا کوئی

جواب دیے رومان اور صائب کے ہمراہ ہال میں داخل ہو گیا-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

اسلام و علیکم! سر جہانزیب کی آواز پورے ہال میں گونجی---

و علیکم السلام سارے طلباء و طالبات نے پرجوش انداز میں ان کے

سلام کا جواب دیا----

پہلی بات تو یہ کہ آپ سب کو جہاں اکھٹا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ

ہماری یونیورسٹی گرلز اور بوائز کے درمیان بائیک ریس کا مقابلہ منعقد

کرنے جا رہی ہے جو کہ سینئیرز سٹوڈنٹس کے درمیان ہو گا ایک ہفتے

بعد---

ہووووووووو---- پورے ہال میں طلباء و طالبات کو شور سنائی دے

رہا تھا---

رک جائیں زرا پوری بات سن لیں پہلے مس حنا کی آواز پر پن ڈراپ

سائلنس خاموشی چھا گئی---

بس اب کوئی بری خبر ہی سننے کو ملے گی اذہان کی سرگوشی نما آواز ان

سب دوستوں نے آج اور اذہان کو نظروں ہی نظروں میں خاموش رہنے

کی تنبیہہ کی---

دوسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ دو ہفتے بعد-- مس حنا سانس

لینے کو رکیں اور وہیں تمام طلباء کی بھی سانس رک گئی----

آپ لوگوں کے مد ٹرمز ہیں مس حنا نے بات مکمل کی اور طلباء کی طرف دیکھا جنہیں یہ خبر سن کر سانپ سونگھ چکا تھا اذہان نے اپنے دوستوں کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو "میں نا کہتا تھا بری خبر ہو گی" اب سر واجد کچھ کہہ رہے تھے پڑھائی کے حوالے سے پھر سر جہانزیب نے کہا جس نے بائیک ریس میں حصہ لینا ہے وہ اپنا نام مس فہمیدہ اور سر جلال کو لکھوا دیں اس کے ساتھ ہی سب ٹیچرز وہاں سے چلے گئے اور سٹوڈنٹس ہال سے بھاگنے کے انداز میں نکلے۔۔۔۔

کہہ رہا تھا نا میں تم لوگوں کو تو یقین نہیں ہے مجھ پر اب دیکھ لو اچھی خبر کے ساتھ بری خبر ایسے دیتے ہیں جیسے فرض ہو اذہان کا پارہ ہائی تھا۔۔۔

اب ہو گیا نا۔جو ہونا تھا بدل سکتے ہیں کیا اسے اب تیاری پکڑو اگزیم

کی رمضیہ نے سمجھایا۔۔۔

تم دونوں چلو میرے ساتھ مس فہمیدہ کو نام دینا ہے اپنا میں نے

فائقہ اپنے بیگ میں کچھ تلاشتے بولی پھر خاموشی پر سر اٹھا کر انہیں

دیکھنے لگی۔۔۔

تم لوگ ایسے کیوں گھور رہے ہو؟؟؟.

تم بائیک ریس کے لیے اپنا نام لکھوانے جا رہی ہو صنوبر نے کنفرم

کرنا چاہا۔۔۔

تو اور کس لیے فائقہ نے الٹا اس سے پوچھا۔۔۔

دماغ خراب ہے تمہارا پاگل ہوگئی ہو ہر وقت ایڈونچر کی کیوں سوجھتی

کے تمہیں خبردار اگر تم نے ایسا کیا تو پچھلے بار کی بات بھول گئی ہو اس کے بعد سے اب تک تم نے ہیوی بائیک کو ہاتھ نہیں لگایا اب تم ریس لگاؤ گی ارتضیٰ پھٹ پڑا----

یہ میری زندگی ہے میرے فیصلے ہیں میں بہتر سمجھتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے سمجھے زیادہ میرے باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں دوست بن کر ساتھ نہیں دے سکتے تو مخالف بن کر دشمن بھی نہیں بنو فائقہ نے سرد لہجے میں کہا سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے کسی میں کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی اگر غلط نظریہ ارتضیٰ کا نہیں تھا تو فائقہ بھی اپنی جگہ سہی لگ رہی تھی----

جس نے آنا ہے میرے ساتھ آ جائے فائقہ کہہ کر مڑ گئی اذہان سب سے پہلے اس کے پیچھے بھاگا رمضیہ اور صنوبر نے ارتضیٰ کو دیکھا وہ

سہی تھا لیکن ان کی دوست بھی تو غلط نہیں تھی نا اسے اپنی زندگی کے فیصلے کرنے میں بلکل آزادی تھی اور ایک اچھے دوست کی حیثیت سے انہیں اپنے دونوں دوستوں کو ساتھ رہنا تھا اس لیے وہ ارتضیٰ کو تسلی آمیز نظروں سے دیکھتی فائقہ کے پیچھے چل دیں گی دیں فہیم بھی چلا گیا۔۔۔

اس کی ناراضگی میں اور اصافہ کر دیا ہے تو نے یہ اچھا موقع تھا اسے راضی کرنے کا سہراب نے ارتضیٰ کو دیکھتے کہا۔۔۔۔

دیکھ ارتضیٰ اچھا گمان رکھ پچھلی بار جو ہوا وہ اذہان کی بائیک تھی اور اذہان کو ہوتا اگر وہ چلا رہا ہوتا بائیک پر فائقہ کی قسمت کہ اس دن وہ بائیک اس نے چلائی کاش ایک بار چیک کر لیتے تو ایسا کچھ نا ہوتا اب ہم اگر اس کے ساتھ ہوں گے نا تو اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے

ہم سب انتظام کریں گے اس کی بائیک کو چیک کریں گے اس کا حوصلہ بڑھانے کو موجود ہوں گے تو اسے کچھ نہیں ہو گا اور جیسے تو اس کو کہہ رہا تھا اس طرح وہ تجھ سے اور بدظن ہو جائے گی میرے بھائی صائب نے رسانیت سے سمجھایا رومان اور سہراب نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا۔۔۔

یار مجھے اس کی فکر ہے اس لیے منع کر رہا ہوں میں ورنہ تم لوگ جانتے ہو میرے لیے اس کی خوشی سے بڑھ کر تو کچھ نہیں ہے نا ارتضیٰ بیچارگی سے بولا۔۔۔

چل پھر اب اس بات کو ثابت کر اور اس کو فل سپورٹ کر یقین جان ہماری سپورٹ اسے بہت ہمت دے گی رومان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو اس کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے ہمارے پاس ارتضیٰ نے ان سب کے ساتھ آگے قدم بڑھائے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک نمبر کا گدھا ہے ارتضیٰ میں کہہ رہا ہوں فائقہ وہ جلتا ہے تم سے تمہارے مقبول ہونے سے فہیم نے آگ لگائی---

اور نہیں تو کیا فائقہ کی شہرت سے جلتا ہے وہ کہیں اس سے آگے نا نکل جائے اذہان نے بھی ساتھ دیا---

تم لوگ اپنی آگ اگلتی زبان بند نہیں رکھ سکتے رمضیہ نے گھورا فائقہ البتہ خاموش تھی----

جس دن یہ ہو گیا نا مانو ادھر ٹھنڈ پڑے گی ادھر صنوبر نے دل پر

ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

ابھی جا کر بتاتا ہوں سہراب کو ساری حقیقت اذہان نے بلیک میل

کیا۔۔۔۔

توبہ توبہ اذہان رضا کتنے بڑے بلیک میلر ہو تم صنوبر نے کانوں کو

ہاتھ لگایا۔۔۔

اذہان سنڑے کو ریڈی رہنا دو دریا چلیں گے فائقہ نے اذہان کو دیکھتے

کہا۔۔۔

میں تو ریڈی ہوں ہمیشہ اذہان نے دانت دکھائے فائقہ نے سر

جھٹکا۔۔۔

بس تم اپنا منہ اور پیٹ کھلنے نا دینا کسی کے سامنے صنوبر نے منت

کی---

بے فکر رہو تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہوں اذہان فہیم کے ہاتھ پر ہاتھ

مارتا ہنسا----

فہیم تم بھی اس کے ساتھ مل گئے صنوبر روہانسی ہوئی---

دونوں ایک جیسے ہیں تو ملیں گے ہی رمضیہ نے صنوبر کو تسلی دی

اتنے میں وہ مس فہمیدہ کے پاس پہنچ گئے اور بھاگتے دوڑتے

دوسرے دوست بھی آ گئے فائقہ نے دیکھ کر کچھ نہیں کہا رمضیہ اور

صنوبر خوش ہو گئیں اذہان اور فہیم ان کی طرف لپکے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سی-بی کا میسج کیوں نہیں آیا ابھی تک کیا کروں خود سے کروں میسج

وہ موبائل آن کرتے بولی---

نہیں نہیں ایسا نا ہو مجھے ہی مار دے اس کے غصے سے تو واقف ہوں

میں مجھے انتظار کرنا چاہیے وہ خود ہی رابطہ کر لے گا وہ موبائل صوفے

پر اچھالتی بولی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہاں رانیہ کیا بتاؤں تمہیں میں تو خود حیران ہوں اس سب سے اسی

لیے میں ملنے جا رہی ہوں اصل بات تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گی نا

ارباب کال پر رانیہ سے بات کر رہی تھی اور بات کا پس منظر یہ تھا

کہ ارباب سی-بی سے ملنے جا رہی تھی جب سے اسے پتہ چلا تھا سی-بی

اس لڑکی سے ملاقات کا پلین بنائے بیٹھا ہے تب سے اس کی حیرت

کی انتہا بڑھتی جا رہی تھی---

پر ارباب یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا مجھے اگر کسی کو پتہ چل گیا کسی کو کیا اگر صائب بھائی کو بھنک لگ گئی تو تمہارا کیا حشر ہو گا مجھے یہ بات خوفزدہ کر رہی ہے رانیہ کے لہجے میں خوف تھا----

ارے یار جو بات میں نہیں سوچتی وہ سوچ کر تم کیوں پریشان ہو رہی ہو کچھ نہیں ہو گا فکر نہیں کرو صائب بھائی کو کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا ارباب نے رانیہ کو تسلی دی---

کیا نہیں پتہ چلے گا مجھے صائب کی گمبھیر آواز سن کر ارباب اپنی جگہ سے اچھلی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو صائب کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے جبکہ دوسری طرف رانیہ ڈر کے مارے کال بند کر چکی

تھی---

بھ--بھائی---وہ ارباب کا حلق سوکھ رہا تھا پتہ نہیں کتنی دیر سے وہ

کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا----

ہاں بتاؤ کیا چھپا رہی ہو مجھ سے صائب نے آگے آتے ہوئے

کہا---

آپ کب آئے بھائی ارباب نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے کہا--

ابھی ہی آیا ہوں تمہارے روم سے آواز آ رہی تھی تو سوچا پوچھ لوں میری

ملکہ کیا چھپا رہی ہے اپنے بھائی سے صائب نے جانچتی نظروں سے

اسے دیکھا---

بھائی یہ سیکریٹ ہے ارباب نے کچھ سوچتے کہا---

کیسا سیکریٹ ارباب مجھے صاف صاف بتاؤ کیا کھچڑی پکا رہی ہو تم

صائب سنجیدگی سے بولا---

بھائی میں نے اور رانیہ نے آپکی اور رمضیہ آپی کے لیے سرپرائز پلین

کیا ہے ارباب ممنمنائی--

واقعی؟؟؟؟ صائب کو خوشگوار حیرت ہوئی---

جی ہاں میں اسی بارے میں رانیہ سے بات کر رہی تھی کہ آپ آ گئے

اور رانیہ بیچاری نے ڈر کے مارے کال بند کر دی ورنہ آپ رعب جھاڑ

کر اس سے سب اگلوا لیتے ارباب نے منہ بناتے کہا---

میں آدم خور تو نہیں ہوں کہ میری بہنیں مجھ سے ڈریں اور جب تم

لوگ کوئی غلط کام نہیں کر رہی تو ڈر کس بات کا صائب نے سنجیدگی

سے کہا---

جی بھائی بس آپ کو رانیہ کا پتہ تو ہے---

ہمم چلو کھانا کھاتے ہیں میں فریش ہو کر آتا ہوں صائب نے مسکراتے ہوئے کہا---

نہیں بھائی میں آج رانیہ کے ساتھ لنچ کا پلین بنا چکی ہوں ارباب نے سہولت سے کہا---

میں چھوڑ آتا ہوں چلو صائب نے فریش ہونے کا ارادہ ترک کرتے کہا---

نہیں بھائی ابھی آئے ہیں آپ جائیں فریش ہونے کھانا کھائیں ماما پاپا نے کوئی بات بھی کرنی ہے ضروری آپ سے میں واپسی پر کال کر

لوں گی تب لینے آجائیے گا ارباب نے جلدی سے کہا---

کیا بات کرنی ہے ماما نے صائب حیران ہوا---

نہیں پتہ مجھے لیکن کوئی خاص بات ہے مجھے بھی کچھ نہیں بتایا ارباب نے لاعلمی ظاہر کی---

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں تم دھیان سے جانا اور واپسی پر کال کرنا مجھے میں آجاؤں گا لینے ارباب نے زور زور سے سر اثبات میں ہلایا صائب اسکا سر تھپتھپا کر روم سے نکل گیا---

بچ گئے ارباب نے ٹھنڈی سانس بھری اور سی-بی سے ملنے کے لیے جانے لگی-----

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

نور-----

جی مما-----

بیٹے تمہارے بابا بلا رہے ہیں روزینہ کی آواز پر آیت جلدی سے بیڈ سے اتر کر سلیپرز پہن کر یامین کے روم کی طرف بھاگی----

جی پپا آپ نے بلایا آیت پھولی سانس کے درمیان بولی---

ہاں بیٹا ادھر آؤ یامین نے اپنی باہیں وا کیں---

خیریت ہے نا آج بڑا پیار آ رہا آپ کو آیت مصنوعی حیرت سے بولتی ان کی باہوں میں سما گئی----

کیوں یہ پہلی بار تو نہیں ہے جب ہم اپنی بیٹی کو پیار کر رہے ہیں وہ اس کی شرارت سمجھ گئے تھے----

زید بھائی دیکھیں زرا آیت نور نے زید کو دیکھتے کہا وہ ہنس دیا۔۔۔

بھئی ہماری پرنسز سے تو ہم بھی بہت محبت کرتے ہیں زید نے آیت نور کو محبت پاش نظروں سے دیکھا۔۔۔

اچھا بہت ہو گیا یہ پیا محبت کا مظاہرہ زرا سنجیدہ ہو جائیں اور جس بات کے لیے بلایا نور کو وہ بات کریں روزینہ نے اصل بات کی طرف توجہ دلائی۔۔۔

کون سی بات آیت نور نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

بیٹا دراصل بات یہ ہے کہ میرا ایک دوست جن کو تم بھی جانتی ہو فیصل یامین نے کہنا شروع کیا۔۔۔

فیصل انکل وہی جو آپ کے ساتھ پڑھتے تھے آپ کے بیسٹ فرینڈ

آیت نور کو یاد تھا---

ہاں ہاں وہی وہ اپنی بیٹی اور بیٹے کے رشتے کے لیے ہماری طرف آنا چاہ رہا ہے زید تو راضی ہے اب تمہاری رائے چاہیے ہمیں---

مما میری رائے کیوں آپ اور پاپا بڑے ہیں آپ کا گھر ہے جس کو مرضی اجازت دیں ہم کون ہوتے اعتراض کرنے والے آیت نور بات کا مطلب سمجھے بنا بولی----

بیٹا انھوں نے باتوں باتوں میں مجھ سے اپنے بیٹے کے لیے تمہارا ارادہ ظاہر کیا ہے اور بیٹی کے لیے زید کا اچھی فیملی ہے سلجھی ہوئی سب سے بڑھ کر جان پہچان کے لوگ ہیں یامین نے صاف لفظوں میں کہا اور بیٹے کے لیے کسی کو پسند کا مطلب آیت نور کو بہت اچھے سے

سمجھ آ گیا تھا---

پپا مجھے شادی نہیں کرنی آیت نور نے آنسو بھری نظروں سے یامین کو دیکھا---

ارے میری گڑیا ہم کون سا فوراً سے شادی کر رہے تمہاری ابھی تو صرف بات ہوئی ہے دیکھیں گے ملیں گے سوچیں گے سمجھ آئے گا تو ہی کریں گے رو تو نہیں نا آپ یامین بوکھلا گئے--

آپ منع کر دیں بھائی کی کر دیں شادی مجھے نہیں کرنی آیت نور کے آنسو روانی سے بہہ نکلے----

یہ کیا طریقہ ہوا نور کبھی نا کبھی تو بچے شادی کرنی ہے نا کیا تمہیں کوئی اور پسند ہے روزینہ نے نور کو دیکھتے کہا---

نن۔۔ نہیں نہیں مما آیت نور ایسے گھبرائی جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔۔

پھر کس لیے انکار کر روزینہ کی نظریں ایکسرے کرتی نظر آ رہی تھیں۔۔۔

مما چھوڑیں ابھی اس بات کو رہنے دیں نور کی سٹڈیز کمپلیٹ ہونے دیں اس کے بعد ان سب چکر میں پڑ لیے گا ابھی عمر کیا ہے اس کی پریشان ہو گئی ہے جاؤ نور تم اپنے روم میں جاؤ زید نے کچھ سوچ کر روزینہ سے کہا اور آیت نور کو اشارہ کیا وہ تیزی سے اٹھی اور اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔

زید بیٹا ہم ابھی شادی تو نہیں کر رہے اس کی بس بات کی ہے ایسے

کرے گی وہ تو کیسے چلے گا روزینہ نے کہا۔۔۔

بیگم ہماری بچی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہمارے لیے اگر وہ نہیں راضی تو کوئی زبردستی نہیں کرے گا اس کے ساتھ ہم نے زید پر بھی اپنی مرضی نہیں تھوپی تو نور پر بھی نہیں تھوپیں گے یامین نے دو ٹوک کہا مطلب یہ اشارہ تھا اس بات کا کہ اب اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی اور زید آیت نور سے بات کرنے اس کے کے روم میں آ گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

نور کیوں رو رہی ہو پپا نے کہا ہے نا کوئی زبردستی نہیں ہے ایک بات تھی جو ہوئی اور ختم ہو گئی اب رو نہیں تم آیت کو اونچی آواز سے روتا

دیکھ کر زید کے دل۔پر گھونسا پڑا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ آیت نور اور شدت سے رونے لگی۔۔۔۔

رونا بند کرو نا میری گڑیا دیکھو تم رو گی تو مجھے بھی رونا آ لئے گا جانتی ہو نا تمہیں روتے نہیں دیکھ سکتے ہم زید نے پانی کا گلاس بھرتے آیت نور کی طرف بڑھایا آیت نور نے گلاس تھام ک ایک سانس میں خالی کر دیا اور رونے کی شدت میں کچھ کمی آئی۔۔۔

اب اصل بات بتاؤ تم کیوں پریشان ہو بات اتنی بڑی تو نہیں تھی گڑیا زید نے آیت نے ک سر پر ہاتھ رکھتے پوچھا وہ سگا بھائی نہیں تھا آیت کا لیکن سگوں سے بڑھ کر اس کا خیال رکھتا تھا چھوٹی سی تھی آیت نور جب زید اسے فیڈر بنا کر دیتا اس کو کہانیاں سناتا اس کے لیے

شاپنگ کرتا وہ طرح سے آیت نور اس کے لیے اس کی بیٹی تھی وہ

باپ کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا---

بھائی میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں آیت نور نے لمحوں میں ایک

فیصلہ کیا----

ہاں بتاؤ مین سن رہا ہوں زید نے تسلی دی آیت نور نے حلق تر

کیا---

بھائی------آیت نور ایک ایک کر کے گزرے مہینوں کی روداد زید کو

سناتی گئی پل پل زید کے چہرے کے تاثرات بدلتے گئے----

اور اب میں ان کو پسند کرتی ہوں مجھے ان کا اصل نام نہیں پتہ میں

ان کی اصل حقیقت نہیں جانتی لیکن پھر بھی میں ان کے ساتھ آپنج

زندگی گزارنا چاہتی ہوں آیت نے جھجھکتے ہوئے کہا زید کا چہرہ سپاٹ تھا آیت نور کو ڈر لگنے لگا اگر اس کا بھائی اس سے ناراض ہو گیا اگر اس نے آیت نور کو چھوڑ دیا تو آیت نور تو تباہ ہو جائے گی نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے گی وہ اپنے بھائی کے بنا خوش نہیں رہ سکے گی---

بھائی پلیز مجھ پر غصہ ہوں مجھے بانٹیں لیکن خاموش نا رہیں پلیز بھائی مجھے مت چھوڑیے گا مجھ سے ناراض مت ہوئیے گا آیت نور روتے ہوئے بولی---

اتنا سب کچھ ہو گیا نور اور تم نے ایک بار بھی ہم میں سے کسی کو کچھ نہیں بتایا اتنا کچھ اپنی اکیلی جان پر سہ لیا زید کے لہجے میں دکھ ہلکولے کے رہا تھا اس کی بہن اس کے ہوتے ہوئے کیسے کیسے تکلیف دہ مراحل سے گزری اور اسے پتہ نا چلا----

بھائی میں ڈر گئی تھی بہت ڈر گئی تھی میں مجھے لگا آپ غصہ ہوں گے کوئی میری بات کا یقین نہیں کرے گا آیت نور نے روتے روتے کہا۔۔۔۔

پگلی ہماری جان بستی ہے تم میں ہم کیسے تمہارا یقین نا کرتے تمہاری زندگی کا ایک ایک پل ہمارے سامنے گزرا ہے ہمیں تم پر خود سے بڑھ کر یقین ہے۔۔۔

بھائی مما پپا بہت غصہ ہوں گے جب انہیں پتہ چلے گا آیت نور پریشانی سے بولی۔۔۔۔

نہیں ہوں تم پریشان نا ہو اور ابھی کسی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں وقت دیکھ کر خود بات کروں گا

اور وہ لڑکا سچ میں تم سے نکاح کو نبھانا چاہتا ہے یا صرف وقتی سہارا دیا

ہے اس نے تمہیں زید کی بات پر آیر نور نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

نہیں انہوں نے کہا تھا کہ کسی ہمدردی کی وجہ سے نکاح نہیں کیا

انہوں نے مجھ سے وہ جلدی ہی گھر والوں سے بات کرنے آئیں گے

مین خوش بھی تھی اور خوفزدہ گی آیت نور نے سچائی بتائی۔۔۔۔

اوکے اس لڑکے کا نمبر دو مجھے اس کا شکریہ کرنا بنتا ہے پھر تو جس

نے نا صرف تمہیں رستم جیسے خبیث انسان سے بچایا بلکہ اپنا نام دے

کر اور اس رشتے کو نبھانے کا ارادہ ظاہر کے اس نے ثابت کیا ہے

کہ اس کی تربیت کسی ملکہ نے ہی کی ہے جو عورت کی عزت کرنا

جانتا ہے وہ انسان یقیناً حقدار ہے کہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں زید

نے آیت کے آنسو صاف کرتے کہا آیت نور کا چہرہ خوشی سے کھل

اٹھا اس کے بھائی نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

بھائی وہ پرائیویٹ نمبر سے کال کرتے ہیں آیت نور آہستہ سے

بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جب تمہیں کال آئی کہہ دینا اسے کہ مجھے بات کرنی

ہے چاہے تو تم کروا دینا نہیں تو میرا نمبر دے دینا اسے زید نے

کہا۔۔۔

جی بھائی آیت نور سر ہلاتے بولی۔۔۔۔

چلو اب آرام کرو اور پریشان نہیں ہونا تمہارا بھائی ہے تمہارے ساتھ

ہممم خوش رہو ہمیشہ زید نے آیت نور کے سر پر ہاتھ رکھا اور روم سے

نکل گیا مگر دروازے پر رک کر ارد گرد دیکھنے لگا جیسے وہاں کوئی موجود

تھا پھر سر جھٹکتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سی۔بی کیا کرنا چاہ رہے ہیں آپ اس لڑکی سے کیوں ملنا ہے آپ نے؟؟ ارباب سیدھا سی۔بی کی طرف آئی تھی یہاں سے رانیہ کی طرف جانے کا ارادہ تھا اس کا۔۔۔۔۔

میں اب ڈرامے کا اختتام چاہتا ہوں بہنا سی۔بی کا چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا۔۔۔

میں مل لیتی ہوں پھر ارباب بس کسی طرح سی۔بی کو باز رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ہاں سی۔بی یہ سہی کہہ رہی ہے اس کو ملنے جانے دیں ریم نے زباں

کھولی---

میں جو کر رہا ہوں بہت سوچ سمجھ کر رہا ہوں جب رائے مانگوں تب

منہ کھولنا سی-بی نے ریم کو تنبیہہ نظروں سے دیکھا----

سی-بی آپ کی اصلیت جان جائے گی وہ ارباب زچ ہوئی---

تو کیا ہو گا اب تک بہت سے لوگوں نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے

میرے بارے میں جاننے کا تو کیا وہ سچ ثابت ہوا نہیں نا تو اب بھی

نہیں ہو گا جسٹ چل سی-بی پیزا آرڈر کیا----

مجھے اچھی وائب نہیں آ رہی سی-بی ارباب پریشانی سے بولی----

پریشان نہیں ہو اس کا بھی حل نکال لوں گا میں کچھ نہیں ہو گا یہ

چھوڑو اپنے سکینر بھائی کا بتاؤ میرے خیال میں تو اس وقت وہ گھر پر

ہو گا تم کیسے آئی سی-بی نے ارباب کا دھیان ہٹایا---

بہت طریقے ہیں اس کے پاس دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے

کے ریم کی زبان پھسلی سی-بی نے سرد نظروں سے اسے دیکھا---

ہنہ پھر بھی اس میدان میں تم سے پیچھے ہی ہوں میں ارباب نے

جوابی وار کیا----

چلو کسی میدان میں تو مجھ سے پیچھے ہو مانی تو سہی ریم نے صاف اسے

چڑایا---

بھائی یہ میری دوست سے تعارف چاہ رہا تھا ارباب کی کایا پلٹ بات پر

ریم جھٹکا کھاتے پیچھے ہوا سی-بی نے خونخوار نظروں سے ریم کو

دیکھا-----

تم باز نہیں آؤ گے نا سی-بی دھاڑا----

مم----میم-میں-----

کیا ہوا ریم زبان کو بل آ گیا کیا ارباب معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی

بولی ریم کے دل میں یہ خواہش بہت زور سے جاگی کہ ارباب کی گردن

مروڑ دے---

آج کی رات تم اک ٹانگ پر کھڑے رہو گا ساری رات سی-بی نے ریم

کو سزا سنائی ارباب کو جانے کا اشارہ کیا اور موبائل لے کر باہر نکل

گیا اس کا اعادہ آیت نور کی طرف جانے کا تھا----

چچچچ افسوس پر اس سے زیادہ مجھے خوشی ہے ارباب نے ریم کی حالت

کا مزہ لیتے کہا اور تالی بجاتی وہاں سے چلی گئی ریم کلس کر رہ گیا--

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج مجھے بات کرنی ہے تو کال ہی نہیں کر رہے پتہ نہیں کیا مزاج ہیں ان کے بھی کبھی تو بار بار کال کرتے ہیں اور اب کتنے دن سے کال نہیں کی آیت نور موبائل پکڑے بیٹھی تھی کہ آہٹ پر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی آیت نور کا دل بے ساختہ دھڑکا----

آپ آ گئے سی-بی کھڑکی سے اندر کودا آیت نور ہوش میں آئی اور سی-بی کی طرف بڑھی----

میں نہیں جانتا تھا میری بیگم اتنی شدت سے میرا انتظار کر رہی ہے ورنہ پہلے آ جاتا سی-بی نے گہری نظروں سے آیت نور کو دیکھا وہ سٹپٹا گئی---

نہیں میں تو نہیں کر رہی تھی انتظار آیت نور صاف مکر گئی----

مجھ سے تمہارا جھوٹ چھپ نہیں سکتا کیوں پھر کوشش کرتی ہو سی-بی نے جھٹکے سے آیت نور کو اپنی طرف کھینچا آیت نور کا سر سی-بی کے چوڑے سینے سے لگا وہ گھبرا گئی----

میں نہیں بول رہی جھوٹ آیت نور آہستہ آواز میں بولی---

یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ اس اذہان کے ساتھ بہت دوستی ہو گئی ہے آجکل تمہاری تم جانتی ہو نا مجھے نہیں پسند کسی بھی لڑکے کا تمہارے قریب رہنا پھر بھی یہ غلطی مسلسل کرتی جس رہی ہو تم سی-بی نے آیت نور کے لمبے بالوں سے کھیلتے کہا----

وہ بہت اچھے ہیں آیت نور منمنائی---

ہو گا وہ اچھا لیکن مجھے پسند نہیں کوئی بھی تمہارے قریب آئے سی-

بی دوٹوک بولا---

آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے مجھے آیت نور سی-بی سے دور بیڈ

پر جا کر بیٹھ گئی سی-بی نے اپنی بات کا نظر انداز ہونا شدت سے

محسوس کیا مگر کہا کچھ نہیں اور خود بھی آیت نے کے سامنے بیٹھ

گیا---

بولو کیا بات کرنی ہے سی-بی آیت نور کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ

رہا تھا---

میں نے زید بھائی کو آپ کا بتا دیا ہے آیت نور نے ڈرتے ڈرتے سی-

بی کی طرف دیکھا جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا----

کیا کہا تمہارے بھائی نے؟؟؟

وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں آیت نور آہستہ سے بولی---

ٹھیک ہے نمبر دو کر لوں گا بات سی-بی نے نارمل انداز میں کہا---

آپ کو برا نہیں لگا آیت سی-بی کا چہرہ دیکھتے بولی---

مجھے کیوں برا لگے گا اب میرے لیے آسان ہوگا تمہارے گھر کے کسی فرد سے بات کرنا کیونکہ تم پہلے ہی میرے بارے میں بتا چکی ہو سی-بی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن آیت محسوس نا کر سکی وہ آج بھی ماسک لگائے ہوئے تھا----

انہوں نے مجھ سے آپ کا نام پوچھا مجھے وہ بھی نہیں پتہ جانتے ہیں کتنی شرمندگی ہوئی مجھے ان کے سامنے اور میں نے اپنکو سہی سے دیکھا

بھی نہیں ہوا لوگ کہیں گے کیسی بیوی ہے جس اپنے شوہر کو دیکھا کی نہیں نا اس کے نام سے واقف ہے آیت نور منہ بنا کر بولی----

جلد ہی تمہیں سب پتہ لگ جائے گا میری بلبل سی-بی نے آیت نور کا ہاتھ تھامتے کہا آیت نور جھینپ گئی اور سی-بی اس کی گھبراہٹ کم کرنے کو ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا وہ یکسر بھول چکا تھا کہ وہ یہاں آیت نور پر غصہ کرنے اسے سزا دینے آیا تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب دو دریا آئے تھے کھانا تو اذہان کے لیے تھا مگر باقی سب کیوں پیچھے رہتے بھئی-----

ویسے یہ ڈنر کس خوشی میں دیا جا رہا ہے وہ بھی اس بھکڑ کو سہراب

نے مشکوک نظروں سے فائقہ کو گھورا۔۔۔

ہے بس ہماری کوئی بات تمہیں بھی تو ٹھونسنے کو مل رہا ہے آم کھاؤ گٹھلیاں نا گنو فائقہ نے چپ رہنے کا کہا۔۔۔

مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے ارتضیٰ رومان کی طرف جھک بولا صائب بھی سن چکا تھا۔۔۔۔

یہ بات تو زرا اونچی آواز میں بول تجھے جواب ضرور ملے گا مگر شاید وہ تیرے سوال کے مطابق نہیں ہو گا رومان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا اور ارتضیٰ کو جب بات کا مطلب سمجھ آیا تو ہنس دیا صائب بھی مسکرایا۔۔۔

تم لوگوں کے ہاتھ کون سا خزانہ لگ گیا ہے جو یوں مسکرایا جا رہا ہے

اذہان ان کو دیکھ کر بولا۔۔۔

تیری نظر ہم پر ہی رہتی ہے رومان ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں تو زمانہ خراب ہے بہت کیا پتہ کب کیا ہو جائے نظر رکھنی پڑتی ہے یہ فہیم تو ویسے ہی ہاتھوں سے نکل گیا ہے اذہان نے فہیم کو گھورتے کہا لڑکیاں بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔۔۔

اوئے میں نے کیا کر دیا کر تو رہا ہے آج کل آیت کے ساتھ بہت دوستی ہے تیری خیر ہے نا فہیم نے الٹا اذہان کو رگڑا۔۔

ہاں دوست ہے اپن کی تیرے جو کوئی مسئلہ ہے کیا اذہان نے آنکھیں گھماتے کہا۔۔۔۔

یہ کیا چکر ہے رمضیہ نے پوچھا۔۔۔

کوئی چکر نہیں رضیہ سلطانہ یو نو نا میرا پہلا اور آخری پیار تم ہو صائب نے سخت گھوری سے اذہان کو نوازا اور باقی سب اذہان کی متوقع عزت افزائی دیکھنے کو بے تاب ہوئے----

باز آ جا اذہان مار کھا لے گا کسی دن صائب نے اذہان سے کہا اور رمضیہ کا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف آ گیا اسے رمضیہ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی----

آؤ ہم بھی چلیں سہراب صنوبر کی طرف آیا اور ارتضیٰ فائقہ کی طرف----

تمہیں کہا ہے نا بات مت کرو مجھے مخاطب بھی نہیں کیا کرو سمجھ نہیں آتی ایک بات صنوبر نے تنگ آتے کہا اور خود سائیڈ پر چلی گئی

فائقہ نے بھی ارتضیٰ کو ایسی نظروں سے دیکھا کہ ارتضیٰ خود ہی ایک طرف ہو گیا---

ہاہاہاہاہایاہا پھٹو ہیں ایک نمبر کے فہیم کی ہنسی کی آواز پر وہ دونوں مڑ کر انہیں دیکھنے لگے رومان اور اذہان بھی قہقہے لگا رہے تھے---

پاگل پاگل ہو گئے ہو یا کوئی بھوتنی عاشق ہو گئی ہے جو ایسے دانت نکال رہے سہراب جل کر بولا---

باقی بات تو ٹھیک یہ بھوتنی کیوں عاشق ہو گی جننی بھی تو عاشق ہو سکتی ہے نا خوبصورت سی نازک سی اذہان آنکھیں بند کرتا بولا---

جیسی تیری شکل ہے نا بھوتنی بھی عاشق ہو جائے تو شکر منانا ارتضیٰ نے مذاق اڑایا اذہان ارتضیٰ کو مارنے کے لیے بڑھا ارتضیٰ نے دوڑ لگا

دی رومان فہیم سہراب بھی ان کے پیچھے بھاگے صنوبر اور فائقہ دور سے دیکھتی ہنس رہی تھیں---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رمضیہ ماما اور پاپا چاہتے ہیں اب تمہیں رخصت کروا کر کے آئیں صائب نے محبت پاش نظروں سے رمضیہ کو دیکھتے کہا----

لیکن ابھی تو ہماری سٹڈی------

جانتا ہوں میں نے بھی یہی کہا تھا اور انہوں نے کوئی زبردستی نہیں کہا بس انہوں نے اپنی خواہش ظاہر کی ہے آخری فیصلہ تو تمہارا اور میرا ہی ہو گا صائب نے رمضیہ کا ہاتھ مظبوطی سے تھاما---

اپیا اور ماما پاپا (صائب اور ارباب کی طرح وہ بھی ان کے ماں باپ کو

ماما پاپا کہتی تھی) کی جو بات طے ہو میں اس میں راضی ہوں رمضیہ نے آہستہ آواز میں کہا رمضیہ کا یہ انداز صائب جو خوشی دیتا تھا ورنہ رمضیہ تو ہر وقت لڑنے مرنے کو تیار نظر آتی تھی---

ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا اپپا سے بات کر لیں صائب نے مسکراتے ہوئے کہا ابھی وہ کوئی بات کرتے کہ سب نے دھاوا بول دیا---

گھر نہیں جانا کیا فائقہ نے معنی خیزی سے رمضیہ سے کہا وہ آنکھیں دکھاتی گھور کر دیکھنے لگی---

بس آ ہی رہے تھے ہم صائب نے ماتھا کھجاتے کہا----

چلو اب رومان نے کہا اور وہ سب گھر جانے کے لیے نکل کھڑے

ہوئے-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سی-بی کا میسج----- وہ باہر جا رہی تھی جب اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا اس نے جلدی سے میسج کھولا---

آدھے گھنٹے میں اس لوکیشن پر پہنچو میسج پڑھ کر وہ مسکرائی اسے اپنی جیت نظر آ رہی تھی اصل نتیجہ تو ملاقات کے بعد ہی نکلنا تھا------

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ٹھیک اٹھائیس منٹ بعد وہ اس سنسان جگہ پر پہنچی تھی جہاں کا ایڈریس سی-بی نے اسے بھیجا تھا مٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے بنے تھے اس کے بیچوں بیچ ایک جھونپڑی سی بنی تھی وہ گاڑی سے اتر کر

تیز تیز قدم اٹھاتی اس جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگی وہ گھبرا رہی تھی کہ سی-بی نے اتنی سنسان جگہ کا کیوں انتخاب کیا تھا وہ کیا جانتی نہیں تھی کہ سی-بی اپنی پہچان چھپا کر رہنا چاہتا ہے اسی اثناء میں وہ جھونپڑپٹی کے دروازے تک پہنچ گئی وہ دروازہ وا کرتی اندر آ گئی جہاں ایک کرسی پر کوئی انسانی وجود نظر آ رہا تھا باہر روشنی سے ایک دم اندر آتے اسے کچھ واضح طور پر نظر نہیں آ رہا تھا----

ہیلو کوئی روشنی تو کرو وہ آنکھیں میچ کر کھولتی بولی----

زہے نصیب تو آج ملاقات ہو ہی گئی ہماری میرا کیا مانو تو یہ اندھیرا اپنی آنکھوں میں پڑا رہنے دو دیکھ کر شاید تمہیں صدمہ لگ جائے سی-بی کا سرد لہجہ سنتے اس کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے-----

دد۔دیکھو روشنی کر دو وہ ہکلا گئی۔۔۔

اگر اتنی بیتابی ہو رہی ہے میرا دیدار کرنے کی تو چلو اٹھا ہی دیتے پردہ اپنے چہرے سے ارماہا بی بی سی۔بی نے ایک دم جھونپڑی میں بنا ہوا دان کھول دیا پوری جھونپڑی روشن ہو گئی سی۔بی نے پلٹ کر اسے دیکھا جو پتھر کی بت بنی سی۔بی کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم۔۔۔ وہ حیرت کے جھٹکوں کی زد میں تھی۔۔۔

اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں ارماہا ہوں ؟؟؟ وہ تیر کی تیزی سے اس کی طرف آئی۔۔۔

ابھی تم یہ جان کر شاکڈ ہوئی ہو کہ مجھے تمہارا نام پتہ ہے ابھی تمہیں جب یہ پتہ چلے گا کہ میں تمہارے کن کن کارناموں کے بارے میں

جانتا ہوں تو تم خوشی سے مر ہی نا جاؤ سی-بی نے قہقہ لگایا اور ارماہا کو

اپنا پلان فیل ہوتا نظر آنے لگا------

"______________________________"

#Episode 12

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

تم سی-بی ہو وہ ابھی تک شاکڈ کی کیفیت میں تھی----

اب یقین کرنا نا کرنا تمہارا کام ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں چلو بیٹھ جاؤ پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس کام بتاؤ اتنا فالتو وقت نہیں ہے جو تمہارے لیے اپنا قیمتی وقت برباد کروں سی-بی نے طنزیہ کہا---

ارماہا نے چند لمحے کچھ سوچا اور مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی سی-بی اس کی مسکراہٹ دیکھ کر چونکا مگر چہرہ سپاٹ رکھا----

صاف دو ٹوک بات کروں گی چونکہ تم نے مجھے پندرہ منٹ کا وقت دیا ہے تو ٹھیک ہے اگر تمہیں کوئی سوال کرنا ہے تو کر لو ورنہ میں اپنا کام بتانا شروع کروں گی ارماہا کرسی پر ٹک گئی اب وہ اور سی-بی ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیٹھے تھے-----

صرف ایک سوال ہے میرا رستم کو کیوں استعمال کیا تم نے سی-بی نے پوچھا---

بڑے سمجھدار ہو ان سب کی جڑ ہے جو وہاں ہی سوال کیا ہے چلو

شروع سے بتاتی ہوں تمہیں ارماہا ہنسی----

مجھے صائب چاہیے تھا کسی بھی طریقے سے کچھ بھی کر کے اور میں اسے پچھلے تین سالوں سے جانتی ہوں ان کی دوست کی شادی پر میری صائب سے پہلی ملاقات نہیں تھی----

ایک منٹ صائب کہاں سے آ گیا درمیان میں سی-بی نے اس کی بات کاٹی---

تم نے ایک سوال پوچھنا تھا جو پوچھ لیا اب میری سنو ارماہا نے انگلی اٹھا کر کہا سی-بی مٹھیاں بھینچ گیا---

صائب کو حاصل کرنا تھا میں نے اور میں نے اس کا جھکاؤ رمضیہ کی طرف دیکھا تھا رستم کو میں نے رمضیہ کے پیچھے لگایا لیکن وہ کمینہ

آیت کے حسن پر فدا ہو گیا یہاں بھی میرا فائدہ تھا کیوں کہ مجھے آیت

کو بھی راستے سے ہٹانا تھا اس کی خوبصورتی اسے ہر جگہ نمایاں رکھتی

تھی اور اس کے ہوتے ہوئے میں پس منظر چلی جاتی تھی رستم نے

میرا یہ کام تو کر دیا لیکن وہ تمہارے ہاتھ لگ گیا اور اپنی جان سے گیا

اس سب کے بعد آیت تو میرے راستے سے ہٹ گئی لیکن میرا اصل

مقصد ابھی بھی باقی ہے صائب جسے حاصل کرنے کے لیے میں شیز

اور چوہان صاحب سے ہاتھ ملا چکی ہوں میں ان کا کام کروں گی اور وہ

میرا کام کریں گے ارماہا خاموش ہوئی تو سی-بی نے بھرپور طریقے سے

اسے گھورا۔۔۔۔

مختصراً یہ سارا کھیل تم نے صائب کو حاصل کرنے کے لیے رچایا تھا

سی-بی نے ماتھے پر تیوری چڑھائے پوچھا۔۔۔

بلکل ارماہا گردن اکڑا کر بولی---

اور اس سب میں وہ تمہارا بھائی اور تمہاری کزن بھی شامل ہیں سی-بی نے واسع اور عمائزہ کے بارے میں پوچھا----

تم سے مطلب یہ بات تمہارا جاننا ضروری نہیں وہ بدلحاظی سے بولی

سی-بی نے سر ہلانے پر اکتفا کیا کیونکہ وہ بہت کچھ سمجھ گیا تھا----

تمہارا کام کرنے یعنی صائب کو حاصل کرنے میں شیز اور چوہان تمہاری مدد کریں گے اس کے بدلے انہوں نے کیا مانگا ہے تم سے

سی-بی آگے کو جھکتے بولا---

وہ تمہارا معاملہ نہیں ہے ارماہا ناگواری سے بولی---

ارماہا بی بی یہاں تم میرے رحم و کرم پر ہو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں اس وقت تو شرافت اسی میں ہے کہ تم مجھے بتا دو سی-بی دھاڑا۔۔۔۔

تم مجھ پر چلاؤ مت اور میں تمہارے پاس صرف اس لیے آئی ہوں کہ اگر تم میرا ساتھ دیتے ہو مجھے صائب دینے میں تو میں شیز اور چوہان کو تمہارے قدموں میں لا دوں گی ارماہا نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔

چاہے تم ان کتوں کے ساتھ کام کرو یا میرے سے مدد مانگو تمہیں صائب نہیں مل سکتا رمضیہ سے وہ نکاح کر چکا ہے عنقریب رخصتی ہونے والی ہے سی-بی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو ارماہا چیخی----

آواز نیچی رکھ کر بات کرو تمہارا بھائی یا باپ نہیں ہوں جو تمہاری بدتمیزی برداشت کروں گا سی-بی اس سے زیادہ اونچی آواز میں چلایا----

میں اگر تمہیں بتا دوں کہ چوہان اور شیز نے کیا مانگا ہے تو تم کرو گے میری مدد صائب کو حاصل کرنے میں ارماہا نے پینترا بدلہ سی-بی کا دل چاہا چوہان اور شیز کی قسمت پر ہنسے----

ٹائم اوور ہو گیا ہے اب اپنی تشریف کا ٹوکرا اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے سی-بی نے باہر کا رستہ دکھایا----

صرف چند منٹ کی بات ہے میں خود ہی چلی جاؤں گی میں جو کام کرنے آئی ہوں وہ کیے بنا نہیں جا سکتی ارماہا سوچ کر آئی تھی کہ

سی-بی کو منا کر رہے گی کیونکہ اتنا تو جان گئی تھی وہ کہ آیت کی

حفاظت کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا-----

اوکے فائن جلدی بتاؤ تم پہلے پھر اس کے بعد فیصلہ کروں گا مجھے

تمہاری مدد کرنی چاہیے یا نہیں سی-بی نے اپنی بات اوپر رکھی---

شیز کو سی-بی کی منکوحہ چاہیے اور چوہان کو تم ارماہا جلدی سے بولی

سی-بی کا چہرہ سرخ ہو گیا----

ایسی گھٹیا سوچ اس کے دماغ میں آئی کیسے شاید اسے اپنی زندگی پیاری

نہیں شیز کی بات پر سی-بی اٹھ کھڑا ہوا اور کرسی کو ٹھوکر مارتے پیچھے

کیا ارماہا کا حلق خشک ہونے لگا----

میں تمہیں شیز اور چوہان لا دوں گی تم مجھے صائب دے دو رمضیہ کو

کہیں دور چھوڑ آؤ اور ساتھ ہی ساتھ مجھے ان سب دوستوں کو الگ کرنا ہے ارماہا نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ کی وہ سمجھنے لگی کہ آیت سے پیارا سی-بی کو اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور وہ غلط بھی نہیں تھی----

ٹھیک ہے ڈیل ڈن میں تمہیں صائب دوں گا رمضیہ بھی دور ہو جائے گی ان دوستوں کو بھی ایک دوسرے سے الگ کر دوں گا وہ چند لمحے کے لیے خاموش ہوا ارماہا دل کیا خوشی سے ناچے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رومان آپ کو کیا لگتا ہے فائقہ کو یہ ریس کرنی چاہیے افق رومان کے پاس بیٹھتی پوچھنے لگی رومان حنا کے ساتھ خوشگپیوں میں مصروف تھا

کہ افق کی بات پر اسے مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہاں ضرور کرنی چاہیے اور یہ وہ کافی وقت سے کرتی ا ہی کی نیا تو کچھ نہیں ہے نا اس کے لیے رومان نے اپنی رائے ظاہر کی۔۔۔۔

وہ بات تو ٹھیک ہے لیکن اتنے بڑے حادثے کے بعد اس نے بائیک کو ہاتھ نہیں لگایا اور ان اتنی بڑی ریس میں حصہ لینا افق خاموش ہو گئی۔۔۔۔

بیٹا وہ ایک حادثہ تھا اگر وہ بائیک سے نا ہوتا کسی اور طریقی سے ہوتا وہ فائقہ کی قسمت میں تھا اس میں بائیک کا یا بائیک ریس کا کوئی قصور نہیں ہے حنا کی بات پر رومان اور افق دونوں نے اتفاق کیا تھا۔۔۔

اللہ کرے اب سب خیر خیریت سے ہو افق نے دعا کی رومان اور حنا

نے صدق دل سے آمین کہا۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

یہی سننا چاہتی تھی نا تم سی۔بی کے عجیب سے انداز پر ارماہا نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

تم انتہائی گھٹیا فطرت کی مالک ہو تمہیں کیا لگا میں یہ سب کروں گا میری آیت کی حفاظت کی تم فکر مت کرو رہا چوہان اور شیز ان کو میں کبھی بھی اٹھوا سکتا ہوں تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے مجھے سمجھی اب نکلو یہاں سے دفع ہو جاؤ اپنی مکروہ شکل لے کر سی۔بی نے ارماہا کو استہزاء انداز میں گھورتے کہا۔۔۔۔

تم پچھتاؤ گے سی۔بی بہت پچھتاؤ گے جو کام تم نہیں کرو گے تو کیا

لگتا ہے کوئی بھی نہیں کرے گا بھول ہے تمہاری اور تم پوچھ رہے تھے نا میرا بھائی اور کزن بھی ملیں ہیں میرے ساتھ تو سنو ہاں وہ بھی ملے ہوئے ہیں اور اب ان دوستوں کے ساتھ جو ہو گا نا وہ دنیا دیکھے گی تمہاری آیت بھی اس سب میں پسے گی صرف دیکھنا تم ارماہا چیخ چیخ کر بولتی پیچھے کی طرف ہو رہی تھی---

تم ایک سائیکو ہو ان دوستوں کی بھی حفاظت میں کروں گا تم جاؤ اور کوئی گھٹیا پلان بناؤ سی-بی نے ہاتھ جھلاتے اسے دفع ہونے کا کہا ارماہا پاؤں پٹختی وہاں سے نکلی پر سامنے ہی ارباب کو دیکھ کر ٹھٹکی---

اووووہ تو تم بھی ملی ہوئی ہو تمہارا بھائی جانتا ہے اس کے بارے میں ارماہا شیطانی مسکراہٹ سجائے بولی---

تم نے سنا نہیں بھائی نے کیا بولا ہے دفع ہو جاؤ یہاں سے ارباب نے ارماہا کو دھکا دیا اور خود آگے بڑھ گئ---

دیکھ لوں گی میں تم سب کو دیکھ لوں گی صائب میرا نا ہوا کسی اور کا بھی نہیں ہو گا ان سب دوستوں کو بھی اس سب کا بھگتان بھگتنا پڑے گا اور بکتی جھکتی وہاں سے چلی گئ-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

ہوا ہوا اے ہوا مجھ کو اڑا لے

آجا آجا تو میرے دل کو چرا لے

عشق والے کارڈ پہ

نام میرا لکھا لے

بیچ میں ہی پھنسا ہے بات آگے بڑھا لے

گرلفرینڈ بنا لے-----

اوو گرلفرینڈ بنا لے--

فائقہ اونچی آواز میں گنگناتی جا رہی تھی اور اپنی ہیوی بائیک بھی چمکا رہی تھی---

اے فائقہ باؤلی ہو گئی ہے کیا کب سے گلا پھاڑ رہی ہے---

نانو یار میرے کسی کام سے خوش نہیں ہوتیں آپ فائقہ منہ بنا کر بولی---

اے لو خوش ہوئی تو ہوں ارتضیٰ کے رشتے کے لیے تو نے ہاں کر دی

بہت خوش ہوں میں تیرے اس فیصلے سے وہ مسکراتے ہوئے

بولیں--

ہنہ اس بندر کی وجہ سے خوش ہیں فائقہ بڑبڑائی---

چھوڑیں یہ سب آج کیا بنانا ہے بتائیں رمضیہ کو یہیں بلا لیتی ہوں

آج کھانا ساتھ کھاتے ہیں کیا کہتی ہیں فائقہ نے ان کی رائے لی---

مجھے کیا اعتراض ہو گا بلا لو بھئی کوئی رونق ہی ہو جائے گی اور پھر

طے کر لینا کیا پکانا ہے وہ خوش دلی سے بولیں فائقہ نے اثبات میں

سر ہلایا اور اندر جا کر رمضیہ کو کال کرنے لگی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عمائزہ ارماہا سے کوئی بات ہوئی ہے تمہاری؟؟؟ واسع ارماہا کا پراسرار

انداز دیکھ کر سیدھا عمائزہ کے پاس آیا تھا---

نہیں کس بارے میں عمائزہ کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی نا سمجھی سے واسع کو دیکھنے لگی---

بہت خوش لگ رہی ہے نا آج کافی دن بعد اسے ایسے خوش دیکھا ہے جیسے کوئی خزانہ ہاتھ آگیا ہو اس کے واسع نے تجسس بھرے انداز میں کہا---

ہو گی خوش پھر کسی کے درمیان آگ لگا کر آئی ہو گی عمائزہ بیزاری سے بولی----

یہی ہو سکتا کے ورنہ کسی کی خوشی میں تو وہ خوش ہونے سے رہی واسع ہنستے ہوئے بولا اپنی بہن کی فطرت سے واقف جو تھا----

سہی ہے تم پڑھائی کرو میں چلتا ہوں واسع نے کہا اور عمائزہ کے روم

سے نکل گیا---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سی-بی مجھے پتہ نہیں کیوں لگ رہا ہے کچھ ہے جو بہت غلط ہے کہیں نا کہیں کچھ بہت غلط ہے ریم نے سی-بی کی ارماہا سے جو بھی گفتگو ہوئی وہ جان کر کہا----

کچھ بھی غلط نہیں ہے سب بہت سہی طریقے سے چل رہا ہے اس کا مین ٹارگٹ ہے صائب جسے وہ حاصل کرنا چاہتی ہو اور میں نے اس کی آنکھوں میں جنون دیکھا ہے مجھے حیرانگی اس بات کی ہے کہ اس کی وہ کزن بھی اس کی ہر چال میں شامل ہے سی-بی کو غصے کے ساتھ ساتھ حیرت بھی بے تحاشہ تھی-----

کیا کرے گی وہ اب اس کا اگلا قدم کیا ہو گا ریم نے پوچھا---

کرنا کیا ہے وہ ان دوستوں کو الگ کروانا چاہتی ہے نا صرف یہ بلکہ شیز اور چوہان کے ساتھ مل کر یہ ارادہ کر چکی ہے کہ مجھے چوہان کے حوالے کرے گی اور میری منکوحہ پر بھی ان کی نظر ہے تو کیا میں اتنا بے غیرت ہوں جو اپنی منکوحہ پر کسی کی نظر بھی برداشت کروں جانتے نہیں ابھی یہ مجھے اس رستم کا حال شاید بھول چکے ہیں یہ سی-بی کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا----

اور اس دن جو مجھے شک تھا کہ اذہان کی بائیک کے ساتھ کسی نے چھیڑ چھاڑ کی ہے وہ بھی اس کی چال تھی اذہان کو نقصان پہنچانے کی مگر فائقہ کی قسمت کے اس دن وہ بائیک وہ چلا رہی تھی اگر خدا نا

خواستہ اذہان ہوتا تو جانے کیا ہوتا کم ظلم تو فائقہ کے ساتھ بھی نہیں ہوا سی-بی نے افسوس سے کہا----

اتنا کیسے گر سکتی ہے وہ اور اس کی کزن عمائزہ اذہان پاگل ہے اس کے پیچھے اور وہ لڑکی بھی شروع دن سے انہیں دھوکہ دے رہی ہے وہ شروع دن سے ان دوستوں کے ساتھ دشمنی پالے ہوئے ہے اور آج سے نہیں تین سالوں سے ریم کو اب کچھ کچھ سمجھ آنے لگا تھا---

ہاں اور میری بلبل سے دوستی بھی صرف اس نے مطلب کے لیے رکھی ہوئی تھی کہ آیت معصوم ہے اس کے ساتھ رہ کر یہ معصوم بننے کا ڈھونگ تھا سب سی-بی کا بس نہیں چل رہا تھا عمائزہ جو گولی سے اڑا دیتا----

اب کیا فیصلہ ہے آپ کا سی-بی ریم نے سی-بی سے پوچھا----

ابھی چپ کر کے بس میں تماشہ دیکھ رہا ہوں اور ان کی اگلی چال کا

انتظار کر رہا ہوں اس کے بعد پھر میں جو کروں گا نا ان کو بخشوں گا

نہیں میں صرف دیکھ رہا ہوں کس حد تک جاتے ہیں یہ سی-بی نے

کچھ سوچتے کہا تھا ریم صرف سی-بی کو دیکھ کر رہ گیا-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

کیا ہو گیا ہے تانیہ تجھے بیٹھ جا سکون کر لے کب سے چکر پر چکر لگا

رہی ہے ناور بیگم نے تنگ آ کر کہا وہ کب سے دیکھ رہی تھیں----

اماں جان میرا دل بہت عجیب سا ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے اذہان کی

طبعیت نہیں ٹھیک کتنے دنوں سے آپ بھی دیکھ رہی ہیں نا کمزور ہوتا

جا رہا ہے اور رنگت بھی کیسے پیلی پیلی رہتی ہے اس کی تانیہ بیگم نے اپنی ساس کے پاس بیٹھتے کہا۔۔۔

تو نے کہا تھا نا اسے ڈاکٹر کو دکھائے وہ دکھا کر آیا تو تھا بتا بھی رہا تھا تو خامخواہ ٹینشن نا لے جا کھانے کی تیاری کر باپ بیٹا آتے ہوں گے انہوں نے تانیہ بیگم کو کام لگایا تا کہ کہیں دھیان بٹ جائے ان کا ورنہ وہ ٹینشن لے لے کر اپنی طبیعت بگاڑ لیتی۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

امی زوہیب سے بات ہوئی آپ کی رونق نے ویڈیو کال کی ہوئی تھی۔۔۔۔

نہیں کافی دن کو گئے کوئی خیر خبر نہیں دی انہوں نے جواب

دیا۔۔۔

وہ بتا رہا تھا کہ فہیم کے لیے کوئی لڑکی ہے اس کی نظر میں رونق نے خود ہی بتا دیا۔۔۔۔

دیکھ رونق بات یہ ہے کہ تم دونوں بہن بھائیوں کی بھی ہم نے تم لوگوں کی مرضی سے کی ہے شادی اور اب فہیم بھی جہاں کہے گا ہم وہاں ہی اس کی شادی کریں گے تم دونوں اس کی فکر نہیں کرو رقیہ بیگم نے دو ٹوک کہا۔۔۔

امی ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے یہ تو اور اچھی بات ہے اگر وہ اپنی مرضی سے کرے رونق نے خوشی سے کہا۔۔۔

یونیورسٹی گیا ہوا ہے؟؟؟۔

ہاں آج کوئی ریس بھی ہے تو اس وجہ سے دیر سے آئے گا انھوں نے بتایا----

اور پاپا آفس ہوں گے---

ہاں تمہارے پاپا آفس ہیں چلو بہت کر کی تم نے باتیں اب اب موبائل میرے بچوں کے حوالے کرو مجھے ان سے بات کرنی ہے رقیہ بیگم کے کہنے پر رونق نے ہنستے ہوئے اپنی بیٹی کو موبائل پکڑایا رقیہ بیگم بچوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئیں رونق بھی کبھی کسی بات کی۔ حصے لے لیتی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج بائیک ریس تھی اور شام کا وقت رکھا گیا تھا اس سے پہلے ہی وہ

لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے-----

یار فائقہ مجھے ایک جھولا دو نا ریس سے پہلے صنوبر اس کے سر ہوئی

فائقہ نے فوراً بائیک سٹارٹ کی صنوبر لپک کر فائقہ کے پیچھے بیٹھی باقی

دوست اپنی مستی میں مگن تھے عمائزہ اور آیت نور کے ساتھ آج ارماہا

بھی آئی تھی رمضیہ نے عمائزہ کو ہاتھ ہلا کر اپنی طرف بلایا وہ ارماہا کو

لیے وہیں آ گئی آیت نور بھی ساتھ تھی---

ہیلو ارماہا نے خوش مزاجی سے کہا---

و علیکم السلام رمضیہ نے جواب دیا---

صائب کیسے ہو تم ارماہا نے صائب سے پوچھا رمضیہ کے کان کھڑے

ہوئے---

الحمداللہ صائب یہ کہہ کر چپ ہو گیا ارماہا کے ہونٹوں سے مسکراہٹ تو جیسے چپک ہی گئی تھی آیت اور عمائزہ کو وہ زہر لگ رہی تھی----

اذہان تم ٹھیک ہو تمہاری طبیعت کچھ خراب لگ رہی ہے ارماہا نے ڈائریکٹ اذہان کو مخاطب کی وہ جو ارتضیٰ اور فہیم سے باتوں میں مصروف تھا ارماہا کو دیکھنے لگا--

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے اذہان نے اپنی حیرت چھپاتے کہا---

نہیں وہ تمہاری آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے نظر آرہے ہیں کیا رات بھر سوتے نہیں ہو وہ تو جیسے ایکسرے کر رہی تھی اذہان کا--

ارماہا چھوڑو نا کیا بال کی کھال اتارنے لگ گئی وہ بول رہا ہے ہے نا وہ

ٹھیک ہے تو ٹھیک ہی ہو گا عمائزہ نے ارماہا کے بازو پر ہاتھ رکھا---

جیلسی کی بھی حد ہوتی ہے جو کچھ لوگ پار ہی کر چکے ہیں پر افسوس مانتے بھی نہیں اذہان نے صاف عمائزہ پر چوٹ کی----

ہسنہ جلوں گی وہ بھی تم سے شکل دیکھی ہے تم نے اپنی عمائزہ نے اذہان پر طنز کیا---

یہ دونوں پھر شروع ہو گئے رمضیہ اورآیت نور کی کیفیت ایک جیسی تھی-----

چل آ اذہان کچھ کھانے چلتے ہیں صائب نے اذہان سے کہا وہ یہی طریقہ تھا اذہان کا دھیان ہٹانے میں----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

فائقہ بات سنو صنوبر بائیک پر فائقہ کے پیچھے بیٹھی تھی اور فائقہ بائیک چلا رہی تھی یہ بائیک کا جھولا ایک چکر سے زیادہ لمبا ہو گیا تھا----

ہاں جی سناؤ فائقہ نے صنوبر سے کہا---

مجھے سکھا دو نا ہیوی بائیک چلانا پلیززز صنوبر نے منت کی----

بلکل نہیں مجھے جیجو سے مار نہیں کھانی پہلے ہی اس نمرہ کی وجہ سے سہراب نے تمہیں کیسا ڈانٹا تھا یہ نا ہو اب بھی وہی سب ہو فائقہ نے صاف گوئی سے کہا---

اس کمبخت کو تو چھوڑو ویسے ہی میری ہر بات کو غلط سمجھنا اور انکار کرنا اس کا پسندیدہ کام ہے تم پلیز سکھا دو نا بہن ہو نا میری صنوبر نے سہراب کی عزت کا فالودہ کرتے فائقہ سے کہا فائقہ کے چہرے پر

مسکراہٹ آئی وہ وہ سوچ کر رہ گئی کہ اگر سہراب یہ سب سنتا تو اس

کا کیا ری ایکشن ہوتا سوچ کر ہی فائقہ کا دل چاہا قہقہ مار کر ہنسے----

فائقہ----- صنوبر نے فائقہ جا کندھا ہلایا--

اچھا ٹھیک ہے سکھا دوں گی پر فائنلز کے بعد فائقہ نے حامی بھر

لی----

پرومس کرو فائنلز کے بعد سکھا دو گی صنوبر نے پکا کام کرنا چاہا---

جی پرومس میری جان فائقہ نے وعدہ کر لیا خوشی سے صنوبر کا چہرہ

دمکنے لگا جبکہ دوسری طرف اذہان اپنے پیپٹ کا ہلکا پن دکھاتے ارتضیٰ

اور سہراب کو بتا چکا تھا اس شرط پر کہ وہ اس کو کہیں اچھی سی جگہ

پر کھانا کھلائیں گے تو اذہان انہیں گڈ نیوز سنائے گا پہلے تو وہ مانے نا

پھر اذہان نے ضد کی کہ ان کا ہی فائدہ ہے بعد میں اگر پتہ چلا تو وہ گلہ نا کریں کہ پہلے کیوں نا بتایا انہیں اذہان پر یقین تو نہیں تھا پر رسک لے لیا تھا ان دونوں نے اور اذہان نے فائقہ کی ساری باتیں بھلائے بتا دیا کہ وہ دونوں منگنی شدہ ہیں صنوبر اور فائقہ نے مزہ چکھانے کو یہ سب ڈرامہ کیا ورنہ وہ انگوٹھیاں پہن چکی تھیں صائب فہیم اور رومان کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لیں یا اذہان کا دماغ ٹھکانے لگا دیں ارتضیٰ اور سہراب اپنے بیوقوف بنائے جانے پر ہونق بنے کھڑے تھے رمضیہ نے اذہان کی متوقع عزت افزائی کا سوچ کر جھرجھری لی صنوبر تو اسے پھر چھوڑ ہی دیتی لیکن فائقہ وہ تو اذہان کا بھرکس نکال دیتی عمائزہ آیت اور ارماہا ان سے الگ کھڑی تھیں-----

اذہان تو سچ بول رہا ہے ارتضیٰ نے اذہان کا کندھا ہلایا---

تو ایسے پوچھ رہا جیسے پہلے تو میں نے ہمیشہ جھوٹ ہی بولا ہے اذہان تپ گیا----

اس میں تو کوئی شک بھی نہیں ہے ویسے سہراب کی زبان پھسلی----

تو مرے گا آج میرے ہاتھوں اذہان سہراب کا گلا دبانے پہنچا----

ابے جا سچ بول رہا ہوں میں----

نکل تو آیا بڑا سچ کا دیوتا اذہان نے منہ بنایا--

اپن کہ زندگی کا ایک بڑا سچ تو وہ بھی ہے اذہان نے افسردہ ہوتے کہا

سب نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو عمائزہ کو دیکھ کر وہ سب اذہان کو دیکھنے لگے---

کیا اب ایسے کیوں گھور رہے ہو اذہان جھنجھلا گیا۔۔۔

تو سب چھوڑ روز تجھے نئی محبت ہوئی ہوتی ہے اگنور کر تو یہ بتا فائقہ اور صنوبر کے اس پلین میں تو کیوں شامل ہوا ارتضیٰ نے اذہان کی توجہ اپنی طرف دلائی۔۔۔

بیٹا اذہان تیرے ستارے بڑے گردش میں ہیں آج کل جب جھوٹ بولتا تھا تو سب سچ مان لیتے تھے آج جب سچ بول رہا ہے تو سب جھوٹ سمجھ رہے ہیں ایسے تو تیرا بیڑا کبھی پار نہی لگنے والا اذہان کی رونی صورت دیکھ کر صائب اور رومان کو اس پر ترس آیا وہ اس کی مدد کو آتے کہ فہیم کی آگ لگانے والی فطرت جاگی۔۔۔

مفت یہ کچھ بھی نہیں کرتا اتوار کو جو دو دریا پر ڈنر ٹھونس کر آئے ہو

نا وہ اسی بات کو چھپانے کی شرط تھی اذہان کی جو فائقہ نے مان لی تھی لیکن اس پھٹے ڈھول کے پیٹ میں ٹک نا سکی بات فہیم نے بھانڈا پھوڑا اذہان بھاگنے کی تیاری پکڑنے لگا-----

کمینہ ہے تو ایک نمبر کا چول بھوکے انسان میری فائقہ کو ٹھگ لیا کمبخت ارتضیٰ اذہان کے پیچھے بھاگا سہراب بھی ان کے پیچھے گیا----

ان کو کیا ہوا فائقہ اور صنوبر آ آگئیں فائقہ نے حیرت سے پوچھا----

اذہان کی نون سٹاپ زبان چلنے کا نتیجہ بھگت رہا ہے وہ بولنے سے پہلے جو سوچتا نہیں ہے فہیم نے ہنستے ہوئے کہا---

اور تو نے آگ لگا کر اپنا فرض پورا کیا رومان نے فہیم کے کندھے پر دھپ رسید کی---

وہ تو اپن کا اشٹائل ہے فہیم نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔

مت کر میرے بھائی کسی دن بالوں کی جگہ تو ٹنڈ پر ہاتھ پھیرتا نظر آئے گا صائب نے ہنستے ہوئے کہا فہیم نے منہ بنایا۔۔۔

چلو جاؤ نماز کا ٹائم ہونے والا ہے نماز پڑھو اور ان تینوں کو بھی پکڑو کسی سر کے ہاتھ لگ گئے نا آج بچتا نہیں کچھ ان کا رمضیہ نے کہا اور سب اس کی بات سے اتفاق کرتے نماز کے لیے چلے گئے۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

ہاں سنو میں اپنا کام کرنے والی ہوں کچھ گڑ بڑ ہوئی تو سنبھال لینا ویسے تو میں پکا کام کیا ہے پلان فیل ہونے کی کوئی گنجائش نہیں

ہے مگر پھر بھی احتیاط لازمی ہے ارماہا شیز سے بات کرتی بولی تھوڑی

کی دیر میں بائیک ریس شروع ہونے والی تھی اور اس سے پہلے ہی

اسے اپنا کام کرنا تھا جس کے لیے خاص وہ یہاں آج آئی تھی---

ٹھیک ہے جیسے ہی کام ہو جائے باہر آ جانا میں باہر ہی تناہیتا انتظار

کروں گا اگر یہ پلان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر ہمیں اپنی اپنی منزل

حاصل ہونے میں وقت نہیں لگے گا وہ پرجوش سا بولا-----

ٹھیک ہے کال بند کرو میں جا رہی ہوں ان کے پاس زرا بھی شک ہوا

نا کسی کو تو یہ لوگ یہیں قبر بنا دیں گے میری وہ اندر ہی اندر ڈر بھی

رہی تھی----

کچھ نہیں ہو گا اگر کوئی گڑبڑ ہو تو فوراً سب چھوڑ چھاڑ کر بھاگ آنا جان

بچانا زیادہ ضروری ہے شیز نے فکرمندی ظاہر کی---

اوکے بائے ارماہا نے کال بند کی اور صائب والوں کی طرف آ گئی عمائزہ اور آیت بھی وہیں تھیں-----

اذہان مجھے بائیک ریس سے فارغ ہو لینے دو تمہارے پرزوں کی مرمت تو میں کروں گی فائقہ نے اذہان کو گھورا ان کو پتہ چل گیا تھا اذہان کیا گل کھلا چکا ہے---

دیکھو فائقہ تم دونوں میری دوست ہو تو یہ دونوں بھی میرے دوست ہیں اپنے حصے کی سزا کاٹ ہی لی ہے انہوں نے دیکھو کیسے اتنے سے دنوں میں ان کا انتو سا منہ نکل آیا ہے اذہان مصنوعی روہانسا ہوتا بولا وہ سب تو اس کی ایکٹنگ پر عش عش کر اٹھے---

اپنے ہلکے پیٹ کا الزام ہم پر نا دھر تو ارتضیٰ نے اذہان سے کہا۔۔۔۔۔

اچھا میرا ہلکا پیٹ اور تو نے جو پرسوں کہا تھا اگر اب فائقہ نا مانی تو تو خودکشی کر لے گا فائقہ کے بنا تو تجھے زندگی نہیں گزارنی اذہان ہاتھ نچا نچا کر بولا فائقہ کو حیرت ہوئی اور خوشی بھی کہ ارتضیٰ کو اتنا فرق پڑتا ہے اس کی ناراضگی سے پر یہ خوشی صرف چند لمحوں کی ہی تھی۔۔۔

بیغیرت انسان مریں میرے دشمن میں اتنا پاگل بھی نہیں ہوا کہ اس کی ناراضگی میں موت کو گلے لگا لوں ارتضیٰ نے اذہان کی کمر پر مکا جڑ دیا۔۔۔۔

یہی امید تھی تم سے تمہیں کون سا فرق پڑ سکتا ہے بھلا جری ناراضگی

سے فائقہ نے پاؤں پٹخ کر کہا ارتضیٰ بوکھلایا---

ایسی بات نہیں ہے ارتضیٰ کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ پھر کچھ غلط بول چکا تھا----

فائقہ تمہارے لیے سرپرائز ہے میرے پاس سچی مذاق کے علاوہ پلیز سوری نا اب راضی ہو جاؤ ارتضیٰ نے منت کی---

ارتضیٰ تم اپنا سرپرائز پھر کسی دن دینا ابھی میرے پاس تم سب کے لیے ایک سرپرائز ہے اور مجھے یقین ہے وہ سرپرائز تم لوگوں کو آج سے پہلے کسی نے بھی نہیں دیا ہو گا ارماہا کی آواز پر وہ سب اسے دیکھنے لگے فہیم چونک گیا آیت اور عمائزہ کے کان کھڑے ہوئے---

کیسا سرپرائز رمضیہ ارماہا کی طرف آئی---

ایک منٹ تم سب ایک ساتھ کھڑے ہو جاؤ تو کہ دیکھنے میں آسانی ہو

ارماہا نے سب کو اشارہ کیا وہ بات ماننا تو نہیں چاہتے تھے لیکن جاننا

بھی تھا کہ کیا سرپرائز ہے اس لیے ارماہا کی بات مانتے ایک لائن میں

کھڑے ہو گئے----

کیا دکھانا چاہتی ہو دکھاؤ فائقہ نے سختی سے پوچھا--

دکھانا نہیں سنانا چاہتی ہوں دیکھ تو تم لوگ خود ہی لو گے ارماہا مسکراتی

ہوئی موبائل آن کرنے لگی وہ سب ایک دوسرے کو نا سمجھی سے

دیکھنے لگے----

ارماہا نے اپنے موبائل پر ایک ریکارڈنگ چلائی---

(تم سی-بی ہو وہ ابھی تک شاکڈ کی کیفیت میں تھی----

اب یقین کرنا نا کرنا تمہارا کام ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں چلو بیٹھ جاؤ پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس کام بتاؤ اتنا فالتو وقت نہیں ہے جو تمہارے لیے اپنا قیمتی وقت برباد کروں ٹھیک ہے ڈیل ڈن میں تمہیں صائب دوں گا رمضیہ بھی دور ہو جائے گی ان دوستوں کو بھی ایک دوسرے سے الگ کر دوں گا) ارماہا نے اپنی مرضی کے جملے ایڈٹ کر کے انہیں سنائے تھے چند سیکنڈ کی وہ ریکارڈنگ ان دوستوں کی دنیا ہلانے کو کافی تھی---

یہ آواز---صنوبر بولی---

اس آواز کو وہ لوگ لاکھوں کروڑوں میں پہچان سکتے تھے----

کیسا لگا سرپرائز ارماہا دل جلاتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی وہ سب جھٹکوں

کی زد میں تھے اور یک ٹک اذہان کو گھور رہے تھے---

صائب قدم اٹھاتا اذہان کی طرف آیا سب سانس روکے صائب کو دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اذہان اپنا سر درد جو جانے کتنی دیر سے برداشت کر رہا تھا اس کی برداشت سں باہر ہونے لگا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نا ہلا نا اس نے کچھ کہا بس یک ٹک صائب کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا صائب بلکل اذہان کے روبرو ا کر کھڑا ہو گیا-----

صائب--

چٹاخ------------- اذہان کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے وہ گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے صائب کو دیکھ رہا تھا صنوبر نے اپنی چیخ کا

گلا گھونٹا ہاتھ منہ پر جما دیے----

صائب ارتضیٰ نے صائب کو پکڑا رمضیہ فائقہ فہیم سہراب سب اذہان کو دیکھ رہے تھے وہ ایک ہی جگہ سٹل کھڑا تھا----

کیسے کر سکتا ہے تو ہمارے ساتھ ایسا یہ کیسا مذاق ہے یہ کیسی شرارت ہے میں کوئی چیز ہوں جو تو مجھے یوں کسی کے بھی حوالے کر دے گا اور رمضیہ کو مجھ سے دور کرے گا میری زندگی جسے میں نظر بھر دیکھ بھی نہیں سکتا کہ میرے پیار کی نظر نا لگ جائے میں اسے دیکھ دیکھ کر جیتا ہوں اسی کو مجھ سے دور کرنے کا فیصلہ کیے بیٹھا ہے تو اور ہم دوستوں کو الگ کرے گا کیا ہے یہ سب اذہان کون ہے تو کیا میں جانتا ہوں تجھے نہیں جانتا میں تو میرا دوست نہیں ہو سکتا صائب نے ارتضیٰ سے اپنا آپ چھڑایا اور اذہان کو ایک اور زور دار

چانٹا کھینچ مارا اذہان کا چہرہ سرخ ہو گیا مگر وہ خاموش رہا مجال ہے ایک لفظ جو اس کے منہ سے نکلا ہو یا اس نے صائب جا ہاتھ روکا ہو ارماہا کو اپنا کام مکمل ہوتا نظر آیا وہ وہاں سے کھسک گئی----

پاگل ہو گئے ہو تم پیچھے ہٹو رمضیہ نے صائب کو پیچھے کیا اور اذہان کو اپنے پیچھے چھپانے لگی---

صائب اگر کچھ کہنا ہے تو اس ارماہا کو بولو اس نے ایسی بات کیوں کی اذہان سے صنوبر نے صائب سے کہا---

اس کو میں کیا بولوں اسے کوئی بھی ایرا غیرا کچھ بھی بولے گا تو کیا یہ مان لے گا عقل نہیں ہے کیا اس میں صائب نے اذہان کی طرف اشارہ کرتے کہا----

اذہان کچھ غلط نہیں کر سکتا میں بول رہی ہوں صائب اس پر الزام تراشی بند کرو رمضیہ نے سختی سے کہا۔۔۔

تم بیچ میں مت آؤ رمضیہ میں آج اسے نہیں چھوڑوں گا اس کی ہر شرارت برداشت کی ہر بات مانی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ غلط کرے گا تو میں اس کا ساتھ دوں گا یا تم سب کو دینے دوں گا صائب نے رمضیہ سے سختی سے کہا۔۔۔

اس نے کچھ غلط نہیں کیا سمجھے میں جانتی ہوں یہ میرا اذہان ہے یہ کبھی کوئی کام غلط نیت سے نہیں کر سکتا رمضیہ اونچی آواز سے بولی۔۔۔

رمضیہ پر اس بار اذہان غلط ہے وہ سی-بی جس کا کوئی وجود نہیں

سمجھتے تھے ہم وہ سچ میں اور وہ کوئی اور نہیں یہ ہمارا دوست جو بچپن سے ہمارے ساتھ رہا یہی ہے کیوں سب پہچان نا پائے فائقہ بولی وہ اذہان سے کو غلط سمجھ رہی تھی----

اذہان تو بتا نا کیا سچ ہے دیکھ ہم جانتے ہیں تو غلط نہیں ہے فہیم اذہان سے پوچھنے لگا اذہان کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی لیکن اسے سچائی بتانی تھی اور اس نے ہمت کی سرخ انگارہ آنکھیں عمائزہ پر گاڑے وہ اس ریکارڈنگ کی اصل کہانی بتاتا چلا گیا ان سب نے عمائزہ کو دیکھا----

میں نے کچھ نہیں کیا میں نہیں جانتی وہ میری کزن ہے لیکن اس کے کسی بھی فیل میں اس کے ساتھ میں شامل نہیں ہوں صائب بھائی عمائزہ خوف سے بولی---

تجھے کیا لگتا ہے تیری بات پر کوئی یقین کرے گا سب جانتے ہیں یہاں کہ تو عمائزہ سے بیر پالے ہوئے ہے تو اس کا نام مت لگا اپنے کرتوت چھپانے کے لیے اور شرم نام سے تیرا واسطہ ہی نہیں ہے اذہان رضا لعنت ہو تجھ پر کسی پر گندا الزام لگانے سے پہلے تجھے چاہیے تو چلو بھر پانی میں ڈوب کر مر جاتا صائب کے الفاظ رمضیہ کا دل چیر گئے وہ سب ہی زخمی نظروں سے صائب کو گھورنے لگے

صائب کیوں اتنا پتھر دل بن رہا تھا۔۔۔۔

صائب شرم تمہیں کرنی چاہیے اپنے بھائی جیسے دوست کو مرنے کی بات کرتے تمہارا دل نا کانپا رمضیہ کے آنسو گالوں پر لڑھک گئے۔۔۔۔

بس کریں پلیز بس کر دیں آیت نور برداشت نا کر سکی اور اذہان کے

پاس آئی جو سر پکڑے اب نیچے بیٹھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا اذہان سر کیوں پکڑا ہے کیا ہو رہا ہے تمہیں رمضیہ صنوبر فہیم اذہان کو سنبھالنے لگے۔۔۔۔

کتنے ظالم ہیں آپ دوست ایسے تو نہیں ہوتے میں تو آپ لوگوں کی دوستی پر رشک کرتی تھی اور آپ کیا کر رہے ہیں صائب بھائی آیت نور صائب کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی بولی۔۔۔۔

آیت تم کچھ نا بولا پلیز اس کا حق ہے وہ بول سکتا ہے بھائی ہے میرا چاہے جان سے مار دے اف نہیں کروں گا اذہان بڑی دقت سے بولا۔۔۔

نہیں اذہان اب اگر میں خاموش رہی تو آپ کے ساتھ زیادتی کرنے

والوں میں میرا بھی نام آئے گا آیت نور روتی ہوئی بولی عمائزہ کا دل برا ہوا---

آیت آپ نا بولو بیچ میں آپ کچھ نہیں جانتی صائب نے کچھ نرمی سے کہا----

کچھ نہیں جانتے آپ کچھ بھی نہیں جانتے جس دوست کو آپ مار رہے اسے مرنے کا بول رہے ہیں جانتے ہیں وہ کتنی اذیت میں ہے آیت نور صائب کے سامنے آتے بولی---

آیت تم کچھ نہیں بولو گی تم میری رازدار ہو پلیز نہیں کرنا ایسا اذہان بمشکل بول پا رہا تھا----

نہیں اذہان آپ کے ساتھ یہ سب نہیں ہونے دوں گی میں آیت نور

آنسو صاف کرتی بولی---

جانتے ہیں یہ شخص اس کی حالت دیکھ رہے ہیں درد سے تڑپتا ہوا جانتے ہیں کیوں ہے اس کی یہ حالت آیت نور سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی---

نہیں پلیز آیت اذہان کے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے----

ہاں اس کی طبعیت کچھ دنوں سے خراب ہے لیکن وہ میڈیسن لے رہا ہے پر اس کی طبعیت کا اس سب سے کیا تعلق فائقہ نے پوچھا----

اذہان کی صرف طبعیت نہیں خراب اسے برین ٹیومر ہے آیت نور بولتے بولتے خود رونے لگی ان سب کے سروں پر جیسے آسمان ٹوٹ کر گرا تھا اذہان اونچی آواز سے رونے لگا تھا وہ انسان جو خود بھی ہنستا تھا اور

دوسروں کو بھی ہنساتا تھا آج خود رو رہا تھا دھاڑیں مار مار کر جانتے ہو

کیسا لگتا ہے وہ انسان جو زندگی میں پہلی بار رو رہا ہو ایسی بے بسی نہیں

دیکھی ہو گی جس نے وہ آج اذہان رضا کو دیکھ لیتا اور ایسی بے بسی پر

رو دیتا۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو بولو جھوٹ ہے نا یہ فہیم آیت نور پر چلاتے بولا

سہراب ارتضیٰ صنوبر فائقہ رمضیہ رومان اذہان کے پاس بیٹھ گئے رمضیہ

اذہان کا ہاتھ تھامے ہچکیوں سے روئی صنوبر اور فائقہ بھی رو رہی تھیں

اذہان کے آنسو یہ بتانے کو کافی تھے کہ آیت نور جو کہہ رہی ہے سچ

کہہ رہی ہے اذہان وہ دنیا کا پہلا شخص تھا جو صرف اس لیے رو رہا تھا

کہ اس کے دوستوں کے رونے کی وجہ اس کی بیماری ہے وہ جو ہمیشہ

انہیں خوش رکھتا تھا آج ان کے دکھ کی وجہ بن گیا تھا اذہان نے

رمضیہ کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے تھاما عمائزہ کی آنکھوں میں نمی چمکی

صائب خاموش کھڑا تھا بے یقین ششدر سناٹے میں سینے میں سانس

اٹکنے لگی تھی----

میں جھوٹ نہیں بول رہی یہی سچ ہے آپ لوگوں کو نہیں بتایا انہوں

نے اس لیے کہ آپ سب دکھی نا ہو جائیں اور یہ سی-بی نہیں ہیں

اس بات کی قسم میں کھاتی ہوں اور ارماہا نے جو کچھ سنایا ہے وہ سب

بھی اذہان نے کسی مجبوری کے تحت کیا ہو گا اور کس پر یقین کر

رہے ہیں آپ اس ارماہا پر جس نے-----

فائقہ ریس کا ٹائم ہوگیا ہے سب آ رہے ہیں آہستہ آہستہ چلو عمائزہ

نے آیت نور کی بات کاٹ دی آیت نور نے خونخوار نظروں سے عمائزہ

کو دیکھا-----

مجھے نہیں لگانی کوئی ریس چلو اذہان کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتے ہیں فائقہ صاف مکر گئی---

نہیں تم اپنی ریس نا چھوڑو جاؤ فائقہ میں ٹھیک ہوں اذہان رمضیہ کے سہارے سے کھڑا ہوا----

ہاں فائقہ تم جاؤ ریس کے لیے ہم اسے لے جاتے ہیں ہوسپٹل فہیم نے کہا اور اذہان کے ضد کرنے پر فائقہ کو مانتے بنی صنوبر سہراب صائب عمائزہ آیت وہیں تھے رمضیہ فہیم رومان اور ارتضیٰ اذہان کو لے کر ہوسپٹل نکل گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب بائیک ریس ہوئی تو فائقہ بہت برے طریقے سے ہار گئی تھی یہ اتنے سالوں میں پہلی بار تھا جب فائقہ کو ایسی شکست ہوئی تھی اور کیوں ہوئی تھی وہ سب

دوست تو یہ بات جانتے تھے۔۔۔

"______________________________"

#Episode 13

Don't copy-paste my novel without my

😒 permission

یارا دلدارا از قلم الینا میر

خضر انکل اذہان ٹھیک ہو جائے گا نا رمضیہ نے آنسو صاف کرتے پوچھا----

اللہ پر بھروسہ رکھو انشاءاللہ ہو جائے گا انھوں نے امید دلائی---

کیا آپریشن ہی اس کا حل ہے کوئی اور حل نہیں ہے فہیم نے پوچھا----

ہاں یہی حل ہے برین ٹیومر ہے کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں انہوں نے سنجیدگی سے کہا----

انکل آپریشن کے بعد بلکل ٹھیک ہو گا نا اذہان ابھی اس کے بال بھی بہت گر رہے بلڈ آتا ہے اس کی ناک سے اس کے سر میں درد بھی ہوتا ہے یہ سب ٹھیک ہو جائے گا نا ارتضیٰ نے امید سے ان کی طرف دیکھا---

دیکھو میں تک لوگوں سے گھما پھرا کر یا جھوٹی تسلی دے کر بات نہیں کروں گا اچھے خاصے پڑھے لکھے جو جوان لوگ ہو تم سمجھتے ہو بات کو

اس آپریشن سائیڈ ٹرمز بھی کو سکتے ہیں یاداشت چلی جانا، آنکھوں کی نظر کا مسئلہ یا سننے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے زیادہ چانسز یہی ہیں کہ ایسا کچھ نا ہو وہ بلکل تندرست ہو جائے لیکن دوسری باتوں کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے اور تم لوگ اس کے دوست ہو تم لوگوں کو ہمت کرنی ہے اور اس کی بھی ہمت بڑھانی ہے ڈاکٹر نے کہا اذہان باہر تھا۔۔۔

نہیں اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ بلکل تندرست ہو گا رومان نے نفی میں سر ہلایا فہیم اور ارتضیٰ بھی دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے پھر وہ لوگ باہر آ گئے اور اذہان کے ساتھ گھر چلے گئے پہلے اذہان کو گھر چھوڑا پھر رومان رمضیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا ارتضیٰ نے فہیم کو اس کے گھر چھوڑا اور خود صائب کی طرف آ گیا۔۔۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارماہا خوشی سے جھوم رہی تھی شیز اور چوہان بیزاری سے اسے دیکھ رہے تھے ان دوستوں کی لڑائی کروا کر آخر کیا ملنا تھا اسے-----

اب صائب سے بات کرنا تو بنتا ہے یہی سہی وقت ہے اس سے ہمدردی جتا کر اسے اپنے بس میں کرے کا ارماہا موبائل آن کرتی بولی نمبر تو بہت پہلے سے تھا اس کے پاس لیکن کال کرنے کی اس نے کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اور آج ضرورت تھی تو وہ کال کر رہی تھی---

کال کیوں نہیں اٹھا رہا بیل تو جا رہی ہے وہ موبائل جو گھورتی بولی---

ہو سکتا ہے وہ اذہان کے پاس چلا گیا ہو اسے احساس ہو گیا ہو اس

نے غلط کیا ہے شیز نے اپنا خیال ظاہر کیا۔۔۔

جب بھی بھونکنا فضول ہی بھونکنا ارماہا نے خونخوار نظروں سے شیز کو دیکھا۔۔۔۔

اس کو دفع کرو شیز تم بتاؤ تمہارے پلان کا کیا ہوا کب شروع کرنا ہے وہ چوہان صاحب نے شیز جو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

ہاں وہ کام تقریباً مکمل ہے بس اب یونیورسٹی کے طلبا و طالبات بھی سی۔بی کی وجہ سے نقصان اٹھائیں گے شیز کمینگی سے مسکرایا ارماہا دونوں کو چھوڑ کر موبائل کو دیکھ رہی تھی جہاں اس نے میسج بھیجا تھا صائب میں ارماہا ہوں کال اٹھاؤ اور میسج ڈبل ٹک ہوا تھا لیکن سین نہیں کیا گیا تھا اس کے بعد اب نا کال جا رہی تھی نا میسج ڈبل ٹک

ہو رہا تھا ڈی پی بھی شو نہیں ہو رہی تھی---

کیا؟؟ اس نے مجھے بلاک کیا سمجھتا کیا ہے خود کو کس بات کی اکڑ ہے اس میں ارماہا غصے سے کھولتی وہاں سے نکل گئی---

اسے کیا ہوا چوہان صاحب بولے---

نفسیاتی ہے اسے چھوڑو اپنے پلان پر غور کرتے ہیں شیز نے ہاتھ جھلاتے کہا اور پلان ترتیب دینے لگے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آپی اذہان ٹھیک ہو جائے گا نا رمضیہ افق کے شانے پر سر رکھے سسک رہی تھی حنا متفکر سی سامنے بیٹھی تھیں---

انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا اللہ پر یقین رکھو رمضیہ افق نے رمضیہ کا

سر ہولے ہولے تھکتے کہا وہ خود بھی یہ سب جان کر بہت دکھی تھی----

وہ شیر ہے ہمارا ایسے جیسے کچھ ہو جائے گا اسے ہم ہیں نا اس کے ساتھ کھڑے ہیں اپنے دوست کو گرنے نہیں دین گے رومان کچن سے نکلا----

بلکل تم سب دوست مل کر اس کی ہمت بندھاؤ تاکہ وہ اس بیماری سے لڑ سکے اگر تم لوگ کی ہمت ہار جاؤ گے تو وہ کیسے ہمت کرے گا حنا نے رمضیہ کو سمجھایا----

چلو افق بہن آئی ہے کھانا کھلانا ہے کہ نہیں حنا نے افق سے کہا افق نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا اور رمضیہ کا سر اپنے شانے سے

آہستہ سے ہٹاتے اٹھ کھڑی ہوئی---

کھانا لگاؤ کھانا کھاتے ہیں ساتھ مل کر چلو رمضیہ جاؤ جلدی سے ہاتھ منہ دھو آؤ دیکھو کیسے رو رو کر حشر کر لیا ہے حنا نے رمضیہ سے کہا وہ فریش ہونے اٹھ گئی رومان کچن میں افق کے پیچھے چلا گیا حنا نے مسکراتے ہوئے دیکھا اور خود بھی فریش ہونے کمرے میں آ گئیں---

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

اسلام و علیکم آنی ارتضیٰ جیسے ہی صائب کے گھر میں داخل ہوا اسے مومنہ بیگم نظر آ گئیں----

و علیکم السلام کیا بات ہے آج تم کہا سے ٹپک گئے کہیں رستہ تو نہیں بھول آئے مومنہ بیگم نے حیرانگی سے کہا ان کا یہ بھانجا انہیں

بہت عزیز تھا اور پچھلے کافی وقت سے ارتضیٰ نے چکر نہیں لگایا تھا تو

کچھ طنز کرنا تو بنتا تھا-----

آنی آپ بھی ناٹانگ ضرور کھینچتی ہیں میری ارتضیٰ نے شرمندہ ہوتے

کہا-----

نالائق جانتے بھی ہو کتنے دنوں بعد آئے ہو مومنہ بیگم نے ارتضیٰ جا

کان مروڑا----

کوئی بچاؤ ایک حسین عورت بچے کی جان لینے کے در پے ہے ارتضیٰ

نے قہقہ لگاتے کہا----

کبھی جو سنجیدہ ہو جاؤ تم مجھ تو حیران ہوتی تھی صائب کیسے رہتا ہو گا

تم لوگوں کے ساتھ لیکن اب اس کی حرکتیں دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہے

تم لوگ کسی بھی نارمل انسان کو اپنے انداز میں ڈھال دینے کی صلاحیت رکھتے ہو مومنہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا اور چلتے چلتے اندر آ گئے ارتضیٰ نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا----

آنی صائب کہاں ہے ارتضیٰ مومنہ بیگم سے پوچھا----

اپنے کمرے میں ہے پتہ نہیں موڈ کیوں آف ہے پوچھا بھی میں نے کیا کچھ ہوا ہے ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ وہ گھر آتے ساتھ اپنے کمرے میں گھس جائے مومنہ بیگم سنجیدگی سے بولیں----

وہ بس یونی میں کچھ بحث ہو گئی اذہان سے تو شاید اس وجہ سے ارتضیٰ نے گول مول سا جواب دیا وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا کیونکہ بات جیسی بھی ہوتی وہ اپنے ماں باپ سے ڈسکس کر لیتے تھے پر یہ

بات ایسی تھی جس کے بارے میں انہیں احتیاط سے کام لینا تھا---

اذہان سے؟؟؟؟ صائب تو اسے اپنے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا ہے تو

یہ سب مومنہ بیگم سے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی-----

اچھا میں دیکھتا ہوں صائب کو آنی مزے دار سی چائے پلا دیں اپنے

ہاتھ کی ارتضیٰ نے صائب کے کمرے کی طرف بڑھتے کہا---

ٹھیک ہے بنا کر لاتی ہوں مومنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور

کچن کی طرف مڑ گئیں ارتضیٰ صائب کے کمرے میں آ گیا---

منہ چھپا کر کیوں بیٹھا ہے اب ارتضیٰ نے صائب کے کمرے میں

قدم رکھتے کہا صائب جو اپنے بیڈ پر سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھا

تھا چہرہ اٹھا کر دیکھا تو ارتضیٰ کو دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کرنے

لگا---

میں تو نہیں بیٹھا منہ چھپا کر تو بتا نا کیا کہا ڈاکٹر نے وہ سب جھوٹ ہے نا اسے کچھ نہیں ہوا نا صائب نے ایک سانس میں کتنے ہی سوال کر ڈالے----

ہاں مرے گا نہیں تو کیوں پریشان ہو رہا ہے تجھے تو غصہ ہے نا اس پر ارتضیٰ نے لاپرواہی سے کہا اور صائب کے دل پر جیسے ہاتھ پڑا تھا-----

فضول بکواس نہیں کر اسے کچھ نہیں ہو گا کیسے تو مرنے کی بات کر سکتا ہے وہ بھائی ہے ہمارا صائب نے ارتضیٰ کا گریبان پکڑ لیا---

ابے چل تجھے اتنی فکر ہے تو اسے چپیڑیں مارتے وقت کہاں تھی یہ فکر اسے شرم سے ڈوب مرنے کی بات کرتے وقت کہاں تھا یہ رونا ارتضیٰ نے صائب کی اتری شکل دیکھ کر طنز کیا صائب نے جھٹکے سے ارتضیٰ کا گریبان چھوڑا اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا ارتضیٰ نے خود ہی ڈاکٹر اور ان کے بیچ ہوئی گفتگو صائب کے گوش گزار کر دی صائب کچھ کہتا کہ مومنہ بیگم چائے اور اسے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لیے کمرے میں آئیں اور ادھر ادھر کی باتوں میں وہ چائے پینے لگے صائب غائب دماغی سے وہاں بیٹھا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو اتنی گھٹیا حرکت کرتے تمہیں شرم نہیں آئی

ارماہا عمائزہ غصے سے بھری ارماہا کے کمرے میں آئی عمائزہ کی آواز سن کر سارے گھر والے ارماہا کے کمرے کی طرف آئے۔۔۔

چل یار کون سی گھٹیا حرکت ان سب کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے ارماہا نے نخوت سے کہا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو کس بارے میں بات کر رہے ہو؟ ضامن صاحب نے پوچھا۔۔۔

ڈیڈ پوچھیں اس سے کیا حرکت کی ہے اس نے میں نے اس کا ہمیشہ ساتھ دیا لیکن غلط کاموں میں کبھی میں نے اس کی بات نہیں مانی اور یہ بنا کسی وجہ کے لوگوں میں لڑائیاں کروا رہی ہے عمائزہ نے ارماہا کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

میں نے بنا وجہ کے نہیں کیا سمجھی تم اچھے سے جانتی ہو کیا وجہ تھی

یہ سب کرنے کی ارماہا نے اٹھ کر عمائزہ کو دھکا دیا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے واسع نے ارماہا کو پیچھے کھینچا۔۔۔۔

ارماہا ہوش میں تو ہو کسی حرکت ہے یہ زبیر صاحب دھاڑے۔۔۔۔۔

عمائزہ بیٹے بتاؤ بات کیا ہے ضامن صاحب نے عمائزہ کو اپنے بازو کے ہلکے میں لیے پوچھا۔۔۔

ہاں عمائزہ بتاؤ جو بھی بات ہے ناصرہ بھی بولیں۔۔۔

عمائزہ نے واسع کی طرف دیکھا اس نے اشارہ دیا کہ بتاؤ ارماہا مٹھیاں بھینچ کر کھڑی ہوگئی عمائزہ نے سب کو بیٹھنے کا کہا اور پھر کہنا شروع ہوئی۔۔۔۔۔

(تین سال پہلے)

عمائزہ میری بات سنو ابھی گھر نہیں جانا نا وہ سردیوں کی رات تھی اور ارماہا نے بہت زیادہ ڈرنک کر لی تھی جس کی وجہ سے اس کی طبعیت بگڑ گئی تھی گھر پر کوئی نہیں تھا اس لیے عمائزہ ہی ہمت کر کے اسے ہوسپٹل لائی تھی اور وہاں ارماہا کا سٹامک واش ہوا تو اس کی طبعیت سنبھلی عمائزہ نے واسع کو کال کر کے بتا دیا تھا وہ دوسرے شہر تھا اور اس نے اپنا جلدی آنے کا بتایا عمائزہ کو تسلی ہوئی----

بس کرو ارماہا ایک تو اتنی مشکل سے تمہیں لے کر آئی ہوں سوچو گھر میں کسی کو پتہ چلا تو کیا ہو گا عمائزہ ارماہا کو گھسیٹ کر گاڑی کی طرف لے جاتی بول رہی تھی اور بار بار اپنا چہرے پر لگا ماسک درست

کرتی کوئی پہچان نا لے اس لیے عمائزہ نے اپنے اور ارماہا کے چہرے پر ماسک لگا رکھا تھا----

یار کتنا ہینڈسم ہے وہ عمائزہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا جب ارماہا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی عمائزہ نے پلٹ کر دیکھا تو تین لڑکے پیدل چلتے جا رہے تھے---

ہر بندے کو دیکھ کر ایسے رال نا ٹپکایا کرو عمائزہ نے ارماہا کو کھینچ کر گاڑی میں دھکیلا---

پیچھے ہٹو مجھے نمبر چاہیے اس کا ارماہا نے عمائزہ کو دھکا دیا اور خود ان لڑکوں کی طرف آ گئی----

ہائے ہینڈسم ارماہا سیدھا صائب کے سامنے جا کھڑی ہوئی اس کے انداز

سے سامنے والے پل میں سمجھے تھے کہ وہ ہوش میں نہیں ہے---

صائب اذہان اور رومان اس وقت کافی پینے آئے تھے اور وہیں راستے میں وہ ہوسپٹل بھی تھا جہاں عمائزہ ارماہا کو لائی تھی تبھی ان کا ٹاکرا ہو گیا عمائزہ ارماہا کے سر پر پہنچی اور اسے پیچھے گھسیٹنے لگی----

چھوڑو مجھے ارماہا نے عمائزہ سے اپنا آپ چھڑایا اور صائب کی طرف آئی---

مجھے تمہارا نمبر چاہیے ارماہا کے منہ پھٹ انداز پر صائب نے ناگواری سے اسے دیکھا اور کچھ بھی سخت سست کہنے سے پرہیز کرتے اذہان اور رومان کے ساتھ وہاں سے جانے لگا---

مجھے نظر انداز کر کے جانے کی ہمت کیسے کی تم نے ارماہا نے صائب

کی جیکٹ پیچھے سے پکڑ کر کھینچی زور اتنا تھا کہ صائب لڑکھڑا گیا عمائزہ

بوکھلا گئی اور ارماہا جو زبردستی لے جانے لگی----

چھوڑو مجھے چھوڑو ارماہا عمائزہ کے ہاتھ پر مارنے لگی اذہان اور رومان

صرف اس لیے خاموش تھے کہ صائب خود کچھ نہیں کہہ رہا تھا صرف

اس لیے کہ وہ لڑکیاں تھیں--

عمائزہ جلد سے جلد ارماہا کو وہاں سے لے جانے لگی کہ رات کے اس

پہر کچھ بھی ہو سکتا تھا----

پتہ نہیں ماں باپ کی عزت کا پاس کیوں نہیں رکھتی آج کل کی

لڑکیاں ایسی لڑکیوں کی وجہ سے اچھی لڑکیاں بدنام ہیں صائب کی سرد

آواز پر ارماہا نے کچھ بولنا چاہا عمائزہ نے جھٹکے سے ارماہا جو گاڑی میں

دھکیلا عمائزہ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا کچھ نا کرتے ہوئے بھی وہ قصوروار سمجھی جا رہی تھی----

سہی بول رہا ہے شکر ہے ہمارے گھر کی لڑکیاں ایسی نہیں ہیں اذہان نے شکر ادا کیا رومان اور صائب بھی سر اثبات میں ہلاتے اس کی بات پر شکر ادا کرنے لگے اور وہاں سے چل دیے لیکن یہ بات ارماہا کو اپنے منہ پر تماچے کی مانند لگی تھی یہ زیادہ بڑی بات نہیں تھی لیکن ارماہا نے اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا تھا اس کی نظر میں وہ غلط نہیں تھی بلکہ وہ لڑکے غلط تھے جنہوں نے اس کے بارے میں ایسے بات کی جبکہ عمائزہ جانتی تھی ان لڑکوں کا قصور نہیں ہے اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید ان کا فائدہ اٹھاتا لیکن ان لڑکوں کی تربیت بہت اچھی ہوئی تھی---

پھر اس کے بعد یہ اتفاق ہی تھا کہ جس لڑکے کو ارماہا ڈھونڈ رہی تھی

وہ میری یونیورسٹی میں پڑھتا ہے میں چونکی تھی لیکن میں نے ارماہا سے

اس بات کا ذکر نہیں کیا پر اس دن ہمارے گھر رمضیہ کے ساتھ

صائب بھائی آئے تھے تب ارماہا جو موقع مل گیا اپنا بدلہ لینے کا پر

میرے سامنے یہ یہی کہتی رہی کہ یہ صائب سے پہلی محبت کی شکار

ہوئی ہے اور میں نے بھی سوچا کہ اچھا بدلے کا بھوت تو نہیں ہے

سوار اس کے سر پر لیکن یہ میری خام خیالی تھی اس نے ہر بار ان

سب دوستوں نے ساتھ کچھ نا کچھ برا کیا اپنی غلطی کا بدلہ ان سے

لیتی رہی اور مجھے بھی اس نے اپنے ساتھ شامل کیا لیکن میں نے

اس کی تنگ تک مدد کی جب تک مجھے لگا کہ یہ صائب بھائی کو چاہتی

ہے پر ان کا رمضیہ سے نکاح ہو گیا تو میں پیچھے ہٹ گئی میں نے

اس کو بتانے کی بہت کوشش کی مگر یہ میری بات سننا ہی نہیں چاہتی تھی اس نے واسع اور مجھے اپنے اس بدلے کے مشن میں شامل کرنا چاہا تھا اس وقت ہم اس کی ہاں میں ہاں ملا گئے ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ اس حد تک گر جائے گی صرف چھوٹی سی بات جو اس کی اپنی غلطی تھی اس کا بدلہ یہ بے قصور لوگوں سے لے گی اس کی وجہ سے فائقہ کا ایکسیڈنٹ ہوا اس نے آیت کو اغوا کروایا اس کی وجہ سے وہ رستم مر گیا اس نے ان سب دوستوں میں علیحدگی کروانے کی کوشش کی جس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی ہے لیکن میں اب چپ نہیں رہوں گی ان کو سب بتا دوں گی عمائزہ نے آخر میں کہا سب ساکت شل سے بیٹھے تھے اور ارماہا کو گھور رہے تھے----

تم کچھ نہیں بتاؤ گی ارماہا عمائزہ پر چیل کی طرح جھپٹی----

حد میں رہو ارماہا میں لحاظ نہیں کروں گا ضامن صاحب نے درمیان میں ہی ارماہا کو روک دیا۔۔۔۔

آپ درمیان میں مت آئیں میں چاچو ارماہا بدتمیزی سے بولے۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زبیر صاحب جو کب سے چپ بیٹھے اپنی بیٹی کے کرتوت سن رہے تھے اب برداشت نا کر پائے اور رکھ کر ایک زور دار چانٹا ارماہا کے منہ پر دے مارا ارماہا کے حواس جھنجھنا اٹھے۔۔۔۔۔۔

خبردار اگر اب تمہاری زبان سے میرے بھائی کے لیے ایک لفظ بھی نکلا تو تمہیں سارے لحاظ ساری تمیز بھول چکی ہے بڑوں سے بات جیسے کی جاتی ہے اور تم انہوں نے اپنی بیگم کو گھورا۔۔۔

یہ تربیت کی ہے تم نے اس کی آج تک ہر خواہش پوری کی ہے اس کی میں اس کا یہ صلہ دے رہی ہے وہ غصے سے بول رہے تھے--

بچی ہے ہو گئی غلطی اب----

بچی ہے بچی ہے بول بول کر اس کو سر پر چڑھا لیا ہے بس بہت ہوا تم کل ہی جاؤ گی اور ان سب سے معافی مانگو گی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا زبیر صاحب نے ارماہا سے کہا اور وہاں سے اپنی بیگم کو لیے چلے گئے ضامن صاحب بھی ناصرہ کے ساتھ کمرے سے نکل گئے واسع نے عمائزہ کو اشارہ دیا اور وہ دونوں بھی وہاں سے نکل گئے پیچھے ارماہا بے یقینی سے گال پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی اس کی آنکھیں خون آشام ہو رہی تھیں اس کی حالت یہ ظاہر کرنے کو کافی تھی کہ وہ اپنے اندر کوں سا طوفان دبانے کی کوشش کر رہی ہے-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

تم میری کال کیوں ریسیو نہیں کر رہی؟؟؟ آیت نور اپنے کمرے میں آئی تھی کہ سی-بی جو کب سے اس کے کمرے میں اس کا انتظار کر رہا تھا تیر کی تیزی سے آیت نور تک آیا۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں آیت نور نے سی-بی کو دیکھے بنا کہا سی-بی نے شدت سے محسوس کیا۔۔۔

ادھر میری طرف دیکھو کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے سی-بی نے آیت نور کا چہرہ اونچا کیا۔۔۔

آپ کو کوئی کام ہے تو بتائیں ورنہ مجھے سونا ہے صبح ایگزام دینے جانا ہے مجھے آیت نور نے سی-بی کے ہاتھ جھٹک دیے اور بیڈ کی طرف

جانے لگی---

ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی تمہارے نظر انداز کیوں کر رہی ہو پیار کی بات نا سمجھے کی تو قسم کھا رکھی ہے تم لڑکیوں نے سی-بی نے آیت نور کو بازو سے پکڑ کی پیچھے کھینچا سی-بی کی انگلیاں آیت نور کو اپنے بازو میں گھستی ہوئی محسوس ہوئیں----

تو نا سمجھائیں نا پیار سے کریں غصہ یا جان سے مار دیں یہ کام تو بہت اچھے سے آتا ہے نا آپ کو آیت نے اپنا بازو چھڑاتے کہا آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے----

نور------ سی بی کا ہاتھ اٹھا تھا اس سے پہلے کہ وہ آیت نور کے گال تک پہنچتا سی-بی نے اپنا ہاتھ روک لیا---

رک کیوں گئے ماریں نا ماریں اسی لیے تو نکاح کیا تھا ہمدردی کی ہمدردی ہو جاتی اور اپنا مطلب بھی پورا ہو جاتا آیت نے سی-بی کا ہاتھ کھینچتے کہا سی-بی نے لب بھینچ لیے----

کیوں ناراض ہو یار بلبل میں نے کون سا جرم کر دیا ہے سی-بی تھکے ہارے لہجے میں بولا وہ اس لڑکی سے نہیں لڑ سکتا تھا جو اس کی زندگی تھی جو کچھ ہی وقت میں اس کے لیے لازم و ملزوم ہو گئی تھی-----

یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں خود سے پوچھیں آیت نور بیڈ کی طرف جاتی بولی---

تم بتا دو نا یار مجھے کیا پتہ تمہیں کون سی بات بری لگی ہے سی-بی ابھی تک نہیں سمجھ پا رہا تھا----

اذہان کو سی-بی بنا کر ارماہا سے کیوں ملوایا اور آپ کی اصلیت کیا ہے یہ سب کیوں کر رہے آپ مجھے یہ سب جاننا ہے نہیں تو آپ یہاں سے چلے جائیں آیت نور بیڈ پر بیٹھ گئی---

تم یہ سب-----

میں نے کہا ہے مجھے سب سچ جاننا ہے ورنہ جائیں یہاں سے آیت نور رکھائی سے بولی---

سی-بی نے گہری سانس بھری اور ہمت کی آیت نور کو سچ بناتے کی----

اذہان میرا بہت اچھا دوست ہے اور آج سے نہیں جانتا وہ بہت عرصے سے جانتا ہے کہ میں سی-بی ہوں جب اسے ارماہا کا پتہ چلا تو

اس نے ضد کی کہ میری جگہ وہ جائے گا ارماہا سے ملنے وہ نہیں چاہتا کہ میری اصلیت کسی کے سامنے کھلے میں اپنی اصلیت چھپا کر ہی لوگوں کو انصاف دلوا سکتا ہوں تو مجھے بھی اس کی بات میں دم لگا اس لیے میں نے اسے اپنی جگہ بھیجا سی-بی اب اپنے چہرے کا ماسک اتار رہا تھا آیت نور بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی ---

لیکن وہ اس بارے میں نہیں جانتا تھا کہ میں نے تم سے نکاح کر لیا ہے----

اس کا مطلب وہ سچ میں شاکڈ ہوئے تھے آیت نور کو وہ دن یاد آیا جب اس نے اذہان کو اپنے نکاح کا بتایا تھا----

کیا مطلب سی-بی نے الجھن بھری نظروں سے آیت نور کو دیکھا---

ان کو بتایا تھا میں نے کہ آپ نے نکاح کیا ہے مجھ سے اور ان کو شاید جھٹکا لگا تھا یعنی اس بات سے وہ بے خبر تھے آیت نے بتایا۔۔۔۔

یعنی تم اس سے یہ بات بھی شئیر کر چکی ہے سی۔بی نے ناراضی سے اسے دیکھا۔۔۔

تو وہ جو مجھے اپنا سیکریٹ بتا رہے تھے تو میں بھی بتانا تھا نا آیت نور نے کندھے اچکاتے جیسے اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا سی۔بی نے نفی میں سر ہلایا اور ناسک اتار کر سائیڈ پر رکھا چہرہ اٹھا کر آیت نور کی طرف دیکھا جو جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

آ۔آ۔آ۔آپ۔۔۔۔۔۔۔ آیت نور کی آواز حلق کی اٹکنے لگی۔۔۔۔

اب کیوں ٹھنڈے پسینے آ رہے ہیں تمہیں؟؟؟ تمہیں ہی شوق تھا نا میری اصلیت دیکھنے کا اب کیا ہوا سی-بی نے آیت نور کی طرف قدم بڑھائے اور جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا آیت نور کی چیخ نکلے نکلتے رہ گئی-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اذہان کیسی طبعیت ہے اب ٹھیک ہو نا تم رمضیہ اور اذہان کے علاوہ ان کے گروپ کا کوئی اور فرد نہیں آیا تھا---

ہاں ٹھیک ہوں میں رضیہ سلطانہ بچوں کی طرح ٹریٹ مت کرو یار اذہان بیزار ہوا---

بچے ہی ہو تم زیادہ ابا نا بنو رمضیہ نے اسے گھورا وہ دونوں گیٹ کے

پاس کھڑے باقی سب کا انتظار کر رہے تھے اس دن کے بعد یہ لوگ آج مل رہے تھے اس دن کے واقعے کا ذکر اذہان اور رمضیہ نے نا کیا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو---

اسلام و علیکم! آیت نور اور عمائزہ گیٹ سے اندر آئیں راستے میں ہی رمضیہ اور اذہان کو کھڑا دیکھ کر ان کی طرف آ گئی----

و علیکم السلام کیوٹی رمضیہ نے آیت نور نے گال کھینچے آیت نے کھکھلائی عمائزہ کے سلام کا جواب بھی رمضیہ نے دیا---

یہاں کیا کر رہے ہیں آپ دونوں آیت نور نے پوچھا---

باقی سب کا انتظار کر رہے ہیں وہ آ جائیں تو کلاس میں ساتھ ہی جائیں گے جواب اذہان نے دیا----

لو شیطانوں کا نام کیا حاضر ہو گئے پوری پلٹون کو گیٹ سے اندر آتے دیکھ کر رمضیہ نے کہا عمائزہ کلاس کی طرف چلی گئی جبکہ آیت نور وہیں کھڑی رہی---

اسلام و علیکم!!! وہ سب ایک ساتھ بولے----

و علیکم السلام ان تینوں نے جواب دیا---

ہمارے سواگت کے لیے کھڑے ہو ارتضیٰ چہکا---

اتنی خوبصورت بوتھی نہیں ہے تیری جو اسے دیکھنے کو مرے جا رہے ہم اذہان نے ارتضیٰ کی خوش فہمی دور کی--

ہنہ جلتا ہے میرے حسن سے تو ارتضیٰ دوبدو بولا----

اذہان کبھی تو اپنی زبان کو لگام ڈال لیا کرو صنوبر بھی میدان میں

کودی---

صنوبر بی بی کبھی تو اپنی بیوقوفی کو بریک لگا لیا کرو اذہان نے بھی حساب بے باک کیا---

چھوڑو اسے صنوبر یہ تو ڈھیٹ ہڈی ہے فائقہ نے کہا اور اذہان کو سائیڈ پر کرتی آگے بڑھ گئی رومان بھی ان کے پیچھے ہو کیا اذہان نے شرم دلاتی نظروں سے اسے دیکھا رومان ہنس دیا---

اذہان گیٹ پر کھڑے ہیں اندر تو جانے دے کمبخت سہراب نے اذہان کو پیچھے کیا---

ہاں تو آ جاؤ میں نے کون سا منع کیا ہے اذہان سائیڈ پر ہوا وہ سب آگے جا رہے تھے جب اذہان کی نظر صائب پر پڑی جو اس تمام وقت

میں چپ چاپ کھڑا تھا۔۔۔

آ گیا تو اذہان کی آواز پر سب صائب کو دیکھنے لگے جو خود اذہان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہا ہے سالم نگلے گا کیا مجھے اذہان صائب کی طرف قدم بڑھاتے بولا صائب کا دل بھاری ہونے لگا رمضیہ نے صائب کی طرف سے نظریں پھیر لیں۔۔۔۔

میری تیاری نہیں ہے پیپر کی میرے آگے والی کرسی پر بیٹھنا اذہان نے صائب کے کان کی طرف جھک کر کہا اور سیدھا ہو کر صائب کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

تو نے اس بار بھی تیاری نہیں کی صائب نے پوچھا آواز میں لرزش

تھی لیکن وہ اس دن کی بات کا ذکر نہیں کرا چاہتا تھا جب اذہان نے ہی کوئی بات نا کی تو کیوں وہ دوبارہ اذہان کو وہ تکلیف دہ منظر یاد دلاتا۔۔۔۔

تم جیسے دوستوں کا فائدہ کیا ہے جب تم لوگ مجھے پیپر ہی نا کروا سکو اذہان نے سب کو دیکھا۔۔۔

اپنی نالائقی نا ختم کرنا تو فہیم نے اذہان کو گھورا۔۔۔۔

ایسے نا بولیں اذہان نالائق نہیں ہے بہت لائق ہے آیت نور کی آواز پر اذہان نے فخریہ کالر جھاڑے باقی سب کا قہقہ گونجا اذہان نے سر جھٹکا۔۔۔۔

چلو نہیں تو اس بار پیپیر دیے بنا فیل ہونے کا ریکارڈ بن جائے گا

ہمارا فائقہ کی بات پر ایک بار پھر ان کی ہنسی نکلی اور پھر وہ اپنی اپنی

کلاسوں کی طرف بڑھ گئے-----

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

کتنے اچھے دوست ہیں نا اتنا کچھ ہوا تھا لیکن کسی نے اس بات کا ذکر

نہیں کیا کلاس سے نکلنے کے بعد آیت نور نے عمائزہ سے

کہا------

ہاں واقعی دوستی ہو تو ان دوستوں جیسی عمائزہ کے لہجے میں نمی

تھی---

تم مجھے کیوں روکتی ہو بار بار جب بھی میں تمہاری کزن کی حرکتیں

انہیں بتانے لگتی ہوں آیت نور نے آج صاف صاف عمائزہ سے پوچھ

ہی لیا---

میں صرف یہ چاہتی تھی اسے کوئی برا نا سمجھے میری کزن ہے میں اس سب سے انجان تھی میں صرف اتنا جانتی تھی کہ وہ صائب بھائی کو پسند کرتی ہے لیکن بات صرف اتنی نہیں تھی وہ تو اس غلطی کا بدلہ لینا چاہتی تھی جو ان لوگوں نے کی ہی نہیں اور میں اب سب کچھ صائب بھائی کو بتانے والی ہوں واسع اور میں نے سوچ لیا ہے لیکن اس کے لیے مجھے ہمت چاہیے جو ابھی نہیں ہے مجھ میں عمائزہ تھکے لہجے میں بولی----

اور جب رستم نے مجے اغوا کیا تھا تم نے دیکھا تھا نا پھر بھی میری مدد نہیں کی آیت نور دکھ سے بولی---

ہاں ارماہا نے کہا تھا کہ رستم تمہیں پسند کرتا ہے اور وہ تم سے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہے اس لیے وہ تمہیں ایسے لے کر جائے گا ورنہ تم اس کی بات نہیں سنو گی لیکن میرا یقین کرو چھوٹی دنیا میرا غلط ارادہ نہیں تھا تم میری دوست ہو میں تمہارے ساتھ نہیں کر سکتی کچھ بھی غلط عمائزہ نے آیت نور کے ہاتھ تھامے---

وہ شرابی جواری تمہیں میرے قابل لگتا تھا----

عمائزہ کے پاس کوئی الفاظ نا تھے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اذہان نے ان لوگوں کو بتا دیا تھا کہ یہ سب اس نے کسی وجہ سے کیا تھا اور وہ وجہ کیا تھی جلد ہی سب کو پتہ لگ جاتی اس لیے کسی

نے بھی زور نا دیا کہ وہ وجہ بتائے---

اذہان---صائب نے اذہان کو مخاطب کیا وہ لوگ کینٹین میں بیٹھے تھے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے اذہان رضا کھانے پینے پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا----

ہاں اذہان سموسہ چٹنی میں ڈبو کر کھانے لگا تھا کہ صائب کی جانب دیکھنے لگا---

تیرے دل میں کوئی بات ہے تو بول دے صائب نے شرمندگی سے کہا----

کون سی بات تو میری محبوبہ ہے جو تیرے لیے میرے دل میں کوئی بات ہو اذہان نے تعجب سے کہا لڑکیاں تو لڑکیاں وہ لڑکے بھی اذہان

کو گھورنے لگے۔۔۔۔

میں سیریس ہوں اذہان اگر تیرے دل میں کوئی بات ہے تو بول دے جانے انجانے میں ہی سہی مگر میں نے غلط کیا ہے صائب نے اذہان کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔۔۔۔

اذہان نے سموسہ کھا کر کولڈرنک پی پھر دونوں ہاتھ ٹیبل پر باہم جوڑتے صائب کی طرف دیکھنے لگا سب آگے ہو کر بیٹھ گئے کہ اب اذہان کون سی گل افشانی کرنے والا ہے۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں آیت نور کی آواز پر وہ سب چونک کر سیدھے ہوئے۔۔۔۔

کیوں نہیں تم ادھر آ جاؤ اذہان نے اپنے اور رمضیہ کے درمیان رکھی

خالی کرسی کی طرف اشارہ دیا----

آیت نور مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی----

ڈسٹرب تو نہیں کر دیا نا میں نے آپ لوگوں کو آیت نور سب کے چہروں کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی---

نہیں بلکل نہیں جواب فہیم جی طرف سے آیا تھا جسے آیت مکمل طور پر نظر انداز کر چکی تھی----

میں آپ کچھ پوچھوں آیت نور نے اذہان سے کہا اذہان نے سر اثبات میں ہلایا----

صائب بھائی اتنا غصہ ہوئے تھے آپ پر تو آپ جیسے راضی ہوئے

مطلب آپ کو برا نہیں لگا آپ کو غصہ نہیں آیا تھا صبح میں نے دیکھا

کیسے آپ لوگ ملے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں آیت نور ہاتھ کی مٹھی بنا کر تھوڑی کے نیچے رکھتی اذہان اور صائب کو دیکھنے لگی---

ہم ایسے ہی ہیں پچھلی باتوں کا ذکر نا کرنے والے ہم ایک دوسرے کے لیے دل میں بغض نہیں رکھتے جواب رمضیہ نے دیا تھا---

ہاں ہماری دوستی کی مثالیں ایسے ہی تو نہیں دی جاتی نا رومان نے فخریہ کہا---

دوستی میں سب برداشت کرنا پڑتا ہے سختی بھی پیار بھی صائب مجھے دو کی جگہ دس تھپڑ بھی مارتا تو میں سہ جاتا کیونکہ صائب نے مجھے محبت بھی بہت دی ہے اگر وہ غصہ ہوا تو اس کے پیچھے وجہ بھی تھی کہ میں نے اتنی بڑی بات چھپائی کیوں اور میں کب سے اس سب کا

حصہ ہوں اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید وہ بھی یہی کرتا یا اس بھی زیادہ کچھ ایک بتاؤں آیت اذہان نے مسکراتے ہوئے کہا---

جی جی ضرور آیت نور پوری طرح اذہان کی طرف متوجہ ہوئی----

جب ہم ناراض ہونے میں منٹ نہیں لگاتے تو راضی ہونے میں یا منانے میں کیوں دیر کرتے ہیں کسی بھی رشتے میں روٹھنا منانا ہونا چاہیے مگر کنارہ نہیں ہونا چاہیے ورنہ ایسے رشتوں سے بہتر ہے انسان اکیلا رہے دوستی کرنا کمال نہیں ہوتا دوستی کر کے اپنے دوست کا اچھے برے میں ہر حال میں ساتھ دینا کمال ہوتا ہے وقت کے ساتھی تو بہت سے ہوتے ہیں مگر پل پل کا ساتھی کوئی کوئی ہوتا ہے اذہان بہت محبت سے بہت سنجیدہ لہجے میں بول رہا تھا کوئی یقین کر سکتا تھا

کہ یہ وہی اذہان ہے جو ہر وقت مستی اور شرارت کے موڈ میں رہتا ہے----

پل پل کا ساتھی تو دوست ہی ہوتا ہے دکھ تکلیف ہنسی خوشی سب میں ساتھ محبت بھی ساتھ دیتی ہے پر دوستی جیسا رشتہ جس کے پاس ہو اسے کچھ اور نہیں چاہیے ہوتا کسی اور کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی جب ایک ایسا رشتہ آپ کے پاس موجود ہو جس میں پیار محبت غم خوشی دکھ سکھ سب جتا سکتے ہوں سب محسوس کر سکتے ہوں تو کیا کسی اور رشتے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے میرا خیال ہے کہ نہیں---

دوستی میں انا نہیں ہوتی دوستی تو وہ رشتہ ہے جو بہن بھائیوں رشتہ داروں سے بڑھ کر ہو جاتا ہے دوست ہی وہ انسان ہوتا ہے جسے ہم سب کچھ کہہ سکتے ہیں بنا جھجھکے بنا ڈرے کیونکہ دوست ہی تو ہوتا ہے

جو کبھی بھی کسی ایک خوبی یا خامی کی وجہ سے ہمیں جج نہیں کرتا وہ دوست ہی تو ہوتا ہے جو ہمیں سمجھتا ہے ہمارے بن کہے ہماری خوشی اور غم پہچان لیتا ہے سنا ہے لوگ اسے دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھتے ہیں جس نے اپنی محبت کو پا کیا ہو لیکن میں کہتا ہوں

وہ چند ثانیے رکا تھا------

دنیا کی ساری محبتوں کو پا لینا ایک طرف اور سچی دوستی پا لینا ایک طرف آج کے خود غرض دور میں جب ہمیں سچے دوست ملے ہیں تو کوئی شک نہیں کہ ہم ایک دوسرے کی معاملے میں خوش قسمت ہیں وہ ٹھہرے لہجے میں کہہ رہا تھا اور آیت نور نم آنکھیں لیے اس کی اپنے دوستوں کے لیے محبت کے بارے میں سن کر نم آنکھیں لیے مسکرا

رہی تھی باقی سب بھی اذہان کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے انہیں ایک بار پھر اپنی دوستی پر ناز ہونے لگا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں صائب مجھ پر اس لیے غصہ نہیں ہوا تھا کہ میں نے دوستوں کو الگ کرے والی بات کی بلکہ یہ اس لیے غصہ ہوا تھا کہ میرا سی-بی جیسے خطرناک انسان سے کیا تعلق ہے میری جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے اس طرح یہ پہلے ہی سمجھ گیا تھا میں سی-بی نہیں ہو سکتا پر غصہ اسے صرف میری جان کے خطرے میں ہونے کا تھا اذہان کی بات پر صائب نے اذہان کے جھکے سر کو دیکھا اسے اس وقت اذہان وہی چھ سالہ چھوٹا بچہ لگ رہا تھا جو اپنی غلطی کو زیادہ مانتا تھا اور دوسرے کی غلطی کو اپنی غلطی پر سہی ہونے کی ترجیح دیتا تھا وہ آج بھی ویسا تھا اذہان رضا بلکل نہیں بدلا تھا۔۔۔

تم سب لوگ تو اموشنل ہو گئے اذہان اپنے لہجے کی نمی چھپانے کو کولڈڈرنک پینے لگا---

سب ٹھیک ہے لیکن مجھے ابھی بھی کہیں نا کہیں لگتا ہے تیرے دل میں کچھ ہے تو ناراضگی ظاہر نہیں کر رہا پر تجھے دیکھ ہوا ہے میرے اس رویے سے صائب کو شاید تسلی نہیں ہو رہی تھی----

اگر تجھے ایسا لگ رہا ہے تو ٹھیک ہے میری ایک شرط ہے پھر شاید تجھے یقین آجائے کی میں تجھ سے ناراض نہیں ہوں---

ہاں اب لگ رہا ہے نا تو ہمارا اذہان شرط رکھ کر تو نے ثابت کر دیا سہراب نے طنزیہ کہا رمضیہ اور صنوبر ہنس دیں فائقہ بھی مسکرانے لگی---

کیا شرط ہے کہیں اچھی سی جگہ ڈنر رومان نے پوچھا۔۔۔

نہیں بیڑو لوگ اپن اب اس سب سے آگے نکل چکا ہے اذہان نے
کھڑے ہوتے کہا۔۔۔

پھر کیا شرط ہے فہیم اذہان کی طرف آیا۔۔۔

صائب تیری شادی کھانی ہے میرے کو اذہان نے سب کی سماعتوں
میں بم پھوڑا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔رمضیہ اذہان کی طرف لپکی۔۔۔

صائب اگر تو چاہتا ہے میں تجھ سے راضی ہو جاؤں تو تجھے شادی کرنی
ہو گی ورنہ تیرے سے اپن کا بریک اپ ہے اذہان چیخ کر کہتے بھاگ
نکلا صائب کو اب یقین ہو گیا وہ کبھی نہیں بدل سکتا اسے بدلتے

بدلتے لوگ قبر میں پہنچ جاتے مگر اذہان رضا کی ہڈی میں جو شرارت بھری تھی نا وہ کبھی ختم نہیں ہونی تھی اور اسی چیز سے تو وہ سب محبت کرتے تھے----

یار کچھ لے دے کر معاملہ ختم کر نا صائب بھی پیچھے سے چلایا----

مرنے والے کی آخری خواہش سمجھ کر کر لے شادی اذہان نے کہا تو مذاق میں ہی تھا مگر یہ بات صائب کے دل میں گڑ گئی تھی----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

سی-بی اب کیا کریں گے بھابھی تو ناراض ہوں گی نا آپ نے سچائی چھپائے رکھی ارباب نے فکر مندی سے پوچھا---

ناراض-- بہنا ناراض تو بہت چھوٹا لفظ ہے وہ زخمی بلی بنی پھر رہی ہے

سی-بی کے لہجے میں خوف تھا---

ہاہاہاہا دیکھو تو دنیا کو ڈرانے والا آج خود بھی خوفزدہ ہے ریم ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتا بولا ارباب نے ہنسی دبائی---

تو کیا بیوی نام ہی ایسا ہے بڑے بڑے سورما بھی ڈر جائیں سی-بی کیا چیز ہے ارباب نے کہا---

تم لوگ میرا مذاق اڑانے آئے ہو سی-بی نے غصے سے گھورا---

نہیں نہیں بلکل نہیں ہم آپ کی مدد کریں گے بتائیں بھئی بھابھی کو ہم کریں راضی ارباب نے اپنی خدمات پیش کیں---

نہیں اس طرح وہ اور ناراض ہو جائے گی کہ میں اکیلا اسے منا بھی نہیں سکتا----

آپ ایسا کیوں نہیں کرتے سی-بی آپ بھابھی کے گھر رشتہ لے جائیں ان کے گھر والے مان گئے تو پھر بھابھی بھی راضی ہو جائیں گی ریم نے مشورہ دیا جو سی-بی کو بھی سہی لگ رہا تھا---

ان کے گھر والے پوچھیں گے نہیں کہ اچانک کہاں سے ٹپک پڑے ارباب نے ریم کو طنزیہ گھورا---

اس کا بھائی مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وقت ہی نہیں مل پا رہا تھا اس کے بھائی سے ابھی تک بات نہیں کی لگتا ہے اب سہی وقت ہے بات کرنے کا سی-بی نے کہا ارباب اور ریم بھی اس بات پر متفق نظر آئے---

اور اذہان بھائی کے ساتھ بھی اچھا نہیں ہوا نا بے قصور ہوتے ہوئے

بھی وہ سزا بھگت رہے ہیں ارباب افسردہ تھی---

فکر نہیں کرو یہ وقتی ناراضی ہے سب پہلے جیسا ہو جائے گا مجھے پر بھروسہ رکھو سی-بی نے تسلی دی ارباب نے سر ہلا دیا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج پوری یونی میں ٹروتھ ڈئیر کھیلا جا رہا تھا اور ایسے ایسے تماشے ہو رہے تھے کہ طلبا تو طلباء اساتذہ بھی اس سب کو کافی انجوائے کر رہے تھے امتحان ابھی چل رہے تھے لیکن پھر بھی اساتذہ نے طلباء طالبات کو تھوڑا سا فری ہینڈ دیا تھا جس کا سب ہی طلباء طالبات بھرپور فائدہ اٹھا رہے تھے----

تمہیں کیا ملا ہے فائقہ نے صنوبر سے پوچھا---

ڈئیر صنوبر منہ بنا کر بولی---

کر لیا یا کرنا ہے ابھی---

کر لیا مس حنا کے پرس سے ان کی فیورٹ لپسٹک لانی تھی اور پرنسپل آفس پہنچانی تھی جان جوکھم کا کھیل تھا یہ صنوبر نے جھجھری لی کتنی مشکل سے کیا تھا اس نے یہ وہ جانتی تھی یا اس کا اللہ فائقہ کا ہنسی سے برا حال ہونے لگا---

ہنسو مت تمہیں کیا ملا صنوبر نے اب کہ فائقہ سے پوچھا---

میں نے ٹروتھ لیا تھا فائقہ نے آنکھیں گھمائیں--

پھر کیا پوچھا انھوں نے صنوبر آگے ہو کر بیٹھ گئی--

میرے کرش کا پوچھا فائقہ نے شرمانے کی ایکٹنگ کی صنوبر کا منہ

کھل گیا ارتضیٰ اور فہیم بھی وہیں بیٹھے تھے باہر وہ ان سے انجان بیٹھے تھے مگر کان وہیں لگے تھے---

تم نے کیا کہا پھر صنوبر بے صبری سے بولی ارتضیٰ کو ایک ہزار فیصد یقین تھا کہ فائقہ اس کا نام لے گی---

جانتی تو ہو میرا کون کرش ہے فائقہ نے صنوبر سے کہا---

ارتضیٰ ہے نا صنوبر نے خوشی سے کہا---

لا حول ولا قوہ فائقہ نے کانوں کو ہاتھ لگائے ارتضیٰ صدمے میں بیٹھا رہ گیا فہیم ہنستے ہنستے اٹھ کھڑا ہوا ابھی اسے بھی کسی کو یہ گیم دینا تھا وہ اپنا شکار تلاش کرنے چلا گیا صنوبر ارتضیٰ کی حالت دیکھ کر وہاں سے کھسک گئی اب فائقہ اور ارتضیٰ اک دوسرے کے سامنے بیٹھے

تھے فائقہ کچھ بولنے کو منہ کھولتی لیکن پھر لب دبا لیتی جانتی تھی ابھی

ارتضیٰ کچھ بھی سنے گا---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شکر ہے میں بچ گئی ابھی تک مجھ سے کسی نے یہ گیم نہیں کھیلا

آیت نور شکر کر رہی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی ٹروتھ ڈیئر جیسی بلا

اس کے پیچھے ہی آ رہی تھی عمائزہ نے فہیم کو ان کی طرف آتے دیکھ

لیا تھا

اور فہیم کے ہاتھ میں ٹروتھ ڈیئر والے کارڈ بھی وہ سمجھ گئی کہ شکاری

اپنا شکار تلاش کرنے آ رہا ہے اس لیے عمائزہ نے آؤ دیکھا نا تاؤ اور دوڑ

لگا دی---

اوئے کہاں جا رہی ہو آیت چینخی----

ہمممم فہیم آیت نور کے پیچھے آ کھڑا ہوا---

جی آیت نور پلٹی---

فہیم نے بنا کچھ کہے کارڈ آیت نور کے سامنے لہرائے---

مجھے نہیں پسند یہ گیم مجھے نہیں کھیلنا آیت نور کہہ کر مڑ گئی فہیم

دوبارہ اس کے سامنے آ گیا---

کیا ہے کتنے ڈھیٹ انسان ہیں بار بار راستے میں آتے ہیں آیت غصے

سے بولی---

کیونکہ میں آپ کو پسند کرتا ہوں فہیم نے بنا لگی پلٹی کہا---

کیا؟؟؟؟ پاگل ہیں آپ دماغ خراب ہے آپ کا تو علاج کروائیں میرا

نکاح ہو چکا ہے اور میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں آئندہ میرے سامنے مت آئیے گا آیت نور نے سختی سے کہا اور جانے لگی---

نکاح ہی ہے نا ختم بھی ہو سکتا ہے فہیم کی بات پر آیت نور کے قدم تھمے---

ہمارے جیتے جی ایسا کبھی نہیں ہو گا آیت نور بنا پلٹے بولی---

چلو اگر وہ مر جائے پھر تو کچھ ہو سکتا ہے نا فہیم نے سرد انداز میں کہا آیت نور کا دل جیسے کسی نے چیر دیا ہو آیت نور نے پلٹ کر فہیم کے منہ پر تھپڑ دے مارا---

میں ان کی بیوہ بننا پسند کروں گی مگر آپ کی پھر بھی نہیں ہوؤں گی

ایسی بکواس کرنے سے پہلے اس تھپڑ کو یاد کر لینا آیت نور بولی نہیں غرائی تھی فہیم اپنی جگہ ساکت کھڑا رہ گیا کتنے لوگوں نے یہ دیکھا تھا اور حیران ہوئے تھے کہ فہیم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ان کا حیران ہونا نا بنتا تھا مگر فہیم ایک لڑکی سے کیسے تھپڑ کھا سکتا تھا وہ تو لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا مگر سب انجان تھے کہ اس بار فہیم کو وہ لڑکی بھا گئی تھی فہیم بھی کسی ساتھی کی تمنا کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

شٹ شٹ شٹ یار میں کتنا بچ رہی تھی لیکن اس گیم سے بچنا بہت مشکل ہے عمائزہ جھنجھلا رہی تھی اسے ڈئیر ملا تھا کہ لائبریری کے دروازے پر اسے جو پہلا لڑکا نظر آیا عمائزہ کو اسے زور دار تھپڑ مارنا تھا چاہے اگلا بندہ بے ہوش ہی کیوں نا ہو جائے اور عمائزہ اب دل ہی

دل میں دعا کر رہی تھی کہ کوئی لڑکا ہو ہی نا وہاں تا کہ یہ ڈئیر اسے کرنا نا پڑے مگر کر دعا قبول ہونے والی نہیں ہوتی عمائزہ لائبریری کی سیڑھیاں چڑھ کر دروازے تک آئی اور ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی----

پانچ منٹ گزرنے کے بعد بھی جب کوئی لڑکا لائبریری سے نا نکلا تو عمائزہ خوش ہو گئی اور واپسی کا سوچ ہی رہی تھی تبھی لائبریری کا دروازہ کھلا اور کوئی باہر آیا عمائزہ کی اس کے جوتوں پر نظر پڑی اور جوگرز دیکھ کر عمائزہ سمجھ گئی یہ کوئی لڑکا ہے اور عمائزہ حلق تر کرتی آنکھیں بند کیے آگے کو ہوئی اور آنکھیں کھولے بغیر سامنے تھپڑ رسید کر دیا تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ عمائزہ کا اپنا ہاتھ دکھنے لگ گیا عمائزہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں سامنے جیسے ہی دیکھا تو اس کی چیخ نکل

گئی اذہان سامنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے عمائزہ کو دیکھ رہا تھا آہستہ آہستہ بے یقینی غصے میں تبدیل ہونے لگی----

تم---------- اذہان عمائزہ کی طرف بڑھا تھا عمائزہ اچھل کر پیچھے ہوئی اور سرپٹ بھاگی اذہان کتابیں رومان کے حوالے کرتا عمائزہ کے پیچھے بھاگ چکا تھا رومان نے گہری سانس بھری اور عمائزہ پر افسوس کرنے لگا کہ وہ جاں کر ایسے مواقع پیدا کر دیتی تھی کہ اذہان جیسا کول مائنڈ انسان بھی تپ جاتا تھا اب جانے کیا ہونے والا تھا رومان دوسرے دوستوں کی طرف آگیا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا کہا عمائزہ نے تھپڑ مارا فائقہ صنوبر اور رمضیہ کو شاک لگا---

ڈئیر ہو گا یار سہراب نے کہا۔۔۔۔

یہ ڈئیر اسے ہی ملنا تھا اور اس کی زد میں اذہان نے ہی آنا تھا ہو نا

ہو کہ ضرور جان بوجھ کر کیا ہے اس نے اذہان سے پتہ نہیں کون

سی دشمنی نبھا رہی ہے رمضیہ غصے سے بولی اتنے میں فہیم اور صائب

بھی وہیں آ گئے۔۔۔

کیا ہوا تمہارا کیوں منہ لٹکا ہوا ہے فہیم کو دیکھ کر صنوبر بولی۔۔۔۔

لڑکی کے ہاتھ کا جھانپڑ کھا کر آ رہے ہیں موصوف منہ تو لٹکے گا نا

صائب نے ساری بات بتا دی اور سب قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔۔

یعنی کہ تو مطلب اذہان سہی کہہ رہا تھا ارتضیٰ بولا۔۔۔

تو نے تو کہا تھا کہ تجھے کبھی پیار محبت میں نہیں پڑنا نا ہی شادی کرنی

ہے پھر یہ سب رومان نے پوچھا سب ہی اس سوال کا جواب جاننا چاہتے تھے--

انسان ہوں میں بھی کچھ بھی ہو سکتا کے میرے ساتھ بھی فہیم چڑ گیا--

چلو کوئی بات نہیں ہوتا رہتا ہے لیکن ماننا پڑے گا تمہاری اور اذہان کی قسمت ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہے فائقہ نے ہنستے ہوئے کہا--

کیا مطلب فہیم حیرانی سے دیکھنے لگا---

وہ صاحب بھی عمائزہ کے ہاتھ کا تھپڑ کھا کر اس کے پیچھے زخمی شیر کی طرح بھاگ رہا ہے رومان نے بتایا تو مطلب سمجھتے ہی وہ سب ایک

بار پھر ہسنے رمضیہ نے ناگواری سے انہیں دیکھا اور اذہان کو ڈھونڈنے

اٹھ گئی باقی سب بھی اس کے پیچھے آگئے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بہت مشکل سے عمائزہ تک اذہان پہنچا تھا اور اب عمائزہ کا راستہ

روکے کھڑا تھا---

راستہ چھوڑو عمائزہ نے اشارہ کیا---

کیوں چھوڑوں تمہیں سکون نہیں ہے اب کیوں میرے پیچھے پڑی ہو

اب میں پیچھے ہٹ گیا ہوں تو کیوں بار بار راستے میں آ رہی ہو اب کون

تنگ کر رہا ہے اب کون فضول پنگے لے رہا ہے اذہان چیخ اٹھا---

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا ڈئیر ملا تھا اوکے نا مجھے شوق نہیں

ہے تمہاری شکل بھی دیکھنے کی عمائزہ بھی غصے سے بولی ٹھیک ہے

اس سے غلطی ہوئی لیکن جان بوجھ کر تو نہیں کیا نا اس نے۔۔۔

ہاں جیسے میں جانتا نہیں تمہاری خصلت کو میں لاسٹ وارننگ دے رہا

ہوں مجھ سے دور رہو میرے آس پاس بھی نظر نا آنا ورنہ لحاظ نہیں

کروں گا اذہان سختی سے بولا۔۔۔۔

نہیں تو کیا کرو گے عمائزہ نے پوچھا۔۔۔۔

یہاں سے جاؤ آئندہ سوچ سمجھ کر آنا میرے سامنے نفرت کرتا ہوں تم

سے عمائزہ ضامن اتنی نفرت کہ میں چاہتا ہوں تم کسی اور کو مل جاؤ

اور مجھے کبھی تمہاری شکل نظر نا آئے اور نا ہی مجھے تمہاری آواز سنائی

دے سنا تم نے اذہان نے دانت پر دانت جمائے کہا عمائزہ خالی

نظروں سے اذہان جو دیکھ رہی تھی---

میرے دوستوں سے بڑھ کر مجھے کوئی نہیں ہے میری محبت بھی نہیں جو تھوڑی بہت محبت بچی تھی تمہارے لیے میرے دل میں آج اس پر بھی میں نے فاتحہ پڑھ لی ہے اب تم بھی اپنی شکل لے کر یہاں سے نکل جاؤ اذہان نے اشارہ کیا اور خود رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا ایک بے نام سا آنسو کا قطرہ اذہان کی آنکھ سے نکلا جسے اس نے بے دردی سے صاف کر دیا----

تم لوگ یہاں ہو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تم لوگوں کو صائب اور باقی سب وہاں پہنچے اذہان نے ان سب کی طرف دیکھا اور گہری سانس بھری----

صائب بھائی مجھے کچھ بتانا ہے عمائزہ نے خود کو کمپوز کرتے کہا ورنہ دل پر جو گزری تھی وہ کسی طور بھولنے کے قابل تو نا تھی----

عمائزہ میرا خیال ہے اب بات کرنے کو کچھ نہیں بچا صائب نے کہا---

پلیز صائب بھائی ضروری ہے ورنہ کبھی نا کہتی عمائزہ نے منت کی----

ٹھیک ہے چلو کینٹین چلتے ہیں رومان نے سمجھداری دکھاتے انہیں وہاں سے چلنے کا کہا صائب نے اذہان کو بھی زبردستی ساتھ لے لیا-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا تکلیف ہے کیوں بار بار فون کر رہے ہو ارماہا چائے پی رہی تھی جب شیز کی کال اٹھا کر اس پر چڑھ دوڑی۔۔۔۔

مبارک ہو تمہارا پلان فیل ہو چکا ہے وہ سب دوست ایک ہی ہیں آج بھی شیز نے جو اطلاع دی تھی ارماہا کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔

کیا فضول بول رہے ہو ارماہا غرائی۔۔۔

سہی بول رہا ہوں خرم نے ابھی دیکھا ہے ان سب کو ساتھ شیز نے بتایا۔۔۔

میں آ رہی ہوں اب تمہارے پلان پر کام کرنے کا وقت ہے ارماہا اپنا بیگ اٹھاتی بولی اور کال بند کر دی۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صرف اتنی سی بات کے لیے یہ سب کیا تمہاری کزن نے فائقہ کی آواز آئی۔۔۔

صرف یہ نہیں وہ صائب کو پانا چاہتی ہے اور صائب بھائی کے لیے وہ بہت جنونی ہے کسی بھی حد تک چلی جائے گی عمائزہ نے کہا۔۔۔

اب تو وہ جان چکی ہے میرا اور رمضیہ کا تو اب پیچھے کیوں نہیں ہٹ جاتی صائب نے کہا۔۔۔۔

وہ ایسی ہی ہمیشہ سے اور مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنا گر جائے گی میں نے کبھی کسی غلط کام میں ساتھ نہیں دیا صائب بھائی جب سے مجھے پتہ چلا کہ اس نے اذہان کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی اور اس چکر میں فائقہ درمیان میں آ گئی تو میں نے اس کا ساتھ چھوڑ

دیا واسع اور میں نے سوچ لیا تھا کہ اس کا ساتھ نہیں دیں گے اسی لیے---

(جس دن واسع نے پرپوز کیا تھا)

عمائزہ میری بات سنو پلیز رکو واسع نے عمائزہ کو روکا---

واسع میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی خبردار پیچھے ہٹو عمائزہ نے واسع کو دھکا دیا---

عمائزہ یہ صرف ایک نقلی پرپوزل ہے اور تمہیں اصل میں ہاں نہیں کرنی یہ ڈرامہ کرنا ہے بس کہ تم اور میں ایک رشتے میں بندھے ہیں جیسے ہی سب سہی ہو گا یہ انگوٹھی اتار دینا ارماہا کا ساتھ غلط کاموں میں نا تم دینا چاہتی ہو اور نا ہی میں دینا چاہتا ہوں جب وہ دیکھے گی

ہم دونوں اپنا سوچنے لگے ہیں اور اس کا ساتھ نہیں دیں گے تو وہ بھی یہ کام چھوڑ دے گی کیونکہ وہ اکیلی کچھ نہیں کر سکتی واسع کی بات عمائزہ کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگی تھی اور اس طرح وہ انگوٹھی عمائزہ نے پہن لی----

مگر یہ ہماری خام خیالی تھی ارماہا باز آ جائے گی اسے تو جب سے مجھے پر اور واسع پر شک ہوا اس نے ہمیں کچھ بھی بتانا چھوڑ دیا اور اب پتہ نہیں وہ کس کے ساتھ مل کر یہ سب کر رہی ہے عمائزہ نے بات مکمل کرتے گہرا سانس بھرا----

یعنی تمہاری کوئی منگنی نہیں ہوئی صنوبر نے پوچھا---

جی----

مبارک ہو بھائی ارتضیٰ اذہان کے کان کے پاس آہستہ سے بولا۔۔۔

دور رہ اذہان نے ارتضیٰ کو پیچھے کیا اور خود اٹھ کر وہاں سے چلا گیا سب عمائزہ کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سب نے اپنی اپنی جگہ اذہان کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ چار ماہ رہ گئے ہیں فائنل ائیر ختم ہونے میں تو اتنا صبر اور کر لے پھر شادی کھا لینا صائب کی لیکن اس کی سوئی وہیں اٹکی رہی جس کی وجہ سے صائب نے گھر بات کرنے کا فیصلہ کر لیا اور آج ارتضیٰ بھی اپنی فیملی کے ساتھ رات کے کھانے پر ان کی طرف آیا تھا۔۔۔۔

ماما مجھے آپ سب سے اہم ضروری بات کرنی ہے کھانے سے فارغ ہو

کر وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے چائے پی رہے تھے جب صائب نے تمہید باندھی---

بولو بیٹے انہوں نے اجازت دی ارتضیٰ جانتا تھا کہ وہ کیا بات کرے گا---

آپ افق آپی کے ساتھ مل کر شادی کی ڈیٹ رکھ دیں صائب نے ایک کی سانس میں کہہ دیا---

ایسے اچانک تم تو کہہ رہے تھے مومنہ بیگم خوش تھیں لیکن اچانک ایسی بات صائب کے منہ سے ان کر سب شاکڈ بھی تھے----

اچانک نہیں ہے ماں بس میں سوچا ہے بعد میں بھی تو ہونی ہی ہے اگر ابھی ہو جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے صائب نے نرمی سے کہا

مومنہ بیگم نے نثار صاحب کو دیکھا انہوں نے اپنی رضا مندی دے دی---

ٹھیک ہے پھر کل چلتے ہیں حنا باجی کی طرف ویسے جویریہ میں سوچ رہی ہوں صائب کی شادی کے ساتھ ہی ارتضیٰ کی بھی شادی کر دیں تو مومنہ بیگم نے اپنی بہن کو دیکھتے کہا---

ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے مگر ارتضیٰ اور فائقہ کی مرضی ہی چلے گی فائق صاحب نے کہا----

نہیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے ارتضیٰ نے جلدی سے کہا اس کی تو دل کی مراد بر آئی تھی سب نے اس کی جلد بازی پر اسے دیکھا وہ کھسیا گیا----

ٹھیک ہے پھر کل ہی دونوں کی تاریخ رکھ دیں گے مومنہ بیگم نے فائنل کہا۔۔۔

بیگم بہت جلدی نہیں کر رہی آپ نثار صاحب نے چھیڑا۔۔۔

بابا کوئی جلدی نہیں ہے اس سے پہلے کہ میرے بھائیوں کا ارادہ بدلے ان کے سہرے کے پھول کھلا دیں ارباب نے کہا سب اس کی بات پر ہنس دیے۔۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بھائی یہ کیا کر رہے ہیں رانیہ اذہان کے کمرے میں آئی جہاں سب کچھ بکھرا سا پڑا تھا اور اذہان بیڈ پر کھڑا ریموٹ جو مائک بنائے اچھل رہا تھا کمرے میں اونچی آواز میں ڈیک لگا ہوا تھا۔۔۔۔

افففففف کان کے پردے پھٹ رہے میرے رانیہ نے جلدی سے آگے بڑھتے ڈیک بند کیا-----

بند کیوں کیا اذہان چیخا---

بھائی کیا ہو گیا ہے کچھ تو خیال کریں دادا دادی گھر بھی ہیں اس گھر میں کیوں انہیں بہرا کرنا ہے آپ نے رانیہ نے اذہان کو گھور کر دیکھا---

ہاں اووہ اذہان بیڈ سے نیچے اتر آیا---

ویسے یہ اتنی اچھل کود کس لیے رانیہ نے تجسس سے پوچھا---

صائب کی شادی ہے نا اذہان نے چہکتے ہوئے بتایا---

کیا صائب بھائی کی شادی رانیہ چیخی---

ہاں اذہان اس سے بھی اونچی آواز میں چیخا اور دل میں شکر کرنے لگا

رانیہ نے اس پر غور نہیں کیا ورنہ پھر اس کی طبعیت کے پیچھے پڑ

جاتی----

میں ابھی مما کو بتاتی ہوں رانیہ باہر بھاگی---

پاگل اذہان نے سر جھٹکا اور دوبارہ ڈیک لگانے لگا----

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

رمضیہ اور فائقہ دونوں ابھی شادی کے حق میں نہیں تھیں لیکن ان

کی ایک نا چلی اور شادی کی تاریخ ڈال دی گئی تھی عمائزہ اور آیت کو

بھی اپنی فیملی کے ساتھ آنے کی دعوت دی تھی فائقہ اور رمضیہ کو

تین دن کے لیے مایوں بٹھایا گیا تھا اور باقی سب یونی جا رہے تھے وہ

دونوں گھر تھیں بازار کے چکر اور شادی کے انتظامات میں لڑکے تو گھن چکر بنے ہوئے تھے صائب جانتا تھا رمضیہ اس سے ناراض ہے وہ اس کی ناراضگی دور کرنا چاہتا تھا مگر رمضیہ مایوں میں بیٹھی تھی اور اذہان نے ہر طرف سے نظر رکھی ہوئی تھی دوسری طرف فائقہ نے ساتھ صنوبر اور سہراب کی چھوٹی بھابھی رکی تھیں ارتضیٰ کا بھی فائقہ سے ملنا بلکل بند تھا ایسے ہی بھاگم دوڑی میں مہندی کا دن آن پہنچا مہندی کمبائن تھی پہلے فائقہ اور ارتضیٰ کا نکاح تھا اس کے بعد ان دونوں کے ساتھ ساتھ رمضیہ اور صائب کی مہندی بھی تھی---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

نکاح کا انتظام فائقہ کے گھر ہوا تھا گھر گھر کے ہی لوگ تھے سارے مہماں مہندی میں آنے تھے نکاح میں رمضیہ بھی آئی تھی مگر بڑا سا

گھونگھٹ نکالے اس نے مایوں کا پیلا جوڑا ہی پہنا ہوا تھا اسے دیکھ کر صائب کے بے چین دل کو کچھ تھوڑا سا قرار آیا تھا------

نانانانانا دولہے میاں کدھر چلے صائب سب سے نظر بچا کر رمضیہ سے بات کرنے جا رہا تھا کہ اذہان اور سہراب نے اس پیچھے کو گھسیٹا----

کمینوں چھوڑو کیا کر رہے ہو لوگ دیکھ رہے ہیں صائب نے دانت پیستے کہا-----

لوگ ہمیں ہی دیکھیں گے تیرے کرتوت نہیں دیکھیں گے کہ تو کیا گل کھلانے جا رہا ہے اذہان نے صائب کو گھور کر دیکھا-----

میں نے کیا کر دیا اپنی بیوی سے ملنے جا رہا ہوں کوئی گناہ تو نہیں ہے یہ صائب نے حیرانگی سے کہا-----

بیوی ہوئی نہیں ہے ابھی صرف نکاح ہوا ہے جس دن تیرے گھر آئے گی ناتب تیرا اس پر حق ہو گا سمجھا چل اب زیادہ باتیں مت بنا ارتضیٰ کے پاس چلتے ہیں نکاح کا وقت ہو گیا ہے سہراب نے بظاہر بڑے پیار سے کہا تھا لیکن صائب اس کی وارن کرتی نظریں دیکھ رہا تھا-----

ہاں چلو آج تو مینیو بھی اپن کی پسند کا ہے بس جلدی سے مہندی کے فنکشن کا ٹائم ہو جائے اذہان صائب کو گھسیٹ کر لے جاتے چہکا صائب نے گہری سانس بھری----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کہاں چلے گئے تھے تم لوگ یار نکاح ہے میرا آج ٹک کر بیٹھ جاؤ

میرے پاس ارتضیٰ بیچارگی سے بولا اس نے بادامی رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی بہت خوبرو لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی بوٹی کو سکون نہیں ہے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ میری رضیہ سلطانہ سے ملنے جا رہا تھا اذہان نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔۔

تیری تو بھابھی بول اب تو نے نام لیا نا تو تیری گردن میرے ہاتھوں ٹوٹے گی صائب نے اذہان کی گردن پر دباؤ بڑھایا۔۔۔

چھوڑ منحوس چھوڑ جان لے گا کیا ابے وہ دیکھو رومان تو تیرے سے بھی چار ہاتھ آگے نکلا اذہان کی اچانک نظر رومان پر پڑی جہاں وہ افق جو گجرے پہنا رہا تھا فہیم ارتضیٰ سہراب اور صائب بھی دیکھنے لگے۔۔۔۔

میرے نکاح پر ہر کوئی اپنا سین آن کیے بیٹھا ہے حد ہو گئی ارتضیٰ جل کر بولا۔۔۔۔

تمیز سے بیٹھ جاؤ بندروں کی طرح اچھل رہے ہو تم لوگ خبردار کوئی یہاں سے اب ہلا تو نثار صاحب نے غصے سے کہا اور وہ سب اچھے بچوں کی طرح ارتضیٰ کے ساتھ ہی صوفے پر ٹک گئے۔۔۔۔

پیچھے ہٹو میرا دم نکل رہا ہے کمبختوں کہیں اور جا کر بیٹھو ارتضیٰ چیخا۔۔۔۔

انکل کا آرڈر ہے یہاں سے ہلنا نہیں ہے اب ان کا کیا تو نہیں ٹال سکتے نا اذہان نے آنکھیں گھماتے کہا اور موبائل نکال کر سیلفی لینے لگا۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رمضیہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے فائقہ گھبرائے لہجے میں بولی ہلکے

بادامی اور آف وائٹ رنگ کی لمبی گھیر دار فراک زیب تن کیے سر پر

گولڈن دوپٹہ ٹکائے نیچرل لک میک اپ میں وہ پیاری لگ رہی

تھی-----

ہوتا ہے ایسا فکر کی بات نہیں ہے ہر لڑکی پر یہ وقت آتا ہے رمضیہ

کو اپنا وقت یاد آیا اور اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں ارباب اور رانیہ نے

اسے اپنے ساتھ لگایا----

پہلی بار نکاح ہو رہا ہے نا اس لیے تمہیں گھبراہٹ ہو رہی ہے کوئی نا

تم ٹینشن نا لو اپنی طرف سے تو صنوبر نے سمجھداری دکھائی تھی لیکن-

صنوبر سب کا پہلی بار ہی نکاح ہوتا ہے بار بار کون نکاح کرتا ہے فائقہ نے دانت پیسے-----

نہیں میرا مطلب صنوبر گڑبڑائی---

چلو لڑکیوں مولوی صاحب آ گئے ہیں افق نے آتے ہی شور مچایا-----

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو افق نے فائقہ کو کہا فائقہ جھینپ گئی----

سب تیار ہے نا مومنہ بیگم اور حنا کمرے میں آئیں----

جی امی افق نے جواب دیا پھر فائقہ اپنی دوستوں کی سنگت میں باہر آئی ارتضیٰ جس صوفے پر تھا وہاں برہان صاحب اور امان بیٹھے تھے امان بھی ایمرجنسی میں آیا تھا اس کی بیوی بھی جلدی ہی سب سے

گھل مل گئی تھی-----

اووووہ عمائزہ اور آیت ا گیئں صائب کی نظر سب سے پہلے ان پر پڑی

وہ جلدی سے اٹھا اور دونوں کی گھر والوں سے ملا ان کا استقبال کیا

اور سب سے ملوانے لگا اذہان نے دیکھنے سے گریز کیا----

ایجاب و قبول کے بعد مبارک سلامت کا شور اٹھا سب بہت خوش تھے

فائقہ کی نانو بار بار اپنی بھیگی آنکھیں صاف کر رہی تھیں بوجھل دل تو

فائقہ کا بھی ہو رہا تھا مگر وہ ضبط کیے بیٹھی تھی----

مبارک ہو مسز ارتضیٰ نے نظر بچا کر فائقہ کو محبت بھری نظروں سے

دیکھتے کہا---

تمہیں بھی مبارک ہو فائقہ کو جانے کیوں شرم آ رہی تھی--

یار ایسے گھبراؤ نہیں میں وہی ہوں تم لڑاکا طیارہ ہی اچھی لگتی ہو مجھ پر حکم چلاتی ہوئی ارتضیٰ نے بچوں کی طرح کہا-----

اچھاااا---- فائقہ نے مسکراہٹ دبائی----

چلو چلو ہال پہنچو کھانا وہیں کھائیں گے پھر مہندی کی رسم بھی برہان صاحب نے کہا فائقہ اندر چلی گئی سہراب اذہان فہیم رومان اور کچھ خواتین مہمانوں کو لے کر ہال کی طرف نکل گئے ارتضیٰ اور صائب مہندی کے فنکشن کے لیے تیار ہونے چلے گئے ان دونوں نے سفید کرتا شلوار پہننا تھا فائقہ اور رمضیہ کا اورنج اور گرین امتزاج کا غرارہ شارٹ شرٹ تھی ساتھ میں کھسہ تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہیں میری شہزادیاں----

نانو ہم بھی ہیں صنوبر نے انہیں رمضیہ اور فائقہ کی نظر اتارتے دیکھ

کر کہا----

ہاں ہاں تم لوگ بھی بہت پیاری لگ رہی ہو انہوں نے رانیہ ارباب

اور صنوبر کی بھی نظر اتاری----

چلو لڑکیوں وہاں سب انتظار میں سوکھ جائیں گے حنا بولیں سب جلدی

جلدی چیزیں سمیٹ کر ہال جانے لگیں سہراب اور فہیم انہیں لینے

آئے تھے------

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اوئے پانی نہیں آرہا اذہان واشروم میں نہا رہا تھا منہ پر صابن لگا تھا

اور اسی وقت پانی بند ہو گیا۔۔۔

کمبخت ماروں پانی نہیں آ رہا سنو موٹر چلاؤ اذہان دروازہ دھڑدھڑاتے بولا

لیکن کمرے میں کوئی ہوتا تو سنتا نا۔۔۔

میری آنکھیں بھی جل رہی ہیں آآ اذہان نے تولیے سے منہ صاف کیا

بہت مشکل سے آنکھیں کھلیں اس نے تولیہ اپنے گرد باندھا اور چنی

چنی آنکھیں کھولتے دروازہ کھولا کمرے میں نظر دوڑائی تو کوئی نہیں تھا

وہ دل ہی دل میں صائب کو سلواتے سناتے کمرے میں آیا۔۔۔

اوئے کدھر مر گئے ہو موٹر چلا دو یار اذہان کمرے کا دروازہ کھول کر

سر باہر نکال کر بولا۔۔۔

اوئے یہ اذہان کی آواز سنائی دے رہی ہے مجھے کیا تجھ

کو آ رہی ہے آواز ارتضیٰ بال سیٹ کرتے صائب سے بولا---

آ تو رہی ہے کسی کی آواز مگر اذہان تو نہا رہا ہے اس کی آواز کیسے

صائب حیران ہوا جب ایک بار پھر اذہان کی چیخ کی آواز ان کے کانوں

میں پڑی وہ نیچے بھاگے---

بچاؤ آآ میری کمر------صائب اور ارتضیٰ نے اذہان کو فرش پر

اوندھے منہ پڑے دیکھا ان کے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے---

اوئے یہاں کیا کر رہا ہے کمینے گھر میں کوئی نہیں ہے تو کیا مطلب

تو ایسے پھرے گا شیم شیم چھی چھی کپڑے تو پہن کر نکلتا بے شرم

ارتضیٰ نے دو تھپڑ اذہان کے کندھے پر مارے---

دفع ہو جاؤ اذہان نے ارتضیٰ کو دھکا دیا صائب نے ہنسی دباتے اذہان

جو اٹھنے میں مدد دی---

تو نہاتے نہاتے باہر کیوں نکل آیا صائب کے پوچھنے پر اذہان نے

ناراضی سے اسے دیکھا----

بعد میں بتاؤں گا بس موٹر چلا دو مہربانی کرو کس جنم کا بدلہ لے رہے

ہو مجھ سے اذہان نے بیچارگی سے کہا ارتضیٰ نے قہقہ لگایا اور موٹر

چلانے چلا گیا صائب کو اذہان پر ترس آنے لگا فرش پر اوندھے منہ

گرنے کی وجہ سے اس کا پورا چہرہ سرخ ہو رہا تھا پہلے ہی اس کا سر

درد جان نہیں چھوڑتا تھا اور اوپر سے یہ مسئلے---

چل آجا پانی آ گیا ہو گا فریش ہو جا میں روم میں ہی بیٹھوں گا صائب

نے تسلی دی---

یہی تو پہلے کرلیتا تو کیا جاتا تیرا اذہان نے منہ بنایا اور روم کی طرف جانے لگا صائب بھی سر جھٹکتے اس کے پیچھے آ گیا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆۔

مہمان کھانا کھا چکے تھے دلہنیں بھی سٹیج پر لگے جھیلوں پر اپنی اپنی نشست سنبھالے بیٹھ گیئں سٹیج پر دو جھولے لگائے گئے تھے دائیں طرف والے پر رمضیہ اور صائب نے بیٹھنا تھا بائیں طرف والے جھولے پر فائقہ اور ارتضیٰ نے بیٹھنا تھا۔۔۔۔

ڈھول ڈھمکوں کے ساتھ ان کی اینٹری ہوئی تھی سرپرائز اینٹری تھی پہلے پھولوں سے سجی سائیکلوں پر دولہے کے دوست آئے اس کے بعد ارتضیٰ اور صائب کی ہیوی بائیک پر دھماکہ خیز اینٹری نے لوگوں کو

حیران کر دیا رمضیہ اور فائقہ تو منہ کھولے انہیں ہی دیکھتی رہ گئیں---

یار یہ لوگ تو بڑے چھپے رستم نکلے ارباب منہ بنا کر بولی----

ہنہ یہی تو کرنا تھا اور کون سی زمیداری تھی ان پر صنوبر نے طنزیہ کہا---

تم کیوں سڑ کر سوا ہو رہی ہو اذہان نے صنوبر کے پیچھے سے کہا صنوبر اچھل پڑی----

تم یہاں کب آئے صنوبر نے حیرانی سے پوچھا--

جب تم ہم دوستوں سے سڑ رہی تھی اذہان نے محفوظ مسکراہٹ

دکھاتے کہا جب ہی اس کی نظر عمائزہ پر پڑی اور اس کی مسکراہٹ

سنجیدگی میں بدلی----

اوئے اذہان آجا فہیم نے بلایا اذہان چپ چاپ چلا گیا----

آپ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی ہیں اللہ پاک بری نظر سے بچائیں

آمین عمائزہ نے دل سے دعا دی وہ اپنے کیے کی معافی مانگ چکی تھی

اور وہ شرمندہ تھی اس لیے کسی نے اس بات کو دل دماغ میں نا رکھا

جو ہو گیا اسے بدلا تو نہیں جا سکتا تھا نا رمضیہ کو صرف ایک بات کا

دکھ تھا صائب نے ایک بار بھی اسے منانے کی کوشش نہیں کی وہ

شادی کے لیے دل سے راضی ہوئی تھی مگر اذہان والی بات کے لیے

وہ ابھی بھی ناراض تھی---

ہمارا نیگ رانیہ صنوبر اور ارباب ان کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑی ہو

گیئں---

دروازہ کھلا نہیں منگتے پہلے آ گئے اذہان نے مذاق اڑایا----

ایکسکیوز می ہم چول لوگوں سے بات نہیں کرتے پلیز ٹیک آ سائیڈ

صنوبر نے ایک ادا سے کہا سہراب کی آنکھیں پھٹ گیئں---

دیکھ تیرے بھائی کو چول بول رہی کچھ بولے گا یا بے شرموں کی طرح

چپ کھڑا رہے گا فہیم نے سہراب کی غیرت جگائی----

ہاں ہاں بولوں گا نا سہراب نے اثبات میں سر ہلایا صنوبر نے آبرو اچکایا

کہ واقعی تم مجھے کچھ بولو گے----

چھوڑ نا جانے دے صائب اور ارتضیٰ نے پیسے دینے ہیں کون سا تیری

جیب سے جائے گا سہراب گڑبڑا کر بولا----

پھٹو سالا فہیم نے دانت پیسے----

چھوڑ اس کو تو بعد میں دیکھیں گے ادھر دیکھ کیسے کڑکڑاتے نوٹ نکال رہا ہے میرا تو دم اٹکنے لگا ہے اذہان نے فہیم کی توجہ ارتضیٰ اور صائب کی طرف دلائی دونوں لپک جھپک ان کے سروں پر پہنچے----

تم لوگوں سے کوئی جھوٹے منہ مانگے سچے بن جاتے ہو اور ارتضیٰ تو تجھے تو میں بعد میں پوچھوں گا ہماری دفعہ تو تیری جیب خسارے میں جا رہی ہوتی ہے اور سب دیکھ نوٹوں کے نوٹ نکال رہا ہے تو بچ مجھ سے بیٹا اذہان ارتضیٰ کے کان کے پاس چیخا---

کیا بدتمیزی ہے اذہان رضا صاحب نے اذہان کو گھوری سے نوازا---

صائب اور ارتضیٰ نے ان تینوں کو تیس تیس ہزار پکڑائے تھے وہ بھی

اذہان کے شور مچانے پر ورنہ وہ تو چیک بک ہی ان کے حوالے کر دیتے----

پیاری لگ رہی ہو صائب نے رمضیہ کی طرف جھک کر کہا رمضیہ کچھ نا بولی وہ سامنے دیکھ رہی تھی جہاں فہیم رومان اور اذہان کھڑے تھے اذہان نے ہاتھ میں مائک تھا---

کچھ تو بولو صائب نے دوبارہ کہا---

دیکھ رہا ہوں میں کیا کھسر پھسر چل رہی ہے اذہان نے مائک منہ کے آگے کرتے صائب سے کہا صائب سٹپٹا گیا دوسری طرف ارتضیٰ اور فائقہ بھی سنبھل کر بیٹھ گئے--

اوئے کھوتے تو اپنی گردن کو آرام دے یہاں وہاں گھماتے ایسا نا ہو

کہیں گر ہی جائے رضا صاحب نے ہانک لگائی---

ہنہ ازل سے میرے دشمن اذہان نے سر جھٹکا---

ارے یار ہر وقت بچے کے پیچھے نا پڑے رہا کرو نثار صاحب نے کہا باقی سارے مرد حضرات بھی ہاں میں سر ہلانے لگے----

پتہ نہیں میں کیوں بھول جاتا ہوں یہاں میرے بیٹے کے حمایتی زیادہ ہیں رضا صاحب نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا سارے قہقہ مارتے ہنسے----

یہ دائم ہے نا اس کو تو میں بتاتا ہوں آج بھی نا آتا کمینہ اتنے دن سے فون بھی نہیں اٹھا رہا آج نہیں بچے گا یہ اذہان قمیض کی آستینیں چڑھا سٹیج سے اترا جیسے کوئی جنگ کرنے جا رہا مگر وائے رے

قسمت دوسری طرف منہ کیے کھڑی عمائزہ سے ٹکرا گیا۔۔۔

پورے ہال میں تمہیں میں ہی ملا ہوں ٹکرانے کو اذہان نے عمائزہ کو غصے سے کہا اور یہ جا وہ جا۔۔۔

اسے کیا ہوا آیت نور بھی حیران ہوئی۔۔۔

چھوڑو دماغ تو ہے نہیں اس کے پاس چلو رسم ہونے والی ہے رمضیہ کے پاس چلتے ہیں عمائزہ نے کہا اور وہ لوگ سٹیج کی طرف آ گئیں۔۔۔

کتنے خوش رہتے ہیں نا ایک ساتھ اللہ ہمیشہ ان کی دوستی ایسے ہی بنائے رکھے مومنہ بیگم نے کہا۔۔۔۔

آمین سب یک زبان بولیں۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارے ہیں آپ سب کے بچے ان کی دوستی تو مثال ہے دوسرے لوگوں کے لیے روزینہ نے محبت سے کہا ناصرہ نے بھی تائید کی----

اتنے بھی اچھے نہیں ہیں شروع میں جو ہوا ہے نا ہم آج سوچتے ہیں تو کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں کہ اگر وہی وقت ہوتا آج بھی تو کیا ان کی دوستی ایسی ہوتی جویریہ بیگم نے کہا---

بلکل ہمیں تو نہیں لگتا تھا کبھی یہ دن دیکھنے کو ملے گا واجدہ بیگم نے کہا---

بس اب دعا ہے یہ سب ایسے ہی ساتھ رہیں حنا نے کہا اور پھر سب رسم کرے اٹھ گیئں---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

تو اب کیوں آیا اب بھی نا آتا احسان کرنے آیا ہے اذہان دائم کو نکا مارتے بولا---

یار رک صبر کر سن تو میں آوٹ آف سٹی تھا یار کیسے آتا اوکے معاف کر دے دائم اذہان سے اپنا بچاؤ کرتے بولا----

اچھا چل کیا یاد کرے گا آجا تیرے بھائی آج بہت شاہ خرچ بنے ہوئے کچھ اپن بھی کوٹ مار مچائے اذہان نے دائم کی طرف سرگوشی کی وہ مسکرا دیا اور اذہان کے ساتھ سٹیج کی طرف آ گیا جہاں سب بڑے رسم کر چکے تھے اب ینگ پارٹی ہلا بولنے کو تیار تھی-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

ہاں بھئی اذہان اس بار صائب یا ارتضیٰ کے ہاتھوں مکا کھانا چاہو گے تا

کہ تمہاری بھی باری آئے افق نے اپنی مہندی والے دن کی بات یاد

دلائی سب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی----

نہیں مجھے تو معاف ہی رکھو میری آزادی مجھے بہت پیاری ہے یہ دونوں

سولی چڑھ رہے ہیں بس یہی صدمہ کافی ہے میرے لیے اذہان کی

ڈرامے بازیاں عروج پر تھیں---

نوٹنکی ارتض نے سر جھٹکا----

ہم تو رسم کر چکے آ جاؤ جس نے آنا ہے رومان نے افق کو ہاتھ پکڑ کر

اٹھایا اور ایک طرف ہوگیا---

تو تو جانے کون کون سی رسمیں کر چکا ہے سہراب نے افق کے

ہاتھوں میں گجرے دیکھ کر کہا رومان گڑبڑا گیا افق شرما کر رومان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتی خواتین کی طرف چلی گئی----

ہٹو بچوں میں آؤں گا رسم کرنے اذہان آگے بڑھا اور صائب کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا--

پہلے مجھے اور صنوبر کو کرنے دے رسم تو چھوٹا ہے اور سنگل ہے اس لیے میرا آنا بنتا ہے سہراب نے اذہان جو ہٹانا چاہا---

ارے واہ ایسے کیسے یہ کوئی لاجک نہیں ہے نکل تو یہاں سے اذہان نے سہراب کی ٹانگ پر ٹانگ ماری سہراب تو بلبلا اٹھا اور کھینچ کر اذہان جو جھولے سے اٹھایا---

آج کے دن بھی یہ باز نہیں آئیں گے صائب نے افسوس سے کہا۔

خبردار اذہان کو کچھ نا کہنا رمضیہ نے پہلی بار براہ راست صائب کو مخاطب کیا وہ سمجھ گیا محترمہ ناراض ہیں ابھی تک---

میں--------

چلو رانیہ ان کو لڑنے دو ہم رسم کرتے ہیں ارباب نے رانیہ سے کہا اور دونوں صائب اور رمضیہ کے ساتھ بیٹھ گیئں سہراب اور اذہان ارد گرد سب بھلائے ایک دوسرے سے الجھ پڑے رضا صاحب غصے میں بھرے بیٹھے تھے---

اے یہ لونڈے باؤلے ہو گئے ہیں فائقہ دیکھ زرا کہیں ہڈی پسلی نا توڑ دیں ایک دوسرے کی---

نانو چھوڑیں انہیں وہ ایسے ہی ہیں جنگلی ارتضیٰ نے کہا---

تقریباً سب ہی رسموں سے فارغ ہو گئے تھے لیکن آفرین ہو اذہان اور سہراب پر جو پچھلے ایک گھنٹے سے لڑ رہے تھے۔۔۔

اب تم لوگ اگر نا باز آئے تو آج یہاں سونا عمران صاحب کی آواز پر سب کو سانپ سونگھ گیا اذہان اور سہراب جلد سے اپنا آپ درست کرتے اچھے بچوں کی طرح رسم کے لیے آئے لیکن جیسے ہی بڑوں کا دھیان زرا ہٹا اذہان نے اپنا کارنامہ سر انجام دے دیا پہلے صائب اور رمضیہ پر اپنے ارکان پورے کیے ان کے بالوں میں بھر بھر تیل لگایا اور منہ میں گلاب جامن رس گلے ٹھونس دیے اور یہی عمل اس نے ارتضیٰ اور فائقہ کے ساتھ بھی کیا اب کیا ہو سکتا تھا سوائے بیچنے چلانے کے۔۔۔

تم تیار ہو سہراب نے صنوبر سے کہا اس نے زور و شور سے سر ہلایا۔۔

بیوقوفی نہیں کرنا جیسے سمجھایا ہے نا ویسے کرنا کوئی غلطی نا کو جاؤ اب کپڑے دوسرے پہن کر آؤ سہراب نے صنوبر کو ہدایات دیں--

ہاں مگر ایک بات تو بتائی نہیں تم نے کی یہ سب کب ہوا تھا اور مجھے کیسے پتہ نا چلا صنوبر کی سوئی وہیں اٹکی تھی---

بتا دوں گا پہلے یہاں سے تو فارغ ہوں سہراب نے گھڑی دیکھتے کہا---

ٹھیک ہے میں آتی ہوں صنوبر چلی گئی----

لیڈیز اینڈ جنٹلمین سب خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ اذہان کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوئے وہ سٹیج کے سامنے مائک ہاتھ میں کیے کھڑا تھا---

آپ سب جانتے ہی آج میرے دوستوں کی مہندی اور آج کے دن کے لیے ہم نے اسپیشل پرفامنس تیار کی ہے اگر آپ سب کی اجازت ہو تو شروع کریں سب نے زور و شور سے تالیاں بجاتے اجازت دی----

یہ کیا کرنے والا ہے فائقہ نے ارتضیٰ کو دیکھا---

پتہ نہیں بس جو بھی ہو اچھا ہو ارتضیٰ نے دل میں کہا--

اذہان ایک کتاب لے کر ایک طرف کھڑا ہو گیا رومان اور فہیم آپس میں موبائل پکڑے کھڑے تھے جیسے وہ موبائل میں کچھ دیکھ رہے ہوں اچانک ہر طرف اندھیرا ہو گیا صرف پورے ہال کے درمیان میں سٹیج کے بلکل سامنے ایک سپاٹ لائٹ جل رہی تھی سب دن سادھے دیکھ

رہے تھے عمائزہ صرف اذہان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

صنوبر بھی اس سپاٹ لائٹ کے نیچے آ کھڑی ہوئی وہ بار بار اپنے ہاتھ میں موجود موبائل پر ٹائم دیکھ رہی تھی۔۔

یہ تو۔۔۔۔۔ فائقہ کا منہ کھل گیا ارتضیٰ ہکا بکا آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ تو میرا سوٹ ہے فائقہ نے بے چینی سے کہا۔۔۔۔

یہ سب کیا کرنے کی سوچ رہے ہیں فائقہ کا حلق خشک ہونے لگا۔۔۔

میں نہیں جانتا میں نہیں جانتا میں جا رہا ہوں یہاں سے ارتضیٰ نے بھاگنے کا سوچا۔۔۔

اگر یہاں سے اٹھنے کی ہمت کی تو ارتضیٰ آج ہی میں خود کو بیوہ کر لوں گی اور یقین مانو مجھے بلکل افسوس نہیں ہو گا فائقہ نے سرد لہجے میں کہا ارتضیٰ کو فائقہ کی بات کا مطلب جیسے ہی سمجھ آیا وہ ٹھس ہو کر بیٹھ گیا اور سامنے دیکھنے لگا جہاں صنوبر کے ساتھ رانیہ اور ارباب کھڑی باتیں کرتی نظر آ رہی تھی-----

دوسری طرف سے سہراب آ رہا تھا ہاتھ پیچھے تھے اس کے اور بہت سے لوگ دیکھ چکے تھے کہ اس کے ہاتھوں میں گلاب کے پھول تھے

اذہان نے سب کو اشارہ دیا----

سہراب قدم قدم چلتا آ رہا تھا صنوبر کی طرف جو اپنے دھیان میں رانیہ اور ارباب سے بات کر رہی تھی پیچھے سے گانا بجا تھا-----

ہتھاں چے گلاب لے کے

اپنے سارے خواب لے کے

اونو میں بلایا،،

(سہراب صنوبر کے پیچھے جا کھڑا ہوا)

ہتھاں چے گلاب لے کے

اپنے سارے خواب لے کے

اونو میں بلایا،،

آج فیر اوہی ہوئیا

میرے سامنے سی او

میں کہن والا سی

فیر ڈر گیا میں

اودا حال پوچھ کے مڑ آیا----

(سہراب صنوبر سے بات کر کے مڑ گیا)

(گانے کے بول سب کو سمجھانے کو کافی تھے کہ مطلب کیا تھا اس سب کا)

آج فیر اوہی ہوئیا-----

میرے سامنے سی او

میں کہن والا سی

فیر ڈر گیا میں

اودا حال پوچھ کے مڑ آیا----

آج فیر اوہی ہوئیا،،،

لگدا اے ڈر کتے ہو جائے نا ناراض

میتھوں ہو کے نا ناراض کتھے بولنا نا چھڈ دے

(سہراب گلاب کے پھول سینے سے لگائے چلتا جا رہا تھا اذہان اور فہیم اس کی طرف آئے اور اشارے سے پوچھنے لگے)

ہن تا جی آندے جاندے

ہنس کے بلاندی اے

غصے وچ آ کے زندگی چوں نا کڈ دے---

(سہراب نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں صنوبر ہنس رہی تھی)

(اذہان اور فہیم نے تسلی کے لیے ارتضیٰ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور

اذہان نے کہا دوبارہ جا بات کر جا کر نہیں تو تیری جگہ میں چلا جاتا

ہوں)

رس ہی نا جائے یار

بچپن والا پیار

دل گھبرایا---

(سہراب نے بیچارگی والا منہ بنا کر نفی میں سر ہلایا مڑ کر صنوبر کو دیکھا

صنوبر نے بھی اسی وقت سہراب کی طرف دیکھا اور آخرت سے پوچھا

جیسے کوئی مسئلہ ہے)

آج فیر اوہی ہوئیا

میرے سامنے سی او

میں کہن والا سی

فیر ڈر گیا میں

اودا حال پوچھ کے مڑ آیا۔۔۔۔

(سہراب نے ناں نیں سر ہلایا اور گلاب کے پھول چھپائے وہاں سے نکلتا چلا گیا)

پورا ہال روشنیوں میں نہا گیا چھوٹا بڑا ہر کوئی تالیاں بجا رہا تھا پرفامنس واقعی زبردست تھی گانے کے بولوں کے حساب سے سب پرفیکٹ تھا۔۔۔

ارتضیٰ نے پاؤں سے جوتا اتارا اور نشانہ لگایا جو ٹھک سے سہراب کی کمر میں لگا سہراب بلبلا اٹھا----

رک تو کمینے ارتضیٰ سٹیج سے اتر کر بھاگا اذہان اور فہیم بھی اپنی جان بچانے بھاگے فائقہ سرخ چہرہ لیے منہ چھپا رہی تھی اسے یاد تھا کالج میں پہلا سال تھا جب پارٹی پر وہ صنوبر اور رمضیہ کے ساتھ مزے سے کھڑی تھی رومان اور فہیم موبائل میں لگے تھے شاید کسی بحث میں مصروف ایسے میں ارتضیٰ بہت خوش باش سا اس کے پاس آیا تھا لیکن صرف حال چال پوچھ کر چلا گیا یہ تو راز بعد میں کھلا تھا کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنے آیا تھا سب معنی خیزی سے فائقہ کو دیکھ رہے تھے ان کے بڑے بھی خوش تھے کہ ان کا فیصلہ غلط نہیں تھا صائب اور رومان بھی اذہان والوں کی طرف دوڑے رمضیہ اٹھ

کر فائقہ کے پاس آ گئی عمائزہ اور آیت بھی انجوائے کر رہی تھیں

پورے ہال میں ارتضیٰ سہراب فہیم اور اذہان کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا

راستے میں جو اس کے ہاتھ لگتا کھینچ کر ان کو دے مارتا مگر افسوس وہ

ان کو نا لگتا اسی طرح مہندی کے فنکشن کا اختتام ہوا۔۔۔۔

"______________________"

#Episode 14

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

فائقہ نے صاف انکار کر دیا تھا وہ ایک ہی دن اپنی اور رمضیہ کی بارات نہیں چاہتی وہ بھی رمضیہ کی شادی انجوائے کرنا چاہتی ہے اگر دونوں دلہنیں بن کر بیٹھیں گی تو کیا خاک انجوائے ہو گا اس لیے پہلے رمضیہ کی بارات ہونی تھی اس کے بعد اگلے دن فائقہ کی-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بہت بے غیرتی والی بات ہے تجھے شرم نا آئی میرا بھانڈا پھوڑتے ؟؟ وہ سب ارتضیٰ کے گھر آئے تھے شادی ہونے تک وہ سب ارتضیٰ اور صائب کی طرف ہی ڈیرا جمانے والے تھے----

میری جان شرم کے ش سے بھی نہیں واقف اذہان رضا سہراب نے ارتضیٰ کے گلے میں بازو ڈال کر کہا---

ابے چل چپک مت وہ تو پہلے ہی خفا رہتی ہے مجھ سے میرے قصوروں میں ایک اور غلطی کا اضافہ ہو جائے گا ارتضیٰ نے سہراب کو دھکا دیا---

اچھا ہے بہت اچھا مجھے جو بے عزت کرتے ہو نا تم سب اچھا ہے تم

لوگوں کی بندیاں تمہیں ناکوں چنے چبوائے پھر میرے جلتے دل کو ٹھنڈ پہنچے گی اذہان نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کرتے اونچی آواز میں کہا---

پہلے کیا کم خوار ہو رہے ہیں ہم جو تو اب بد دعائیں دے رہا ہے فہیم نے اذہان کو گھور کر دیکھا---

لڑو نہیں کبھی تو سکون کر لیا کرو دفع کرو اس بات کو اور سونے کی تیاری کرو کل بہت سے کام ہیں رومان نے صلح جو انداز میں کہا وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا غلطی جس کی بھی ہو رومان کی کوشش ہوتی تھی سب راضی خوشی رہیں---

ہاں میری شیروانی کل لانی ہے اور رمضیہ کو پارلر سے پک کرنا ہے

مجھے سب سے زیادہ جلدی اٹھنا ہے صائب نے جمائی روکتے کہا وہ

کتنے دنوں سے کاموں میں لگا ہوا تھا نیند بھی دو چار گھنٹوں کی لیتا تھا

سب کی نیند بس اسی طرح تھی سارے کام انہیں ہی دیکھنے پڑ رہے

تھے ایسے میں ایک اذہان رضا تھا جو بھرپور نیند لیتا تھا کھاتا پیتا عیش کر

رہا تھا۔۔۔

ہمنہ رن مرید پھر بھی کچھ نہیں حاصل ہونے والا اذہان رضا کی دعائیں

لو محبوب قدموں میں فوراً اذہان نے فخریہ کالر جھاڑے۔۔۔

بلکل کیا ہی کہنے تیرے تو ہم دونوں کی اسی لیے تو بہت جمتی ہے

فہیم نے چٹا چٹ اذہان کے گال چوم ڈالے۔۔۔

دفع ہو تیرے پر تو صبح پہلی فرصت میں کیس کروں گا خوبصورت لڑکا

دیکھ کر تیری نیت خراب ہو رہی ہے شرم کر کل تک تو تجھے کوئی

لڑکی پسند نہیں تھی آج اپنے ہی دوست کو چھی چھی چھی شرم کر

اذہان نے فہیم کو دھکا دیا صائب انہیں چھوڑ کر سونے کے لیے لیٹ

گیا رومان اور ارتضیٰ بھی اٹھ کر صوفہ کم بیڈ گھسیٹ کر سیدھا کرتے

اس پر پڑ گئے سہراب اذہان کو جوش دلاتے فہیم کو مارنے پر اکسا رہا

تھا فہیم پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ جو تھوڑی بہت بات کر لیتی ہیں یا دیکھ لیتی ہیں نا اس سے بھی

جاؤ گے اس شیطان کی باتوں میں تو ہرگز نا آنا ارتضیٰ نے سر اونچا

کرتے کہا اور کروٹ بدل کر سونے لگا سہراب فہیم اپنی بحث میں لگے

رہے۔۔۔۔۔۔

△△△△△△△△△△△-

آج اگر بابا ہوتے تو کتنے خوش ہوتے نا رمضیہ افق کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی----

ہاں بہت زیادہ افق نے رمضیہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا-----

ہر کام کا وقت مقرر ہے یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا رمضیہ افق جا چہرہ دیکھتے بولی----

ہمم افق جانے کن سوچوں میں گم تھی----

کیا ہوا آپو کیا سوچ رہی ہیں؟؟؟

کچھ نہیں چلو اٹھو اب سونے کی کرو افق نے رمضیہ کو اٹھایا رمضیہ چپ چاپ اٹھ گئی---

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆-

وہ لوگ شادی کر رہے ہیں خوشیاں منا رہے ہیں اور ہم کچھ بھی نہیں کر پا رہے ارماہا کا فشار خون بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو اب تم ہم نے کہا ہے نا کہ انہیں یونیورسٹی آنے دو پلان تیار ہے ہمارا شیز نے غصے سے کہا۔۔۔

یونیورسٹی جائے بھاڑ میں مجھے اس سے کچھ لینا دینا نہیں ہے مجھے یہ سب لوگ برباد چاہیے ہیں تم نہیں جانتے میں کس آگ میں جل رہی ہوں وہ صائب میرا نہیں ہو سکتا نا تو اسے رمضیہ کا بھی نہیں ہونے دوں گی میں ارماہا چلائی۔۔۔

یہ ہو گئی ہے پاگل اور ہمیں بھی نقصان پہنچا سکتی ہے شیز تم یونیورسٹی کے طلباء چھوڑو اور ان لوگوں کا بندوست کرو چوہان صاحب

نے کہا---

لیکن میرا کروڑوں کا نقصان ہوا ہے اس سی-بی کی وجہ سے وہ نا ہوتا تو یونیورسٹی کے طلباء میرے بہت کام آ سکتے تھے مگر وہ درمیان میں کود پڑا اسے ملک کو سنوارنا تھا میں کسی طور اس سب سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا شیز نے مٹھیاں بھینچ کر کہا---

تمہارا جو نقصان ہوا ہے میں پورا کروں گی بس تم یونیورسٹی کو ہٹا کر ان سب دوستوں پر اپنا پلان فکس کرو ارماہا نے جلدی سے کہا----

ٹھیک ہے کل ہی میں یہ کام کروں گا تم اپنے وعدے سے مت پھرنا شیز نے وارننگ دی---

نہیں پھروں گی ارماہا مسکرائی اور خرم کو کال کرنے لگی-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اٹھ جا اوئے کب سے فون بج رہا ہے تیرا رومان نے سوئے ہوئے اذہان کو جھنجھوڑا-----

سونے دے یار نیند آ رہی ہے اذہان کروٹ بدل کر تکیہ بھینچ کر سو گیا----

دیکھ کال اٹھا لے کہیں دوسری طرف کسی کا دم نا نکل جائے

سہراب کی آواز پر اذہان نے بیزاری سے آنکھیں کھولیں موبائل اٹھا کر دیکھا تو ان ناؤن نمبر سے کال دیکھ کر پہلے تو کال کاٹنے کا سوچا پھر کچھ سوچتے اس نے کال پک کر لی-----

اسلام و علیکم! اذہان کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر عمائزہ کا حلق

خشک ہونے لگا۔۔۔

کون ہے بھئی بولو یا گونگے ہو اذہان جھنجھلا گیا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔

جانی پہچانی آواز سن کر اذہان اچھل کر اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔

کیسے ہو؟ عمائزہ نے پوچھا۔۔

کیوں کال کی ہے اذہان سخت لہجے میں پوچھنے لگا صائب ارتضیٰ اور فہیم صبح سویرے اٹھ کر نکل چکے تھے پیچھے رومان سہراب اور اذہان ہی تھے اب سہراب اور رومان بھی اذہان کو اٹھتے دیکھ ناشتہ کرنے چلے گئے۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے کہیں مل سکتے ہیں عمائزہ کو خود پر غصہ آنے لگا اتنے پنگے کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ آج کچھ بات کرنے کے لیے اسے اتنی جھجک اور شرمندگی ہو رہی تھی----

میرا خیال ہے ہمارا ایسا کوئی تعلق نہیں ہے جس میں ہم بات کریں

اذہان نے طنزیہ کہا----

ضروری بات کرنی ہے ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں دس منٹ میں وہاں پہنچو عمائزہ زیادہ دیر تمیز کا مظاہرہ نا کر سکی اور اپنی سنا کر کال بند کر گئی اذہان موبائل کان سے ہٹا کر گھورنے لگا----

ہنہ نخرہ دیکھو اذہان کا حلق تک کڑوا ہو گیا دو منٹ بعد ہی میسج ٹون بجی اذہان نے میسج کھولا تو اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ کا ایڈریس دیکھ کر

حیران رہ گیا----

آخر یہ کرنا کیا چاہ رہی ہے اذہان سوچتے سوچتے اٹھ کر فریش ہونے چل دیا-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تم کہاں جا رہی ہو یونیورسٹی تو آج آف ہے واسع نے عمائزہ کو تیار دیکھ کر پوچھا----

ہاں اذہان سے ملنے جا رہی ہوں عمائزہ نے سرسری سا بتایا--

اب کون سی شیطانی رگ پھڑک رہی ہے تمہاری واسع نے قہقہ لگایا----

بکو مت مجھے ضروری کام ہے اس سے عمائزہ نے اصل بات نا

بتائی---

ٹھیک ہے جاؤ وقت پر واپس آ جانا آج تمہارے منہ بولے بھائی کی بارات لے کر جانی ہے وہ صاحب مجھے خاص تاکید کے لیے کال کر چکے ہیں کہ تمہیں لے کر اس کی طرف پہنچوں تم لڑکے والوں کی طرف سے شامل ہو گی واسع نے تفصیل بتائی----

اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ عمائزہ نے سر ہلایا اور باہر نکل گئی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اہمممم---- صائب کھنکھارا-----

رمضیہ---صائب رمضیہ جو پارلر چھوڑنے جا رہا تھا افق رومان کے ساتھ جا رہی تھی اس لیے صائب اور رمضیہ اس گاڑی میں اکیلے تھے----

میں تمہیں بلا رہا ہوں رمضیہ موبائل میں ہی لگی رہی تو صائب نے گاڑی ایک طرف روکی رمضیہ نے موبائل آف کر کے ایک طرف رکھا اور سیدھی ہو کر صائب کی طرف متوجہ ہوئی---

کیوں بلا رہے ہو میرا نہیں خیال کہ تمہیں مجھ سے کوئی بات کرنی چاہیے رمضیہ نے صائب کی طرف دیکھنے سے گریز کیا----

تم ناراض کیوں ہو پلیز اگنور تو مت کرو مجھے میری غلطی بتاؤ پر ایسے تو نہیں کرو نا تمہارا نظر انداز کرنا مجھے تکلیف دے رہا ہے صائب نے دکھ سے کہا----

اور مجھے جو تکلیف ہوئی اس کا کیا تم جانتے ہو اذہان کیا ہے میرے لیے ہاں میں اس پر غصہ ہوتی ہوں جب وہ تنگ کرتا ہے لیکن میں

آج تک اسے یہ نہیں کہا کہ مر جائے وہ تم جانتے ہو کتنا دل دکھا میرا

چلو مجھے تو چھوڑو یہ سوچا ہے کہ اس پر کیا گزری ہو گی جو اندر ہی اندر

خود ایک جان لیوا بیماری سے لڑ رہا ہے بنا کسی پر کچھ بھی ظاہر کیے

اسے برین ٹیومر ہے سمجھ رہے ہو برین ٹیومر ڈاکٹر نے کہا ہے کچھ

بھی ہو سکتا ہے کچھ بھی اور تمہیں صرف میرا اگنور کرنا دکھ میں مبتلا کر

گیا بس اتنی سی برداشت تھی تم میں رمضیہ پھٹ پڑی---

مانتا ہوں میری غلطی ہے مجھے غصہ آ گیا تھا صائب نے سر جھکا

لیا----

غصہ؟؟؟ کیا صرف تمہیں ہی غصہ آتا ہے یہ سب کیا دھرا تمہارا ہے

تم ہی ہو اس سب کی وجہ وہ لڑکی تمہیں پسند کرتی ہے اس میں اذہان

کا کیا قصور تھا اگر کچھ کہنا تھا تو اس لڑکی کو کہتے اپنی منہ بولی بہن کو

کہتے جس نے اپنی دوست تک کو نا چھوڑا اسے بھی دھوکا دیا رمضیہ نے غصے سے کہا----

ختم کرو نا اب اس بات کو پلیز آئندہ ایسا نہیں ہو گا اور اذہان نے بھی تو معاف کر دیا نا صائب جا بس نہیں چل رہا تھا رمضیہ کے پیروں میں گر جائے----

اس کے پاس کوئی اور چوائس نہیں تھی صائب فرخ خان اسے ہر حال میں تمہیں معاف کرنا ہی تھا جانتے ہو نا ہم سب نے پرامس کیا تھا رومان کے پاپا سے کہ چاہے کچھ بھی جتنا بھی لڑیں جھگڑیں مگر ایک دوسرے کو چھوڑیں گے نہیں تو کیسے اب اذہان تمہیں چھوڑ دیتا وہ تمہیں معاف نا بھی کرتا لیکن ساتھ ہمیشہ رہتا مگر وہ منافق نہیں ہے وہ دل میں بغض نہیں رکھتا اس نے تمہارے لیے اپنے دل میں

کوئی میل نہیں رکھا اور دل سے تمہاری باتوں کو بھلا کر آج تمہارے ساتھ ہے تم تو اس سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے بہت خیال رکھتے تھے اس کا پھر اب کیسے تم نے اس کی بات سنے بنا اسے سزا سنا دی رمضیہ بول بول کر ہانپ گئی صائب کی شرمندگی میں اور اضافہ ہوا۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا میں ناراض نہیں ہوں مگر مجھے کچھ وقت چاہیے ٹھیک ہو جاؤں گی میں اور اگر شادی کے لیے کسی قسم کی فکر ہے تمہیں تو فکر نا کرو یہ رشتہ میرے باپ نے جوڑا تھا جو میں مرتے دم تک نبھاؤں گی اور میں دل سے ہی تم شادی کرنے پر راضی ہوئی ہوں دیر ہو رہی ہے گاڑی چلاؤ رمضیہ نے بات مکمل کرتے دوبارہ

موبائل آن کر لیا صائب نے جھکا سر اٹھایا اور رمضیہ کو ایک نظر دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جی فرماؤ کس لیے بلایا ہے اتنی ایمرجنسی میں مجھے اذہان عمائزہ کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔۔۔

کیا آرڈر کروں تمہارے لیے عمائزہ خوشبو میں بسے اذہان کی طرف دیکھتے پوچھا۔۔۔۔

تم بات بتاؤ جو کرنی ہے اتنی اچھی نہیں ہو تم تو بنو بھی نے تم پر سوٹ نہیں کرتا اذہان نے طنز کیا۔۔۔

سینڈوچ اور کافی ٹھیک رہے گی عمائزہ نے جیسے اذہان کی بات سنی

ہی نہیں--

او میڈم خود سے باتیں کرنی ہے تو مجھے کیوں بلایا اذہان اٹھ کھڑا ہوا---

بیٹا جاؤ اذہان رضا ایسے ظاہر نا کرو صاف تمہاری شکل سے لگ رہا ہے کہ تم ناٹک کر رہے ہو عمائزہ نے براہ راست اذہان کی آنکھوں میں دیکھتے کہا---

کیا مطلب ہے اس بات کا کون سا ناٹک دیکھو یہ کام تم کرتی ہو اپنے کام میرے سر مت تھوپو اذہان دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا ویٹر کو آرڈر نوٹ کروا کر عمائزہ اذہان کی طرف متوجہ ہوئی----

میرے تو اور بھی بہت سے کان ہیں وہ بھول گئے کیا عمائزہ چہک کر بولی----

دماغ نا خراب کرو جو بھی کہنا ہے کہو پھر جاؤں میں تمہیں نہیں پتا آج تمہارے بھائی کی بارات ہے ویسے تو بھائی کہتے کہتے تمہاری زبان نہیں تھکتی اذہان نے دانت پیستے کہا----

شاید تمہیں کچھ زیادہ ہی جلدی ہے ٹھیک ہے عمائزہ سنجیدگی سے اذہان کو دیکھتی آگے ہو کر بیٹھ گئی-----

تو بات یہ ہے اذہان رضا اس دن جو ہوا میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا وہ صرف ڈئیر تھا جو مجھے پورا کرنا تھا میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا آئی ایم رئیلی سوری عمائزہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں---

!!!---ایک منٹ کیا کہا تم نے؟؟؟؟ سوری؟؟؟؟ واقعی سوری ہی کہا نا یا میں کچھ اور سنا ہے اذہان ہنستے ہوئے بولا عمائزہ کا چہرہ سرخ

ہونے لگا۔۔۔۔۔

صرف اس تھپڑ کے لیے سوری باقی جو تم کرتی رہی اس کا کیا اور

ویسے۔۔۔۔ اذہان چپ ہو گیا کہ ویٹر ان کا آرڈر سرو کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تم یہ سب مت کرو آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو ویٹر کے جانے بعد

اذہان دوبارہ بولا۔۔۔۔

یہ چکن چیز سینڈوچ ٹیسٹ کرو بہت بھی ہیں یہاں کا سب سے بیسٹ

یہی ہے اور ہاٹ چاکلیٹ کافی کا تو جواب ہی نہیں عمائزہ سینڈوچ کا

بائٹ لیتی بولی۔۔۔۔

سٹاپ اٹ اذہان ٹیبل پر ہاتھ مارتے بولا عمائزہ کا چلتا منہ رک

گیا۔۔۔۔

اذہان رضا شیطان کے استاد شرافت سے سوری کر رہی ہوں ایکسیپٹ

کرو عمائزہ سنجیدگی سے بولی---

نہیں تو کیا ہاں پھر سے کچھ اور کرو گی اور یہ معافی کا نیک خیال

تمہارے شیطانی دماغ میں آیا کیسے؟؟؟ اذہان آنکھیں چھوٹی کرتے

پوچھنے لگا----

بہت سوچا میں نے اور جہاں مجھے میری غلطی لگی وہاں میں معافی

مانگ رہی ہوں عمائزہ نے شانے اچکائے----

اب کیا؟؟؟؟؟ جب تھوڑی دیر تک بھی اذہان کچھ نا بولا اور گھورتا رہا

تو عمائزہ جھنجھلائی-----

تم نے معافی مانگ لی اور میں نے نہیں دی اوکے اللہ حافظ اذہان

سنجیدگی سے بولا اور جانے کے لیے اٹھ گیا۔۔۔

تمیز سے بات کروں نا تو تمہیں عزت راس نہیں ہے چپ چاپ واپس بیٹھو میری سوری ایکسیپٹ کرو اور یہ جو سب (ساتھ کھانے کی طرف اشارہ کیا) منگوایا ہے ختم کرو اس سے پہلے اگر یہاں سے جانے کا سوچا بھی نا تو ٹانگیں توڑ دوں گی سمجھے عمائزہ نے اپنے بیگ سے چھوٹی کینچی نکال کر اذہان کے سامنے کرتے اسے دھمکایا۔۔۔

حد ہے معافی بھی زبردستی چاہیے کس غنڈی کو دل دیے بیٹھا ہے اذہان دل ہی دل میں بولا اور چپ چاپ بیٹھ گیا وہ دونوں جہاں بیٹھے تھے وہ کافی پرسکون جگہ تھی جہاں لوگ نا ہونے کے برابر تھے اس لیے کسی کا بھی ان کی طرف دھیان نا تھا۔۔۔۔

چلو اب معافی تلافی تو گئی اب دوستی ہو جائے عمائزہ مسکراتے ہوئے بولی کوئی اور وقت ہوتا تو اذہان عمائزہ کے واری صدقے جاتا لیکن اس وقت تو اذہان رضا کو تپ چڑھی ہوئی تھی-----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

ہیلو----

کون؟؟؟ زید محتاط سا بولا----

کیسے ہیں سالے صاحب سی-بی مسکرایا----

میں تو ٹھیک ہوں اکلوتے بہنوئی صاحب آج کہاں میری یاد آ گئی آپ کو زید بھی ہنستے ہوئے بولا لگ نہیں رہا تھا کہ پہلی بار بات کر رہے ہوں----

بس یاد آ گئی آپ کی بہن محترمہ تو ہماری شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہیں تو سوچا سالے صاحب سے مدد لی جائے سی-بی بیچارگی سے بولا---

کام کے وقت ہم یاد آ گئے زید نے طنزیہ کہا---

چلو کسی بہانے تو یاد کر ہی لیا نا شکر مناؤ سی-بی نے طنز کو سیریس نا لیا----

جی شکر ہی ہے بتائیں کون سا کارنامہ سر انجام دیا ہے اب کہ میری بہن جو آپ کو پسند کرنے لگی تھی اب شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی زید نے پوچھا----

وہ سب بہت لمبی کہانی ہے اسے چھوڑو بس میں رشتہ بھجوانا چاہتا ہوں

اور جلد سے جلد چاہتا ہوں اب ہمارے گھر والے بھی جان جائیں بڑوں میں بات ہو جائے تو وہ زیادہ اچھا ہے سی-بی نے سنجیدگی سے کہا---

ٹھیک ہے پھر میں گھر بات کرتا ہوں پر ایک ملاقات ہونی چاہیے مجھے آپ سے بہت کچھ پوچھنا ہے زید نے بھی سنجیدہ ہوتے کہا---

ٹھیک ہے ملتے ہیں پھر خیال رکھنا لو یو سالے صاحب سی-بی پیار سے بولا ریم جو تو غش آنے لگا---

بہت ہی ترسے ہوئے ہیں آپ یہ حرکتیں بتا رہی ہیں آپ کی زید نے طنز کیا----

ہاہاہاہاہاہاہا سالے صاحب آپ نہیں جانتے یہ پیار خاص لوگوں کے

لیے ہے خوش قسمت ہو تم میرا پیار دیکھنے کو مل رہا ہے سی۔بی نے قہقہ لگایا۔۔۔

ایسی خوش قسمتی سے ہم دور ہی بھلے اور سالے صاحب نہیں ہمارا ایک نام ہے زید آپ یہی بلائیں گے تو زیادہ اچھا لگے گا زید نے جل کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے زید سالے صاحب بائے سی۔بی نے ہنستے ہوئے کہا اور کال بند کر دی۔۔۔

بیگم ناراض ہو تو کیا پہلے سالے کو راضی کرنا پڑتا ہے ریم نے تجسس سے پوچھا۔۔

بکو مت جو کام کہا ہے جا کر وہ کرو سی۔بی نے ریم جو جھاڑ دیا ریم

برے برے منہ بناتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

کیا بات ہے فائقہ منہ کیوں اترا ہوا ہے تیرا۔۔۔۔

نانو میں نے خواب دیکھا ہے پتہ نہیں دل بہت بے چین ہے فائقہ تیار ہوتی ہوئی بولی۔۔۔۔

پریشان نا ہو تعبیریں الٹ بھی ہوتی ہیں اور کیا پتہ خواب سچ بھی نا ہو ہم جیسے گنہگاروں کے خواب سچے نہیں ہوتے انہوں نے سرد آہ بھری۔۔۔

لیکن نانو میرا دل کل رات سے بہت گھبرا رہا ہے پھر خواب بھی دیکھا سب تھے خواب میں آپ میرے سارے دوست ان کے گھر والے

سب بہت خوش تھے پھر پتہ نہیں منظر بدلا اور ہر طرف خون ہی خون پھیلا دیکھا وہ سہمے لہجے میں بولی----

الٰہی خیر استغفار کا ورد رکھ اللہ سب بہتر کرے گا انہوں نے تسلی دی----

آمین فائقہ دل سے بولی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

چیزیں خود رکھنی چاہیے نا سارا کمرہ اتھل پتھل کر دیتے ہیں اذہان بھائی بھی ناپتہ نہیں کب سدھریں گے رانیہ کو اذہان نے کپڑے نکال کر رکھنے کا کہا تھا وہ یہاں سے ہی تیار ہو کر جانے والا تھا--

یہ کیا ہے وہ اذہان کی الماری میں سے کپڑے نکال رہی تھی جب

ایک فائل پر اس کی نظر پڑی----

اذہان بھائی نے ٹیسٹ کب کروائے اور کیوں رانیہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور جیسے ہی اس نے فائل کھولی کاغذوں پر نظر پڑتے ہی اس کے ہاتھوں سے فائل چھوٹ کر گر گئی وہ بے دم سی ہو کر نیچے بیٹھتی چلی گئی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج سے ہماری دوستی پکی عمائزہ نے ہاتھ اذہان کی طرف بڑھاتے کہا---

کس خوشی میں یہ تم سارے فیصلے خود کیوں کر رہی ہو میں کوئی دوستی نہیں کرنے والا تم سے میرے پاس اپنے دوست ہیں اذہان

کو تو مانو پتنگے ہی لگ گئے----

میں بھی تمہاری دوست ہوں آج سے عمائزہ نے اذہان جو گھورتے

کہا---

اچھی زبردستی ہے اذہان بڑبڑایا--

کچھ کہا تم نے عمائزہ نے پوچھا---

ہاں میں یہ بول رہا ہوں اپنے اس کزن پلس منگیتر کو دوست بناؤ میں

اتنا فالتو نہیں ہوں میرے بھائی جی بارات ہے آج مجھے دیر ہو رہی

ہے میں چلتا ہوں اذہان اٹھ کھڑا ہوا----

اور ہاں میں کسی کا احسان نہیں رکھتا اپنے دوستوں کے علاوہ آج تک

میں نے کسی کی دعوت کو قبول نہیں کیا سو یہ جو سینڈوچ اور کافی

میں نے ٹرائے کی اس کا بل ہے اس کے لیے شکریہ کہ تم نے یہ سب منگوایا مگر اس سے زیادہ میں تمہارا کوئی احسان نہیں لینا چاہتا اس لیے اپنا بل خود دے رہا ہوں اذہان نے ٹیبل پر چند نوٹ رکھے اور ویٹر کو اشارہ کیا پھر سن گلاسز لگائے عمائزہ کو اللہ حافظ کہتا مڑ گیا عمائزہ جہاں کی تہاں بیٹھی رہ گئی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صنوبر جلدی کرو یار واپس بھی آنا ہے پھر ایک تو پہلے تمہیں یاد نہیں آتا عین ٹائم پر بھی کوئی نا کوئی چیز رہ جاتی ہے تمہاری ہمیشہ کی طرح اس بار بھی صنوبر بی بی کچھ نا کچھ بھول گئی تھیں جو اب سہراب کے ساتھ بازار لینے جا رہی تھی----

میری کوئی غلطی نہیں ہے اچھا نا صنوبر بھاگتی ہوئی آئی اور گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی---

چور چوری کر کے مانا ہے کبھی جو تم غلطی کر کے مانو گی سہراب نے طنزیہ کہا--

نا تمہارا مطلب کیا ہے ہاں صنوبر خطرناک تیور لیے سہراب کو گھورنے لگی----

کچھ نہیں اب لڑنا نا شروع کر دینا پہلے ہی دیر ہو رہی ہے ابھی مجھے صائب اور ارتضیٰ کے ساتھ بہت سے کام دیکھنے ہیں سہراب نے ہاتھ جوڑ دیے----

ہاں ہاں چلو میں نے کون سا وہاں ڈیرہ ڈال لینا ہے ایک دو چیزیں

ہیں لے کر فوراً گھر آؤں گی صنوبر نے ہاتھ جھلایا سہراب نے سر ہلانے پر اکتفا کیا اور گاڑی زن سے آگے بڑھا لے گیا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

رومان تو ایسا کرنا آپی اور رمضیہ کو ما کی چھوڑ دینا پھر واپسی فوراً پہنچنا تو بارات کے ساتھ جائے گا سمجھا صائب نے رومان کو کہا۔۔۔

اوکے نکلتا ہوں پھر میں تو ریڈی ہو فہیم کو دیکھوں کمینہ کون سے پارلر گیا ہے تیار ہونے صبح سے پتہ نہیں کدھر غائب ہے رومان نے موبائل آن کیا اور باہر نکل گیا۔۔۔

بھائی یہ لیں گرما گرم چائے ارباب چائے جانے صائب کی طرف بڑھاتی بولی۔۔۔۔

شکریہ بہت ضرورت تھی مجھے اس کی صائب نے ارباب کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور کمرے میں آ گیا ارتضیٰ اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔

تو تیار ہے چل ایک کام کر اذہان اور سہراب کا پتہ کر کہاں ہیں نا ہی کال اٹھا رہے نا میسج کا جواب دے رہے صائب نے ارتضیٰ کو تیار دیکھ کر کہا۔۔۔۔

اچھا میں دیکھتا ہوں ارتضیٰ تابعداری سے سر جھکاتے بولا اور کمرے سے نکل گیا صائب جلدی سے واشروم گھس گیا وہ فریش ہو کر چائے پینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

چھوٹے چھوٹے بھائیوں کے بڑے بھیا آج بنیں گے کسی کے

سیاں----- اذہان لہک لہک کر گاتے صائب کے گلے لگا---

بہت چہک رہا ہے شیرو خیر تو ہے ارتضیٰ نے پوچھا---

بلکل سب خیر ہے آخر ہمارے گروپ میں سے ایک اور فوجی شہید ہونے جا رہا ہے ابھی بھی موقع ہے پیچھے ہٹ سکتا ہے تو فکر مت کر میں سہارا دوں گا رضیہ سلطانہ کو اذہان نے صائب کا ہاتھ پکڑتے کہا---

آج کے دن تو پٹ جائے گا مجھ سے صائب نے ہنستے ہوئے کہا---

مر جاؤں گا نا تب قدر کرو گے میری اذہان دکھی ہوا----

منحوس باتیں مت کر اتنی جلدی ہم سے جان نہیں چھڑوا سکتا تو رومان

نے اذہان کو ڈانٹا---

اذہان طبعیت ٹھیک ہے نا تیری درد تو نہیں ہے نا صائب نے اذہان کا چہرہ دیکھتے پوچھا---

بلکل ٹھیک ہوں کوئی درد نہیں ہے چلو اب اذہان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور باہر نکل گیا---

ہاں تیری دلہن انتظار میں سوکھ ہی نا جائے سہراب مذاق کرتا بولا---

شرم کر بھابھی ہے تیری عزت سے بات کر فہیم نے سہراب کا کان مروڑا---

سالے چھوڑ میرا کان سہراب چیخا---

جب تم دونوں کے تماشے ختم ہو جائیں نا تو نیچے آ جانا ارتضیٰ نے دونوں

سے کہا پھر رومان اور صائب کے ساتھ کمرے سے نکل گیا سھراب

اور فہیم بھی باہر بھاگے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صنوبر یہ پھولوں کی پلیٹیں سیٹ کرو ہانا نے صنوبر سے کہا---

جی بھابھی جیا بھابھی کہاں ہیں صنوبر نے یہاں وہاں دیکھتے پوچھا وہ

صائب کی طرف سے آنے والی ہے ہانا مسکراتے ہوئے بولی---

یہ کیا بات ہوئی صنوبر نے منہ بنایا وہی بات ہے ہانا ہنسی اور اندر چلی

گئی جہاں سب خواتین موجود تھیں----

اسلام و علیکم میں کچھ ہیلپ کرواؤں آیت نور کی آواز پر صنوبر نے

پلٹ کر دیکھا---

وعلیکم السلام شکر ہے آ گئی تم چلو جلدی جلدی پلیٹیں بھرو بارات آنے والی ہے صنوبر نے آیت نور سے کہا۔۔۔

ویسے بہت پیاری لگ رہی نظر نا لگے صنوبر کے تعریف کرنے پر آیت نور جھینپ گئی آیت نور نے شاکنگ پنک لانگ فراک کے ساتھ ہائی ہیل پہنی تھی بالوں کو کھلا چھوڑے دوپٹے کو کندھوں پر پھیلائے مناسب میک اپ میں وہ معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔

آپ بھی اچھی لگ رہی ہو آیت نے نے جواباً تعریف کی صنوبر مسکرا دی اس نے سی گرین شارٹ فراک جو سفید موتیوں کے کام سے بھری ہوئی تھی اس کے ساتھ سفید شرارہ زیب تن کیا ہوا تھا آج حجاب نہیں تھا بس دوپٹہ اچھے سے سر پر سیٹ کیے ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بارات آ گئی کا شور اٹھا وہ ساری رمضیہ کو اکیلا چھوڑے باہر کو

بھاگیں----

مجھے بھی بارات دیکھنی ہے رمضیہ منہ بسورنے لگی----

دلہن اپنی بارات نہیں دیکھتی افق نے سمجھایا---

پرانے زمانے کی باتیں ہیں آپو رمضیہ جھنجھلا گئی دلہن بن کر وہ بہت

خوبصورت لگ رہی تھی ٹوٹ کر روپ آیا تھا اس پر مہرون اور سنہری

رنگ کا کمبینیشن لہنگا اس پر خوب جچ رہا تھا آج زندگی میں پہلی بار اس

نے اتنا میک اپ کیا ہوا تھا ٹیکا جھومر اور دوسرے گہنے پہنے وہ الگ

ہی روپ دھارے کھڑی تھی وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی---

اپنے دلہے کو تم بعد میں بھی دیکھ سکتی ہو افق نے چھیڑا---

میں اس کو دیکھنے کے لیے نہیں کہہ رہی رمضیہ گڑبڑائی---

ہاں جانتی ہوں افق نے مسکراہٹ دباتے کہا---

آپو سچ بول رہی ہوں رمضیہ نے اپنی بات پر زور دیا---

ہاں ہاں مان لیا ہے افق نے ہاں میں سر ہلایا پر اس کی مسکراہٹ رمضیہ کو یہ باور کروا رہی تھی کہ افق نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا افق بھی اٹھ کر باراتیوں کا استقبال کرنے باہر آ گئی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

یہ کتنا پاگل ہو رہا ہے اذہان کو بھنگڑا ڈالتے دیکھ کر صنوبر بولی---

رومان کی دفع بھول گئی ہو یہ تب بھی ویسا ہی تھا فائقہ نے کہا---

ہاں مگر اس بار اس کی خوشی کچھ الگ ہی ہے صنوبر نے اذہان کے چمکتے چہرے کو دیکھ کر کہا---

صائب سے اس کی محبت جانتی تو ہو سب سے بڑھ کر ہے شاید اسی لیے فائقہ نے اندازہ لگایا---

یہ رانیہ کا منہ کیوں اترا ہوا ہے فائقہ کی نظر رانیہ پر پڑی جو ایک طرف کھڑی تھی جیسے وہاں ہو کر بھی وہاں موجود نہیں تھی---

میں نے نوٹ کیا ہے چلو پوچھتے ہیں صنوبر نے کہا اس سے پہلے کہ وہ رانیہ کی طرف بڑھتیں باراتی مارکی میں داخل ہونے لگے صنوبر اور فائقہ بھاگیں ان کا راستہ روکنے جہاں افق پہلے سے کھڑی تھی----

کدھر بھئی اندر کہاں گھسے چلے آ رہے ہو افق نے تیوری چڑھا کر پوچھا----

آپی اندر آ رہے ہیں ارتضیٰ نے بوکھلا کر کہا----

بنا ٹیکس دیے اندر نہیں آ سکتے فائقہ نے ہاتھ ان کے سامنے پھیلایا----

یہ لو پورا کا پورا بندہ رکھ لو اذہان نے ارتضیٰ کا ہاتھ فائقہ کے ہاتھ میں دیا---

استغفراللہ فائقہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

دیکھ لے ابھی سے یہ حال ہے پتہ نہیں کیا ہو گا تیرا فہیم نے افسوس کیا تبھی اس کی نظر آیت نور پر پڑی جو سب سے پیچھے کھڑی تھی اور یقیناً فہیم سے چھپ رہی تھی۔۔۔۔

کتنا ٹیکس چاہیے صائب نے ارباب سے چیک بک لیتے لڑکیوں سے پوچھا صائب مہرون اور سنہرے رنگ کی شیروانی کے ساتھ سر پر کلاہ رکھے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا نظر نہیں ٹھہر رہی تھی اس کے چہرے پر مومنہ بیگم تو بیٹے کی نظر اتارتی نہیں تھک رہی تھیں۔۔۔

دو لاکھ صنوبر نے کہا۔۔۔

دولاکھ کے سپیلنگ آتے ہیں تمہیں منہ نہیں دکھا تمہارا سہراب آگے

آیا۔۔۔۔

تمہارا کیوں دم نکل رہا ہے تم سے تو نہیں مانگے صنوبر نے سہراب کو گھور کر دیکھا اس سے پہلے کہ بحث لمبی ہوتی نثار صاحب نے صائب کو اشارہ دیا کہ چیک بچیوں کو دے صائب نے جلدی سے دو لاکھ کا چیک سائن کر کے افق کے حوالے کیا پھر سب لڑکیوں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے باراتیوں کا استقبال کیا واجدہ بیگم حنا روزینہ ناصرہ افق فائقہ نے پھولوں کے ہار صائب کو پہنائے سب آہستہ آہستہ چلتے اندر آ گئے عمائزہ ان سے مل کر آیت نور کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

رانیہ کیا ہوا ہے منہ کیوں لٹکا ہوا کوئی پریشانی ہے فائقہ نے رانیہ سے پوچھا۔۔۔۔

آپی-----رانیہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں---

کیا ہوا ہے میری جان رو کیوں رہی ہو فائقہ کا دل ڈوب کر ابھرا---

آپی وہ اذہان بھائی رانیہ کے آنسو تیزی سے بہنے لگے----

کیا بات ہے رانیہ میرا دل گھبرا رہا ہے بتاؤ کیا ہوا صنوبر بھی گھبرا گئی--

آپی اذہان بھائی ٹھیک نہیں ہیں رانیہ روتے روتے بولی فائقہ اور صنوبر سمجھ گئیں---

کچھ نہیں ہوا اسے وہ ٹھیک ہے تم ایسے رو گی تو وہ ہمت ہار دے گا ہمیں اس کی ہمت بننا ہے سمجھ رہی ہو نا اور اسے کچھ بھی محسوس نہیں کروانا کہ تم جان گئی ہو کچھ وہ چھپا رہا ہے کسی وجہ سے ہی

چھپا رہا ہے اس کا یہ بھرم قائم رکھنا فائقہ نے سمجھایا---

آپی بھائی ٹھیک ہو جائیں گے نا رانیہ نے ڈرتے پوچھا---

نا امید کیوں ہو رہی ہو یہ تو نہیں سکھایا ہمارے دین نے ہمارے

بڑوں نے فائقہ نے رانیہ کو ڈپٹا---

نہیں نہیں آپی مجھے یقین ہے وہ ٹھیک ہو جائیں گے رانیہ نے آنسو

صاف کیے---

گڈ گرل صنوبر نے رانیہ کو اپنے ساتھ لگایا اور وہ رمضیہ کی طرف آ

آگئیں اب اسے سٹیج پر لے کر جانا تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دلہن کے آنے کا شور اٹھا صائب سٹیج سے نیچے اتر آیا رمضیہ کا دل

زور زور سے دھڑک رہا تھا افق فائقہ اور صنوبر اسے لے کر آ رہی تھیں---

دلہن کے روپ میں سجی رمضیہ کو دیکھ کر صائب مبہوت رہ گیا جیسے جیسے رمضیہ صائب کی طرف بڑھ رہی تھی صائب اور رمضیہ دونوں کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں----

آئی ایسی رات ہے جو

بہت خوش نصیب ہے،

(پیچھے مدھم سروں میں گانا لگا تھا صائب کو گانے کے بول اپنے دل کی بات لگ رہے تھے)

چاہے جسے دور سے دنیا

وہ میرے قریب ہے،

(رمضیہ عین صائب کے سامنے آ کھڑی ہوئی صائب نے رمضیہ کے

سر پر سے بے شمار نوٹ وار دیے)

کتنا کچھ کہنا ہے

پھر بھی ہے دل میں سوال کئیں،،،

(صائب نے رمضیہ کا ہاتھ تھاما اور سٹیج کی طرف جانے لگا)

سپنوں میں جو روز کہا ہے

وہ پھر سے کہوں یا نہیں،

(صائب نے گردن موڑ کر رمضیہ کا جھکا سر دیکھا اسی پل رمضیہ نے

سر اٹھایا اور فوراً ہی گھبرا کر نظریں جھکا لیں صائب کو اپنا دل سینے

سے نکلتا محسوس ہوا)

آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں،

ہوووووو،،

آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں،

دل کو بنا دیں جو پتنگ

سانسیں یہ تیری وہ ہوائیں ہیں،

(صائب ارد گرد سے بے نیاز رمضیہ کو لیے سٹیج تک پہنچا پر سامنے افق فائقہ صنوبر اور رانیہ کو دیکھ کر رک گیا)

دیکھ تو سہی اسے کتنی جلدی ہو رہی تھی فوراً دلہن کو پکڑنے پہنچ گیا اذہان رومان کے کان میں بولا---

تیری شادی ہو گی نا تو اس سے بھی زیادہ اتاولا ہو گا فکر نہیں کر رومان نے تسلی دی اذہان کی بے ساختہ نظر عمائزہ کی طرف گئ وہ نیلے اور بھورے امتزاج کے شلوار قمیض میں بالوں کو سٹریٹ کیے سافٹ لک میک اپ میں اچھی لگ رہی تھی اذہان کے دل میں ہلچل مچی اس نے خود کو ڈپٹا اور صائب کی طرف آ گیا جہاں سالیاں پھر سے اپنے جیجو سے کوئی ٹیکس مانگ رہی تھیں---

او میرے بھائی کو لوٹ لوٹ کر کنگلا کر دو گی آج ہی بس کر دو یار رحم کرو میرے بھائی پر تم لوگوں کا دوزخ نہیں بھرے گا کیا اذہان بازو چڑھا کر میدان میں کودا----

اذہان پیچھے ہٹ یہ تو سالیوں کا حق ہے ناور بیگم کی آواز پر اذہان سٹپٹایا۔۔۔

ناور ڈارلنگ آپ کو کچھ نہیں پتہ بس لوٹ مار کے بہانے ہیں یہ سب اذہان نے کہا۔۔۔۔۔

شرم نہیں آتی تجھے دادی ہے تیری تمیز سے بات کر سلطان صاحب نے اذہان کو گھور کر دیکھا۔۔۔

تو بیوی لا دیں نا اس سے کر لوں گا ایسی باتیں اذہان منہ بنا کر بولا رضا صاحب نے اذہان کا کان پکڑ لیا تانیہ بیگم نے بیچ بچاؤ کروایا۔۔۔۔

سوچتے ہیں تمہارا بھی کچھ نثار صاحب نے کہا۔۔۔

ہاں اب بچے بڑے ہو گئے ہیں یہ اور فہیم ہی بچا ہے اگلا نمبر ان

دونوں کا ہے برہان صاحب نے کہا فہیم کی بلا ارادہ نظر آیت نور کی طرف اٹھی جو رانیہ کے ساتھ کوئی بات کر رہی تھی---

پہلے والوں کی تو شادی بھگتا لیں ان کی بھی کر دیں گے مومنہ بیگم نے صائب کو اشارہ دیا کہ وہ پیسے دے اور رمضیہ کو سٹیج پر لے جائے صائب نے منہ مانگی رقم افق کو چیک کی صورت میں دے دی----

ایک ہی خرچے میں ٹرخا دیں پیسے بچ جائیں گے اور وقت بھی اذہان مومنہ بیگم کے سر ہوا----

اچھا اچھا پہلے بھائی کی شادی ہونے دو مومنہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں اور پھر سب باقی کے انتظامات کے لیے چلے گئے مومنہ بیگم حنا

افق فائقہ صنوبر صائب اور رمضیہ کو سٹیج پر لے گئے-----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بہت خوبصورت لگ رہی ہو--- فائقہ گرے اور گولڈن امتزاج شارٹ

فراک ساتھ بیل باٹم پہنے دوپٹہ سر پر ٹکائے سمپل لک میں اچھی لگ

رہی تھی وہ سٹیج سے اتر آئی تھی کہ ارتضیٰ نے اسے جا لیا----

شکریہ فائقہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانے لگی---

رکو یار سیلفی تو لینے دو ارتضیٰ نے فائقہ کا ہاتھ پکڑا---

کیا کر رہے ارتضیٰ لوگ دیکھ رہے ہیں کیا سوچیں گے فائقہ نے

ڈپٹا---

نکاح ہو گیا ہے یار کل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے پاس آنے والی

ہو کوئی کچھ نہیں سوچے گا تم چھوڑو آو سیلفی لیں---

کل تک کا انتظار کر لو پھر فائقہ نے ہنسی دباتے کہا---

کیا ہو رہا ہے یہاں اذہان کی آواز پر فائقہ اور ارتضیٰ اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے----

ہر جگہ تیرا آنا ضروری ہے کمبخت ارتضیٰ نے اذہان کو گھور کر دیکھا فائقہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی---

میری پرفانس ہے چل جلدی تجھے اس سب کے لیے بعد میں پوچھوں گا اذہان ارتضیٰ کو گھسیٹ کر لے جانے لگا---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری زندگی میں آنے کے لیے شکریہ صائب

سب سے نظر بچا کر رمضیہ کے کان کے پاس جھکا۔۔۔۔

تم بھی ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو رمضیہ نے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔

ناراض تو نہیں ہو نا میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا

صائب نے رمضیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا۔۔

ہمم۔۔۔ رمضیہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر صائب کی گرفت سخت تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

کیسی ہو نور؟؟؟ آیت نور پانی پی رہی تھی کہ اپنے پیچھے سے فہیم کی

آواز سن کر پانی آیت نور کے گلے میں اٹک گیا وہ جلدی جلدی گلاس

رکھ کر جانے لگی۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا جواب دیے بنا نہیں جا سکتی تم فہیم نے آیت نور

کا راستہ روکا۔۔۔

اس دن کا تھپڑ بھول گئے ہیں آپ آیت نور غصے سے بولی۔۔۔

اسی کا بدلہ لینے آیا ہوں تمہیں کیا لگتا ہے ایسے ہی چھوڑ دوں گا تمہیں

میں کوئی لوفر لفنگا نہیں ہوں جو ہر لڑکی کے پیچھے جاتا ہے مجھے تم

اچھی لگی میں نے کہہ دیا اور میں سیدھے طریقے سے اپنے گھر والوں

کو بھیجنا چاہتا تھا مگر تم نے غلط سمجھا اب جو میں کروں گا نا تم چاہ کر

بھی اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکو گی فہیم نے سرد انداز میں آیت نور کو

گھورتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

عجیب سر پھرا انسان ہے آیت نور اپنے ماتھے کا پسینہ پونچھتی لڑکیوں کی طرف آ گئی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سارے سائیڈ سائیڈ ہو جاؤ اپنے اپنے بچوں کو اپنی اپنی گودوں میں کر لیں سہراب مائک پکڑے گلا پھاڑ رہا تھا----

کیوں بھئی؟؟؟ سب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے---

ہمارے شیرو--- میرا مطلب ہے اذہان صاحب کی پرفامنس ہے

سپیشل صائب کے لیے تو وہ دکھانا چاہ رہا ہے اگر آپ سب کی اجازت ہو تو---

اگر ہم منع کریں گے تو کیا وہ نہیں کرے گا رضا صاحب کی طنزیہ آواز

پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آئی---

چاچو یہ تو آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا سہراب ہنسا رانیہ اداس سی بیٹھی تھی اس کا بھائی کرنی تکلیف میں تھا پھر بھی سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیرنے کا کام سر انجام دے رہا تھا---

بلاتے ہیں پھر اپنے شیطانوں کے استاد اذہان رضا کو سہراب نے تالی بجاتے کہا ساتھ ہی سب تالیاں بجاتے ہوٹنگ کرنے لگے صائب اور رمضیہ بھی مسکراتے چہروں سے سٹیج کے سامنے دیکھ رہے تھے جہاں اذہان شان سے چلتا آ رہا تھا ان سب دوستوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی آف وائٹ شلوار قمیض پر کالی واسکٹ پہنے بالوں کو اچھے

سے سیٹ کیے سارے کی خوبرو لگ رہے تھے اذہان کے چہرے کی چمک آج انوکھی سی تھی----

میوزک کے بجتے ہی سہراب فہیم ارتضیٰ اور رومان بھی اذہان کے پیچھے آ کھڑے ہوئے----

----

مجھے جھوم جھوم کے گانے دو

گانے دو،،

ہو اس دل کی بات بتانے دو

بتانے دو،،

(اذہان سب سے آگے تھا اس پیچھے فہیم ارتضیٰ سہراب اور رومان

کھڑے اذہان کا ساتھ دے رہے تھے)

مجھے تو انتظار تھا اسی دن کا

مجھے تو انتظار تھا اسی دن کا--

ہوووو آج میرے یار دی ہے شادی

میں خوشی وچ ناچدا پھراں،،

ہوووو آج میرے یار دی ہے شادی

میں خوشی وچ ناچدا پھراں،،

ہو رب نے کیا جوڑی ہے ملادی

میں خوشی وچ ناچدا پھراں،،

(اذہان اور باقی دوست بھنگڑا ڈال رہے تھے صائب اور رمضیہ سٹیج سے

نیچے اتر آئے اور اذہان کی طرف بڑھے اذہان رک گیا دل جانے کیوں

بھر آ رہا تھا صائب نے آگے بڑھ کر اذہان کو گلے لگا لیا باقی سب

دوست بھی ان کے اردگرد آ گئے)

ہووووووو---

دل چاہتا ہے تیرے سب درد لے لوں

اپنی عمر بھی تجھے میں یار دے دوں،

(صائب اذہان کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے محبت سے اسے

دیکھ رہا تھا لوگ رشک کر رہے تھے ان کی دوستی پر)

سانسوں کا کیا ہے سانسیں ہیں آنی جانی

قربان دوستی پہ سو زندگانی،،،

(اذہان نے صائب کے ہاتھ میں رمضیہ کا ہاتھ دیا اور ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا)

ہو اس دل نے یہ دل سے دعا دی

میں خوشی وچ ناچدا پھراں،،،

(سارے ہی ان کے گرد تھرک رہے تھے لڑکوں نے صائب اور اذہان کو مل کر گلے لگایا صائب کی آنکھوں میں نمی آئی رمضیہ کے آنسو بہہ نکلے فائقہ اور صنوبر رمضیہ سے لپٹ گئیں)

ہو رب نے کیا جوڑی ہے ملا دی

میں خوشی وچ ناچدا پھراں،،،

(صائب کو اپنے ساتھ ملائے وہ دوست بھنگڑا ڈالنے لگے)

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دودھ پلائی کے لیے افق نے فائقہ اور صنوبر کو آگے کر دیا تھا اسے اپنی طبیعت بوجھل لگ رہی تھی رومان اسے لیے سٹیج سے اتر آیا شاید بھیڑ کی وجہ سے اس کا دل گھبرا رہا تھا---

نکالیں دو لاکھ فائقہ نے کہا---

اوئے دو لاکھ کس لیے فہیم حیران ہوا---

تم سے مانگے ہیں کیا فقیر کہیں کے صنوبر نے منہ بنا کر کہا---

مل گیا سکون پڑ گئی ٹھنڈ پیچھے ہٹ تو تیرے بس کا کام نہیں سہراب

نے مذاق اڑایا---

صنوبر تمہیں پتہ ہے وہ لڑکی تمہاری ہمسائی ہے جو سہراب کو کال کرتی ہے اور کافی پینے بھی جا چکا ہے یہ سہراب اس کے ساتھ فہیم نے دل جلاتی مسکراہٹ سجائے سہراب کو دیکھا---

جھوٹ کیوں بول رہا ہے زوبیہ ایسا کچھ نہیں تم یقین کرو میرا سہراب صنوبر کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر بوکھلا گیا----

اب بتا کس کے بس کا کام ہے میں تو چلا فہیم آگ لگا کر یہ جا وہ جا صنوبر نے خونخوار نظروں سے سہراب کو دیکھا اور دودھ بلائی کی رسم کرنے لگی سہراب کی طبعیت بعد میں صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

وہ---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

فوٹو شوٹ کروا کر سلامیہ اکھٹی کر کے سب کچھ دیر کے لیے بیٹھے ہوئے تھے---

اذہان ٹھیک ہو جائے بس میری یہ دعا ہے دیکھو نا کیسے سب ایک ساتھ خوش رہتے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اگر جدا ہو گیا تو یہ سارے بکھر جائیں گے اور ان کے گروپ کی تو جان ہی اذہان ہے آیت نور افسردہ سی عمائزہ سے بولی---

ٹھیک ہو جائے گا اتنا اچھا انسان ہے وہ کچھ نہیں ہو گا اسے اس نے کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا تو اس کے ساتھ بھی نہیں ہو گا عمائزہ نے آیت نور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا----

یہ تم کہہ رہی ہو مجھے یقین نہیں ہو تم تو ہر وقت اس کے زچ کرتی رہتی ہمیشہ اسے تنگ کیا تم نے اور آج تم اس کی تعریف کر ہی ہو آیت نور حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی---

پاگل تھی پہلے اب عقل آ گئی ہے عمائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور آیت نور کو دال میں کچھ کالا لگنے لگا مگر وہ کچھ کہتی کہ رانیہ اور ارباب انہیں کھانے کے لیے بلانے آ گئیں----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سارا مینیو میری پسند کا ہے نا اذہان صائب اور رمضیہ کے ساتھ بیٹھتا بولا وہ سب دوست اکھٹے ہی بیٹھ کر کھانا کھانے والے تھے سب کو کھانا سرو کرنے ک بعد اب وہ لوگ کھانے بیٹھے تھے---

ہاں بھئی سب تیری پسند کا ہے صائب نے تسلی دی---

کہاں رہ گئی تھی تم چلو شاباش جلدی سے بیٹھو کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا

نہیں تو اذہان آیت نور کو دیکھتے بولا وہ اور عمائزہ صنوبر کے ساتھ ٹک

گئیں دائم اور شعیب ارتضیٰ اور سہراب کے ساتھ بیٹھے تھے---

دائم تو نے کیا سوچا ہے اب تو بھی ہاتھ پیلے کر ہی لے اذہان

کولڈرنک کا سپ لیتے دائم کو کہنے لگا----

ہاں سوچ رہا ہوں میں اس بارے میں دائم نے بھرپور نظروں سے رانیہ

کی طرف دیکھا خود پر جمی دائم کی نظریں رانیہ نے محسوس کیں نوالہ اس

کے حلق میں اٹک گیا---

مطلب دیکھ رکھی ہے تو نے بھی کوئی ارتضیٰ نے پوچھا---

نہیں دیکھی نہیں ہے امی کی پسند میری پسند ہو گی دائم نے نظروں

کا زاویہ بدلتے کہا----

واہ فرمانبردار بیٹا سہراب نے کندھا تھپکا---

اسی طرح ہلکی پھلکی باتوں میں انہوں نے کھانا کھایا کھانے کے بعد وہ

سب ایسے ہی بیٹھے تھے جب آیت نور رمضیہ کی طرف متوجہ ہوئی---

آپی ایک بات پوچھوں----

جی پوچھو رمضیہ نے آیت نور کے گال کھینچے آیت نور سٹپٹا گئی----

اذہان جان بوجھ کر عمائزہ کو نظر انداز کر رہا تھا عمائزہ جان بوجھ کر

اسے گھور رہی تھی اور میسج پر میسج کر رہی تھی اس کی اک کی رٹ

تھی دوستی دوستی دوستی اور اذہان نے تھک ہار کر اوکے کا میسج کر دیا

آخر کب تک تو وہ نظر انداز کر سکتا۔۔۔۔

آپی محبت اور دوستی میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو کیا کرنا چاہیے

آیت نور نے رمضیہ سے پوچھا سب رمضیہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ

وہ کیا جواب دیتی ہے۔۔۔۔

جب محبت اور دوستی میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو تم عزت کو چننا

شہزادی، محبت اور دوستی تو کہیں بھی مل جائے گی کسی بھی رشتے کی

صورت میں لیکن عزت ہر جگہ نہیں ملتی انسان دوستی اور محبت کے

بغیر تو رہ سکتا ہے لیکن عزت کے بغیر نہیں اور جہاں عزت نا ہو وہاں

دوستی اور محبت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی رمضیہ نے مسکراتے ہوئے

کہا۔۔۔

واہ واہ رضیہ سلطانہ تم تو سمجھدار ہو گئی اذہان نے تالی بجائی---

اذہان اس نام سے بلانا چھوڑ دو دانت توڑ دوں گی تمہارے میں رمضیہ جھنجلائی----

کبھی نہیں اذہان نے نفی میں سر ہلایا---

اچھا آپی آپ سب کی دوستی کیسے شروع ہوئی مجھے وہ کہانی بھی سنائیں نا آیت نور نے فرمائش کی----

دلہن ہے وہ کچھ تو خیال کرو عمائزہ نے آیت نور کو گھور کر دیکھا---

تو کیا ہوا آپی ہیں میری بتائیں نا آیت نور نے ضد کی---

میں بتاتی ہوں فائقہ آگے ہو کر بیٹھی سب کا رواں رواں کان بنا ہوا تھا اس وقت---

تمہیں کیا لگتا ہے کہ شروع سے ایسے مثالی دوست ہیں نا جی نا اینٹ پتھر کا ویر تھا ہمارا ہماری زرا سی بھی جھڑپ ہوتی تھی نا تو ہمارا ایک ہی ڈائیلاگ ہوتا تھا کہ میں تمہیں جان سے مار دوں گی یا مار دوں گا

فائقہ ہنستی ہوئی بولی---

واقعی آیت نور حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی---

تو اور کیا ہماری دوستی کی شروعات سولہ سال پہلے ہوئی تھی فائقہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی اور پھر آہستہ آہستہ ماضی کے اوراق پلٹنے لگی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

منڈے کو سکول میں اینول فنکشن ہے میں تو یہی پہنوں گا ارتضیٰ نے

رائل بلو شرٹ اور بلیک پینٹ سب کو دکھاتے کہا وہ سب اس وقت رومان کے گھر جمع تھے--

نہیں وائٹ شرٹ اچھی لگے گی اذہان اپنی وائٹ شرٹ اٹھا کر سامنے آیا--

تو پہن لے وائٹ میں یہی پہنوں گا ارتضیٰ نے کہا---

نہیں ہم سب وائٹ ہی پہنے گے اذہان نے ارتضیٰ کے ہاتھ سے شرٹ چھیننی چاہی ارتضیٰ اپنی طرف کھینچنے لگا اور اسی کھینچا تانی میں شرٹ پھٹ گئی---

یہ کیا کیا تو نے ارتضیٰ آنسو بھری نظروں سے اذہان کو گھورنے لگا صائب اور رومان ان دونوں کی طرف آئے---

اذہان سوری کر تو نے شرٹ پھاڑ دی ارتضیٰ کی صلح پسند رومان بولا---

کیوں کیوں اس نے بھی کھینچی تھی اس لیے پھٹی ہے اذہان نے منہ بنایا اور پیچھے کو بھاگا سامنے سے فائقہ اور رمضیہ چائے کے کپ لیے آ رہی تھیں اذہان ان سے ٹکرایا رمضیہ کے ہاتھوں سے ٹرے چھوٹ گئی گرم گرم چائے رمضیہ اور فائقہ کے پیروں کو جھلسا گئی ان کی چیخوں کی آواز سن کر حنا ہانپتی ہوئی کچن سے باہر نکلی اذہان تھر تھر خوف بھی کانپ رہا تھا-----

کچھ دیر بعد وہ سب سٹڈی روم میں جمع تھے جہاں شکیل صاحب (رومان کے والد صاحب) ان سب کے جھکے سر کو دیکھ رہے تھے---

کب تک ایسے ہی لڑتے جھگڑتے رہنے کا ارادہ ہے انھوں نے

پوچھا---

ہم نہیں لڑتے اذہان نے معصومیت سے کہا----

تو کون پڑتا ہے دوست کوئی ایسے لڑتے ہیں اگر کوئی بات ہو بھی

جائے تو اسے تحمل سے برداشت کرتے ہیں اور کوئی حل نکالتے ہیں

نا کی ایسے جنگلیوں کی طرح ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو

جاتے ہیں انھوں نے پیار سے کہا---

دوست نہیں ہیں ہم دشمن ہیں فائقہ نے سب کو گھورتے کہا---

بری بات فائقہ رومان صاحب نے تنبیہہ کی---

سوری چاچو فائقہ منمنائی---

اب بتاؤ مجھے مسئلہ کیا ہے کیوں ایسے لڑتے ہو آج تم سب اپنا اپنا

مسئلہ بتاؤ سب کی بات سنوں گا میں اور حل بھی نکالوں گا انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا وہ ایسے کی تھے تحمل سے بات کرتے پیار محبت سے رہتے---

یہ اذہان ہے نا یہ بہت شیطانی کرتا ہے سب کے ساتھ سب کو تنگ کرتا ہے پھر سب میں لڑائی ہوتی ہے ارتضیٰ اذہان کو گھورتے بولا---

وہ چھوٹا ہے نا اس لیے آپ لوگ اس سے بڑے ہو تو سمجھایا کرو اسے دیکھو ہر انسان کا مزاج الگ ہے نا اب فہیم ہے اس کی عادت نار دھاڑ کرنے کی ہے رومان کی عادت صلح صفائی کروانا ہے رمضیہ کی عادت چیخ کر بولنا ہے فائقہ کی عادت ہے سب کو اک ہی سطح رکھنے کی سہراب کو غصہ بہت آتا ہے اذہان کی عادت ہے بہت زیادہ کھانا اور سب کو تنگ کرنا نگر اس نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا

ارتضیٰ ہنستا بہت ہے صائب تحمل مزاج ہے صنوبر تو اس کی عادت میں بچپنا ہے جو وہ شاید کبھی ختم نہیں کرنا چاہتی تم لوگ اگر ایکسیپٹ کر لو تو مشکل نہیں ہو گی تمہیں ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھنا سیکھو بچوں خوش قسمت ہو تم سب اچھے دوست بن سکتے ہو وہ پیار سے سمجھا رہے تھے---

چاچو بس ہم نہیں ہیں دوست سہراب اور ارتضیٰ کچھ زیادہ ہی تنگ تھے---

جو وجہ تم لوگ بتا رہے ہو نا وہ کوئی خاص وجہ نہیں ہے ایک انسان میں دس خوبیاں ہوں لیکن کوئی ایک خرابی ہو تو کیا اس کو برا کہا جائے انہوں نے سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا---

نہیں--- سب نے نفی میں سر ہلایا---

تو تم لوگ ایسا کیوں کر رہے ہو اگر اذہان شرارتی ہے تنگ کرتا ہے تو بہت سی جگہ تم لوگوں کو رلاتے ہوئے ہنسا بھی دیتا ہے اور یاد ہے تم لوگوں کو جب پچھلی بار اذہان اور صنوبر کو تنگ کرنے والے لڑکوں کا کیا حشر کیا تھا تم لوگوں نے اور تب کیا کہا تھا تم لوگوں نے کہ کوئی بھی ان کی طرف گندی آنکھ اٹھا کر دیکھے گا نا اس کی آنکھ نکال لو گے تم لوگ تو اب ایک دوسرے شکایات کیوں ہیں تم سب کو وہ افسوس سے ان سب کو دیکھ رہے تھے---

وہ تب کی بات تھی نا تب سب ہی ٹھیک تھے اب سب خراب ہو گئے ہیں ارتضیٰ بولا---

کیسے خراب ہو گئے ہیں میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا بچوں کسی کو

دوست کہنا ہی کافی نہیں ہوتا اپنے عمل سے ثابت کرنا پڑتا ہے

دوست کی ہر حرکت ہر بات آپکے پاس امانت ہے جو کسی اور کو بتاؤ

گے تو خیانت کہلائے گا دوست کوئی بری حرکت کرے تو اسے سمجھاؤ

نا کہ اس سے رشتہ ختم کر دو اچھا دوست وہ نہیں ہوتا جو خوشی میں

ساتھ ہو آپ کو اچھے برے میں فرق نا سکھائے بلکہ اچھا دوست وہ

ہے جو اچھائی اور برائی بتائے جب آپ کے خلاف پوری دنیا ہو جائے

وہ تب بھی آپ کے ساتھ کھڑا رہے جہاں آپ غلط ہو وہاں آپ کو

بتائے نا کہ آپ سے دور ہو جائے تم لوگ صرف ایک بری عادت کی

وجہ س ایک دوسرے کو اپنا دشمن بول رہے ہو اس بری عادت کو

سائیڈ پر رکھ کر دوسری اچھی عادتیں دیکھو تب پتہ چلے گا کہ تم لوگ

غلط کر رہے ہو اب جاؤ اور آج کا سارا دن ہے تم لوگوں کے پاس سوچو سمجھو اور کل بتانا مجھے کہ کیا رائے ہے ایک دوسرے کے بارے میں تمہاری انہوں نے سب کو وہاں سے بھیج دیا پھر سارا دن گزر گیا رات بھی گزر گئی اس تمام وقت میں وہ سوچتے رہے اور ان سب کی سوچ ایک جگہ ہی رک گئی کہ دوست کی غلطی پر اسے سمجھایا جاتا ہے اسے چھوڑا نہیں جاتا اور اگلے دن جب وہ لوگ شکیل صاحب کے سامنے پیش ہوئے تو ان سب نے اپنی اپنی رائے بتا دی۔۔۔

یعنی اب تم لوگوں کو ایک دوسرے سے کوئی شکایت نہیں ہے انہوں نے سب کے چہروں کو کھوجتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

بلکل نہیں سب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

پھر ایک وعدہ کرو چاہے جیسا بھی وقت ہو ناراض ہو لڑائی جھگڑا ہو تم لوگ ایک دوسرے کو چھوڑو گے نہیں غلطی چاہے جسکی بھی ہو تم لوگ راضی ہونے میں ہمیشہ پہل کرو گے انہوں نے سب سے وعدہ لیا اور سب نے ہنسی خوشی وعدہ کر لیا تھا وہ سمجھ گئے تھے کہ دوست جیسا بھی ہو اس کی باتیں سننی پڑتی ہیں اس کی شرارتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں----

مطلب اذہان شروع سے ایسے شرارتی ہے آیت نور اذہان کو دیکھتی بولی--

اب زیادہ ہوگیا ہے صائب نے ہنستے ہوئے کہا---

رومان بھائی آپ کے بابا نے بہت اچھی بات کی اچھا دوست واقعی

وہی ہوتا ہے جو غلطی بتائے جو اچھے برے ہر حال میں ہمارے ساتھ

کھڑا رہے آیت نور رومان سے بولی اس نے سر خم کیا۔۔۔۔

آپ سب کی نظر میں اب دوستی کیا ہے؟ عمائزہ نے پوچھا سب ایک

دورے کو دیکھنے لگے صنوبر مسکرائی پھر بولنے لگی۔۔۔

دوستی کیا ہے؟؟؟؟

دوستی ایک کلی کی طرح ہے جسے محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے

جیسے ایک کلی کو زندہ رکھنے کے لیے ہوا، پانی، محبت اور توجہ چاہیے ہوتی

ہے وہ تبھی کھلتا ہوا پھول بنتا ہے اسی طرح دوستی بھی ایک ننھی سی

کلی کی طرح ہے جسے زندہ رکھنے کے لیے محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی

ہے،

اور اگر ایک ننھی کلی کو ہوا، پانی، محبت اور توجہ نا ملے تو وہ ننھی کلی پھول بننے سے پہلے ہی موت کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے ایسے ہی دوستی میں محبت اور توجہ نا ملے تو وہ دوستی گل سڑ جاتی ہے اور ایک وقت آتا ہے جب دوستی چند سانسیں لیتی دم توڑ دیتی ہے اور تب ایک دوسرے پر الزام دینے کے سوا کچھ نہیں بچتا۔۔۔ دوستی جیسے پاک رشتے کو بھی اگر دنیا داری کے تحت نبھانا شروع کر دیں تو اس رشتے سے بھی ہمارا اعتبار اٹھ جائے گا میری صرف لوگوں سے ایک درخواست ہے کہ دوستی کا پودا مرجھانے نا دیں دوست ہماری زندگی میں بہت خوبصورت کردار ادا کرتا ہے دوستی کو گلنے سڑنے نا دیں اسے توجہ اور پیار دیں دوستی کو زندہ رکھیں زندگی کے ہر موڑ پر ہمارا

مخلص دوست ہی کام آئے گا ایک وقت آتا ہے جب انسان بہن بھائیوں سے بھی مدد نہیں مانگ سکتا لیکن صرف دوست ہی ہوتا ہے جس سے بلا جھجک مدد مانگ لیتا ہے اور وہ بھی دوڑے دوڑے چلے آتے ہیں اگر آپ کی زندگی میں ایسا کوئی ہے تو ایسے دوستوں کی قدر کریں اس دوستی کو مرنے نا دیں اسے زندہ رکھیں دوست کے ہونے سے آپ کی زندگی ہمیشہ مہکتی رہے گی--

صنوبر خاموش ہوئی تو سب نے تالیاں بجاتے اسے داد دی--

اتنا ٹائم ہو گیا رومان نے موبائل پر وقت دیکھا تو اس کی آنکھیں پھیل گئیں---

اب جوتے نہیں کھانا چاہتے تو جلدی جلدی سب واینڈ اپ کرو رخصتی

نہیں ہو گی ورنہ آج فہیم نے ڈرایا---

تیرے منہ میں خاک اچھا نہیں بول سکتا تو برا بھی نا بول صائب نے

فہیم کو دھکا دیا---

کمینہ فہیم زیر لب بولا----

افق اور فائقہ رمضیہ کو سہارا دیئے کھڑی ہوئیں سب آگے پیچھے سٹیج

سے اترے مومنہ بیگم اور حنا ان کی طرف آ گئیں ارتضیٰ نے رمضیہ

کے سر پر قرآن پاک کا سایہ کیا--

بابل کی دعائیں لیتی جا

جا تجھ کو سکھی سنسار ملے،،

(اذہان دکھی لہجہ بنائے بولا رمضیہ سرخ ہوتی نظروں سے اذہان کو

گھورنے لگی)

بس کر دے آج کا کوٹا پورا ہو گیا ہے تیرا آرام کر اب سہراب نے

اذہان کو پیچھے کھینچا صائب نے رمضیہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو ایک دوسرے کے ساتھ افق رمضیہ کو گلے لگاتے بولی

دل بہت بوجھل ہو رہا تھا اس کا۔۔۔

میری دعا ہے آنے والی زندگی تم دونوں کی بہت خوبصورت ہو فائقہ نے

آنسو صاف کرتے کہا رانیہ عمائزہ آیت نور سہراب کی بھابھیاں سب

ایک ایک کر کے رمضیہ سے ملیں۔۔۔

بیٹا روحیل نہیں رہا تو کیا ہوا میں ہوں تمہارا بابا مجھے اپنے بابا جیسا ہی

سمجھنا کبھی خود کو اکیلا نا سمجھنا تم میری بہو نہیں بیٹی ہو نثار صاحب

نے رمضیہ کا سر تھپتھپایا رمضیہ کے آنسو تیزی سے بہنے لگے---

چلیں آجائیں بس رمضیہ میرا بچہ اب نہیں رونا ہم سب ہیں نا تمہارے ساتھ مومنہ بیگم نے پیار سے رمضیہ کو اپنے ساتھ لگایا رمضیہ آنسو صاف کرتی اثبات میں سر ہلانے لگی---

مہمان سب اپنے ہی تھے وہ سب صائب کی طرف جا رہے تھے جہاں صائب اور رمضیہ کا استقبال انہوں نے ہی کرنا تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا بات ہے افق اتنی پریشان کیوں ہو رومان گاڑی ڈرائیو کرتا افق کو دیکھتے بولا---

رومان پتہ نہیں کچھ اچھا نہیں لگ رہا دل گھبرا رہا ہے بہت افق ماتھے

کا پسینہ پونچھتی بولی---

کچھ نہیں ہوتا ریلیکس رہو بہن کو رخصت کیا ہے نا اس لیے لگ رہا

ہے ایسا تمہیں رومان نے کہا--

شاید افق جیسے مطمئن نہیں تھی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صائب کی گاڑی سب سے آگے تھی جسے وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا ارباب

اور اذہان ان کے ساتھ تھے وہ جیسے ہی گھر پہنچے اذہان اور ارباب تیر

کی تیزی سے گاڑی سے اترے پیچھے فہیم ارتضیٰ فائقہ عمائزہ آیت نور

صنوبر سہراب بھی پہنچے اور جلدی سے گاڑی سے اترے مومنہ بیگم

واجدہ بیگم اور حنا گھر میں پہلے داخل ہوئیں----

صائب رمضیہ کا ہاتھ پکڑے آہستہ آہستہ اسے لیے گھر کے داخلی دروازے تک آیا اور رمضیہ کا ہاتھ چھوڑ کر اس کے سامنے آ گیا کچھ لوگ پیچھے تھے کچھ گھر کے اندر داخل ہو گئے تبھی اذہان گٹار لیے صائب کی طرف آیا اور اسے گٹار پکڑایا صائب مسکراتے ہوئے رمضیہ کو دیکھ رہا تھا آج اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا تھا اسے بچپن کی محبت بن مانگے عطا کی گئی تھی کیا صائب فرخ خان سے زیادہ خوش قسمت تھا کوئی آج کے دن شاید نہیں---

سجن گھر آنا تھا

سجن گھر آئے تم،

پیا من بھانا تھا

پیا من بھائے تم،

ہر خوشی ہے اب تمہاری

مجھے دے دو غم،

جان من------

جان من------

جان من-----

جان من----------

(صائب اپنی خوبصورت آواز سے سب کو سحر زدہ کر رہا تھا رمضیہ

مبہوت سی صائب کا چہرہ دیکھ رہی تھی)

زندگی میں آئے تم

چاہتوں کے رستے،،

ہوووو---

زندگی میں آئے تم

چاہتوں کے رستے،،

کاش یہ رستے صنم

کٹ جائیں ہنستے ہنستے،

سوہنے دلدارا تیرے پیار توں

میں واری آں،،

میریاں دعاواں تینوں

لگ جان ساریاں،،،،

(صائب مسکراتے ہوئے مسلسل رمضیہ کو دیکھ رہا تھا)

چاند ہو تم چاندنی سے

بھیگا جائے من-----

جان من------

جان من------

جان من----

جان من-----

(اگلی لائیں رمضیہ نے گا کر صائب کو حیران کر دیا)

حد ہو گئی یہ رضیہ سلطانہ بھی صائب جیسی ہو گئی اذہان کا منہ کھل گیا۔۔۔

تم کیوں سڑ رہے ہو عمائزہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شٹ اپ اذہان جھنجھلا گیا عمائزہ چپ ہو گئی۔۔۔۔

صائب پیچھے کو چل رہا تھا رمضیہ نے اس کی طرف قدم بڑھائے اور گھر میں داخل ہوئی۔۔۔

سجن گھر آنا تھا

سجن گھر آئے ہیں،

پیا من بھانا تھا

پیا من بھائے ہیں،

ہر خوشی ہے اب تمہاری

مجھے دے دو غم،،

جان من-----

جان من----

جان من-----

جان من---

(رمضیہ نے صائب کو مسکراتے دیکھا اور صائب جا ہاتھ تھام لیا اچانک

ہی ان پر پھولوں کی برسات ہونے لگی مومنہ بیگم نے کبوتر انک

سروں سے وار کر اڑائے ارباب نے دودھ کاپیالہ ان کے سامنے کیا

یہ بھی ایک رسم تھی دولہا جس برتن سے دودھ پیے اس کا جھوٹا اس

کی دلہن پیتی ہے صائب نے چند گھونٹ بھرے پھر رمضیہ کی طرف بڑھایا رمضیہ نے بھی ایک دو گھونٹ بھر کر پیالہ ارباب کی طرف بڑھایا صائب نے ارباب کو نیگ دیا سونے کی چین تھی ارباب خوشی سے اچھل پڑی پھر مومنہ بیگم اور حنا ان دونوں کو اندر لے آئیں پیچھے باقی سب بھی اندر آ گئے----

"______________________"

#Last Episode

Don't copy-paste my novel without my permission 😒

یارا دلدارا از قلم الینا میر

صائب اور رمضیہ کمرے میں آئے رمضیہ نے چاروں طرف نظر دوڑائی

پورا کمرا گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجا ہوا تھا پھولوں کی بھینی

بھینی خوشبو حواسوں پر بھاری محسوس ہو رہی تھی رمضیہ کی ہتھیلیاں

پسینے سے بھیگ گئیں دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا صائب

نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں رمضیہ کھڑی ہوئی تھی---

رک کیوں گیئں صائب رمضیہ کی طرف آیا---

نن--نہیں تو---- رمضیہ ہکلا گئی اور قدم قدم آگے بڑھانے لگی----

شکرانے کے نوافل ادا کر لیں پہلے صائب نے رمضیہ کا ہاتھ تھامتے کہا رمضیہ مسکرائی---

ہمممم----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

موسم اچانک ہی بدل گیا تھا ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو گیئں تھیں ہر طرف دھول مٹی اڑ رہی تھی جیسے کہیں مٹی کا طوفان آیا ہو----

تقریباً سب ہی جا چکے تھے اذہان تو یہیں ٹھہرنے والا تھا اس کی شیطانی رگ پھڑک رہی تھی جو سب کو ہی نظر آ رہا تھا----

جو کرنا چاہ رہا ہے نا تو سب سمجھ رہا ہوں میں فہیم نے اذہان کو گھور کر دیکھا---

ابے چل میں معصوم ہوں اذہان نے ناک چڑھائی---

ارتضیٰ کہاں رہ گیا سہراب نے صنوبر کو چلنے کا اشارہ کرتے پوچھا---

لٹک گیا ہو گا وہیں کل تک کا بھی صبر نہیں ہو رہا اس بے صبرے انسان سے فہیم نے منہ بنایا----

چلو کرنا تو ہے ہی نا اب رو کر کرو یا پٹ کر سہراب اہنسا اور صنوبر کے ساتھ باہر نکلنے لگا----

صنوبر آپی رکیں مجھے ڈراپ کر دیں گے آپ دونوں آیت نور کچن سے نکلتی بولی ارباب بھی تھی ساتھ---

آجاؤ صنوبر نے خوشدلی سے کہا----

میں بھی ہوں عمائزہ بھی بھاگتی آئی---

آیت نور نے اذہان کا چہرہ دیکھا پھر کچھ سوچتے عمائزہ کی طرف مڑی---

تمیں اذہان ڈراپ کر دیں گے آرام سے آ جانا آیت نور عمائزہ کا گال تھپک کر سہراب ور صنوبر کو لیے باہر نکل گئی عمائزہ نے پاؤں پٹخا فہیم بھی ان کے پیچھے باہر نکلا------

چلو اذہان نے مسکراہٹ دباتے عمائزہ سے کہا---

ہاں چلو عمائزہ پورے دل سے مسکرائی ان دونوں کے باہر نکلتے ہی

ارباب نے ارد گرد دیکھا اور خود بھی چپکے سے باہر نکل گئی اسے ریم

سے ملنے جانا تھا۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اذہان اور عمائزہ کے نکلتے ہی سہراب نے صنوبر کو بیٹھنے کا اشارہ

کیا۔۔۔

نور۔۔۔۔ سہراب اور صنوبر گاڑی میں بیٹھ گئے آیت نور بھی بیٹھ رہی

تھی جب فہیم کی آواز پر رک گئی۔۔۔۔

دو منٹ بات کرنی ہے مجھے تم سے فہیم جلدی سے بولا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آیت نور سختی سے بولی سہراب اور

صنوبر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے---

سمجھ نہیں آ رہی تمہیں ایک بات پیار سے کہہ رہا ہوں فہیم نے آیت نور کا بازو پکڑ کر اسے باہر کھینچا---

فہیم--- سہراب گاڑی سے اتر کر فہیم کی طرف آیا---

کیا کر رہا ہے چھوڑ پاگل ہو گیا ہے سہراب نے فہیم کو پیچھے کیا اور آیت نور کا بازو چھڑوایا آیت نور لب بھینچے گاڑی میں بیٹھ گئی تیز ہواؤں کا شور کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہا تھا----

ہاں ہو گیا ہوں پاگل پسند کرتا ہوں میں اسے سمجھتی کیوں نہیں ہے تجھے پتہ ہے ماما نے اس کے گھر والوں سے بات کی میرے لیے اور اس نے انکار کر دیا کیوں کیا ایسا کیا کمی ہے مجھ میں تو جانتا ہے

میں نے آج تک کسی لڑکی سے بات نہیں کی پسند کرنا بہت دور کی بات ہے اسے پسند کیا ہے نہیں چاہتا تھا میں ایسا مگر ایسا ہو گیا اب کیا کروں شادی کرنا چاہتا ہوں کیا میری خواہش غلط ہے فہیم سرخ انگارہ نظروں سے آیت نور کو گھور رہا تھا۔۔۔

میرا نکاح ہو گیا ہے سمجھ کیوں نہیں آتا آپ کو آیت نور چیخی صنوبر خود گھبرا گئی۔۔۔

کب ہوا نکاح تمہارا اور کس سے صنوبر نے آیت نور سے پوچھا۔۔۔۔

یہ مت پوچھیں پلیز آیت نور نے منت کی۔۔۔

سن لیا نا اب چھوڑ دے پیچھا تو اس کا وہ کسی اور کی امانت ہے سہراب نے فہیم کو سمجھایا۔۔۔

میری نہیں تو کسی کی بھی نہیں فہیم نے آیت نور کو سرد انداز میں دیکھا آیت نور کانپ گئی۔۔۔

تم بھی ادھر ہو اور میں بھی دیکھتا ہوں کیسے تم میری ہونے سے انکار کرتی ہو فہیم آگے بڑھ کر آیت نور کا منہ دبوچے غرایا آیت نور کے آنسو بہنے لگے صنوبر کا دل اچھل کر حلق میں آگیا سہراب نے فہیم کو پیچھے کھینچا اور دھکا دیا وہ کبھی محبت نا کرنے کا دعویٰ کرنے والا آج ایک نازک سی لڑکی پر دل ہار بیٹھا تھا اپنی محبت پانے کے لیے وہ دن با دن جنونی ہوتا جا رہا تھا مگر اس سب میں وہ بھول گیا تھا کہ اس کی اس جنونیت سے وہ پھولوں جیسی لڑکی ٹوٹ جائے گی۔۔۔

تیرا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے گھر جا تو اور آرام کر اس بارے میں کل بات کریں گے سہراب نے فہیم کا کندھا تھپکا اور گاڑی میں آ کر

بیٹھا گاڑی سٹارٹ کرنے تک وہ فہیم کو ہی دیکھتا رہا جو آیت نور کی طرف عجیب سے انداز میں دیکھ رہا تھا سہراب نے گہری سانس بھری اور اللہ حافظ کہتے گاڑی آگے بڑھا دی فہیم چھوٹے چھوٹے قدم لیتا خود بھی گھر جانے کے لیے اپنی گاڑی کی طرف آگیا۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پیاری لگ رہی ہو ریم نے ارباب کو نظر بھر کر دیکھتے کہا ارباب چینج نہیں کیا تھا وہ مارکی سے جیسے کی واپس آئی تھی ویسے ہی اٹھ کر ریم سے ملنے آ گئی تھی۔۔۔

شٹ اپ ارباب کے گال دہک اٹھے۔۔

تم شرما رہی ہو واقعی مجھے تو لگا تمہیں صرف دوسروں کی بینڈ بجانا ہی آتا

ہے ریم نے حیرت کا اظہار کیا۔۔۔

یہ سب بکواس کرنے کے لیے بلایا ہے ارباب جھنجھلائی۔۔۔

نہیں میں نے تمہیں کسی سے ملوانا ہے ریم سنجیدہ ہوا۔۔۔

کس سے ارباب نے ارد گرد نظر دوڑائی۔۔۔

اپنی۔۔۔۔۔ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔

ایک منٹ ریم نے ارباب کو رکنے کا کہا اور کال ریسیو کی۔۔

ہاں خرم بول ریم بولا ارباب نے موبائل سپیکر پر ڈالنے کا کہا ریم نے فوراً عمل کیا۔۔۔۔

میری بات غور سے سنو ارماہا شیز اور چوہان کوئی بڑی پلاننگ کر کے بیٹھے ہیں سمندر کنارے جا رہے ہیں وہ لوگ شعیب اور مجھے بھی ساتھ

آنے کا کہا ہے خرم شاید چھپ کر بول رہا تھا اسکی آواز بہت ہلکی تھی----

کیا پلاننگ ریم فوراً الرٹ ہوا----

یہ تو نہیں جانتا بس اتنا پتہ ہے جو بھی ہے بہت برا ہے سی-بی کو کال کی تھی اس نے اٹھائی نہیں اس لیے تمہیں بتایا ہے تم جلدی سے سی-بی کو بتاؤ اور تیار رہو کسی بھی بڑے خطرے کے لیے خرم نے کال بند کر دی ریم اور ارباب نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا---

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

رمضیہ اور صائب نے نوافل ادا کر کے ایک ساتھ دعا مانگی پھر جاء نماز

تہ کر کے رکھی صائب نے رمضیہ کے ماتھے پر بوسہ دیا رمضیہ کی پلکیں لرز گئیں صائب رمضیہ کو تھامے بیڈ کی طرف آیا اور آرام سے اسے بٹھا کر خود اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا سارے وجود میں ایک سکون سرایت کرتا محسوس ہوا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے جیسے یہ کوئی خواب ہے صائب نے رمضیہ کا چہرہ دیکھتے کہا۔۔۔

یہ حقیقت ہے رمضیہ صائب کے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔۔۔

ایک منٹ تمہاری منہ دکھائی تو رہ گئی صائب جلدی سے اٹھا اور بیڈ کی سائیڈ دراز کھولنے لگا۔۔۔

رمضیہ گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو گھورنے لگی۔۔۔۔

یہ لو تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ صائب نے اک پیکیٹ رمضیہ کی طرف بڑھایا رمضیہ نے سوالیہ نظروں سے صائب کو دیکھا-----

کھول کر دیکھو صائب مسکراتے ہوئے بولا رمضیہ نے پیکیٹ تھام لیا اور کھولنے لگی---

یہ-------- عمرہ کے ٹکٹ دیکھ کر رمضیہ شاکڈ رہ گئی اس نے صائب کی طرف دیکھا جو ویسے ہی مسکراتے ہوئے رمضیہ کو دیکھ رہا تھا----

تھ۔تھ۔تھینک------یو صائب رمضیہ صائب کے گلے لگ گئی صائب ساکت رہ گیا اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں صائب ایک دم سنبھلا اور رمضیہ کے گرد اپنے بازو باندھ گیا رمضیہ کے

آنکھوں سے آنسو جاری تھے صائب کو اپنا کندھا بھیگتا محسوس ہوا۔۔۔

رو کیوں رہی ہو یار صائب پریشان ہوا۔۔۔

خوشی کے آنسو ہیں یہ پاگل رمضیہ نے صائب کے کندھے پر مکا مارا

صائب گہری سانس بھرتا رہ گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

یہاں کی آئسکریم میری فیورٹ ہے آجاؤ آج تمہیں بھی ٹیسٹ کرواتا ہوں اذہان نے ایک آئسکریم پارلر کے باہر گاڑی روک کر کہا۔۔۔

نا کرو اذہان رضا اپنی جیب سے پیسے خرچ کرے گا عمائزہ نے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔

اب اتنا بھی کنجوس نہیں ہوں تمہارے لیے تو خرچ کر ہی سکتا ہوں

اذہان منہ بناتے بولا---

ہارٹ ہی نا فیل کروا دینا میرا عمائزہ ہنسی----

عمائزہ---- اذہان نے عمائزہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھتے پکارا---

ہاں بولو عمائزہ جو باہر ہوا میں اڑتے درخت کے سوکھے پتے دکھ رہی تھی اذہان کی طرف متوجہ ہوئی----

دوستی کی آفر تم نے کی تھی لیکن میں چاہتا ہوں ہمارے درمیان دوستی سے آگے کا رشتہ ہو میں دوستی نہیں چاہتا محبت چاہتا ہوں اذہان ٹھہرے لہجے میں بول رہا تھا عمائزہ کا حلق خشک ہونے لگا----

کک۔ککک۔کیا---۔بول----رر۔رہے----ہ۔ہو--- عمائزہ گھبرا گئی

اذہان محفوظ سا اس کا گھبرایا انداز دیکھ رہا تھا----

مختصر کہوں تو میں تمہیں اپنی خوش رنگ زندگی میں لانا چاہتا ہوں آئی نو پرپوز کرنے کا انداز اچھا نہیں ہے وہ میں تب ہی کر سکتا ہوں جب مجھے تمہاری طرف سے کوئی ہاں کی امید ہو تمہارا کیا بھروسہ ریجیکٹ کر دو ایویں میں اتنے پیسے لگا دوں فائدہ کوئی کو نا مجھے تو اذہان اپنی پرانی ٹون میں واپس آتا بولا اور یہاں آیا عمائزہ کو غصہ----

تم ایک نمبر کے بھوکے انسان ہو اذہان عمائزہ چیخی---

بتانے کے لیے شکریہ مجھے نہیں پتہ تھا اذہان نے سر خم کرتے تعریف وصول کی---

جاؤ میں بات نہیں کرتی تم سے عمائزہ منہ پھلا کر بولی---

اچھا کیا واقعی پلیز زیادہ دن کے لیے ناراض رہنا اذہان نے عمائزہ کو

مزید تنگ کیا---

شیطان کے استاد میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی عمائزہ نے اپنا کلچ اذہان کی طرف کیا----

اچھاااااا دیکھنا درد تمہیں ہی ہو گا اذہان اپنا سر درد نظر انداز کرتا عمائزہ سے بولا اتنے میں اس کے موبائل کی بپ بجی---

ایک منٹ اذہان نے عمائزہ سے کہا عمائزہ ہنہ کرتی رہ گئی----

اگر آیت نور کو سہی سلامت چاہتے ہو تو اس ایڈریس پر پہنچو سنا ہے سی-بی تمہیں بہت پیاری ہے اپنی بیوی تو اب اس محبت کو ثابت کرنے کا وقت آ گیا ہے میسج پڑھ کر اذہان کا چہرہ زرد ہوا----

کیا ہوا اذہان ٹھیک ہو تم عمائزہ نے اذہان کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر اس

کا کندھا ہلایا۔۔۔

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔اذہان چونکا۔۔۔۔

عمائزہ مجھے کہیں جانا ہے آئسکریم پھر کسی دن کھائیں گے سوری

اذہان نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں وہ ضروری نہیں ہے تمہیں کوئی پریشانی ہے تو بتا سکتے

ہو مجھے عمائزہ نے اذہان سے کہا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں بس کچھ کام ہے ضروری اذہان نے نظریں چراتے کہا

عمائزہ سمجھ گئی وہ کچھ بتانا نہیں چاہتا اس لیے اس نے زیادہ ضد نا

کی اذہان نے گاڑی سٹارٹ کی اور عمائزہ کو گھر چھوڑنے جانے

لگا۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا ہوا بھئی نیند نہیں آ رہی تمہیں؟ فائقہ نے گروپ کال لگائی تھی جو صنوبر نے ریسیو کی تھی---

نہیں عجیب سی بے چینی ہو رہی ہے فائقہ بیزاری سے بولی وہ کھڑکی سے باہر ہوا کے زور سے درختوں کی شاخیں ہلتی دیکھ رہی تھی----

آج تو جیسے کوئی طوفان آنے والا ہے ایک دم ہی موسم بدلا ہے صنوبر بولی---

ہاں لگ تو ایسا ہی رہا ہے فائقہ تھکی بولی---

کل بارات ہے تمہاری آنے والی زندگی کے خوبصورت خواب دیکھو لڑکی صنوبر نے شوخ ہوتے کہا---

تم دونوں سوئی نہیں؟؟ سہراب اور ارتضیٰ نے ایک ساتھ کی کال جوائن کی تھی ارتضیٰ پوچھنے لگا----

نیند نہیں آ رہی فائقہ منہ بناتی بولی----

کیوں بھئی سہراب حیران ہوا---

پتہ نہیں آنکھیں بند کروں تو دل بہت زیادہ گھبراتا ہے--

تھک گئی ہو گی اتنے دن سے گھن چکر بنی ہوئی ہو آرام کا وقت بھی تو نہیں ملا نا ارتضیٰ نے کہا--

تجھے بہت پتہ ہے سہراب نے چھیڑا---

سہراب تم تو منہ بند رکھو ہر کسی کے درمیان بولنے کود پڑتے ہو صنوبر نے سہراب کو جھاڑ پلائی اور ان کی بحث شروع ارتضیٰ اور فائقہ ان کی

تو تو میں میں سن رہے تھے وہ لڑکی جسے آنے والی زندگی کے خوبصورت خواب دیکھنے چاہیے تھے نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اور وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آنے والے کیئں دن اس کے آنکھوں میں کٹنے والے تھے----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

عمائزہ کو چھوڑ کر اذہان صائب کی طرف آیا تھا ایک دو چیزیں تھیں جو اس نے لینی تھیں راستے میں وہ سی-بی کو بھی بتا چکا تھا----

اذہان کچن میں جانے لگا تھا کہ اتنے پریشانی کے ماحول میں بھی اس کو شیطانی رگ پھڑک اٹھی وہ صائب کے کمرے کی طرف آیا اور دروازے پر دستک دی ٹھک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اذہان نے

سامنے دیکھا جہاں صائب گردن باہر نکالے کھڑا تھا پیچھے کچھ دیکھنا اذہان کے لیے مشکل تھا۔۔۔

کیا ہے اس وقت بھی تجھے سکون نہیں ہے صائب نے اذہان کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔

کافی پینی ہے مجھے اذہان نے کمرے کے اندر دیکھنے کی کوشش کرتے کہا۔۔۔۔

اپنی یہ بٹیر جیسی آنکھیں دوسی طرف گھما لے اور کافی پینی ہے تو کچن میں جا وہاں سارا سامان ہے ادھر کیا لینے آیا ہے صائب نے اذہان کو پیچھے کیا۔۔۔

تجھے لینے آیا ہوں چل کافی بنا کر دے تیرے ہاتھ کی کافی پینے کا

دل کر رہا ہے اذہان نے صائب کو بھی اپنے ساتھ کھینچا۔۔۔

کمینے پاگل ہو گیا ہے جا خود بنا کر پی آج کے دن تو بخش دے صائب نے اذہان سے ہاتھ چھڑوایا۔۔۔۔

تو مجھے منع کر رہا ہے ابھی سے بدل گیا تو بیوی کو آئے چند گھنٹے ہوئے اور تو یار کو بھول گیا یہی تھی تیری دوستی اذہان کی نوٹنکی عروج پر تھی۔۔۔

بکواس بند کر گھر والوں کو جگانے کا ارادہ ہے کیا صائب نے اذہان کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں تو تمیز سے بول رہا ہوں تو مجھے مجبور کر رہا ہے اذہان نے سارا الزام صائب نے سر دھرا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جا ارباب سے بول وہ بنا دے گی کافی تجھے صائب نے صلح جو انداز میں کہا----

ابے چل تیرے ہاتھ کی بنی کافی پینی ہے مجھے اذہان نے صائب کو دوبارہ کھینچا---

کیا ہو رہا ہے یہ رمضیہ ایک دم کمرے سے نکلی اذہان فوراً صائب کو دھکا دے کر رمضیہ کی طرف آیا----

مجھے کافی پینی ہے---

دماغ ٹھیک ہے تمہارا رات کے اس وقت تمہیں کافی چاہیے رمضیہ نے اذہان جو شرم دلاتی نظروں سے دیکھا---

تم بنا دو نہیں تو تمہارے بندے کو آج ساری رات کچن میں رکھوں گا

میں اذہان نے رمضیہ کو دھمکی دی---

جاؤ رمضیہ بنا دو کافی اسے اور میرے لیے بھی بنا دینا صائب نے التجا کی رمضیہ اذہان کو گھورتی کچن کی طرف چلی گئی صائب بھی اس کے پیچھے جانے لگا---

تو کہا جا اپنے کمرے میں کافی مل جائے گی تجھے اذہان۔ نے صائب کو اس کے کمرے کی طرف دھکیلا صائب دل میں سلواتے سناتے اپنے کمرے میں آ گیا----

جاؤ کمرے میں مجھے نہیں پینی کافی تمہارے شوہر کا دم اٹکا ہوا ہے اذہان نے رمضیہ کے ہاتھ سے دودھ کی دیگچی پکڑ کر واپس رکھی---

دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے تمہارا رمضیہ نے اذہان کے کندھے پر

دھپ رسید کی---

تم اپنے شوہر سے تشدد کی کلاسز تو نہیں لے رہی رضیہ سلطانہ اذہان نے پریشانی سے پوچھا---

بکو مت اور جاؤ سو جاؤ تم بھی کل پھر تم نے اچھل کود کرنی ہے رمضیہ نے کچن کی لائٹ آف کرتے کہا----

نہیں میں جا رہا ہوں کچھ ضروری کام ہے اذہان جانے لگا---

کہاں جا رہے ہو اتنی رات کو رمضیہ نے اذہان کا راستہ روکا---

سی-بی کے ساتھ اذہان نے صاف بتایا----

وہ خطرناک انسان وہ جس کی وجہ سے صائب سے چھترول کروا لی اب پھر اس کے پاس جانے لگے ہو سوچنا بھی مت سمجھے رمضیہ نے

اذہان کا بازو پکڑا۔۔۔

پلیز رضیہ سلطانہ سمجھو بات کو اذہان نے بازو چھڑوایا۔۔

پہلے مجھے اس فضول نام سے بلانا بند کرو اور اصل بات بتاؤ کیوں جا رہے ہو اس کے پاس رمضیہ غصے سے بولی۔۔۔

آیت کی جان خطرے میں ہے یار سمجھو سی۔بی نے اس سے نکاح کیا ہے اور سی۔بی کے پہنچنے سے پہلے مجھے پہنچنا ہے کیونکہ دشمن یہی جانتے ہیں کہ میں سی۔بی ہوں اذہان جلدی جلدی بتاتے رمضیہ کو کمرے کی طرف لے جانے لگا۔۔۔

جاؤ تم کمرے میں صائب پوچھے تو کہنا سونے چلا گیا ہے اذہان نے کہا۔۔۔

کون دشمن کیا ارہاہا ہے وہ رمضیہ نے سنجیدگی سے پوچھا؟

یہ بتانے کا وقت نہیں ہے اذہان بس جلد از جلد رمضیہ کو کمرے

میں بھیج کر یہاں سے جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

میں بھی چل رہی ہوں تمہارے ساتھ رمضیہ نے لمحوں میں کوئی فیصلہ

کیا۔۔۔

پاگل ہو میرا دماغ نا خراب کرو جاؤ اندر اذہان دانت پیستے بولا۔۔۔۔

تم بھی نہیں جاؤ یا پھر مجھے بھی لے کر جاؤ رمضیہ ضدی انداز میں بولی

اذہان اسے دیکھ کر رہ گیا وہ کیوں بھول گیا کہ وہ رمضیہ ہے اپنی

بات منوا کر کی دم لیتی تھی اذہان کو میسج پر میسج آرہے تھے اس

کے پاس وقت نہیں تھا۔۔۔

ٹھیک ہے چلو مگر تم بلکل چپ رہو گی اور جیسا میں کہوں گا ویسا کرو گی سمجھی اذہان نے ہتھیار ڈال دیے۔۔۔

اوکے رمضیہ نے حامی بھری اور اذہان کے ساتھ باہر کی طرف نکل گئی موسم تیزی سے خراب ہوتا جا رہا تھا پیچھے صائب اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

ریم کچھ پتہ چلا کیا کرنے والے ہیں وہ لوگ ارباب ریم کے ساتھ تھی ریم گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اتنے آندھی طوفان میں ڈرائیو کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا اسے سی۔بی بھی اس جگہ پر پہنچنے والا تھا جہاں ارماہا نے اذہان کو بلایا تھا اور یہ دونوں بھی اب وہیں جا رہے تھے۔۔۔

پتہ نہیں یار جو بھی چاہ رہے ہیں وہ لوگ کر نہیں پائیں گے ان کی بھول ہے کہ وہ کسی کو نقصان پہنچا سکیں گے ریم سرخ چہرے کے ساتھ بولا۔۔۔۔

ہمم ارباب دل ہی دل میں دعا کرنے لگی۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اتنی دیر تو نہیں لگتی کافی بننے میں صائب کمرے سے نکل آیا تبھی اسے کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا وہ دوڑ کر کچن میں آیا خالی کچن اسے منہ چڑا رہا تھا۔۔۔۔

کہاں گئے یہ دونوں اذہان۔۔۔۔۔۔۔صائب کا پارہ ہائی ہوا وہ پورے گھر میں اُنہیں تلاش کرنے لگا مگر وہ وہاں ہوتے تو ملتے نا اسی وقت

اسے معلوم ہوا ارباب بھی گھر نہیں ہے صائب اپنے کمرے میں آیا اور اپنا موبائل آن کر کے رمضیہ کو کال کرنے لگا مگر بد قسمتی سے رمضیہ کا موبائل بھی کمرے میں ہی بج رہا تھا صائب نے ارباب کے نمبر پر کال کی اس کا نمبر بند جا رہا تھا اس نے تھک ہار کر اذہان کو کال کی مگر جواب موصول نہیں ہو رہا تھا صائب کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا وہ فائقہ کا نمبر ملاتا باہر بھاگا پر اسے وہاں بھی ناکامی کا سامنہ کرنا پڑا اوپر سے موسم کے تیور خطرناک حد تک خراب ہو چکے تھے آسمان پر نکلا چاند سرخ نظر آ رہا تھا صائب کا دل گھبرانے لگا تھا اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دل چیر رہا ہو کوئی۔۔۔

ہیلو فائقہ۔۔۔۔ صائب پھولی سانسوں کے درمیان بمشکل بولا۔۔۔

کیا ہوا صائب تمہاری سانس کیوں اتنی پھولی ہوئی ہے سب خیر ہے نا

فائقہ کا دل گھبرایا---

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے فائقہ---

ریلیکس پہلے تم اپنا سانس ہموار کرو پھر بتاؤ کیا ہوا فائقہ نے نرمی سے

کہا صائب نے گہرے گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کیا---

اذہان اور رمضیہ پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں ارباب بھی غائب ہے

صائب غصے سے بولا----

کیا مطلب کہیں چلے گئے ہیں کہاں گئے ہیں یہیں کہیں ہوں گے

تم آس پاس دیکھو کال کرو انہیں فائقہ اٹھ کھڑی ہوئی---

چیک کر چکا ہوں ہر جگہ کال بھی کی رمضیہ کا موبائل گھر پر ہی ہے

ارباب کا نمبر بند جا رہا ہے اور اذہان کا نمبر بھی نہیں لگ رہا بہت زیادہ شرارتیں بڑھ گیئں ہیں اس کی اب نہیں بخشوں گا صائب کڑے ضبط سے بولا---

ارتضیٰ سے پوچھا کیا پتہ اسے کچھ معلوم ہو فائقہ نے کہا---

مجھے نہیں لگتا صائب کو جیسے یقین تھا---

اچھا میں پوچھتی ہوں اسے اور اگر اسے بھی کچھ معلوم نا ہوا تو ہم ڈھونڈیں گے پریشان نا ہو ایسے کی شرارت کی ہو اذہان نے فائقہ نے تسلی دی---

اس کی شرارتیں کسی دن مجھے ہارٹ اٹیک دلائیں گی صائب جھنجھلا گیا---

ہاہاہاہاہا اب بس بھی کرو بچے کے پیچھے ہی پڑ گئے کو فائقہ نے قہقہہ لگایا۔۔۔

بچہ کہہ کر اس لفظ کی توہین نا کرو صائب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی۔۔۔

اس بات کو پھر کبھی کے لیے اٹھا رکھو میں ارتضیٰ کو جال کر لوں فائقہ نے کہتے کال کاٹ دی صائب لان میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

آیت نور کو ہوش آیا تو خود کو ایک انجان جگہ پر ساحل کنارے پا کر وہ خوفزدہ ہو گئی اسے یاد آیا کہ سہراب اور صنوبر نے اسے اس کے گھر چھوڑا تھا گلی کے باہر ہی وہ اتر گئی تھی مگر اس سے پہلے کہ وہ گلی

میں جاتی کسی نے اس کو کلوروفارم سنگھا کر بے ہوش کر دیا تھا اور

اب اسے جب ہوش آیا تو وہ یہاں تھی---

میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا مجھے کیوں لائے ہو آیت نور

چیخی----

چھوٹی دنیا تم ہی تو ہو فساد کی جڑ تم سے ہم سی-بی تک پہنچیں گے

سی-بی سے صائب تک ارماہا نے آیت نور کا منہ دبوچے کہا---

کیوں کر رہے ہو ایسا وہ سب اتنے اچھے ہیں ان کے ساتھ برا کیسے کر

سکتے ہو تم لوگ آیت نور نے دکھ سے پوچھا---

بلکل بھی اچھے نہیں ہیں وہ لوگ وہ سی-بی لوگوں کو مارتا ہے کلر ہے

وہ میرے کاروبار کو ڈبو دیا اس نے جانتی ہو کروڑوں کا نقصان کیا ہے

اس نے میرا شیز نے آیت نور کے بالوں کو مٹھی میں بھر کر جھٹکا دیا

آیت نور کراہ کر رہ گئ۔۔۔۔

اس نے میرے بیٹے کی جان لی ہے اور اب اس کی جان لے کر

میں حساب برابر کروں گا چوہان تنفر سے بولا۔۔۔

اور صائب اس نے کہا تھا نا مجھ جیسی لڑکیوں کی وجہ سے اچھی لڑکیاں

بھی بدنام ہیں تو آج اسے اس بدنامی کا پتہ چلے گا یا تو وہ اپنی جان

سے جائے گا یا اسے میرا بننا ہو گا ارماہا آیت نور کو گھورتی بولی۔۔۔

شیز اپنا موبائل دینا زرا ارماہا نے شیز سے موبائل مانگا شیز نے فوراً اسے

موبائل دیا ارماہا نے اشارہ کی کہ آیت نور کے منہ پر ٹیپ لگا دے تا کہ

اس کی آواز کوئی سن نا سکے ارماہا نے صائب کا نمبر ڈائل کیا دوسری

طرف بیل جا رہی تھی---

ہیلو---- چند بیلوں کے بعد ہی دوسری طرف سے کال ریسیو کر لی گئی تھی----

ہیلو مسٹر پہچان تو گئے ہو گے ارماہا زہر خند مسکراہٹ سجاتی بولی----

تم---- منع کیا ہے نا تمہیں کیوں بار بار بے عزت ہونے کا شوق ہے تمہیں صائب فائقہ کے گھر کے باہر کھڑا تھا ارتضیٰ اندر فائقہ کو لینے گیا تھا وہ تینوں مل کر اذہان رمضیہ اور ارباب کا پتہ لگانے جانے والے تھے---

اب باری تمہاری ہے صائب خان تمہارا سی-بی یا یوں کہنا چاہیے کہ اذہان تمہارا جگری دوست اور آیت نور کی جان اب ہمارے قبضے میں

ہے بچا سکتے ہو تو بچا لو ارماہا آنچ دیتے لہجے میں بولی----

کیا بکواس ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بکواس کرنے کی کیا دشمنی ہے ان سے تمہاری خبردار تم نے ایسا سوچا بھی جان سے مار دوں گا میں تمہیں صائب غصے سے پاگل ہو رہا تھا ارتضیٰ اور فائقہ گیٹ سے نکل رہے تھے صائب کو یوں چیختے دیکھ کر فوراً اس کی طرف بڑھے----

مجھے تم چاہیے ہو اگر چاہتے ہو وہ دونوں اپنی جان سے نا جائیں تو لوکیشن بھیج رہی ہوں وہاں پہنچو ورنہ ان کی موت تمہارے سر ہو گی ارماہا نے دانت پیستے غرا کر کہا اور کال کاٹ دی صائب ہیلو ہیلو کہتا رہ گیا---

کیا ہوا صائب کس کی کال تھی ارتضیٰ نے صائب کو جھنجھوڑا۔۔۔

ارماہا کی صائب دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔

کیا بول رہی تھی اس نے تجھے کیوں کال کی ارتضیٰ نے پوچھا۔۔۔

یہ بتانے کے لیے کہ آیت اور اذہان اس کے پاس ہیں ان کی جان اگر گئی تو زمیدار میں ہوؤں گا صائب سڑک پر ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

اذہان اور آیت کا نام لیا ارماہا نے تو ارباب اور رمضیہ کہاں ہیں فائقہ کے سوال پر صائب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اور تھوڑی دیر پہلے مجھے روزینہ آنٹی کا فون آیا تھا اور وہ آیت کا پوچھ رہیں تھیں مطلب آیت گھر نہیں پہنچی ارماہا نے راستے میں ہی اسے

غائب کر لیا فائقہ کا دماغ چکرا گیا----

ابھی یہ سب سوچنے کا وقت نہیں ہے ہمیں جلد سے جلد اذہان اور آیت کو بچانے جانا ہو گا رمضیہ اور ارباب کا بھی پتہ چل جائے گا ارتضیٰ نے جلدی سے کہا اور صائب کو کھڑا کیا پھر اپنی گاڑی وہیں چھوڑ کر وہ صائب اور فائقہ کے ساتھ اس لوکیشن پر جانے لگا جو ارماہا نے بھیجی تھی---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

چھوڑوں گا نہیں میں سی-بی بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا زید اس کے ساتھ تھا جو خود بھی آیت نور کی گمشدگی پر حواس باختہ تھا----

آرام سے چلاؤ کیوں اس تک پہنچنے سے پہلے اوپر جانے والے کام کر

رہے ہو بہنوئی زید نے سی-بی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اس کا انجر پنجر ہل گیا تھا----

چپ بیٹھو یہ نا ہو تمہاری بہن تک پہنچنے سے پہلے تمہیں اوپر پہنچا دوں سی-بی نے زید کو جھاڑ پلائی زید پیچھے ہو کر بیٹھ گیا---

کل تک تو مجھ سے مدد مانگی جا رہی تھی زید بڑبڑایا---

میں سن رہا ہوں سی-بی نے بتانا ضروری سمجھا---

ہاں جانتا ہوں زید سیٹ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا---

-∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

موسم دیکھو اذہان کتنا خراب ہو رہا ہے کچھ نظر بھی نہیں آ رہا ایسے موسم میں اور تم یہ کون سی جگہ لے آئے ہو رمضیہ کا ایک رنگ آ رہا

تھا ایک جا رہا تھا۔۔۔

تمہیں کہا تھا نا کچھ مت پوچھنا باز نہیں آ رہی تم پھر بھی اذہان رمضیہ

کو گھورتے بولا۔۔۔

اب بولنا بھی حرام ہے رمضیہ نے منہ بنایا۔۔۔۔

گاڑی میں ہی رہنا تم اوکے یہاں ہی انتظار کرو میں لے کر آتا ہوں

آیت نور کو اذہان نے گاڑی ایک طرف روکتے کہا۔۔۔

میں بھی آؤں گی تمہارے ساتھ رمضیہ بھی گاڑی سے اترنے لگی۔۔۔

کیا کہا تھا میں نے کہ جیسا بولوں گا ویسا کرنا تو ضد کیوں کر رہی ہو

اب چپ چاپ بیٹھی رہو میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں تب تک پلیز

رمضیہ گاڑی میں ہی رہنا پلیز تمہیں سہی سلامت تمہارے شوہر کے

حوالے کرنا ہے میں نے ورنہ اس کا بھروسہ نہیں میری قبر اپنے

ہاتھوں سے بنا ڈالے اذہان بیچارگی سے بولا----

اذہان کتنا فضول بولتے ہو تم آدم خور نہیں ہے صائب جو تم ایسے ڈر

رہے ہو رمضیہ نے غصے سے کہا---

ہاں جانتا ہوں شہد سے بھی زیادہ سویٹ ہے چلو اب چپ کر کے

بیٹھو باہر نہیں نکلنا بس میں آتا ہوں اوکے اذہان نے رمضیہ کے سر

پر ہاتھ کر کہا جانے کیوں رمضیہ کا دل بھر آیا---

اکیلے نہیں جاؤ نا اذہان ہم کسی اور کو بلا لیتے ہیں اور وہ سی-بی کہاں

ہے اسے تم سے پہلے یہاں ہونا چاہیے تھا رمضیہ نے اذہان کا ہاتھ پکڑ

لیا---

وہ بھی بس آنے والا ہے تم ڈرو نہیں بس اچھے سے گاڑی کا دروازہ

لاک کر لو کچھ بھی ہو گاڑی سے باہر نا نکلنا اذہان نے رمضیہ کو

ہدایت دی اور خود گاڑی سے اتر آیا رمضیہ چپ ہو کر گاڑی میں بیٹھی

رہی---

اذہان کو ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی گئے ہوئے کہ وہاں دو گاڑیاں آ

کر رکیں رمضیہ نے جیسے ہی دیکھنے کے لیے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا

اس وقت دو مضبوط ہاتھوں نے گاڑی کا لاک کھولا اور رمضیہ کو بالوں

سے پکڑ کر باہر نکالا رمضیہ کی چیخ نکل گئی دوسری طرف گاڑیوں سے

ریم ارباب زید اور سی-بی نکلے----

آپی--- ارباب رمضیہ کی طرف بھاگی سی-بی بھی رمضیہ کی طرف

بھاگا---

چھوڑو میرے بال آآآ اللہ جی تکلیف کے باعث رمضیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے----

چھوڑ سالے حرامی شیز چھوڑ اسے لڑکی کو تکلیف دے رہا شرم کر سی- بی ایک جست میں شیز کی طرف پہنچا مگر اسے رکنا پڑا شیز نے رمضیہ کے سر پر پستول تان لی تھی---

وہیں رک ورنہ لڑکی کا بھیجا اڑا دوں گا اور کون ہے تو میرا نام کیسے جانتا ہے شیز نے رمضیہ کے بالوں پر اپنی گرفت سخت کی رمضیہ تڑپ کر رہ گئی---

آپی ارباب رمضیہ کی تکلیف پر تڑپ گئی ریم نے ارباب کو بازو سے پکڑا ہوا تھا زید کا دل ڈوب کر ابھرا آیت نور بھی تو ان کے قبضے میں تھی

تو کیا اس کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا ہو گا ان لوگوں نے وہ شیز کی طرف آیا---

میری بہن کہاں ہے----

بھول جا اسے اس کا شوہر بھی اب ہمارے قبضے میں ہے اب تو تم لوگوں کی بھول ہے کہ وہ تم لوگوں کو ملیں گے شیز پیچھے کو جاتے بولا--

اللہ جی اذہان اور آیت ٹھیک ہوں ان کو کچھ نا ہو ان کی حفاظت کرنا میرے اللہ اپنی تکلیف بھولے رمضیہ ان دونوں کی سلامتی مانگ رہی تھی----

پیچھے سے گولی چلنے کی آواز پر وہ سب شیز کے پیچھے دیکھنے لگے جہاں

دس بارہ غنڈے ارد گرد پھیل گئے اور وہیں سب سے آگے ارماہا نے

اذہان کے سر پر پستول تانی ہوئی تھی اذہان کے ہاتھ بندھے ہوئے

تھے اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا آیت نور کے

بھی ہاتھ پیچھے کو بندھے ہوئے تھے چوہان نے آیت نور کے سر پر

پستول رکھی ہوئی تھی سی-بی اور زید کا دل اچھل کر حلق میں آ

گیا---

اذہان سی-بی اذہان کی طرف بھاگا---

رمضیہ---- اذہان کے ہونٹ ہلے رمضیہ کو دیکھ کر اس کا کلیجہ

چھل گیا تھا رمضیہ نے اسی وقت اذہان کی طرف دیکھا اور اذہان کا

زخمی چہرہ دیکھ کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا---

اذہان تم ٹھیک ہو نا درد تو نہیں ہو رہا نا رمضیہ دکھ سے بولی---

میں ٹھیک ہوں رمضیہ تم ٹھیک ہو نا پلیز معاف کر دو میری وجہ سے تم اس عذاب میں پھنس گئی اذہان کا لہجہ رندھ گیا---

آں نا نا نا وہیں کھڑے رہو ایک قدم بھی آگے بڑھایا نا تو یہ دونوں تو گئے کام سے ارماہا نے سی-بی اور زید سے کہا سی-بی آج بھی ماسک چہرے پر لگائے ہوئے تھا----

کیا بگاڑا ہے اس نے تمہارا چھوڑ دو دونوں کو سی-بی دھاڑا---

اذہان بھائی آپ کیوں پھنس گئے یہاں ارباب رونے لگی ریم نظر بچا کر اپنی کمر پر پینٹ میں اڑسی پستول نکالنے لگا---

میرے بیٹے کی جان لی ہے اس نے چوہان چیخا---

اور میں نے ان دوستوں کو الگ کرنا چاہا یہ پھر بیچ میں آ گیا اور یہ

آیت اس کی سب سے بڑی غلطی ہے خوبصورت ہونا اور اس سی-بی

کا ساتھ دینا ارماہا نے کھینچ کر ایک تھپڑ آیت نور کے گال پر مارا آیت

نور لڑکھڑا کر نیچے گری----

نور---------- زید اور سی-بی چلائے----

وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ آیت نور اذہان اور

رمضیہ ان کے قبضے میں تھے سی-بی کی زرا سی غلطی سے ان تینوں

کی جان مشکل میں ڈال سکتی تھی---

تم لوگ یہاں آئے کیسے میں نے صرف اذہان کو بلایا تھا چلو فائدہ ہی

ہے ہمارا اس رمضیہ سے بھی پیچھا چھوٹ جائے گا ارماہا محفوظ ہوئی

تھی جیسے-----

بکواس بند کر عورت کے نام پر تو دھبا ہے سی-بی چلایا---

فف---فہیم----آیت نور کی درد بری آواز وہاں ان سب نے سنی----

کیا کہا تم نے فہیم-----ارماہا نے آیت نور جو جھٹکے سے کھڑا کیا---

ہاں فہیم میرا جن سے نکاح ہوا جو میرے شوہر ہیں اور جو سی-بی ہیں وہی سی-بی جس نے رستم جیسے گھٹیا انسان کو مارا وہی سی-بی جس نے شیز جیسے درندے کو مات دی اور وہی سی-بی جو اب تمہیں موت کے گھاٹ اتارے گا آیت نور چبا چبا کر بولی رمضیہ بے یقینی سے دیکھ رہی تھی سی-بی نے چہرے پر سے ماسک اتارا اور ناسک کے پیچھے

فہیم کو دیکھ کر رمضیہ کے ساتھ ساتھ ارماہا چوہان اور شیز بھی ساکت رہ گئے کوئی کچھ کہتا کہ ایک گاڑی آکر وہاں رکی جس میں سے صائب ارتضیٰ اور فائقہ اترے تھے اور سامنے کا منظر دیکھ کر ان کا دل کئیں ٹکروں میں بٹا تھا-----

پاگل بنا رہا ہے تو ہمیں چوہان چیخا----

اپنے ان چیلوں (شعیب اور خرم کی طرف اشارہ کرتے کہا) سے پوچھ لے اور اب چھوڑ اذہان اور آیت کو تم لوگوں کو مجھ سے بدلہ چاہیے ان دونوں کو چھوڑ دو سی-بی آہستہ آہستہ چلتا ان کی طرف بڑھ رہا تھا صائب شیز کی طرف بڑھا تاکہ رمضیہ کو چھڑوا سکے ارتضیٰ اور فائقہ ارباب کی طرف آئے مگر ارباب اور ریم دوسرے غنڈوں کی طرف بڑھے

جنہیں ٹھکانے ان دونوں نے ہی لگانا تھا ہوا تیز سے تیز تر ہو رہی تھی-----

آگے مت بڑھنا میں مار دوں گا اسے شیز کا ہاتھ کانپنے لگا----

تجھے لگتا ہے کہ تو کچھ کر سکتا ہے میرے ہوتے ہوئے میری بیوی کو کوئی آنکھ بھی اٹھا کر دیکھ لے میں اس کی آنکھیں نکال دوں تو نے تو اسے چھونے کی جرات کی ہے صائب ایک جست میں شیز کے سر پر پہنچا اور اس کے منہ پر مکا مارتے رمضیہ کو اپنی طرف کھینچا رمضیہ صائب کے پیچھے ہو گئی شیز نے سنبھلتے پستول سے گولی چلانی چاہی صائب نے شیز کا وہی ہاتھ پکڑ کر مروڑ ڈالا شیز کی دل دہلا دینے والی چیخیں سن کر سب جان گئے کہ اس کا بازو ٹوٹ چکا ہے----

فضا میں اندھا دھند فائرنگ ہونے لگی وہ اپنا بچاؤ کرتے جا رہے

تھے---

تم ٹھیک ہو نا درد ہو رہا ہے صائب نے رمضیہ کا چہرہ تھاما اور اس

کے بال سہلانے لگا ارباب اور ریم ماہر فائٹر کی طرح غنڈوں کو ٹھکانے

لگا رہے تھے---

ہاں تم آ گئے نا رمضیہ روتی ہنسی--

ہنسو مت سزا کے لیے تیار رہو شادی والی رات کوئی اپنے دولہے کو

چھوڑ کر جاتی کیا صائب نے مصنوعی غصے سے کہا--

ہاں جو کوئی بھی نہیں کرتا رمضیہ صائب فرخ خان وہ کرتی ہے رمضیہ

اترائی---

ہاں پھر بھی سزا ملے گی تمہیں صائب نے رمضیہ کو اپنے سینے میں بھینچا اس وقت وہ صرف رمضیہ کو محسوس کرنا چاہتا تھا----

اگر ہمیں دیر ہو جاتی تو----فائقہ ڈرتے بولی----

نہیں ہوتی ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کا ساتھی بنایا ہے ایسے کیسے دیر ہوتی ارتضیٰ نے فائقہ کے گرد بازو پھیلایا فائقہ بھی مسکرا دی---

اب کر مقابلہ فہیم ارماہا اور چوہان کے سامنے آیا ان دونوں سے پستول جھپٹ کر فہیم نے پیچھے کو پھینکی آیت نور اور اذہان کو کھینچ کر اپنی طرف کرتے اس نے ایک ہاتھ کا مکا بنا کر چوہان کے پیٹ میں مارا چوہان دوہرا ہوتا نیچے بیٹھ گیا فہیم نے اذہان کے بندھے ہاتھ کھول

دیے اذہان آیت نور کے ہاتھ کھولنے لگا فہیم ارماہا کی طرف مڑا ابھی وہ اس پر ہاتھ اٹھاتا کہ اذہان نے اسے روک لیا اور نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

نہیں اذہان یہ جس قابل ہے نا اسے وہی سمجھا رہا ہوں فہیم نے اذہان کو پیچھے کیا۔۔۔۔

یہ ہمیں زیب نہیں دیتا عورت ہے یہ اسے سزا دے مگر ایسے ہاتھ اٹھا کر مردانگی کے درجے سے نا گر اذہان زخمی چہرے کے ساتھ بولا۔۔۔۔

نہیں آج نہیں فہیم نے کہا آیت نور کو اپنے پیچھے کیے وہ مسلسل ارماہا کو گھور رہا تھا چوہان فہیم کے ایک مکے سے ہی ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔۔

تو نور کو لے کر وہاں جا میں اس سے نمٹ لوں فہیم نے اذہان سے

کہا---

صائبنے رمضیہ کو خود سے الگ کر کے اس کے ہاتھ تھام کر اپنے

لبوں سے لگائے اور رمضیہ کا کے گال تھپک کر اذہان کی طرف

بڑھنے لگا اسے بھی تو ضرورت تھی صائب کی وہ بھی تکلیف میں تھا

اسے کیسے بھول جاتا صائب شیز ریت پر پڑا کراہ رہا تھا---

نہیں تو بھی چل میرے ساتھ اس کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دے اذہان

نے غنڈوں کے ڈھیر کو دیکھ کر کہا ارباب اور ریم ہاتھ جھاڑتے ارتضیٰ

اور فائقہ کی طرف چلے گئے زید کو تو ان سے بھی خوف آنے لگا تھا

کیسے دھویا تھا ان دونوں نے غنڈوں کو-----

پاگل ہے تو یہ پھر وہی سب کرے گی فہیم نے اذہان کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو---

فہیم----- آیت نور کی آنکھیں بند ہونے لگیں---

جان فہیم کیا ہوا دیکھو میری طرف فہیم نے آیت نور کے گال تھپتھپائے---

جلدی چل شاید بیہوش ہو گئی ہے اذہان نے فہیم سے کہا ارماہا عجیب سی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی---

اذہان پیچھے مڑا تھا اور تبھی اس کا پاؤں کسی پتھر پر پڑا وہ منہ کے بل ریت پر گرا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا---

اذہان--------- سب ایک ساتھ چلائے اسی وقت فضا میں گولی

کی آواز آئی-----

بند ہوتی آنکھوں سے اذہان نے جو آخری منظر دیکھا وہ ایک انسانی وجود کا بے دم ہو کر زمین پر گرنا تھا----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

طبعیت ٹھیک ہے تمہاری کیا ہوا ہے افق رومان آفس کا کام مکمل کر کے کمرے میں آیا اور رات کے اس پہر افق کو جاگتے دیکھ کر پریشان ہوا----

کچھ اچھا نہیں لگ رہا رومان افق نڈھال سی بولی---

کیا ہوا ہے کہیں درد ہو رہا ہے کیا رومان نے فکرمندی سے افق کو اپنے ساتھ لگاتے پوچھا---

نہیں درد نہیں ہو رہا دل میں عجیب ہو رہا ہے افق جو سمجھ نا آیا کیسے اپنی کیفیت بیان کرے---

کیا عجیب لگ رہا ہے کھل کر بتاؤ رومان نے افق کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کیا افق نے گہری سانس بھر کر رومان کے شانے سے سر ٹکا دیا رومان مسکرا دیا وہ سمجھ گیا تھا افق کا دل گھبرا رہا ہے جب بھی ایسا ہوتا تھا وہ یوں کی رومان کے شانے پر سر ٹکا دیا کرتی تھی-----

-△△△△△△△△△△△

فہیم اور صائب اذہان کو سنبھال رہے تھے آیت کو زید نے تھاما گولی کی آواز پر صائب نے پیچھے گردن گھمائی رمضیہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ریت پر گری تھی---

رمضیہ---- فائقہ اور ارتضیٰ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچے ارتضیٰ نے شیز کو دبوچا شیز نے اپنا کمینہ پن دکھایا کانپتے ہاتھ سے گولی صائب پر چلانی چاہی بروقت رمضیہ سامنے آ گئی صائب کے دل میں درد اٹھا وہ رمضیہ کے پاس جانا چاہتا تھا پر اذہان کی حالت بھی اسے کے سامنے تھی اذہان کی ناک سے خون بہہ رہا تھا آسمان پر بجلی چمکی اور ایک دم ہی زور و شور بارش برسنے لگی چند لمحوں میں ہی وہ سب بھیگ گئے تھے ارماہا نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور وہاں سے بھاگ نکلی صائب کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں اسکا امتحان تھا آج محبت یا دوستی پر وہ کس کو ترجیح دیتا فیصلہ مشکل نا تھا تو آسان بھی نا تھا----

اذہان اٹھ آنکھیں کھول دیکھ مجھے فہیم نے اذہان کے گال تھپتھپائے صائب اور فہیم نے اذہان کو سہارے سے کھڑا کیا ریم ان کی مدد کو آیا

ارباب بھیگی آنکھوں سے رمضیہ کا زرد پڑتا چہرہ اور ٹھنڈا ہوتا وجود دیکھ رہی تھی-----

رمضیہ یہ کیا کیا تم نے کیوں کیا کیوں سامنے آئی کیوں خود کی جان داؤ پر لگا دی فائقہ روتی ہوئی رمضیہ کے بے جان ہوتے وجود کو جھنجھوڑ رہی تھی ارتضیٰ نے شیز پر لاتوں اور گھونسوں کی بوچھار کر دی وہ اس وقت آپے سے باہر ہو رہا تھا کوئی کہہ سکتا تھا یہ وہی ہنس مکھ سا ارتضیٰ ہے جو بات بے بات ہنستا ہے----

خ--خخ- خخخخخخ----خیا--ل---رکھ-----نا رمضیہ اٹکتی سانسوں کے درمیان بمشکل بولی---

تم رکھو گی خیال ہمارا جیسے ہمیشہ رکھتی ہو فائقہ نے رمضیہ کے پیٹ پر

ہاتھ رکھا جہاں گولی لگنے سے خون ابل ابل کر نکل رہا تھا۔۔۔۔

جلدی چلو انہیں ہاسپٹل لے کر جانا ہے صائب اور فہیم نے اذہان کو فہیم کی گاڑی میں پچھلی سیٹ پر لٹایا زید آیت نور فہیم کے ساتھ تھے صائب نے ارتضیٰ کو بھی ان کے ساتھ جانے کا کہا اور خود دوڑتا ہوا رمضیہ کی طرف آیا تھا جہاں رمضیہ نیم بیہوشی کی حالت میں کچھ بڑبڑا رہی رہی صائب نے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں ارتضیٰ اور فہیم گاڑی میں بیٹھنے لگے تھے۔۔۔

فائقہ نے صائب کو دیکھا اسے صائب سے خوف آیا فائقہ گاڑی ڈرائیو کر لو گی صائب کا بھیگا لہجہ محسوس کرتے ارباب اور فائقہ کا دل ڈوبا۔۔۔

ہمم۔ فائقہ نے ہاں میں سر ہلایا صائب نے گاڑی کی چابی فائقہ کو

دی فائقہ جلدی سے گاڑی کی طرف بھاگی ارباب بھی اس کے پیچھے

گئی صائب نے رمضیہ کو بانہوں میں اٹھایا دل خون کے آنسو رویا تھا یہ

کیسا کھیل تھا قسمت کا ایک طرف جان سے عزیز دوست تکلیف میں

تھا دوسری طرف اس کی بچپن کی محبت تھی وہ خود غرض نہیں تھا

اپنے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا اس نے ارباب کو اشارہ دیا کہ

پیچھے رمضیہ کے ساتھ بیٹھے پھر خود فہیم کی گاڑی کی طرف آیا اور ارتضیٰ

کو فائقہ والوں کے ساتھ جانے کا کہا ارتضیٰ اس کی دماغی حالت سمجھ

رہا تھا اس لیے چپ چاپ واپس دوسری گاڑی کی طرف چلا گیا ریم

آدھ نرے شیز اور چوہان کو اپنی سیکریٹ جگہ لے کر جانے والا تھا ارماہا

جا غائب ہونا وہ دیکھ چکا تھا اس لیے وہ ارماہا کو بھی پکڑنا چاہتا تھا آیت

نور اگلی سیٹ پر فہیم کے ساتھ بیٹھی تھی وہ بمشکل آنکھیں کھولے خود

کو ہوش میں رکھ رہی تھی زید اور صائب پیچھے اذہان کو سنبھالے بیٹھ

گئے ان کی گاڑی کے نکلتے ہی فائقہ صائب کی گاڑی سٹارٹ کرتی

بھگا لے گئی بارش کی وجہ سے کر طرف جل تھل کا ساماں تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آپی آپ کو کچھ نہیں ہو گا ہم بس پہنچنے والے ہیں ہاسپٹل پلیز ہمت

کریں ارباب اپنے دوبٹے کو رمضیہ کے پیٹ پر دبائے بولی-----

تم کیا کر رہے ہو فائقہ گاڑی ڈرائیو کرتی ارتضیٰ کو موبائل آن کرتے

دیکھ رہی تھی---

رومان کو کال کر رہا ہوں ارتضیٰ نے رومان جا نمبر ڈائل کیا فائقہ منع

کرنا چاہتی تھی پر چپ ہو گئی----

یا اللہ خیر اس وقت ارتضیٰ کی کال رومان کی آنکھ لگی ہی تھی کہ موبائل کی آواز پر اس کی آنکھ کھل گئی افق بھی فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی---

اسلام و علیکم! خیریت اس وقت کال کر رہا ہے تو---

واسلام رومان افق آپی سو رہی ہیں کیا ارتضیٰ کا پریشان لہجہ سب کر رومان نے افق کو دیکھا---

نہیں کیوں رومان چاہتا تھا جو بھی بات ہو وہ پہلے سنے اور اگر افق کو بتانے والی ہوئی تو ہی بتائے ارتضیٰ کا پریشان انداز اسے بتا رہا تھا کہ کسی بڑی پریشانی ہے---

دیکھ میری بات دھیان سے سن ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں کیوں کیا کیسے والے سوال چھوڑ اور بس آپی کو لے کر ہاسپٹل پہنچ اور ہاں رضا انکل کو بھی ساتھ لانا کوشش کرنا تانیہ آنٹی کو کچھ نا پتہ چلے پلیز ارتضیٰ نے التجا کی اور کال بند کر دی رومان کا دل گھبرایا اسے لگا شاید اذہان کی طبعیت خراب ہوئی ہے برین ٹیومر بھی تو تھا اسے---

کیا ہوا کیا بول رہا تھا ارتضیٰ افق نے رومان کا کندھا ہلایا--

افق ارتضیٰ نے ہاسپٹل بلایا ہے رومان سنجیدگی سے بولا--

کک-کون---ہے ہاسپٹل میں افق کا لہجہ لڑکھڑا گیا-----

شاید اذہان---اس نے کہا ہے رضا انکل کو بھی ساتھ لاؤں رومان نے افق کے ہاتھ تھامے جو ٹھنڈے پڑ رہے تھے----

کوئی پریشانی نہیں ہے سب ٹھیک ہے دیکھنا وہ بھی ٹھیک ہو گا

ہماری دعاؤں سے حوصلہ کرو اور چلو ان کو ہماری ضرورت ہے رومان

نے اپنے ساتھ ساتھ افق کو بھی کھڑا کیا افق ٹرانس کی کیفیت میں

رومان کے ساتھ چلتی گئی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تم اس وقت کہاں سے آ رہی ہو عمائزہ پانی پی کر کچن سے نکل رہی

تھی جب اس نے ارماہا کو باہر سے آتے دیکھا--

جیت کر آ رہی ہوں ارماہا کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی وہ نشے میں

تھی---

کیا بک رہی ہو کیسی جیت اور تم نے یہ نشہ کیا ہوا ہے عمائزہ نے

ارماہا کو پکڑا۔۔۔

جیت کا نشہ ہے یہ تم نہیں سمجھو گی تمہیں پتہ ہے آج میں جیت گئی ہوں سب سے بدلہ لے لیا میں نے سب سے ارماہا بھاری لہجے میں بول رہی تھی عمائزہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس نے فوراً ارماہا جا منہ دبوچا۔۔۔

کیا کر کے آئی ہو تم بولو کیا کیا ہے تم نے کس بدلے کی بات کر رہی ہو عمائزہ غرائی۔۔۔

ارے چھوڑو تم کیوں تڑپ رہی ہو رمضیہ مر گئی ہے جشن مناؤ صائب میرے پاس آئے نا آئے لیکن اس کی زندگی میں اب وہ بھی نہیں رہے گی ہاہاہاہاہاہا ارماہا بے ڈھنگے انداز میں ہنس رہی تھی عمائزہ کے

کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہو تم وہ کیسے مر سکتی ہے کچھ نہیں ہوا اسے وہ

ٹھیک ہو عمائزہ نے ارماہا کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر دی ارماہا

اپنا بچاؤ کرتی عمائزہ کو دھکا دے کر لڑکھڑاتے قدموں سے الٹے پیر

بھاگی عمائزہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی تاکہ کسی کو کال کر کے پتہ

کر سکے اصل حقیقت کا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

ڈاکٹر۔۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ وہ سارے آگے پیچھے ہاسپٹل پہنچے جہاں رضا صاحب افق اور

رومان کے ساتھ پہلے ہی موجود تھے رضا صاحب کافی پریشان تھے رانیہ

بھی ساتھ آنا چاہتی تھی مگر رضا صاحب نے منع کر دیا کہ وہ ثانیہ بیگم کے پاس رہے---

اذہان کو پہلے اندر لائے تھے اسی لیے اسے سیدھا ڈاکٹر خضر او ٹی پی میں لے گئے وہ شاید سمجھ گئے تھے---

پلیز ایمرجنسی ہے میری بہن کو گولی لگی ہے فائقہ کے آنسو بہہ رہے تھے سٹریچر پر خون میں لت پت ہوش و خرد سے بیگانہ رمضیہ تھی صائب نے رمضیہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا وہ کچھ بھی نہیں بول رہا تھا بس خالی خالی نظروں سے رمضیہ کو دیکھ رہا تھا کچھ دیر پہلے ہی تو وہ دونوں ساتھ تھے جانتے مسکراتے اور اس پل وہ پھول سا چہرہ مرجھایا ہوا زندگی اور موت کے درمیان جھول رہا تھا رضا صاحب اذہان کی حالت دیکھ کر نہیں سنبھلے تھے کہ رمضیہ کو ایسے دیکھ کر ان کی رہی سہی ہمت

بھی جواب دے گئی رومان نے انہیں سہارا دے کر ایک کرسی پر بٹھا دیا افق اذہان کے لیے رو رہی تھی جب رمضیہ کو دیکھا تو اس کا سانس رک گیا رومان نے افق کو سہارا دیا۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔

کیا ہوا رمضیہ کیا ہوا یہ خون کیا کر کے آئے ہو تم لوگ افق صائب کا کالر پکڑے چیخی۔۔۔

پیشینٹ کا خون بہت بہہ گیا ہے اور دیر مت کریں یہ پولیس کیس ہے پولیس کو بلوائیں تب ہی ہم علاج کر سکیں گے ڈاکٹر کی بات پر فہیم اسے مارنے لپکا اسی وقت نثار صاحب اپنے کمشنر دوست کے ساتھ وہاں پہنچے۔۔۔

ہماری بچی ہے یہ کوئی کیس ویس کا ڈھنڈورا نا پیٹو ڈاکٹر اور بچی کا علاج کرو اگر اس دیری کی وجہ سے بچی کو کچھ ہوا نا تو تمہارا یہ ہسپتال بند کروانے میں منٹ نہیں لگاؤں گا کمشنر صاحب کرخت لہجے میں بولے ڈاکٹر گھگھیا گیا اور جلدی جلدی سب کو ہدایت کرنے لگا وہ سب تھکے ہارے سے اذہان اور رمضیہ کی صحت یابی کی دعائیں مانگ رہے تھے کسی کو کسی چیز کو ہوش نہیں تھا رومان نے افق کو سنبھالا ہوا تھا ورنہ وہ تو شاید ہر طرف آگ ہی لگا دیتی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو اور یہ سب کیسے ہوا رضا صاحب رندھے لہجے میں بولے۔۔۔۔

اذہان کو برین ٹیومر ہے انکل فائقہ آنسو صاف کرتی بولی۔۔

اتنی بڑی بات ہوگئی اور میں جان ہی نا سکا میرا بیٹا اکیلا لڑتا رہا کیسا باپ ہوں میں رضا صاحب خود کو قصوروار ٹھہرانے لگے۔۔۔۔

رضا سنبھال خود کو یار ٹھیک ہیں بچے علاج کر رہے ہیں ڈاکٹر دعا کر ان کے لیے نثار صاحب نے رضا صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی اس وقت ان سب کے لبوں پر صرف ایک ہی دعا تھی اللہ انہیں کسی آزمائش میں نا ڈالے زید آیت نور کو گھر لے گیا تھا ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کر لیا تھا زخموں پر لگانے کو مرہم دیا فہیم غصے میں جلتا سیکریٹ جگہ گیا تھا جہاں چوہان اور شیز کا فیصلہ اس نے کرنا تھا۔۔۔۔

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہمیں کسی نے کچھ بتایا کیوں نہیں صنوبر سہراب سے بولی انہیں رانیہ

نے کال کر کے بتایا کہ رومان اور افق پریشانی کے عالم میں رضا

صاحب کو اپنے ساتھ ہاسپٹل لے کر گئے ہیں سہراب اور صنوبر اسی

وقت ہاسپٹل جانے کے لیے نکلے تھے----

پتہ کہ شاید پریشان نہیں کرنا چاہتے ہوں گے سہراب گاڑی ڈرائیو کرتا

بولا تھی صنوبر کا موبائل بجا---

عمائزہ کی کال ہے صنوبر نے کال پک کی----

اسلام و علیکم!

صنوبر رمضیہ ٹھیک ہے کچھ ہوا تو نہیں آپ سب ٹھیک ہو عمائزہ

ہانپتی ہوئی پوچھنے لگی----

کیا ہوا ہے عمائزہ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو اور رمضیہ کو کیا ہونا ہے وہ ٹھیک ہو گی صنوبر خود پریشان ہو گئی سہراب نے صنوبر نے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔۔۔

کیا ہوا ہے عمائزہ۔۔۔

سہراب ارماہا نشے میں پتہ نہیں کیا کیا بکواس کر رہی تھی کہ رمضیہ کو کچھ ہو گیا ہے وہ جیت گئی ہے جانے کیا کیا عمائزہ پریشانی سے بولی

سہراب کا ہاتھ کانپا۔۔۔

ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں کچھ ہوا ہے مگر کیا یہ ہم بھی نہیں جانتے

سہراب کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔

مجھے ہاسپٹل کا بتائیں پلیز میں بھی آتی ہوں عمائزہ ننگے پاؤں باہر

بھاگی----

تم اس وقت رہنے دو سہراب نے کہا---

نہیں مجھے آنا ہے پلیز سہراب نے ہاسپٹل کا نام بتا کر کال کاٹ

دی---

کیا کہہ رہی تھی عمائزہ---

کہہ رہی تھی ہاسپٹل کا ایڈریس دو سہراب نے اصل بات گول کر

دی---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بارش موسلادھار برس رہی تھی فائقہ کی نانو تسبیح پڑھتے خیریت کی دعا کر

رہی تھیں فائقہ کو کال کی تھی انھوں نے لیکن فائقہ نے کال نا

اٹھائی----

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

سہراب اور صنوبر بھاگم بھاگ بارش سے بچتے بچاتے ہاسپٹل میں داخل ہوئے وہ دونوں گھر میں ہانا اور جیا کو بتا کر آئے تھے----

کس سے پوچھیں صنوبر آس پاس دیکھنے لگی تبھی سہراب کو ارتضیٰ اور فائقہ نظر آئے وہ صنوبر کا ہاتھ پکڑ کر اسی طرف آ گیا---

کیا ہوا سہراب نے پھولی سانسوں کے درمیان ارتضیٰ سے پوچھا--

تم لوگ یہاں فائقہ صنوبر کے پاس ہوئی---

تم لوگوں نے تو بتانا بھی گوارا نا کیا میری بہن رانیہ کو ہی خیال آیا اس نے کال کی بتاؤ کیا ہوا ہے اور یہ تم دونوں کی حالت کو کیا ہوا

سہراب طنزیہ بولتے سن کو غور سے دیکھنے لگا پھر نظریں گھمانے پر اسے باقی سب بھی نظر آ گئے اس کا دل کسی انجانے خوف سے دھڑکا۔۔

بتا نا کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا سہراب نے ارتضیٰ کو جھنجھوڑا۔۔۔

اذہان جا آپریشن چل رہا ہے اور۔۔۔۔۔ فائقہ کا گلا رندھ گیا۔۔

اور کیا صنوبر نے فائقہ سے پوچھا۔۔۔۔

رمضیہ۔۔۔۔فائقہ سے کچھ بولا ہی نا گیا۔۔۔

کیا رمضیہ کیا ہوا رمضیہ کو سہراب کے ذہن میں عمائزہ کی باتیں گونجیں۔۔۔

اسے گولی لگی ہے ارتضیٰ دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔

کیا؟؟ سہراب اور صنوبر کو لگا انھوں نے کچھ غلط سنا ہو۔۔۔

ہاں ارتضیٰ نے سر اثبات میں ہلایا سہراب صائب کی طرف بڑھا صنوبر فائقہ کو کیسے افق کی طرف آ گئی۔۔

ابھی تک ڈاکٹر باہر کیوں نہیں آ رہے کیا ہو رہا ہے یہ صائب ایک منٹ کے لیے بھی نہیں بیٹھا تھا اسی وقت عمائزہ واسع کے ساتھ وہاں آئی۔۔۔

صائب بھائی وہ سیدھا صائب کی طرف بڑھی۔۔۔۔

تمہاری بہن نے اچھا نہیں کیا صائب واسع کو سرخ انگارہ نظروں سے گھورتے بولا۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں واسع کا سر جھک گیا۔۔۔

تمہاری شرمندگی ان کو ٹھیک کر سکتی ہے ہاں سہراب نے واسع کا

گریبان پکڑا ارتضیٰ اور رومان نے چھڑوایا۔۔۔

تم لوگ منحوس ہو جب سے تم لوگ ٹکرے ہو ہمیں ہماری زندگی میں کچھ اچھا نہیں ہو رہا سہراب ایک بار پھر واسع کو مارنے لپکا۔۔۔

سہراب تمیز کر صائب نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔

میں تمیز کروں یہ لوگ کچھ بھی کرتے رہیں سہراب بھپر گیا۔۔۔

سہراب ہاسپٹل ہے کیوں اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی یہاں سے نکلوانا ہے صنوبر نے سہراب کو گھور کر کہا سہراب ہںنہ کہتا دوسری طرف چلا گیا۔۔۔۔

دور کہیں فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں لڑکیاں پرئیر روم میں نماز کے لیے جانے کا سوچ رہی تھیں اور لڑکے مسجد عمائزہ کا دل سوکھے پتے کی

طرح لرز رہا تھا جب سے اسے پتہ چلا تھا اذہان کو بھی ارماہا کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے----

او ٹی پی کا دروازہ کھلا سب امید سے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے---

مبارک ہو آپریشن سکسیسفل رہا ڈاکٹر خضر رضا صاحب کو گلے لگایا سب کے لبوں سے شکر کا کلمہ جاری ہوا---

لیکن آپریشن کا کیا ری ایکٹ ہوا ہے یہ اذہان کے ہوش میں آنے کے بعد ہی پتہ چل سکتا ہے اگلے اٹھارہ گھنٹے اس کے لیے نہایت اہم ہیں دعا کیجیے اسے جلد ہوش آ جائے ڈاکٹر خضر نے رضا صاحب کا کندھا تھپکا---

ہماری رمضیہ۔۔۔صائب میں ہمت نہیں تھی پوچھنے کی نثار صاحب نے ہی پوچھا سب کی نظریں ایک بار پھر امید سے ان کی طرف اٹھی تھیں۔۔۔

زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کی حالت کافی نازک ہے ڈاکٹر کوشش کر رہی ہیں آپ لوگ دعا کریں اللہ پاک آسانیاں فرمائیں ڈاکٹر خضر چلے گئے وہ سب ایک بار پھر انتظار کی سولی پر لٹک گئے لڑکے نماز کے لیے مسجد چلے گئے اور لڑکیاں پرئیر روم آ گئیں۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

اللہ میں تو گنہگار بندہ ہوں میری اوقات نہیں تجھ سے سوال کرنے کی مگر تیرے پاس نا آؤں تو کہاں جاؤں تو سب جانتا ہے اللہ میرا بھائی

جیسا دوست تکلیف میں ہے میری بیوی موت سے لڑ رہی ہے اللہ مجھ میں صبر نہیں ہے اللہ میں اس قابل بھی نہیں ہوں کہ تیری دی آزمائش جھیل سکوں صائب سجدے میں گرا گڑگڑا رہا تھا وہ مسجد کے صحن میں تھا بارش اس کے پورے وجود کو بھگو رہی تھی ارتضیٰ سہراب واسع رومان نماز ادا کر کے واپس جا چکے تھے وہ اکیلا اس وقت اپنے اللہ کے سامنے رو رہا تھا۔۔۔

میرے اللہ میرے دوست کو صحت یابی والی زندگی دے اسے اپنے سوا کسی کا محتاج نا کرنا اللہ میری بیوی ابھی تو میں اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی نہیں کر سکا تھا اللہ اسے بھی صحت یابی عطا فرما میرے مالک صائب بلک بلک کر رو دیا۔۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مبارک ہو اذہان کو ہوش آ گیا ہے آٹھ گھنٹے بعد ڈاکٹر خضر نے خوشی سے اطلاع دی---

کیا سچ میں واقعی ماشاءاللہ میرے مالک تیرا شکر ہے رضا صاحب وہیں سجدے میں گر گئے فائقہ صنوبر افق کے ساتھ لگ گئیں افق مسکرا دی اذہان بھی اسے کم پیارا نا تھا اس کے ٹھیک ہونے کی ایک الگ کی خوشی تھی اسے----

میں صائب کو بتا کر آتا ہوں سہراب باہر بھاگا وہیں فہیم اندر آ رہا تھا---

تو کہاں تھا سالے---

ٹھکانے لگانے گیا تھا فہیم نے مختصر بتایا---

ہو گیا کام سہراب نے پوچھا ارتضیٰ اسے ساری بات بتا چکا تھا اس لیے

وہ بھی جان گیا تھا---

ہاں بس جان بخش دی ہے مگر زندگی بھی موت سے کم نہیں ان کے

لیے فہیم سرد انداز میں بولا---

اور وہ لڑکی سہراب نے ارماہا کا پوچھا---

ریم پتہ کر رہا ہے لیکن ابھی کوئی خبر نہیں وہ کہاں ہے--

ٹھیک ہے تو جا اندر اذہان کو ہوش آ گیا ہے میں صائب کو لے کر آتا

ہوں---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مجھے بتاؤ رانیہ کہاں گئے ہیں تمہارے بابا تانیہ بیگم رانیہ کو گھورتی

بولیں--

مما بتایا تو ہے رانیہ بوکھلا گئی---

سچ بتاؤ ابھی کہ ابھی ورنہ مار کھاؤ گی انہوں نے ہاتھ دکھاتے کہا---

بابا ہاسپٹل گئے ہیں رانیہ نے جھکے سر سے بتایا----

ہاسپٹل کیا کرنے گئے ہیں ان کی طبعیت ٹھیک ہے نا وہ ایک دم

پریشان ہوئیں---

بیٹھ جا تانیہ سکون کر سب خیریت ہو گی خود تو پریشان ہوتی ہی ہے بچی

کا بھی دم نکال رہی ہے تو ناور بیگم نے تانیہ بیگم کو گھرکا---

وہ خود ہی باہر نکل گئیں کہ ہاسپٹل جا سکیں رانیہ بھی ان کے پیچھے

بھاگی---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

بارش رک چکی تھی ہلکی ہلکی کن من ہو رہی تھی سردی ایک دم ہی بڑھی ہی تھی----

اذہان کو ہوش آ گیا ہے صائب سہراب کی آواز پر سجدے میں گرا صائب اللہ پاک کا شکر بجا لایا اور سجدے سر اٹھاتے سہراب کو دیکھنے لگا----

تو اپنی طبعیت خراب کر لے گا سہراب نے صائب کو اٹھایا صائب سہراب نے گلے لگ گیا---

چل اب سب ٹھیک ہے اللہ نے چاہا تو رمضیہ بھی بلکل ٹھیک ہو جائے گی آپریشن ہو گیا اب بس ہوش میں آ جائے وہ جلد ہی سہراب

نے کہا صائب نے زیر لب امین کہا اور وہ ہاسپٹل آ گئے صائب کے

ٹھنڈ سے کانپتے وجود کو کچھ سکون ملا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

یہ سب لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں کیا ہوا ہے تانیہ بیگم دل پر ہاتھ

رکھے آگے بڑھ رہی تھیں نثار صاحب سہراب صنوبر فائقہ کو لیے گھر چلے

گئے تھے صائب ارتضیٰ عمائزہ رضا صاحب وہیں تھے واسع اور رومان بھی

اپنے اپنے آفس کے کام کی وجہ سے چلے گئے اور کچھ ڈاکٹرز کا عملہ

بھی اتنے سارے لوگ وہاں رکنے نہیں دے رہے تھے رضا صاحب

تانیہ بیگم کو دیکھ کر گھبرا گئے۔۔۔

بابا رانیہ رضا صاحب کے گلے لگی۔۔۔

کوئی بتائے گا یہاں کیا ہو رہا ہے تم سب ہو یہاں اذہان کہاں ہے

ان کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

تانیہ حوصلہ کرو وہ ٹھیک ہے اب رضا صاحب نے تانیہ بیگم کو اپنے

بازو کے حلقے میں کہا ان کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر سب کا دل دکھ سے

بھر گیا۔۔۔

کیا مطلب ٹھیک ہے کیا ہوا ہے اسے تانیہ بیگم پیچھے ہوئیں۔۔۔

اذہان کو ٹیومر تھا برین میں اس کا آپریشن ہوا ہے خالہ افق نے تانیہ

بیگم کے پاس آ کر انہیں گلے سے لگایا۔۔

فکر کی بات نہیں ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے جلد ہی ہم اس

سے مل سکتے ہیں افق اپنی بہن کا دکھ چھپائے ان کو خوشی کی خبر

سنا رہی تھی---

کیا بول رہے ہو آپ سب میرا بچہ بلکل ٹھیک ہے اسے کچھ نہیں ہوا کس چیز کا آپریشن کیا ہے ڈاکٹروں نے وہ ہذیانی انداز میں چلائیں----

مما یہ سچ ہے بھائی کو برین ٹیومر تھا وہ چھپا رہے تھے ہم سے میں نے خود ان کی رپورٹس دیکھی تھیں کل ہی میں کچھ بتا پاتی اس سے پہلے ہی یہ سب کو گیا رانیہ روتی بولی تانیہ بیگم ڈھے گئیں---

تانیہ اٹھو حوصلہ کرو بچوں کو دیکھو کیسے رونے والے ہو رہے ہیں ارے تمہیں خوش ہونا چاہیے ہمارے بیٹے کو ایسے دوست ملے ہیں جن کی وجہ سے وہ آج زندہ سلامت ہے اب اٹھو اور ان کو ہمت دو رمضیہ کو دعاؤں کی ضرورت ہے رضا صاحب کی بات پر تانیہ بیگم چونکی---

کیا ہوا میری بچی کو کہاں ہے وہ انہوں نے اب غور کیا تو پتہ چلا رمضیہ بھی وہاں موجود نہیں تھی۔۔

اسے گولی لگی ہے آپریشن ہوگیا ہے بس اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار ہے رضا صاحب کا لہجہ دکھی تھا رانیہ افق کو گلے لگا گئی تانیہ بیگم کی نظروں میں کیئں منظر لہرائے رمضیہ ان کے سامنے ہی چھوٹی سے بڑی ہوئی تھی اسے تکلیف میں دیکھ کر ایک ماں کی طرح ان کا دل تڑپا تھا۔۔۔

اللہ غارت کرے ان لوگوں کو جنھوں نے یہ سب کیا ہے وہ دکھی لہجے میں بولیں عمائزہ کا دل لرز گیا ایک ماں کی آہ تو عرش ہلا دیتی ہے عمائزہ کو ارماہا پر افسوس ہونے لگا۔۔۔۔

تیری بارات ہے آج گھر جا کر تیاری کر صائب نے اپنا غم چھپائے ارتضیٰ سے کہا---

میں اتنا خود غرض لگتا ہوں تجھے ارتضیٰ پھیکی ہنسی ہنس دیا--

ایسے ہنستا ہوا بہت منحوس لگ رہا ہے چپ کر کے گھر جا جو جیسے ہونا طے پایا تھا وہ ویسا ہی ہو گا صائب نے سنجیدگی سے کہا---

ہاں ارتضیٰ چاہے سادگی سے رخصت کر لاؤ بچی کو زمانے والے باتیں کرنے سے باز نہیں آتے دکھ ہمارا ہے ہمیں ہی سہنا ہے اور اللہ کے کرم سے سب خیریت ہے رمضیہ بھی ٹھیک ہو جائے گی ہم سب کی دعائیں ہیں اس کے ساتھ تانیہ بیگم نے سمجھایا---

منجھے دنیا والوں کی پرواہ نہیں ہے میرے دوست تکلیف میں ہیں میں

خوشی مناؤں یہ ہرگز نہیں ہو گا مجھ سے اور فائقہ بھی نہیں مانے گی

ارتضیٰ صاف انکاری ہوا۔۔۔

اس کی فکر نا کرو دلہن کو ہم راضی کر لیں گے تم لوگ جا کر تیاری کرو وقت کم ہے افق نے نم آنکھوں سے مسکراتے کہا وہ دیکھ رہی تھی کیئں گھنٹوں سے وہ لوگ رمضیہ اور اذہان کے لیے یہاں موجود تھے ایک لمحے کو بھی وہ غافل نا ہوئے پانی کا ایک قطرہ تک ان کے حلق سے نا اترا تھا وہ ان کی خوشی غارت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ارتضیٰ افق کی بات نا ٹال سکا اور فہیم کے ساتھ گھر چلا گیا۔۔۔

پیشنٹ کو روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ لوگ مل سکتے ہیں لیکن پلیز کوئی بھی ایسی بات نا کیجیے گا جس سے اس کے ذہن پر زور پڑے۔۔

ہو پہچان لے گا نا ہمیں رضا صاحب کسی ڈر کر تحت بولے---

کیوں نہیں پہچانے گا ایک لگاؤں گی کان کے نیچے اس کے تانیہ بیگم غصے سے بولیں رضا صاحب ہنس دیے رانیہ بھی ان کے پیچھے تھی صائب اور افق رمضیہ کو دیکھنے آ گئے دس گھنٹوں بعد صائب اسے دیکھ رہا تھا مشینوں میں جکڑی ہوئی زرد چہرے والی وہ اس کی رمضیہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی----

ٹھیک ہو جاؤ پلیز رمضیہ میں نہیں برداشت کر سکوں گا تمہاری جدائی ابھی تو ہم ملے بھی نہیں اور ابھی جدائی کا فیصلہ کر لیا تم نے صائب کا دل کر لایا وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر آنسو اس کی اجازت کے متمنی نہیں تھے وہ تو اپنی مرضی کے مالک تھے----

ٹھیک ہو جائے گی لو چائے پیو افق نے چائے کا کپ صائب کی طرف بڑھایا صائب نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے---

نہیں آپی طلب نہیں ہے صائب بھیگے لہجے میں بولا---

ناراض ہو مجھ سے افق نے سر جھکاتے کہا---

نہیں آپی بھائی بہنوں سے ناراض ہو سکتے ہیں کیا صائب تڑپ کر افق کی طرف مڑا اور اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ تھام لیا--

میں غصے میں تھی اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی افق شرمندگی سے بولی---

سمجھ سکتا ہوں پلیز گلٹی فیل نا کریں صائب کو سمجھ نا آیا کیسے تسلی دے---

ہم پریشان نا ہو تم جیسا انسان ہے اس کی زندگی میں تو کیسے وہ جا سکتی ہے تمہیں چھوڑ کر افق کی بات پر آسودہ سی مسکراہٹ صائب کے چہرے پر آئی عمائزہ میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اذہان یا رمضیہ کو دیکھ سکے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

ماما اذہان تانیہ بیگم کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

کوئی نہیں تیری ماں اتنا بڑا ہو گیا ہے تو کہ کچھ بھی چھپالئے گا تانیہ بیگم نم آنکھوں سے اسے جھڑک رہی تھیں وہ مسکراتا جا رہا تھا۔۔۔۔

درد تو نہیں ہو رہا نا میرے شیر کو رضا صاحب نے اذہان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اذہان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

بھائی آپ ایسے بلکل اچھے نہیں لگ رہے جلدی سے ٹھیک ہو جائیں

مجھے بہت سارا لڑنا ہے آپ سے رانیہ کا دل بھر آیا تھا اپنے بھائی کی

ایسی حالت دیکھ کر آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے پپڑی جمے ہونٹ پیلا

پھٹک چہرہ دل تو تانیہ بیگم اور رضا صاحب کا بھی بھر آیا تھا مگر وہ ظاہر

نہیں کر رہے تھے----

ہمم اذہان مسکرا دیا---

بھائی مسکرائے ہی جا رہے ہیں کچھ بولیں نا ڈاکٹر نے زبان تو نہیں اڑا

دی آپ کی رانیہ پریشانی سے اذہان کی طرف ائی---

پاگل ایسے بول رہی ہے تانیہ بیگم نے تانیہ کے سر پر چپت لگائی

اذہان کی مسکراہٹ گہری ہوئی رانیہ کا منہ بن گیا---

چل اب جلدی سے گھر آ جا پتہ ہے ہمیں تو ٹھیک ہے نوٹنکی کر رہا

ہے رضا صاحب نے مصنوعی غصے سے کہا---

تانیہ بیگم ان کو ڈانٹنے لگیں اذہان آنکھیں موند گیا رانیہ غور سے اسے

دیکھ رہی تھی اسے لگ رہا تھا شاید اذہان کچھ بھول گیا ہے اس

آپریشن کا اس پر کوئی نا کوئی افیکٹ ہوا ہے----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مبارک ہو آپ کی مسز کو ہوش آ گیا ہے وہ آپ کو بلا رہی ہیں آج دو

دن بعد رمضیہ کو ہوش آ گیا تھا صائب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا تھا

وہ اذہان سے بھی نہیں مل رہا تھا کہ اذہان اس سے رمضیہ کا پوچھے

گا اور صائب کی شکل دیکھ کر ہی وہ سمجھ جائے گا کہ کچھ غلط ہے----

آپی کو ہوش آ گیا سنا بھائی میری آپی کو ہوش آ گیا ارباب تتلی کی طرح اڑتی پھر رہی تھی وہ سب ہی خوشی سے بے قابو ہو رہے تھے صائب گلاب کے پھول رمضیہ کے لیے لے کر گیا---

بہت زیادہ نیند آ رہی تھی نا اتنی دیر کوئی سوتا ہے صائب نے شکوے پر رمضیہ نے آنکھیں کھولیں صائب نے اس کے سائڈ میں پھول رکھ دیے------

جو کوئی-----

ہاں ہاں جانتا ہوں جو کوئی نہیں کرتا وہ میری بیگم کرتی ہیں صائب

نے رمضیہ کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔

تمہاری سزائیں بڑتی جا رہی ہیں تیار رہو معافی نہیں ملے گی صائب نے

مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔۔۔

رمضیہ نے صائب کا ہاتھ اپنی لبوں سے ہٹایا اور مسکرا کر صائب کو

دیکھنے لگی۔۔۔

تم ایسے بلیک میل نہیں کر سکتی مجھے صائب جھنجھلا گیا رمضیہ

مسکراتی رہی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

اذہان تو اگر اس ارماہا کو نا بچاتا نا تو یہ سب ہوتا ہی نہیں فہیم بولا۔۔۔

اب ہر الزام مجھ معصوم پر نا دھرو اذہان کافی بہتر تھا مگر پھر بھی وہ

سب کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے اس لیے اسے ابھی تک

ہوسپٹل میں رکھا ہوا تھا جبکہ رمضیہ کو صائب گھر لے جا چکا تھا۔۔

اپنی غلطی مان اچھا نا ارتضیٰ نے بھی اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

دفع کرو یار اب مرد ہو ایک لڑکی سے لڑو گے اذہان بیزار ہوا۔۔۔

صائب جو کب سے ان کی بحث سن رہا تھا فوراً اذہان کی طرف آیا۔۔۔۔

اذہان اس لڑکی کو میری نظروں میں نا آنے دینا ورنہ زندگی میں پہلی بار

میں کسی لڑکی ج قتل کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا وہ جس نے

آج تک کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا بلکہ آج تک اپنی محبت

جو بھی نظر بھر کر نا دیکھا وہ آج ایک لڑکی کو قتل کرنے کی بات کر رہا

تھا۔۔۔

اچھا بابا چھوڑ دو اب اس کی بھی اور میری بھی جان اذہان نے سر

پیٹ لیا۔۔۔

اور تم لوگ چھپ چھپا کر شادی کر کے بیٹھ گئے نا تم لوگوں کا الگ

سے حساب کرواؤں گا میں دیکھنا تم اذہان نے منہ پر ہاتھ پھیرتے

دھمکی دی۔۔

تجھے سب بتائیں گے نا تو ٹھیک کو جا پہلے بلکل ارتضیٰ نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہوں میں اذہان نے ناک پھلائی۔۔۔۔

۔ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عمائزہ تمہیں کیا ہوا منہ پر بارہ کیوں بجے ہوئے صنوبر اور فائقہ یونیورسٹی

آئی تھیں اور عمائزہ کو ایسے دیکھ کر انہیں کسی انہونی کا احساس

ہوا۔۔۔

ارماہا مر گئی فائقہ وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔۔۔

کیا۔۔۔ صنوبر اور فائقہ شاکڈ تھیں۔۔۔

آپ لوگوں کے دکھے دل کی آہ لے ڈوبی اسے عمائزہ تھکے لہجے میں بولی۔۔

کیسے ہوا یہ فائقہ نے پوچھا۔۔۔

نشے میں دھت گاڑی چلا رہی تھی اس سے گاڑی سنبھالی نہیں گئی اور ایکسیڈنٹ ہو گیا گاڑی اتنی بڑی طریقے سے کچلی گئی اس کی باڈی بھی نہیں بچی فائقہ اور صنوبر کو بھی افسوس ہوا جو بھی تھا وہ اتنے سفاک نہیں تھے کہ کسی کی موت پر خوش ہوتے چاہے وہ ان کا

دشمن ہی کیوں نا ہوتا۔۔۔۔

صبر کرو سب نے ہی اپنے وقت پر جانا ہے اس دنیا سے فائقہ نے عمائزہ سے کہا اور کیا کہتی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

صائب تو بتا نا مجھے کیا ہوا رمضیہ کو گولی لگی اس نے بعد کیا ہوا اور میرے بغیر سارے فنکشن کیسے کر کیے تم لوگوں نے اذہان کو اصل دکھ اسی بات کا تھا۔۔۔

چار بڑے لوگوں کے ساتھ ارتضیٰ فائقہ کے رخصت کروا لیا اس نے حق میں کوئی نہیں تھا تیری اور رمضیہ کی وجہ سے لیکن میں نے کہا جو کام ہونا ہی ہے اسے بعد کے لیے کیوں چھوڑیں بس پھر ارتضیٰ

فائقہ کو رخصت کروا لایا اور ولیمہ ایسے ہوا کہ سنت کی ادا کی مہمانوں کو کھانا کھلا دیا تھا اب تسلی ہوئی تیری یا نہیں صائب نے اذہان کے بال بکھیرے---

سستے میں جان چھڑوائی نا تو نے کمینہ اذہان نے صائب کو دھکا دیا

صائب ہنس دیا--

اچھا اور سی-بی کے بارے میں جان کر کیسا لگا اسے کیا سزا سنائی تو نے اور ان کے نکاح کا سن کر گھر والوں کا کیا ری ایکشن تھا----

لگائی تھیں میں نے فہیم کو کہ اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتا ہے وہ اور تو اس سے پوچھنا تجھے بتائے گا جیسی کتے والی ہوئی ہے اس کی سب سے وہ تو کتنے دن سب سے منہ چھپاتا پھرتا رہا اور ارباب بچ گئی

میرے ہاتھوں ورنہ اسے بھی بتاتا میں خدا نا خواستہ کوئی اونچ نیچ ہو جاتی تو پھر فہیم نے مختصر ساری کہانی بتا دی اور وہ اپنی جگہ سہی کی لگا مجھے جہاں تک بات ہے گھر والوں کے ری ایکشن کی تو سب پہلے کافی غصہ ہوئے پھر جب ہم سب نے مل کر ان سے بات کی انہوں نے ہمارا نظریہ سمجھا اور ان کے رشتے کو ایکسیپٹ کر لیا اب تجھے ایک خوشی کی خبر سناؤں صائب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

میرے لیے کون سی خوشی کی خبر ہے اب اذہان بدمزہ ہوا۔۔

تیرے لیے عمائزہ کا رشتہ مانگ لیا ہے تانیہ آنٹی نے ناصرہ آنٹی سے اب فائنلز ہوتے ہی تیری سہراب اور فہیم کی شادی ہے صائب نے اذہان کو گلے لگایا۔۔۔

کیا واقعی مطلب میری شادی اوہ مطلب کہ میں دولہا بنوں گا مجھے بھی بیوی ملے گی اوہ کیا سچ میں اذہان۔ خوشی سے بے قابو ہو رہا تھا اذہان اس کے انداز پر دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔

آج کافی وقت بعد زندگی معمول پر آ ہی گئی تھی آج اذہان کو جیل سے رہائی (ہاسپٹل سے ڈسچارج) ہو جانا تھا۔۔۔۔

تم جانتی ہو اذہان تم سے محبت نہیں کرتا تم سے پہلے اس کی بارہ تیرہ گرل فرینڈز تھیں اذہان گارڈن میں عمائزہ کو دیکھنے آیا تھا مگر صنوبر کو اس کے ساتھ دیکھ کر اذہان بھاگتا ہوا ان کے سروں پر پہنچا اور صنوبر کی بات اس نے سن لی فائقہ کھسک گئی اور سہراب والوں کے پاس آ

گئی صائب اور رومان اندر ڈاکٹرز کے پاس تھے---

کیا کہہ رہی ہو آپ عمائزہ اذہان کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگی---

ہاں اور نہیں تو کیا مجھ پر یقین نہیں تو صائب سے پوچھ لو صنوبر نے کندھے اچکاتے---

تمہاری منڈی توڑ دوں گا اذہان کی طرف بڑھا صنوبر نے آؤ دیکھا نا تاؤ اور بھاگ کھڑی ہوئی--

اذہان----- عمائزہ نے دانت کچکچائے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سہراب فائقہ اور فہیم گارڈن میں دوسری طرف تھے صنوبر بھاگتی ہوئی ان کی طرف آئی----

سہراب صنوبر کو سمجھا لے نہیں تو آج میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گی یہ اذہان غصے میں بھرا آگے بڑھا---

سہراب مجھے بچا لو ورنہ یہ بندر مجھے آج چھوڑے گا نہیں صنوبر سہراب کے پیچھے چھپی--

ارے مجھے بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے سہراب کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا---

ان کے تو روز کے ڈرامے ہیں پتہ نہیں کب بڑے ہوں گے فہیم بیزار ہوا---

میں بتاتی ہوں زیادہ کچھ نہیں ہوا بس صنوبر نے اذہان کی نا ہونے والی گرل فرینڈز کا بتایا ہے عمائزہ کو فائقہ مزے سے بولی---

بس یہ ابھی بس ہے؟ فائقہ چڑیل کی بہن یہ بھی بہت بڑی بات ہے

میرے لیے اذہان کو صدمہ ہوا---

چڑیل کہا مجھے تم نے صبر کرو ابھی تمہاری ایک آدھی بیوی کے بارے

میں بتا کر آتی ہوں عمائزہ کو فائقہ نے دھمکی دی----

یا اللہ کہاں جاؤں میں افففف زوبیہ یار تم باز آؤ گی اپنی حرکتوں سے کہ

نہیں سہراب کراہا---

میں نے کچھ نہیں کیا فہیم دیکھ کو سب میرے پیچھے پڑ گئے ہیں

صنوبر نے شکایتی نظروں سے فہیم کو دیکھا---

میری گڑیا ان سب کو چھوڑو آؤ ہم کینٹین چلتے ہیں فہیم نے صنوبر

سے کہا فائقہ کو جاتے دیکھ کر اذہان کو دل دھڑکا--

اوہ یہ لڑکی فائقہ یار رکو اچھا سوری نا نہیں کہتا چڑیل تمہیں یاد واپس آؤ

عمائزہ کو کچھ نا بتانا اذہان فائقہ کے پیچھے گیا کوئی کہہ سکتا تھا کہ وہ

لوگ اس وقت ہسپتال میں ہیں وہاں کے لوگ بھی عجیب نظروں سے

انہیں دیکھ رہے تھے---

ان کے سدھرنے کے چانس نہیں یا اللہ تو ہی ہدایت دے انہیں

سہراب نے گہرا سانس بھرا اور خود صائب والوں کی طرف چل دیا---

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ-

بہت بڑی چھپی رستم ہو تم اذہان عمائزہ کی کلاس کے باہر کھڑا

تھا---

پاگل ہو کیا کر رہے ہو جاؤ یہاں سے عمائزہ نے دانت پیسے---

چپکے چپکے منگنی کر لی مجھے کیوں نہیں بتایا اذہان نے جیسے اسے سنا ہی نہیں---

چپکے چپکے نہیں کی عمائزہ بولی---

پھر کیسے کی مجھے خبر ہی نہیں اور تم میرے نام کر دی گئی واہ اذہان رضا کیا قسمت پائی ہے وہ جھلایا---

رشک آ رہا ہے خود پر عمائزہ اٹھلائی---

غصہ آ رہا ہے اذہان نے دانت پیسے--

تم غصے کرتے رہو میں چلی عمائزہ آگے بڑھ گئی اذہان اس کے پیچھے بھاگا وہ کچھ بول رہا تھا اور عمائزہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی جا رہی تھی----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رمضیہ کہاں رہ گئی ہو صائب فریش ہو کر نکلا تھا رمضیہ پہلے سے کافی اچھی ہو گئی تھی اور سب سے بڑھ کر صائب نے جس طرح اس کا خیال رکھا تھا رمضیہ خود پر رشک کرتی تھی---

آ رہی ہوں صائب ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہو رمضیہ کمرے میں آئی---

کیا کروں نظر نہیں آتی تم تو دل بند ہونے لگتا ہے صائب نے رمضیہ کا ہاتھ پکڑا---

دل کو زرا قابو میں رکھیں مسٹر رمضیہ کھکھلائی---

آپ کا ہو گیا ہے یہ دل اب ہمارے قابو میں نہیں آنے والا صائب

کوئی شرارت کرتا اس سے پہلے کی رمضیہ نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور واشروم میں گھس گئی صائب سر پر ہاتھ پھیرتا رہ گیا۔۔۔

△△△△△△△△△△△۔

رومان آفس سے جلدی آئیے گا آج باہر ڈنر کریں گے افق رومان جو دروازے تک چھوڑنے آئی۔۔۔

آپ کہتی ہیں تو ہم جاتے ہی نہیں ہیں رومان نے افق کی ناک دبائی۔۔۔

جی نہیں آپ جائیں اور خیر سے واپس آئیے گا افق نے رومان جا ہاتھ پیچھے کیا رومان مسکرایا اور افق کے سر پر بوسہ دیتے چلا گیا۔۔۔۔

△△△△△△△△△△△۔

فہیم اور آیت نور آئسکریم کھانے آئے تھے آیت نور اس واقع کے بعد کافی چپ چپ سی رہنے لگی تھی یہ فہیم کی ہی کارکردگی تھی کہ آیت نور آہستہ آہستہ پہلے جیسی ہو رہی تھی----

فہیم---آیت نور آئسکریم کھاتی اسے پکار بیٹھی----

جی جان فہیم--- وہ پوری طرح آیت نور کی طرف متوجہ ہوا---

آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں؟ آیت نور کے سوال پر فہیم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی---

میرا بچہ آج یہ سوال کیوں پوچھ رہا ہے فہیم نے آیت نور کے ہونٹوں پر لگی آئسکریم صاف کرتے کہا آیت نور سٹپٹا گئی---

اوہو بتائیں نا آیت نور ضدی انداز میں بولی----

اچھا بابا بتاتا ہوں میں اپنے بچے سے اتنا پیار کرتا ہوں کہ جتنا کسی نے آج تک کسی سے نہیں کیا ہو گا فہیم ایک جزب سے بولا۔۔۔

سچ میں آیت نور کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

کیوں تمہیں کوئی شک ہے فہیم سنجیدہ ہوا۔۔۔

نن نن نہیں میں بس ویسے کی پوچھ رہی تھی ہی ہی ہی ہی آیت نور نے دانت نکالے۔۔۔

ویسے کی پوچھ رہی تھی کی بچی کبھی شک نہیں کرنا میری محبت پر فہیم نے آیت نور کا ہاتھ پکڑا آیت نور گھبرا گئی۔۔۔

آپ ہمیشہ مجھ سے ایسے ہی پیار کریں گے نا؟ وہ گھبرائے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں ہمیشہ اس نے یقین دلایا---

سچی آیت نور نے فہیم کی آنکھوں میں دیکھا---

مچی میری جانم فہیم نے آیت نور کا ہاتھ جھک کر لبوں سے لگایا---

کیا کر رہے ہیں فہیم لوگ دیکھ رہے ہیں آیت نور کا چہرہ گلابی

ہوا----

ہاہاہاہاہا شرما گئی میری بلبل فہیم نے قہقہ لگایا وہ سٹون مین ایک

چھوٹی سی لڑکی کی محبت میں پگھل گیا تھا----

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج ان لوگوں کی فیرول تھی یونیورسٹی والوں نے ان کے لیے کچھ

خاص اہتمام کیا تھا رمضیہ اور اذہان کے ساتھ ہوئے حادثے کا سب

کو ہی پتہ تھا۔۔۔

بہت خوشی ہوئی ہے تم سب کو ساتھ دیکھ کر تم لوگ ایک ساتھ ہی اچھے لگتے ہو سر جہانزیب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ سر سب بولے۔۔۔

آ جاؤ آج کچھ سنا ہی دو وہ ان کے ساتھ سٹوڈنٹس کے جمگھٹے کی طرف بڑھے۔۔۔

کیا سنیں گے سر کہیں برا ہی نا مان جائیں آپ اذہان کی زبان پھسلی۔۔۔

ایسا کیا سناؤ گے تم انھوں نے اذہان کو گھورا عمائزہ اذہان کو دیکھ کر رہی گئی کبھی جو یہ لڑکا باز آ جائے اپنی حرکتوں سے۔۔۔

پھٹا ڈھول ہے یہ سر اسے دفع کریں صائب سے کہیں اس کی آواز اچھی ہے فائقہ آگے آئی---

تم سے کس نے کہا ہے آگے آنے کو اذہان نے فائقہ کو پیچھے کیا اور ارتضیٰ سے بولا--

اپنی سامان کی حفاظت خود کریں شکریہ صنوبر اور رمضیہ نے ہنسی دبائی--

اذہان-- صائب نے تنبیہہ کی فائقہ نے اذہان کو مکا دکھایا ارتضیٰ تو بیچارہ مسکرا بھی نا سکا---

ہاں بھائی اذہان نے آنکھیں پٹپٹائیں----

تم سب میں سے کوئی اپنی دوستی کے لیے کچھ سنا دے سر جہانزیب

نے ان سب کو دیکھتے کہا صنوبر آگے آئی سب ہوٹنگ کرنے لگے ان کی دوستی ایسی تھی کہ اساتذہ بھی ان پر رشک کرتے تھے---

اہمممم صنوبر کھنکھاری وہ سب دوست ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے مسکراتے چہروں کے ساتھ آیت نور اور عمائزہ ان نے سامنے دوسرے سٹوڈنٹس کے ساتھ کھڑی تھیں ان کا کہنا تھا دوستی کی لائن تھی ان کے گرد وہ دونوں پار نہیں کر سکتی تھی وہ دوست دوستی میں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے----

دوستی رب کا تحفہ ہے

جو خوش قسمتی سے ہی ملتا ہے،

وہ چہرے پر مسکان لاتا ہے

روتے ہوئے کو ہنسانے کا فن جانتا ہے،

رازداری ایسے برتتا ہے

امانت میں خیانت کا ڈر جیسے لاحق ہوتا ہے،

دوستی رب کا تحفہ ہے

جو خوش قسمتی سے ہی ملتا ہے،

وہ جو روٹھ جائے تو زندگی پھیکی لگتی ہے

وہ جو راضی ہو تو سب اچھا اچھا لگتا ہے،

دوستی رب کا تحفہ ہے

جو خوش قسمتی سے ہی ملتا ہے،

قریب ہو تو دوری کا خیال تک نہیں آتا

اور جدا ہو جائے تو سانس اٹکنے لگتا ہے،

دوستی رب کا تحفہ ہے

جو خوش قسمتی سے ہی ملتا ہے،

دوست ہے تو وقت رہتے قدر کر لینی چاہیے

وہ جب نا رہے "میر" تو

سینکڑوں دکھ سے دو چار ہونا پڑتا ہے،

دوستی رب کا تحفہ

جو خوش قسمتی سے ہی ملتا ہے ---

صنوبر کے ٹھہرے لہجے میں بولنے کا انداز الفاظ کا چناؤ سب ہی اعلیٰ تھا

سٹوڈنٹس نے تالیاں پیٹ پیٹ کر ہاتھ سرخ کر لئے---

دوستی ہو تو ان جیسی ورنہ نا ہو ارباب بڑبڑائی---

سہی کہا ریم اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا----

تم یہاں ارباب چونکی---

ظاہر ہے اسی یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ ہوں میں بھی--

اور پتہ نہیں کیسے تم یہاں آ گئے ورنہ شکل تو نہیں ہے ایسی تمہاری

ارباب طنزیہ بولی---

کیا مطلب ہے اس بات کا ریم ارباب کو گھورنے لگا---

کچھ نہیں تم مجھے کسی سے ملوانے والے تھے پھر کیا ہوا اتنا وقت گزر

گیا ابھی تک نہیں ملوایا ارباب بالوں میں ہاتھ چلاتے بولی---

ہاں اپنی آپی سے ملوانا تھا ریم بولا---

مجھے؟؟ لیکن کیوں وہ حیران ہوئی---

یہ تمہیں وہی بتائیں گی ریم نے سسپینس پھیلایا---

اچھا ویسے تمہارا نام کیا ہے ریم تو ویسے ہی ہے نا اصل نام کیا ہے

تمہارا ارباب کو اچانک خیال آیا---

رائم--- رائم ملک ریم مسکرایا---

نائس ارباب کو اچھا لگا تھا اس کا نام--

پھر کب فری ہو میری آپی سے ملنے کے لیے رائم اس سے پوچھ رہا

تھا---

جب تم ملوا دو ارباب نے اس سے کہا اور پھر دونوں کوئی دن ڈیسائیڈ کرنے لگے---

-ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آپ لوگوں کے لیے کسی نے کچھ لکھ کر بھیجا ہے آیت نور کی آواز پر سب اسے دیکھنے لگے---

کیا کس نے اذہان کو کھد بد لگی---

"الینا میر" نے آیت کی بات سن کر اذہان کو غش آنے لگا صنوبر اور فائقہ خوشی سے چیخیں---

کیا بھیجا ہے پڑھ کر سناؤ پلیز جلدی اذہان کو کچھ زیادہ کی جلدی تھی---

اوکے تو دل تھام کر سنیے گا آیت نور مسکرائی فہیم تو اسے مسکراتے دیکھ کر فلیٹ ہو رہا تھا-----

آیت نور نے ایک لفافہ کھولا اور اس میں سے کاغذ نکالا سب بیتابی سے آیت نور کے بولنے کا انتظار کرنے لگے----

اہمممم--- آیت نور نے گلا صاف کیا---

تو سنیے------

"دوستی کی داستان"

"الینا میر" کی زبانی

سنو!

آؤ تمہیں دوستی کی داستان سناؤں

کیسے ہوئی یہ شروعات بتاؤں

وہ نو لوگ تھے جو دوستی کے

مطلب سے بھی تھے انجان

آؤ تمہیں دوستی کی داستان سناؤں

کیسے ہوئی یہ شروعات بتاؤں

اچانک ایک ایسی ہوا چلی تھی

جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے

بن گئے جان کی رکھوالی کرنے والے

آؤ تمہیں دوستی کی داستان سناؤں

کیسے ہوئی یہ شروعات بتاؤں

"صائب" کا تعارف کرواؤں

وہ سنجیدگی کا پیکر لڑکا

"سہراب" کے بارے میں بتاؤں

وہ غصے کا تیز شخص

"فہیم" سے ملواؤں

وہ ایک نمبر کا پھڈے باز تو،

وہیں 'رومان" کو بھی دیکھو

وہ صلح پسند نرم مزاج انسان

اب باری ہے ایک ہنس مکھ انسان کی

ہاں وہ "ارتضیٰ" ہے بات بات پر قہقے لگانے والا

اس سب کے ساتھ "اذہان" کو کیسے نا یاد کریں

وہ شیطانوں کا استاد سب کو خوش رکھنے والا

بے وقوف پیاری سی "صنوبر"

ضدی چلاتی ہوئی سی "رمضیہ"

ہیوی بائیک سے محبت کرنے والی "فائقہ" بھی

آؤ تمہیں دوستی کی داستان سناؤں

کیسے ہوئی یہ شروعات بتاؤں

دوستی جن کی زندگی تھی

خفا خفا روٹھے روٹھے بھی وہ ایک دوسرے کے ساتھی تھے

مختصر کہوں تو ان کی دوستی اپنی مثال آپ تھی

ان دوستوں نے دنیا والوں کو بھی دوستی کا مطلب سمجھایا ''میر''

خوبصورت ہے اس کا انجام یہ بھی دکھایا

آؤ تمہیں دوستی کی داستان سناؤں

کیسے ہوئی یہ شروعات بتاؤں

آیت نور خاموش ہوئی تو ایک بار پھر تالیوں کی آواز سے ہال گونج

اٹھا۔۔۔۔۔۔

کیا لکھا ہے یارا صنوبر متاثر ہوئی باقی اساتذہ اور سٹوڈنٹس بوفے کی طرف چلے گئے وہ دوست ہی بس وہاں رہ گئے آیت نور اور عمائزہ بھی ان کے ساتھ تھیں--

ہماری ساری کہانی چند لائنوں میں بیان کر دی ہے الینا میر نے واہ بھئی کمال ہو گیا کاش وہ خود بھی آتیں رمضیہ دکھی ہوئی

رضیہ سلطانہ ٹینشن نہیں لو کسی دن پروگرام بناؤ ہک ملنے چلیں گے اذہان نے تسلی دی---

سب سے پہلے میں ان سے یہی التجا کروں گا تمہارے ذہن سے سب کچھ مٹا دیں بس ہمارے سہی والے نام تمہیں یاد رہیں اور تم ہماری عزت کرو سہراب بولا---

کیوں رائیٹر صاحبہ کا دھندا چوپٹ کرنا چاہتا ہے اذہان۔ نے سہراب کا منہ بند کیا۔۔

ابے چل اتنا تو ہینڈسم کے تیری ان چولوں کی وجہ سے سے کوئی خوش ہو۔۔

تو جل جل کے مر جانا بس اذہان نے سہراب کو دھکا دیا۔۔۔

دنیا یہاں سے وہاں ہو جائے اذہان تو نہیں بدلے گا رومان نے اذہان کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کبھی بھی نہیں اذہان نے کالر جھٹکے۔۔

چلو بہت بھوک لگ رہی ہے میرا تو برا حال ہو رہا ہے اذہان کی ٹون بدلی وہ سٹوڈنٹس کے ہاتھوں میں کھانے کی پلیٹیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

ابے پیٹو بس کر پھٹ جائے گا تو رحم کر اپنے حال پر فہیم نے اذہان کی گردن دبوچی---

تو کیوں سڑ رہا ہے تو بھی ٹھونس لے نا اذہان اپنی گردن چھپاتے بولا سب ان کی نوک جھونک پر محفوظ ہوتے بوفے کی ٹیبلوں کی طرف جانے لگے زندگی دوستوں کے سنگ مزید خوبصورت ہونے والی تھی سچ ہی کہا ہے کسی نے دوست ساتھ ہوں تو اچھا برا وقت آسانی سے کٹ جاتا ہے دوستی صرف اچھے وقت میں ساتھ رہنے کا نام نہیں دوست کی دوستی کا پتہ تب چلتا ہے جب آپ پر برا وقت آئے سچے دوست کی پہچان ہی تبھی ہو گی جب آپ تکلیف میں ہوں اور وہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اچھے وقت کے ساتھی تو سب ہی ہوتے ہیں برے

وقت کا ساتھی ہی در حقیقت آپ کا سچا ساتھی ہے-----

"______________________"

ختم شد